عمران سیریز
ڈبل ڈاج
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

سلام مسنون۔ میرا نیا ناول ''ڈبل ڈاج'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ میرا یہ ناول ان تمام ناولوں سے ہٹ کر اور انتہائی منفرد اور خوبصورت انداز میں لکھا ہوا ہے جو آج تک آپ نے پڑھے ہیں۔ یوں تو میرے لکھے ہوئے تمام ناول آپ کو بے حد پسند آتے ہیں لیکن مجھے یقین کہ یہ ناول آپ کو میرے تمام ناولوں سے زیادہ پسند آئے گا اور آپ مجھے بے اختیار داد تحسین دینے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اس ناول میں کافرستان نے اپنے اسپائی سیٹلائٹ کی مدد سے پاکیشیا کے ایک اہم میزائل پلانٹ کو ٹریس کیا اور اسے ہرصورت میں تباہ کرنے کا پلان بنا لیا۔

کافرستان نے پاکیشیا کے میزائل پلانٹ کو تباہ کرنے کے لئے نہ صرف اس پلانٹ کو اپنے نشانے پر لے لیا بلکہ اسے تباہ کرنے کے لئے ایک جنگل میں تباہ کن بلیک برڈ میزائل بھی لانچ کر دیئے۔ کافرستان کسی بھی وقت پاکیشیا کے میزائل پلانٹ کو تباہ کرنے کے لئے میزائل فائر کر سکتا تھا۔ اس بات کا علم جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہوا تو وہ دیوانہ وار کافرستان کے اس منصوبے کو خاک میں ملانے کے لئے کافرستان پہنچ گئے۔

اس بار کافرستانی وزیر اعظم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کافرستان میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے کافرستان سیکرٹ

سروس سمیت دو نئی انتہائی فعال اور طاقتور ایجنسیوں کو مامور کر دیا۔ ان میں ایک ایجنسی ریڈ گارڈ تھی اور دوسری سپیشل سروس۔ ریڈ گارڈ اور سپیشل سروس کے ساتھ کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل نے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کو کافرستان میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے انتہائی سخت اقدامات کئے جس کے نتیجے میں واقعی اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کا کافرستانی سرحد کراس کرنا بظاہر ناممکن ہو گیا تھا۔

چیف شاگل اور دوسری ایجنسیوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہر راستے میں موت کے جال بچھا رکھے تھے تاکہ وہ کسی بھی صورت میں کافرستان نہ پہنچ سکیں لیکن پھر سپیشل سروس کی چیف مادام رادھا کی احمقانہ حرکتوں اور خاص طور پر شاگل سے آگے بڑھنے کے چکر میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو کافرستان میں داخل ہونے کا موقع مل گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی کافرستان داخل ہوئے تو پھر ان کی جدوجہد کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ڈبل ڈاج کیا تھا۔ کیا یہ ڈبل ڈاج عمران نے کافرستان کو دیا تھا یا کافرستانی ایجنسیوں نے اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈبل ڈاج دے کر عمران کا مشن ناکام بنا دیا تھا۔ یہ انوکھے اور حیرت انگیز واقعات آپ ناول پڑھ کر ہی جان سکیں گے لیکن ناول پڑھنے سے پہلے ایک خط اور اس کے جواب کا مطالعہ کر لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کم نہیں ہے۔

کہروڑ پکا سے محمد ناصر لکھتے ہیں۔ آپ کے لکھے ہوئے تمام ناول مجھے بے حد پسند ہیں اور میری لائبریری میں آپ کے تمام ناول موجود ہیں اور میں نے آپ کے تمام ناولوں کو باقاعدہ جلد بندی کر کے محفوظ کر رکھا ہے اور میں ان سب ناولوں کا وقتاً فوقتاً مطالعہ کرتا رہتا ہے۔ ہر بار ناول پڑھنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے یہ ناول میں پہلی بار پڑھ رہا ہوں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ نے بہت عرصہ سے نہ تو کوئی سپیشل نمبر لکھا ہے اور نہ ہی آپ کا بلیک تھنڈر کے سلسلے کا کوئی ناول آیا ہے۔ براہ کرم آپ ہمارے لئے بلیک تھنڈر اور سپیشل نمبر کے ناول ضرور لکھیں۔ امید ہے جلد ہی آپ ہماری یہ معصومانہ سی خواہش پوری کر دیں گے۔

محترم محمد ناصر صاحب۔ سب سے پہلے خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بے حد شکریہ۔ یہ پڑھ کر حقیقتاً دلی خوشی ہوئی ہے کہ آپ نے میرے ناولوں کی لائبریری بنا رکھی ہے اور تمام کتب کی باقاعدہ جلد بندی کرا رکھی ہے۔ یہ میرے لئے اعزاز کی بات ہے جس کے لئے ایک بار پھر شکریہ۔ آج کے دور میں لوگ جہاں ادبی دنیا سے دور ہوتے جا رہے ہیں اور کسی کتاب کو ہاتھ لگانا تک گوارا نہیں کرتے وہاں آپ جیسے لوگ بھی موجود ہیں جو نہ صرف کتب کا مطالعہ کرتے ہیں بلکہ ان کی قدر بھی کرنا جانتے ہیں۔ باقی رہی آپ کی خواہش کی بات تو میں آپ کی اس معصومانہ خواہش کو پورا

نہ کروں ایسا کیسے ممکن ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی میں آپ کے لئے نہ صرف سپیشل نمبر تحریر کروں گا بلکہ بلیک تھنڈر کے سلسلے کے ناول بھی آپ کی خدمت میں پیش کروں گا لیکن ظاہر ہے لکھنے اور اسے شائع ہونے میں وقت لگے گا جس کے لئے آپ کو انتظار کرنا پڑے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

کافرستان کے پرائم منسٹر ہاؤس کے سپیشل میٹنگ ہال میں اس وقت سپیشل سروس کی چیف مادام رادھا، چیف شاگل اور ایک نئی ایجنسی ریڈ گارڈ کا چیف کرنل آکاش کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ تینوں خاموش تھے اور کمرے میں سکوت طاری تھا۔اچانک سائیڈ میں موجود دروازہ کھلا اور کمرے میں کافرستان کے پرائم منسٹر داخل ہوئے ان کے پیچھے ان کا ملٹری سیکرٹری بھی تھا جس کے ہاتھ میں سرخ جلد والی ایک فائل تھی۔ پرائم منسٹر کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر چیف شاگل، مادام رادھا اور کرنل آکاش ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ مادام رادھا اور کرنل آکاش نے پرائم منسٹر کو باقاعدہ فوجی سیلوٹ کیا جبکہ شاگل نے عام انداز میں پرائم منسٹر کو سلام کیا۔

"تشریف رکھیں"...... پرائم منسٹر نے کھردرے سے لہجے میں کہا اور خود اونچی نشست والی کرسی پر بیٹھ گئے تو چیف شاگل، مادام رادھا

اور کرنل آکاش مؤدبانہ انداز میں اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ان کے پیچھے آنے والے ملٹری سیکرٹری نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل بڑے مؤدبانہ انداز میں پرائم منسٹر کے سامنے میز پر رکھ دی۔

"تم جاؤ"...... پرائم منسٹر نے ملٹری سیکرٹری سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ جیسے ہی وہ کمرے سے نکلا اسی لمحے کمرے کی چھت سے نیلے رنگ کی روشنی نکلی اور پورے کمرے میں پھیل گئی۔ یہ جدید ساؤنڈ پروف سسٹم تھا۔ اس نیلی روشنی کی وجہ سے نہ تو کمرے میں ہونے والی کوئی آواز باہر جا سکتی تھی اور نہ ہی باہر سے کوئی آواز اندر آ سکتی تھی۔ چیف شاگل، کرنل آکاش اور مادام رادھا بڑے مؤدبانہ انداز میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ مادام رادھا اور کرنل آکاش تو نارمل انداز میں بیٹھے تھے جبکہ شاگل یوں اکڑ کر بیٹھا تھا جیسے اسے کلف لگا دیا گیا ہو۔

"کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے آپ کو سپیشل میٹنگ میں کس مقصد کے لئے بلایا ہے"...... پرائم منسٹر نے سامنے بیٹھے ہوئے کرنل آکاش، مادام رادھا اور شاگل کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"نو سر۔ مجھے اس میٹنگ کے مقاصد کے بارے میں کوئی اندازہ نہیں ہے۔ میں ملٹری سیکرٹری کی کال پر میٹنگ میں شرکت کے لئے آیا ہوں"...... شاگل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اور آپ کیا کہتی ہیں مادام رادھا"...... پرائم منسٹر نے مادام رادھا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے بھی ملٹری سیکرٹری نے کال کیا تھا جناب۔ سپیشل میٹنگ کے بارے میں تو انہوں نے بتایا تھا لیکن اس میٹنگ کا ایجنڈا کیا ہے اس کے بارے میں مجھے کچھ نہیں بتایا گیا تھا"...... مادام رادھا نے کھڑی ہو کر نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کو بھی سپیشل کال کر کے بلایا گیا ہے کرنل آکاش"۔ پرائم منسٹر نے کہا تو کرنل آکاش بھی مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

"یس سر"...... کرنل آکاش نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بیٹھیں"...... پرائم منسٹر نے کہا تو مادام رادھا اور کرنل آکاش مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئے۔ پرائم منسٹر نے اپنے سامنے پڑی ہوئی فائل کھولی اور اس کا فرسٹ پیج دیکھنے لگے۔ پورا صفحہ پڑھ کر انہوں نے ایک طویل سانس لیا۔ فائل بند کی اور آنکھوں پر لگا ہوا نظر کا چشمہ اتار کر فائل پر رکھ دیا۔

"آپ تو جانتے ہیں کہ پاکیشیا جدید ترین ایٹمی ٹیکنالوجی پر ریسرچ کر کے بھرپور کامیابیاں حاصل کر رہا ہے اور پاکیشیا کی ایٹمی ٹیکنالوجی کافرستانی ٹیکنالوجی سے کہیں زیادہ آگے نکل گئی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اگر یہ کہا جائے کہ پاکیشیا ایٹمی ٹیکنالوجی کے میدان میں کافرستان کو بہت پیچھے چھوڑ گیا ہے تو یہ غلط نہ ہو گا"...... پرائم منسٹر نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی

سنجیدگی سے کہا۔

''یس سر''...... ان تینوں نے اثبات میں سر ہلا کر اور بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ایٹمی ٹیکنالوجی میں پاکیشیا جوں جوں ترقی کر رہا ہے اس سے کافرستان کو تشویش لاحق ہو رہی ہے۔ اگر پاکیشیا کی ترقی اسی طرح جاری رہی تو وہ وقت دور نہیں جب پاکیشیا، کافرستان پر حاوی ہو جائے گا اور ایٹمی ٹیکنالوجی کے معاملے میں ہم سے بہت آگے نکل کر سپر پاورز ممالک کی صف میں شامل ہو جائے گا''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''یس سر''...... ان تینوں نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہمارے سپیشل سیٹلائٹ نے پاکیشیا کے ایک مقام کی نشاندہی کی ہے جو انتہائی دشوار گزار کرسون پہاڑی سلسلے کے درمیان ایک وادی ہے۔ جہاں پاکیشیا نیا ایٹمی پلانٹ لگایا جا رہا ہے۔ اس پلانٹ کے لئے شوگران پاکیشیا کی مدد کر رہا ہے اور اس سلسلے میں یہ رپورٹ بھی سامنے آئی ہے کہ اس پلانٹ میں پاکیشیا ایٹمی ٹیکنالوجی کے حامل ایسے جدید اور طاقتور میزائل بنانے کا پروگرام بنا رہا ہے جسے ڈیتھ میزائل یا ڈی میزائل کہا جاتا ہے۔ ڈی میزائل عام میزائلوں سے ایک ہزار گنا زیادہ خوفناک اور تباہ کن ہوں گے۔ عام میزائل سے ایک پورا شہر تباہ و برباد کیا جا سکتا ہے لیکن ڈی میزائل ایسا میزائل ہے جس میں موجود ایٹمی مواد اس قدر طاقت

رکھتا ہے جو کافرستان جیسے بڑے ملک کو مکمل طور پر تباہ و برباد کر کے رکھ سکتا ہے۔ اس میزائل میں ایسی ٹیکنالوجی بھی شامل کی جائے گی کہ اس میزائل کو فائر ہونے کے بعد نہ تو کسی طرح سے روکا جا سکے اور نہ ہی اسے راستے میں تباہ کیا جا سکے۔ پاکیشیا کا صرف ایک ڈی میزائل پورے کافرستان کی تباہی کا سبب بن سکتا ہے۔ چونکہ اس مقام اور اس ایٹمی پلانٹ کا محل وقوع ہمارے علم میں آ گیا ہے اس لئے میں نے اور پریذیڈنٹ صاحب نے باہمی مشورے کے بعد ایک فیصلہ کیا ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا اور یہ کہہ کر خاموش ہو گئے۔

''کیسا فیصلہ جناب''...... شاگل نے کہا۔

''یہی کہ پاکیشیا کو ڈی میزائل بنانے کی اجازت نہ دی جائے اور اس کے خلاف ہم فوری طور پر ایکشن لیں اور جیسے بھی ممکن ہو ان کے اس نئے پلانٹ کو مکمل طور پر تباہ کر دیا جائے''...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

''یس سر۔ پاکیشیا کے اس پلانٹ کو اگر جلد سے جلد تباہ نہ کیا گیا تو کافرستان کو پاکیشیا کے سامنے جھکنا پڑے گا اور اب تک ہم نے اپنی طاقت کا پاکیشیا پر جو رعب اور دبدبہ ڈال رکھا ہے وہ ختم ہو جائے گا اور پاکیشیا ہم پر بھاری پڑ سکتا ہے''...... کرنل آکاش نے کہا۔

''اس کے علاوہ پاکیشیا کا کوئی بھروسہ نہیں کہ وہ اپنا پلانٹ مکمل

کر کے اور جلد سے جلد ڈی میزائل تیار کر کے کافرستان پر فائر ہی کر دے۔ اس طرح تو واقعی دنیا کے نقشے سے کافرستان کا وجود ہی غائب ہو جائے گا''...... مادام رادھا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیا کے ڈی میزائل کی تیاری سے صرف کافرستان کو ہی نہیں بلکہ روسیاہ، ایکریمیا اور خاص طور پر اسرائیل کو بھی تشویش ہے کیونکہ یہ میزائل نہ صرف خوفناک ہے بلکہ انتہائی تیز رفتار اور ہزاروں کلو میٹر تک مار کر سکتا ہے۔ اگر پاکیشیا، کافرستان کو نشانہ بنا سکتا ہے تو اس کا یہ ڈی میزائل روسیاہ، ایکریمیا اور اسرائیل کی تباہی کا بھی سبب بن سکتا ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''ہاں بالکل۔ اس میزائل کی تیاری سے تو پاکیشیا ایٹمی ٹیکنالوجی میں تمام ممالک کو پیچھے چھوڑ دے گا اور سپر پاورز ممالک میں سرفہرست آ جائے گا''...... مادام رادھا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''کافرستان کی طرح اسرائیل بھی پاکیشیا کا دشمن ہے۔ اس کی پشت پر سپر پاور ایکریمیا ہے جو اسرائیل کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے۔ کافرستان اور اسرائیل کے ساتھ ساتھ روسیاہ اور ایکریمیا بھی پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کی تباہی کے خواہاں ہیں لیکن ان کے پاس پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کے بارے میں معلومات اور ایسی ٹیکنالوجی نہیں ہے کہ وہ پاکیشیا کی تنصیبات کو نشانہ بنا سکیں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''یس سر''...... ان تینوں نے ایک ساتھ کہا۔

''چونکہ ڈی میزائل سے سب سے زیادہ خطرات کافرستان کو لاحق ہیں اور اس پلانٹ کے بارے میں کافرستانی سائنس دانوں نے پتہ چلایا ہے اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس پلانٹ کی تباہی کے لئے بھی ہم اسرائیل، ایکریمیا اور روسیاہ کی مدد کے بغیر خود کارروائی کریں گے۔ ہمارے پاس جدید ترین میزائل ٹیکنالوجی ہے۔ جن میں بی بی میزائل ٹیکنالوجی کے لحاظ دوسرے تمام ممالک کے میزائلوں سے کہیں زیادہ طاقتور ہیں۔ ان میزائلوں کو بلیک برڈ کہا جاتا ہے۔ گو ہم نے ان میزائلوں کا ابھی تک کوئی تجربہ نہیں کیا ہے لیکن اگر ہم ان میزائلوں کا استعمال کریں تو ہم آسانی سے پاکیشیا کے نئے تعمیر ہونے والے ایٹمی پلانٹ کو تباہ و برباد کر سکتے ہیں۔ اس میزائل سے بڑے بڑے پہاڑوں کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ پاکیشیا کا پلانٹ پہاڑی سلسلے میں موجود ہے اس لئے اگر ہم بلیک برڈ میزائل فائر کریں تو ہم اس سے پورے پہاڑی سلسلے کو تباہ کر سکتے ہیں جس کی وجہ سے یہ پلانٹ بھی مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا۔ بلیک برڈ میزائل کا بلاسٹنگ اسٹیشن قائم کر دیا گیا ہے اور بلیک برڈ میزائل بھی لانچ کر دیئے گئے ہیں۔ ساری تیاری مکمل ہے اب صرف پاکیشیا کے اس پلانٹ کو ٹارگٹ بنانا ہے۔ ایک بار پاکیشیا کا یہ پلانٹ ٹارگٹ میں آ گیا تو ہم اسے تباہ کرنے میں ایک منٹ بھی نہیں لگائیں گے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''ٹارگٹ کرنا باقی رہ گیا ہے۔ میں سمجھا نہیں سر۔ اگر بلاسٹنگ

اسٹیشن تیار ہے اور وہاں میزائل بھی لانچ کر دیئے گئے ہیں اور ہمیں پاکیشیا کے پلانٹ کے محل وقوع کا بھی علم ہے تو پھر اس پلانٹ کو ٹارگٹ کرنے کے لئے ہمیں مزید کیا چاہئے۔ آپ کو اب تک اس پلانٹ کو تباہ کرنے کے لئے میزائل فائر کرنے کا حکم دے دینا چاہئے تھا''...... کرنل آکاش نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''ہمارا جدید سیٹلائٹ سسٹم جو ایسے ہی ایٹمی پلانٹس کو ٹریس کرنے کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ اس سسٹم کے تحت ہی ہمیں پاکیشیا کے اس نئے پلانٹ کا علم ہوا تھا۔ سیٹلائٹ سسٹم سے محل و وقوع کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ اس کا ڈیٹا اکٹھا کیا جا رہا تھا اور اس مقام کی تصویریں بنائی جا رہی تھیں کہ اچانک ہمارے سیٹلائٹ سسٹم میں فالٹ آ گیا اور سارا سسٹم خود بخود آف ہو گیا۔ جب اس سسٹم کو دوبارہ آن کیا گیا تو پتہ چلا کہ جو ڈیٹا اکٹھا کیا جا رہا تھا اور جو تصویریں حاصل کی جا رہی تھیں وہ سب ختم ہو گئی ہیں۔ سارا ڈیٹا مکمل طور پر ریموو ہو گیا تھا۔ سیٹلائٹ سسٹم سے ایک بار پھر اس علاقے کو سرچ کیا گیا تو ایک اور حیران کر دینے والی بات سامنے آئی کہ پاکیشیا کا نیا ایٹمی پلانٹ اس جگہ نہیں بلکہ اس پہاڑی علاقے سے چار سو کلو میٹر دور کوبان کے علاقے میں ہے۔ سیٹلائٹ سسٹم سے اس علاقے کو مارک کیا گیا اور پھر جیسے ہی اس علاقے کی تصویریں اور ڈیٹا اکٹھا کرنے کی کوشش کی گئی تو ہمارا سسٹم ایک بار پھر خود بخود آف ہو گیا۔ کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ایسا

کیوں ہو رہا ہے۔ سسٹم کی ہر طرح سے جانچ پڑتال کی گئی۔ اس سسٹم کے ہارڈ ویئرز اور سافٹ ویئرز کی مکمل چیکنگ کی گئی لیکن بظاہر کوئی فالٹ سامنے نہیں آ رہا تھا۔ سسٹم کو ری سٹارٹ کیا گیا اور پھر اس مقام کی چیکنگ کی گئی تو سسٹم کے تحت وہ مقام پھر سے بدل گیا تھا۔ اس بار پلانٹ پہاڑی علاقوں کی بجائے ایک صحرائی علاقے میں شو ہوا تھا جو ان پہاڑیوں سے پانچ سو کلو میٹر دور مشرق کی جانب ہے اور جب اس علاقے کی سرچنگ کے لئے کام شروع ہوا تو سارا سسٹم ایک بار پھر بند ہو گیا۔ یہ انتہائی عجیب بات تھی کہ اس سیٹلائٹ سسٹم کے ذریعے ہم پاکیشیا کے ایٹمی پلانٹ کو چیک بھی کر رہے تھے لیکن جیسے ہی اس مقام کی تصویریں حاصل کرنے کی کوششیں کی جاتیں یا کوئی بھی ڈیٹا اکٹھا کیا جاتا تو مشینی سسٹم آف ہو جاتا تھا اور ری سٹارٹ ہونے پر اس میں کوئی ڈیٹا موجود نہ ہوتا تھا اور پھر نئے سرے سے جب کام ہوتا تو ہر بار مقام بدلا ہوتا تھا۔ اب تک بیسیوں بار اس پلانٹ کی چیکنگ کی جا چکی ہے لیکن ہر بار ہمیں مقام الگ الگ دکھائی دیا ہے اور ہمارے مشینی سیٹلائٹ سسٹم کے ذریعے کسی ایک مقام کی بھی مکمل چیکنگ نہیں کی جا سکی ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے پاکیشیا کے پاس کوئی جدید نظام ہے جس کے تحت وہ ہمیں سیٹلائٹ سسٹم پر مسلسل ڈاج دے رہا ہے اور ہمیں اس بات کا پتہ نہیں چلنے دے رہا ہے کہ ان کا پلانٹ درحقیقت کہاں ہے۔ ایک بار سیٹلائٹ سسٹم اصل مقام کا

پتہ چلا لے تو ہم اسے ٹارگٹ کرنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگائیں گے''...... پرائم منسٹر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ان حالات سے تو ایسا ہی لگ رہا ہے کہ پاکیشیا کے پاس واقعی کوئی جدید ٹیکنالوجی ہے جس کے ذریعے وہ ہمار جدید ترین سیٹلائٹ سسٹم کو ڈاج دے رہا ہے یا پھر ہمارے ہی سسٹم میں کوئی خرابی ہے''۔ مادام رادھا نے کہا۔

''نہیں۔ ہمارے تمام سائنس دانوں، تکنیکی ماہرین اور سافٹ ویئر انجینئروں کے ساتھ ساتھ ہارڈ ویئر کے انجینئروں نے بھی اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ ہمارے سسٹم میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ پاکیشیا کی طرف سے ہی کوئی ایسا چکر چلایا جا رہا ہے جس سے ہمارے سسٹم میں ایرر آ جاتا ہے اور ہمارا سسٹم آف ہو جاتا ہے اور اس میں کوئی تصویر اور کوئی ڈیٹا محفوظ نہیں رہتا۔ اب ہمارے سائنس دان یہ جاننے کی تگ و دو کر رہے ہیں کہ پاکیشیا ہمارے سیٹلائٹ سسٹم کو ڈاج دینے کے لئے کس ٹیکنالوجی کا استعمال کر رہے ہیں کیونکہ اس ٹیکنالوجی کو زیرو کرنے کے بعد ہی پلانٹ کے اصل مقام کا پتہ چل سکتا ہے ورنہ وہ اسی طرح ہمیں ڈاج ہی دیتے رہیں گے اور ہم اس پلانٹ کو کسی بھی صورت میں نشانہ نہ بنا سکیں گے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''اب تک پاکیشیا نے ہمارے سیٹلائٹ سسٹم کو کتنی بار ڈاج دیا ہے جناب''...... شاگل نے پوچھا۔

''متعدد بار''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''پھر بھی کوئی فگر تو ہو گا۔ دس بار۔ بیس بار یا اس سے زیادہ''۔ شاگل نے کہا۔

''کیوں۔ آپ یہ کیوں پوچھ رہیں گے''...... پرائم منسٹر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''آپ بتائیں تو سہی پھر میں پوچھنے کی وجہ بتاتا ہوں جناب''۔ شاگل نے مؤدبانہ انداز میں کہا۔

''تقریباً تینتیس بار''...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

''اور یہ سارے علاقے کتنے بڑے دائرے میں پھیلے ہوئے ہیں میرا مطلب ہے جو تمام سپاٹس ہمیں معلوم ہوئے ہیں وہ سب کتنے بڑے علاقے میں پھیلے ہوئے ہیں''...... شاگل نے پوچھا۔

''سیٹلائٹ سسٹم کے تحت جو مقامات ہمیں معلوم ہوئے ہیں وہ تقریباً چھ سو دس کلو میٹر کے دائرے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اسی دائرے کے مختلف علاقوں میں وہ پلانٹ نظر آتا ہے اور اس کا فاصلہ کبھی ایک سو کلو میٹر کبھی دو سو کلو میٹر اور کبھی چار سے پانچ سو کلو میٹر دور شو ہوتا ہے''...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا کا پلانٹ اسی چھ سو دس کلو میٹر کے دائرے میں ہے''...... شاگل نے سوچتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''اگر اس بات کا یقین ہے کہ یہ پلانٹ اس چھ سو دس کلو میٹر

کے دائرے میں ہی موجود ہے تو وہ ہمارے پاس ایس ایس ڈی میزائل بھی موجود ہیں۔ ان میزائلوں میں سے ایک میزائل بھی اگر ہم فائر کر دیں تو وہ ایک ہزار کلو میٹر کے دائرے میں آنے والی ہر چیز کو فنا کر سکتا ہے۔ اگر پلانٹ اسی دائرے میں موجود ہے تو ہم اسے بلیک برڈ میزائلوں کی بجائے ایس ایس ڈی میزائل سے بھی تباہ کر سکتے ہیں''...... شاگل نے کہا۔

''ہونہہ۔ آپ کی عقل گھاس چرنے چلی گئی ہے مسٹر شاگل۔ ایس ایس ڈی ایٹمی میزائل ہیں جو ہم نے خفیہ طور پر تیار کئے ہیں۔ اگر یہ میزائل ہم نے فائر کئے تو یہ پوری دنیا کی نظروں میں آ جائیں گے اور بین الاقوامی طور پر ہماری سرزنش ہو سکتی ہے۔ اس میزائل میں خوفناک تباہی چھپی ہوئی ہے جو کسی بھی ملک کے بڑے علاقے کو نیست و نابود کر سکتی ہے لیکن یہ میزائل سیٹلائٹ اور راڈار سسٹم میں آسانی سے دیکھے جا سکتے ہیں اور پھر ان میزائلوں کو راستے میں بھی بلاسٹ کیا جا سکتا ہے۔ پاکیشیا کے پاس پیٹریٹ میزائلوں جیسے کئی سسٹم موجود ہیں جن سے وہ ہمارے ان میزائلوں کو راستے میں ہی تباہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ایس ایس ڈی میزائلوں کی ناکامی سے ہمیں نہ صرف پوری دنیا میں سبکی کا سامنا کرنا پڑے گا بلکہ اقوام متحدہ نے جن میزائل سسٹم کو ممنوع قرار دے رکھا ہے اس کے سامنے بھی ہمارے یہ میزائل آ جائیں گے اور پھر ہمیں عالمی دباؤ کا سامنا کر کے اس سسٹم کو یکسر ختم کرنا پڑ

سکتا ہے''...... پرائم منسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا تو شاگل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے جبکہ پرائم منسٹر کو شاگل پر غصہ کرتے اور برستے دیکھ کر کرنل آکاش اور مادام رادھا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''لیکن سر۔ بلیک برڈ میزائل میں بھی تو ایٹمی میزائل ہیں۔ کیا ان کے فائر کرنے کا علم دنیا کو نہیں ہو گا اور کیا ان میزائلوں کو پاکیشیا کے اینٹی میزائل سسٹم ٹارگٹ پر پہنچنے سے پہلے بلاسٹ نہیں کر دیں گے''۔ مادام رادھا نے کہا۔

''نہیں۔ ان میزائلوں کو خصوصی سسٹم کے تحت بنایا گیا ہے۔ یہ میزائل نہ تو کسی سیٹلائٹ سے دیکھے جا سکتے ہیں اور نہ ہی انہیں کسی راڈار سسٹم سے چیک کیا جا سکتا ہے۔ یہ چھوٹے لیکن انتہائی طاقتور میزائل ہیں جو پلک جھپکنے میں ٹارگٹ کو ہٹ کر دیتے ہیں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''اگر ایسا ہے تو پھر اس چھ سو کلو میٹر کے دائرے میں ہم بلیک برڈ میزائل تسلسل سے برسا سکتے ہیں اور اس سارے علاقے کو ہی تباہ کر دیتے ہیں۔ پلانٹ جہاں بھی ہو گا وہ ان میزائلوں کی تباہی کی زد میں آ جائے گا''...... مادام رادھا نے کہا۔

''نہیں۔ ہمارے پاس بلیک برڈ میزائلوں کی تعداد زیادہ نہیں ہے۔ یہ چونکہ حال ہی میں ایجاد ہوئے ہیں اور ان میزائلوں کی تیاری میں خاصا وقت بھی لگتا ہے اور یہ انتہائی مہنگے ترین میزائلوں

میں شمار ہوتے ہیں اس لئے یہ میزائل بہت تھوڑی تعداد میں تیار کئے گئے ہیں۔ ضرورت پڑنے پر انہیں تیزی سے اور زیادہ تعداد میں بھی تیار کیا جا سکتا ہے لیکن چونکہ ابھی ان میزائلوں کی تعداد کم ہے اس لئے ان کے لانچروں کی تعداد بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔ ان میزائلوں کو لانچ کرنے کے لئے خصوصی طور پر اسٹیشن بنائے جاتے ہیں جس میں بہت وقت درکار ہوتا ہے۔ پاکیشیائی پلانٹ کو تباہ کرنا ہمارے لئے ازحد ضروری تھا اس لئے فوری طور پر اور انتہائی ہنگامی بنیادوں پر ایک میزائل اسٹیشن تیار کیا گیا ہے تاکہ پاکیشیا کے پلانٹ کو نشانہ بنایا جا سکے اور اس بلاسٹنگ اسٹیشن میں ایک وقت میں صرف چار میزائل ہی نصب کئے جا سکتے ہیں اس سے زیادہ نہیں۔ چار میزائلوں کو فائر کرنے کے بعد لانچر بھی ہیٹ اپ ہو جاتے ہیں اس لئے فوری طور پر مزید میزائل فائر نہیں کئے جا سکتے۔ ہمارا ٹارگٹ چونکہ ایک پلانٹ ہے اس لئے اس پلانٹ کی تباہی کے لئے یہ چار میزائل ہی کافی ہیں لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ یہ ڈائریکٹ ٹارگٹ پر فائر کئے جائیں۔ ناکامی کی صورت میں پاکیشیا کو ان میزائلوں کی کارکردگی کا علم ہو سکتا ہے اور وہ ان میزائلوں کو اپنی جدید ٹیکنالوجی سے راستے میں ہی بلاسٹ کر سکتے ہیں۔ اس لئے فی الوقت صرف اسی بات پر توجہ دی جا رہی ہے کہ پاکیشیا کے پلانٹ کی اصل لوکیشن کا پتہ چل سکے تاکہ اسے فوری طور پر نشانہ بنا کر تباہ کر دیا جائے“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”تو کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے ایجنٹ پاکیشیا جا کر یہ معلوم کریں کہ پاکیشیا کا اصل پلانٹ کہاں بنایا جا رہا ہے“...... کرنل آکاش نے کہا۔

”نہیں۔ ایسا کرنے میں بھی کافی وقت لگ جائے گا اور پھر پاکیشیا نے اس پلانٹ کی حفاظت کے خصوصی انتظامات کئے ہوں گے تاکہ وہاں کوئی ایجنٹ نہ پھٹک سکے اسی لئے ایجنٹوں کو وہاں بھیج کر معلومات حاصل کرنا حماقت کے سوا کچھ نہیں ہے“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”تو پھر میٹنگ کا مقصد کیا ہے“...... مادام رادھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ بتائیں مسٹر شاگل۔ یہ میٹنگ میں نے کس مقصد کے لئے کال کی ہے“...... پرائم منسٹر نے شاگل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”مجھے اس بات کا اندازہ ہو گیا ہے سر کہ یہ میٹنگ کس مقصد کے لئے بلائی گئی ہے“...... شاگل نے کہا تو کرنل آکاش اور مادام رادھا چونک پڑے۔

”تو بتائیں“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”جب تک سیٹلائٹ سسٹم سے اس بات کا پتہ نہیں چلا لیا جاتا کہ پاکیشیا کے ایٹمی پلانٹ کی اصل لوکیشن کیا ہے اس وقت تک ہم وہاں بلیک برڈ میزائل فائر نہیں کر سکتے اور آپ نے بتایا ہے کہ

بلیک برڈ میزائل کا نہ صرف اسٹیشن بنا لیا گیا ہے بلکہ وہاں چار میزائل بھی لانچ کر دیئے گئے ہیں۔ ظاہر ہے اس وقت تک میزائل اسٹیشن قطعی طور پر بے کار ہے جب تک اس سے میزائل فائر نہیں کر دیئے جاتے اور جس طرح سے ہمیں پاکیشیا کے نئے ایٹمی پلانٹ کا پتہ چل چکا ہے اسی طرح پاکیشیا کو بھی اس بات کا علم ہو چکا ہو گا کہ ہم نے ان کے پلانٹ کو تباہ کرنے کے لئے کیا پلاننگ کی ہے یا کر رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ انہیں اس میزائل اسٹیشن کا بھی علم ہو گیا ہو۔ اگر ایسا ہے تو پھر ہمارا بلیک برڈ میزائل اسٹیشن خطرے میں ہے کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹ کسی بھی وقت یہاں پہنچ کر اس میزائل اسٹیشن کو تباہ کر سکتے ہیں اور آپ چاہتے ہیں کہ اس میزائل اسٹیشن کی حفاظت کے فول پروف انتظامات کئے جائیں تاکہ پاکیشیائی ایجنٹ اس میزائل اسٹیشن تک پہنچ کر اسے تباہ نہ کر سکیں''...... شاگل نے کہا۔

''ویل ڈن۔ مجھے خوشی ہے کہ مسٹر شاگل واقعی انتہائی ذہین اور بہترین صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ آپ نے بالکل درست اندازہ لگایا ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا تو ان کے منہ سے اپنی تعریف سن کر شاگل کا سینہ کئی انچ پھول گیا جبکہ مادام رادھا اور کرنل آکاش نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تھینک یو سر۔ آپ کی تعریف میرے لئے سند کا درجہ رکھتی ہے''۔ شاگل نے کہا۔

''ہمارے سائنس دان ہر ممکن طریقے سے یہ پتہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ پاکیشیا ہمارے سیٹلائٹ سسٹم کو کیسے ڈاج دے رہا ہے اور ان کا اصل پلانٹ کہاں پر واقع ہے لیکن ظاہر ہے اس کام میں کچھ وقت لگ سکتا ہے اور اس دوران پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہمارے بلیک برڈ میزائل اسٹیشن کی خبر ہو سکتی ہے جس کی تباہی کے لئے وہ یہاں پہنچ سکتے ہیں اس لئے ہمیں ہر حال میں اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آئے تو وہ کسی طور پر بلیک برڈ میزائل اسٹیشن تک نہ پہنچ سکے''۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

''اس کے لئے کیا لائحہ عمل ہو گا سر''...... مادام رادھا نے کہا۔

''اس کے لئے سیکرٹ سروس کو کافرستان کے تمام داخلی راستوں کی سیکورٹی کی ذمہ داری دی جاتی ہے اور سپیشل سروس کو اندرونی علاقوں کی تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جہاں بھی ٹریس ہو اس کا خاتمہ کر دیا جائے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''اور ریڈ گارڈ کے لئے کیا حکم ہے سر''...... کرنل آکاش نے کہا۔

''آپ کو خصوصی طور پر میزائل اسٹیشن کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی جا رہی ہے۔ آپ میزائل اسٹیشن کے ارد گرد اپنے حفاظتی انتظامات کریں گے۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس، کافرستان سیکرٹ سروس اور سپیشل سروس کو ڈاج دے کر یا کسی بھی طرح میزائل اسٹیشن

تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی تو اسے روکنا بلکہ ان سب کو ہلاک کرنا آپ کی ذمہ داری ہو گی اور مجھے امید ہے آپ تینوں مل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو کافرستان آنے سے روکنے کی کوشش کریں گے لیکن اگر وہ یہاں پہنچے تو ان سب کو ہلاک کر دیں گے''۔ پرائم منسٹر نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ایسا ہی ہو گا۔ میں کافرستان کے تمام اندرونی اور بیرونی راستے سیلڈ کر دوں گا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس بار کسی صورت میں بھی کافرستان میں داخل نہ ہو سکے گی''۔ شاگل نے کہا۔

''اگر وہ لوگ یہاں پہنچ گئے تو پھر میں اور میرے ساتھی ان کے راستے میں فولادی دیواریں بنا کر کھڑے ہو جائیں گے سر اور وہ ہمارے ہاتھوں زندہ نہیں بچ سکیں گے''...... مادام رادھا نے کہا۔

''اور اگر انہوں نے میزائل اسٹیشن کی طرف آنے کی کوشش کی تو پھر ان کا انجام بھیانک ہو گا۔ ریڈ گارڈ ان کے ٹکڑے اُڑا کر رکھ دے گی''...... کرنل آکاش نے کہا۔

''ہاں۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ اس بار اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آنے کی غلطی کرے تو اس کی یہ غلطی ان کے لئے آخری ثابت ہو اور وہ یہاں سے کسی بھی حال میں زندہ بچ کر نہ جا سکیں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا سر۔ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے

آخری مشن ثابت ہو گا جو ان کی موت کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گا''...... شاگل نے کہا۔

''سر۔ کیا کوئی ایسی خبر ملی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس میزائل اسٹیشن کی کوئی بھنک مل گئی ہو''...... مادام رادھا نے پرائم منسٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ ایک آدمی پکڑا گیا ہے جو انتہائی مشکوک حالت میں بلیک برڈ میزائل اسٹیشن کی خفیہ کیمرے سے تصویریں بنا رہا تھا۔ میزائل اسٹیشن کی حفاظت کے لئے ملٹری سیکشن بلایا گیا تھا۔ وہ آدمی اس سیکشن میں شامل تھا۔ اس کی مشکوک سرگرمیاں دیکھ کر جب اسے پکڑا گیا تو اس سے وہ خفیہ کیمرہ مل گیا جو اس نے اپنے کالر میں چھپا رکھا تھا۔ کیمرے کو چیک کیا گیا تو اس میں میزائل اسٹیشن کی تصویریں تھیں۔ اس آدمی سے پوچھ گچھ کی گئی لیکن اس نے منہ نہ کھولا۔ اس پر شدید تشدد کیا گیا لیکن وہ چپ رہا اور آخر کار وہ تشدد کی تاب نہ لاتے ہوئے ہلاک ہو گیا۔ اس آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں تو پتہ چلا کہ اس کا تعلق پاکیشیا سے ہے اور یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ کے طور پر کافرستان میں موجود تھا۔ ظاہر ہے اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ وہاں تک پہنچ سکتا ہے تو پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کی خبر نہ ہو یہ کیسے ممکن ہے''۔ پرائم منسٹر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں سر۔ اس صورت میں تو واقعی میزائل

اسٹیشن کے بارے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو علم ہو گیا ہو گا اس لئے ان کا آنا طے ہے اور وہ ہمیشہ کی طرح اس مشن کو مکمل کرنے کے لئے فاسٹ ایکشن کریں گے''...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو فوری طور پر حفاظت کے سخت انتظامات کئے جا رہے ہیں جو آپ تینوں کی ذمہ داری ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''ہم اپنی ذمہ داری پوری کریں گے جناب اور اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ سوائے ناکامی اور موت کے کچھ نہیں آئے گا''...... شاگل نے کہا۔

''سر کیا آپ ہمیں بتا سکتے ہیں کہ بلیک برڈ میزائل اسٹیشن کافرستان میں کہاں بنایا گیا ہے''...... مادام رادھا نے پوچھا۔

''بلیک برڈ میزائل اسٹیشن جس کا کوڈ نام ڈبل بی ہے کوراس کے شمالی علاقے میں موجود ایک دشوار گزار اور انتہائی گھنے جنگل میں بنایا گیا ہے۔ چونکہ بلیک برڈ میزائل اسٹیشن کی اندرونی اور بیرونی حفاظت ریڈ گارڈ کی ہے اس لئے انہیں اس جنگل کی اور بلیک برڈ میزائل اسٹیشن کی ساری تفصیل مہیا کر دی جائیں گی، مادام رادھا اور چیف شاگل کو میزائل اسٹیشن کے بارے میں مزید تفصیلات نہیں بتائی جائیں گی تاکہ عمران اور اس کے ساتھی ان کے ذریعے میزائل اسٹیشن کی اندرونی اور بیرونی حفاظت کی تفصیلات حاصل نہ کر سکیں۔

امید ہے آپ میری بات کا مطلب سمجھ رہے ہوں گے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''یس سر۔ گو کہ ہم سے کچھ اگلوانا عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے ناممکن ہے لیکن بہتر ہے کہ ہمیں میزائل اسٹیشن کی ایگزیکٹ لوکیشن کے بارے میں نہ بتایا جائے۔ میزائل اسٹیشن کی اندرونی اور بیرونی حفاظت اگر ریڈ گارڈ نے کرنی ہے تو ہم اپنے اپنے محاذ پر اپنا کام کریں گے اور ہم کوشش کریں گے کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی طرح میزائل اسٹیشن تک پہنچ ہی نہ سکیں''۔ مادام رادھا نے کہا۔

''یس چیف۔ مادام رادھا درست کہہ رہی ہیں۔ ہم اپنے محاذوں پر ڈٹے رہیں گے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے کافرستان کی زمین تنگ کر دیں گے تاکہ وہ ایک انچ بھی آگے نہ بڑھ سکیں''...... شاگل نے کہا۔

''او کے۔ تو طے ہو گیا کہ ڈبل بی کی حفاظت آپ تینوں نے کرنی ہے۔ آپ تینوں آپس میں طے کر لیں کہ آپ نے کیا کرنا ہے اور اپنے محاذوں پر حفاظت کے کیا انتظامات کرنے ہیں۔ آپس میں ڈسکس کر کے فائنل رپورٹ تیار کر کے مجھے بھیج دیں''...... پرائم منسٹر نے کہا تو ان تینوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''کوئی اور سوال''...... پرائم منسٹر نے ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''نو سر''...... ان تینوں نے ایک ساتھ کہا تو پرائم منسٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے اٹھتے ہی چیف شاگل، مادام رادھا اور کرنل آکاش بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ پرائم منسٹر نے فائل اٹھائی اور پھر وہ تیز تیز چلتے ہوئے اس دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے جس سے وہ داخل ہو کر اندر آئے تھے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''بیٹھو''...... سلام و دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

''کیا ہوا۔ آپ بڑے سنجیدہ دکھائی دے رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے عمران کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بات ہی ایسی ہے کہ اچھے خاصے مرد کو سنجیدہ خاتون بننا پڑ جاتا ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو بلیک زیرو کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

''ایسی کیا بات ہو گئی کہ آپ کو سنجیدہ خاتون بننا پڑ گیا ہے''۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بتاتا ہوں پہلے مجھے یہ فون دو''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو

نے اثبات میں سر ہلا کر اپنے قریب پڑا ہوا ٹیلی فون سیٹ اٹھا کر عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

"اے ون کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مقامی ہی تھا۔

"صادق سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ یس۔ ہولڈ کریں پلیز"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ صادق بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ آپ۔ حکم فرمائیں۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔ دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"کالے عقاب کے کمانڈر ضرار سے بات کراؤ"...... عمران نے تحکم بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ جناب وہ تو ابھی موجود نہیں ہیں۔ ایک نجی کام سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ آتے ہیں تو میں آپ کو ان سے کال بیک کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوکے۔ آئے تو اس سے کہنا کہ سپیشل کال کرے۔ کوڈ پرنس

آف ڈھمپ ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے کافرستان کال کیا ہے۔ کوئی خاص مسئلہ ہے"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران نے چونکہ لاؤڈر آن کر رکھا تھا اس لئے بلیک زیرو نے ان کی بات سن لی تھی۔

"کافرستان، پاکیشیا کے نئے ڈی میزائل کے ایٹمی پلانٹ کو نشانہ بنانے کی کوشش میں مصروف ہے۔ ایک سیٹلائٹ سسٹم کے ذریعے کافرستان کو اس لوکیشن کا علم ہو گیا ہے جہاں پر ایٹمی پلانٹ نصب کیا جا رہا ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہو گیا کہ کافرستانی سیٹلائٹ جہاں سے اس پلانٹ کی سرچنگ کر رہا تھا وہاں شوگران کا بھی ایک سپر سیٹلائٹ موجود تھا جو خلاء میں جاسوس سیاروں کی سرچنگ کرتا ہے۔ شوگرانی سیٹلائٹ نے فوراً کافرستانی سیٹلائٹ کو چیک کر لیا اور جب شوگرانی سیٹلائٹ نے کافرستانی سیٹلائٹ سے لنک کیا تو پتہ چلا کہ کافرستانی سیٹلائٹ سے پاکیشیا کے شوگران کے اشتراک سے تیار ہونے والے ڈی میزائل کے ایٹمی پلانٹ کے بارے میں ڈیٹا حاصل کیا جا رہا ہے۔ شوگرانی سائنس دانوں نے فوراً کافرستانی سیٹلائٹ کا سسٹم بریک ڈاؤن کیا اور اس کا سارا ڈیٹا واش کر دیا۔ اس سیارے سے اس مقام کی جہاں پاکیشیا کا ڈی میزائل کا پلانٹ نصب کیا جا رہا تھا جتنی بھی

تصویریں لی گئی تھیں انہیں بھی صاف کر دیا۔ اس کے علاوہ شوگرانی سیٹلائٹ نے کافرستانی سیٹلائٹ میں ایسا ایرر پیدا کر دیا جس سے کافرستانی کی تمام کمپیوٹرائز مشینری فیل ہوگئی۔ کافرستانی بار بار اپنے سسٹم کو بحال کر رہے تھے اور بار بار اپنے اسپائی سیٹلائٹ سے لنک کر کے اس مقام کی تصویریں اور لوکیشن حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن شوگرانی سائنس دان ان کے سسٹم کو مسلسل بریک ڈاؤن کر رہے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے کافرستانی سسٹم میں ایسی معلومات بھیجنی شروع کر دیں جس سے یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ پاکیشیا کا ڈی میزائل کا پلانٹ اس مقام پر نہیں بلکہ دوسرے مقام پر ہے۔ وہ جتنی بار اپنے سسٹم کو آن کرتے اور معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتے انہیں یہی معلوم ہوتا کہ پلانٹ ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ گیا ہے۔ شوگرانی سائنس دانوں نے بڑی خوبصورتی سے کافرستانی عزائم کو خاک میں ملاتے ہوئے انہیں ڈاج دیا ہے اور اس پر مسلسل عمل کر رہے ہیں جس کے باعث کافرستانیوں کو اس بات کا علم ہی نہیں ہو رہا ہے کہ پاکیشیائی پلانٹ کہاں نصب ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ شوگرانی سیٹلائٹ ایک مخصوص فاصلے تک کا انہیں ڈاج دے سکتا ہے۔ جو چھ سو سے چھ سو بیس کلو میٹر کے دائرے تک کا ہو سکتا ہے۔ اس ڈاجنگ سے کافرستان کو اس بات کا تو علم نہیں ہو گا کہ پلانٹ اس چھ سو بیس کلو میٹر کے دائرے میں ایگزٹ کہاں ہے لیکن ان کے لئے یہ چھ سو

کلو میٹر کا دائرہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا ہے۔ میرے علم کے مطابق کافرستان کے پاس ایسے میزائل موجود ہیں جو ایک ہزار کلو میٹر کے دائرے تک تباہی پھیلا سکتے ہیں۔ اگر ایسا ہوا تو پاکیشیا کا ڈی میزائل پلانٹ وہ کسی بھی وقت تباہ کر سکتے ہیں۔ گو ہماری پوزیشن مستحکم ہے۔ اگر کافرستان کی طرف سے کوئی میزائل فائر کیا گیا تو اسے راستے میں ہی تباہ کر دیا جائے گا لیکن آخر کب تک۔ اگر ان کا ایک بھی میزائل ہم روکنے میں ناکام رہے تو وہ ٹھیک ٹارگٹ پر گرے گا اور پاکیشیا کو انتہائی ناقابل تلافی نقصان برداشت کرنا پڑے گا جس کا پاکیشیا متحمل نہیں ہو سکتا ہے''۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اگر کافرستان کو لوکیشن کا علم ہو گیا ہے تب تو ڈی میزائل کا پلانٹ ہر وقت خطرے کی زد میں رہے گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن مجھے اس بات کا اطمینان ہے کہ کافرستان اس پلانٹ کو تباہ کرنے کی فوری کوشش نہیں کرے گا''...... عمران نے کہا۔

''وہ کیوں۔ آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں کہ کافرستان فوری طور پر اس پلانٹ کو تباہ کرنے کی کارروائی نہیں کرے گا''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''انہیں چھ سو بیس کلو میٹر کے دائرے تک تباہی پھیلانے کے

لئے مخصوص میزائلوں کی ضرورت ہو گی تاکہ وہ وہاں بڑے پیمانے
پر تباہی پھیلا سکیں اور بڑی تباہی پھیلانے کے لئے بڑے اور طاقتور
میزائلوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور اتنی بڑی تباہی ایٹمی میزائل
سے ہی ممکن ہے اور بین الاقوامی قوانین کے تحت ایک ملک
دوسرے ملک پر بغیر جنگی حالات کے ایٹمی میزائل فائر نہیں کر سکتا
دوسری بات کافرستان کے پاس ایسا کوئی ایٹمی میزائل موجود نہیں
ہے جو راڈار سسٹم یا پھر سیٹلائٹ سے چیک نہ کیا جا سکتا ہو۔ اگر وہ
پلانٹ تباہ کرنے کے لئے میزائل فائر کرے گا تو ظاہر ہے پاکیشیائی
راڈار اور سیٹلائٹ سسٹم پر دیکھا جا سکتا ہے اور میزائل کا پتہ چلتے
ہی پاکیشیا اسے ٹارگٹ تک پہنچنے سے روکنے کے لئے راستے میں
ہی تباہ کر دے گا۔ اس طرح وہ جتنے بھی میزائل فائر کریں گے
انہیں نقصان ہی ہو گا اور بڑے میزائل فائر کرنے پر وہ دنیا کے
سامنے اوپن بھی ہو جائیں گے جس کا انہیں شدید خمیازہ بھگتنا پڑ
سکتا ہے خاص طور پر اقوام متحدہ کی پابندیوں کا بھی سامنا کرنا پڑ
سکتا ہے۔ اگر انہیں ٹارگٹ مل گیا تو وہ ایسے میزائل فائر کریں گے
جو راڈار اور سیٹلائٹ سسٹم پر چیک نہ کئے جا سکتے ہوں اور میری
معلومات کے مطابق ان کے پاس بلیک برڈ میزائل ہیں جن سے وہ
اس علاقے کو تباہ کر سکتے ہیں لیکن بڑے علاقے کی تباہی کے لئے
انہیں لاتعداد میزائل فائر کرنے پڑیں گے۔ بلیک برڈ میزائل تباہ کن
تو ہیں لیکن یہ انتہائی مہنگے میزائل ہیں اور ان کی تیاری میں بھی

وقت لگتا ہے اس لئے ان کی کوشش ہو گی کہ وہ ٹارگٹ کی تباہی
کے لئے دو چار میزائل ہی فائر کریں تاکہ انہیں زیادہ اخراجات بھی
برداشت نہ کرنے پڑیں اور وہ ٹارگٹ بھی ہٹ کرنے میں کامیاب
ہو جائیں۔ مطلب یہ کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے
اور اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اصل ٹارگٹ کو مارک کریں''۔
عمران نے کہا۔

''آپ کے کہنے کے مطابق وہ جس طرح سے ٹارگٹ کو ٹریس
کر رہے ہیں اس سے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے انہوں نے اس کی
تباہی کے لئے سارے انتظامات مکمل کر لئے ہوں''...... بلیک زیرو
نے کہا۔

''ہاں۔ انہوں نے بلیک برڈ میزائل اسٹیشن خصوصی طور پر اس
ٹارگٹ کو ہٹ کرنے کے لئے شامار جنگل میں بنایا ہے۔ میزائل
اسٹیشن مکمل طور پر تیار ہے اور اس میزائل اسٹیشن کے لانچنگ پیڈ پر
چار بلیک برڈ میزائل بھی نصب کر دیئے گئے ہیں جو کسی بھی وقت
پاکیشیا کے ڈی میزائل پلانٹ کو ٹارگٹ کرنے کے لئے فائر کئے جا
سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو ڈی میزائل پلانٹ واقعی خطرے میں ہے''۔ بلیک
زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ خطرے میں تو ہے لیکن اس وقت تک نہیں جب تک
شوگرانی سائنس دان انہیں سیٹلائٹ سے ڈاج دیتے رہیں گے''۔

عمران نے کہا۔

''اس کے باوجود ہمیں کوئی رسک نہیں لینا چاہئے بلکہ ہمیں اپنے طور پر بھی کچھ کرنا چاہئے۔ جب آپ جانتے ہیں کہ شامار جنگل میں ایسا میزائل اسٹیشن بنا دیا گیا ہے جہاں سے ڈی میزائل پلانٹ کو تباہ کیا جا سکتا ہے تو پھر آپ یہاں بیٹھے کیا کر رہے ہیں آپ کو تو فوراً ٹیم لے کر کافرستان پہنچ جانا چاہئے اور اس میزائل اسٹیشن کو تباہ کر دینا چاہئے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے سے کیا ہو گا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''کیا ہو گا۔ کیا مطلب۔ جس میزائل اسٹیشن سے پاکیشیا کی تنصیب کو نشانہ بنایا جا رہا ہے آپ اسے ایسے کیسے چھوڑ سکتے ہیں''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر ہم ان کا ایک میزائل اسٹیشن تباہ کریں گے تو وہ دوسرا میزائل اسٹیشن بنا لیں گے۔ ہم میزائل اسٹیشن تباہ کرتے جائیں گے اور وہ میزائل اسٹیشن بناتے چلے جائیں گے۔ یہ ایسا سلسلہ ہے جسے روکنا ناممکن ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ یہ بات تو ہے۔ پھر آپ کے خیال میں اس کا کیا حل ہو سکتا ہے اور پاکیشیا کے ڈی میزائل کے پلانٹ کو ان سے کیسے بچایا جا سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''میں انہیں پلانٹ تباہ کرنے کا موقع دینا چاہتا ہوں''۔ عمران

نے کہا تو بلیک زیرو محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب۔ آپ انہیں پلانٹ تباہ کرنے کا موقع دینا چاہتے ہیں لیکن کیوں''۔ بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تاکہ وہ دوبارہ پلانٹ تباہ کرنے کی کوشش نہ کر سکیں''۔ عمران نے مسکرا کر کہا۔ بلیک زیرو بدستور اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ عمران آخر کہنا کیا چاہتا ہے۔

''میں اب بھی نہیں سمجھ سکا آپ کی بات''...... بلیک زیرو نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''دماغ پر خشکی سوار ہو تو سمجھدار انسان کو بھی کچھ سمجھ نہیں آتا۔ میرے ساتھ ساتھ تمہارا بھی یہی حال ہے۔ اس لئے کچن میں جاؤ اور میرے اور اپنے لئے چائے بنا کر لاؤ۔ چائے پی کر دماغ کی بند گرہیں کھل جائیں گی پھر سمجھ میں نہ آنے والی بات بھی آسانی سے سمجھ میں آ جائے گی''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ آپریشن روم سے نکل کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔

''یہ کالے عقاب کو کیا ہو گیا ہے۔ کال کیوں نہیں کر رہا مجھے''...... بلیک زیرو کے جانے کے بعد عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ کچھ ہی دیر میں بلیک زیرو کچن سے واپس آیا تو اس کے

دونوں ہاتھوں میں چائے کی پیالیاں تھیں۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری پیالی لے کر اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”کالا عقاب بول رہا ہوں کافرستان سے“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے“...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ پرنس عمران آپ۔ حکم فرمائیں“...... دوسری طرف سے یکلخت مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

”ارے میں کون ہوتا ہوں کالے عقاب جیسے طاقتور اور خوفناک گروپ کے کمانڈر کو حکم دینے والا۔ میں تو ایک نحیف اور عاجز سا بندہ ہوں“...... عمران نے کہا تو دوسری طرف کالا عقاب بے اختیار ہنس پڑا۔

”پرنس۔ ہم سب مشکباری مجاہدین کے دلوں میں آپ کی جو قدر و منزلت ہے اس کے اظہار کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ آپ واقعی حکم دے سکتے ہیں جس کی تعمیل کرنا ہمارا اولین فرض ہے“...... دوسری طرف سے کالے عقاب نے بڑے مؤدبانہ اور انتہائی [illegible] لہجے میں کہا۔

”یہ آپ کا حسن ظن ہے جو مجھے اس قابل سمجھ رہے ہو۔ جس کے لئے میں خلوص دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بہرحال آپ سے ایک اہم سلسلے میں بات کرنی ہے“...... عمران نے کہا۔

”فرمائیں۔ یہ ہماری خوش نصیبی ہو گی کہ ہم آپ کے کسی کام آ سکیں پرنس عمران“...... دوسری طرف سے کالے عقاب نے اسی انداز میں کہا تو عمران نے اسے کافرستانی سیٹلائٹ اور پاکیشیا کے نئے ڈی میزائل پلانٹ کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی۔

”اوہ۔ تو آپ چاہتے ہیں کہ ہم فوری طور پر شامار جنگل میں جا کر اس میزائل اسٹیشن کے خلاف کارروائی کریں اور اسے تباہ کر دیں“...... دوسری طرف سے کالے عقاب نے ساری باتیں سن کر چونکتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ اس میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنا ہمارے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ ہمارے دو فارن ایجنٹ اس میزائل اسٹیشن تک پہنچ چکے ہیں۔ انہوں نے اس میزائل اسٹیشن کے بارے میں ہمیں وہ تمام معلومات بہم پہنچا دی ہیں جس سے ہمیں اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ میزائل اسٹیشن کس نوعیت کا ہے اور شامار جنگل کے کس حصے میں ہے اور اس کی حفاظت کے لئے کیا انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ ان میں سے ہمارا ایک فارن ایجنٹ میزائل اسٹیشن کی سیکورٹی پر مامور ملٹری سیکشن کے ہاتھ لگ گیا تھا جس پر انہوں نے بے انتہا تشدد کیا تھا لیکن اس کے باوجود اس نے اپنی زبان نہ کھولی تھی اور

وہ ملٹری سیکشن کے افراد کے ہاتھوں تشدد کی تاب نہ لا کر ہلاک ہو گیا تھا لیکن اب بھی ہمارا وہاں ایک فارن ایجنٹ موجود ہے جس کی مدد سے ہم اس میزائل اسٹیشن کو تباہ کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ ہم سے کیا چاہتے ہیں"۔ دوسری طرف سے کالے عقاب نے کہا۔

"ہمارا مقصد کافرستانی میزائل اسٹیشن کی تباہی کی بجائے اس خلائی مرکز کو تلاش کر کے تباہ کرنا ہے جہاں سے پاکیشیائی تنصیبات کی سرچنگ کی جاتی ہے۔ کافرستان کا خلاء میں ایک مصنوعی جاسوس سیارہ ہے جو اگنی پروہت کہلاتا ہے۔ یہ سیارہ پاکیشیا کے ہر مقام کی نہ صرف سرچنگ کر سکتا ہے بلکہ یہ پاکیشیا کی تنصیبات کو بھی چیک کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اگنی پروہت سیارے میں ایسے آلات اور سنسر نصب ہیں جن سے سرچ ہونے والی کسی بھی تنصیب کو مارک کر کے ٹارگٹ پوائنٹ پر لایا جا سکتا ہے اور پھر اس ٹارگٹ پوائنٹ کو نشانہ بنا کر میزائلوں سے تباہ کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں اس مرکزی اسپیس سنٹر کی تلاش ہے تاکہ کافرستان آئندہ نہ تو پاکیشیا کی کسی تنصیب کی تلاش کر سکے اور نہ اسے مارک کر کے ٹارگٹ کر سکے۔

میں نے اسپیس سنٹر کے بارے میں مختلف ذرائع سے معلومات حاصل کی ہیں لیکن اس اسپیس سنٹر کے بارے میں صرف اتنا پتہ

چل سکا ہے کہ اس کا نام سائلنٹ ٹریک رکھا گیا ہے لیکن یہ سائلنٹ ٹریک اسپیس سنٹر کافرستان کے کس علاقے اور کس حصے میں ہے اس کے بارے میں مجھے کوئی معلومات نہیں مل رہی ہیں۔ آپ کا نام میرے ذہن میں تھا اور مجھے اس بات کا بھی علم ہے کہ کافرستان میں جتنے بھی خلائی مرکز تیار کئے جاتے ہیں ان کی مخصوص مشینری اور سامان آپ کی شپنگ کمپنی کے توسط سے کافرستان لایا جاتا ہے ہیں اور آپ اپنی نگرانی میں ساری مشینری اور سامان اس جگہ پہنچاتے ہیں جہاں مراکز قائم کئے جاتے ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ سائلنٹ ٹریک اسپیس سنٹر کی لوکیشن کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ آپ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کافرستان کا وہ اسپیس سنٹر کہاں پر موجود ہے جہاں سے اسپائی سیٹلائٹ کو کنٹرول کیا جاتا ہے"...... کالے عقاب نے کہا۔

"جی ہاں"...... عمران نے کہا۔

"کافرستان میں اس وقت بے شمار اسپیس سنٹر کام کر رہے ہیں جو مواصلاتی نظام کے ساتھ ساتھ موسمی سیاروں کو بھی کنٹرول کرتے ہیں اور حال ہی میں چند ایسے اسپیس سنٹر بنائے گئے ہیں جن سے کافرستان کا نیٹ ورک پوری دنیا کے ساتھ منسلک کیا جا رہا ہے۔ ان اسپیس سنٹرز کی تیاری کے لئے عام مشینری اور سامان کی ضرورت ہوتی ہے جو عام انداز میں ہی ایکریمیا اور دیگر ممالک

سے درآمد کیا جاتا ہے۔ اسپائی سیٹلائٹ کو کنٹرول کرنے کے لئے خصوصی مشینری کا استعمال ہوتا ہے جسے وائیڈ آئی کنٹرولر کہا جاتا ہے۔ اس کی مشینیں بے حد بڑی ہوتی ہیں جو پارٹس کی شکل میں لائی جاتی ہیں اور پھر انہیں مخصوص مقام پر لے جا کر جوڑ دیا جاتا ہے۔ اس لئے اس سنٹر کو وائیڈ آئی ہی کہا جاتا ہے۔ وائیڈ آئی کے لئے جس مشینری اور سامان کی ضرورت ہوتی ہے وہ کسی ایک ملک سے نہیں دستیاب ہوتا۔ اس کے لئے کچھ سامان ایکریمیا سے درآمد کرنا پڑتا ہے کچھ کرانس سے اور کچھ سامان روسیاہ سے بھی درآمد کیا جاتا ہے۔

بہرحال یہ درست ہے کہ عام اسپیس سنٹرز کے لئے جو سامان اور مشینری بیرون ممالک سے منگوائی جاتی ہے اس کے لئے میری ہی شپنگ کمپنی سے حکومتی معاہدہ ہے لیکن وائیڈ آئی جسے ڈبلیو آئی کہا جاتا ہے اس کی مشینری حکومتی سطح پر ان کی نجی شپس کے ذریعے منگوائی جاتی ہے جسے انتہائی سیکرٹ رکھا جاتا ہے۔ اس لئے میں آپ کی شاید اس معاملے میں کوئی مدد نہ کرسکوں کہ یہ مشینری اور اسپیس سنٹر کا سامان کب اور کن ممالک سے منگوایا گیا تھا اور اسے کہاں نصب کیا گیا ہے۔ البتہ میں آپ کو ایک ٹپ دے سکتا ہوں اگر میرا اندازہ غلط نہیں ہے تو یہ وائیڈ آئی سنٹر کافرستان کے علاقے کاتھیور میں ہی قائم کیا جا سکتا ہے اور کہیں نہیں۔ کیونکہ وہ ایک ایسا مقام ہے جو ایسے اسپیس سنٹر لئے آئیڈیل جگہ ہے۔ کھلا آسمان اور

آلودگی سے صاف ماحول جو ایسے کسی ہی اسپیس سنٹر کے لئے انتہائی کارآمد ہوتا ہے“...... کالے عقاب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ویل ڈن۔ کیا آپ مجھے کاتھیور کے بارے میں کچھ اور بتا سکتے ہیں“...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”پرنس عمران۔ کاتھیور عام سا پہاڑی علاقہ ہے اور وہاں ایک بہت بڑا اور گھنا جنگل بھی موجود ہے۔ یہ سارے کا سارا علاقہ ملٹری کے کنٹرول میں ہے کیونکہ وہاں ایک بڑا ملٹری بیس کیمپ ہے۔ کاتھیور کے پہاڑی اور جنگل کے علاقے کے آغاز میں ایک بڑا شہر ہے جس کا نام امالا ہے“...... کالے عقاب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا یہ کوئی قدیم مقام ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں۔ کافی قدیم ہے۔ امالا میں قدیم کھنڈرات کا طویل سلسلہ ہے جو ان جنگلوں اور پہاڑیوں تک پھیلا ہوا ہے جنہیں دیکھنے کے لئے دنیا بھر کے سیاح یہاں آتے رہتے ہیں۔ ان سیاحوں کی وجہ سے یہاں کئی اعلیٰ درجے کے ہوٹل، کلب، گیم رومز اور بار رومز بھی موجود ہیں“...... کالے عقاب نے جواب دیا۔

”آپ کو یقین ہے کہ اسی علاقے میں وہ اسپیس سنٹر موجود ہے جس کی ہمیں تلاش ہے“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

”میں یقین سے تو نہیں کہہ سکتا لیکن جنگل اور پہاڑی علاقے

میں جس طرح ملٹری نے کنٹرول سنبھال رکھا ہے اس سے ایسا ہی لگتا ہے جیسے وہاں کوئی خاص کام کیا جا رہا ہو۔ اتنے حفاظتی انتظامات ظاہر ہے ایک بیس کیمپ کے لئے تو نہیں کئے جا سکتے ہیں''...... کالے عقاب نے کہا۔

''کیا آپ کا وہاں کوئی گروپ موجود ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ میرے گروپس اور سارا سیٹ اپ دارالحکومت اور مشکبار تک محدود ہے''...... کالے عقاب نے کہا۔

''تو کیا آپ کسی طرح سے یہ کنفرم نہیں کر سکتے کہ اسپائی سیٹلائٹ کا کنٹرول سنٹر کاتھیور کے علاقے میں موجود ہے یا نہیں''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''نہیں عمران صاحب۔ میرے پاس ایسے ذرائع ہوتے تو میں اس سلسلے میں آپ کی یقیناً مدد کرتا لیکن میرا کوئی بھی گروپ یا کوئی بھی آدمی اس علاقے میں موجود نہیں ہے اور ویسے بھی میں نے آپ کو یہ اندازاً ہی بتایا ہے کہ جس اسپیس سنٹر کی آپ کو تلاش ہے وہ اس علاقے میں ہوسکتا ہے''...... کالے عقاب نے کہا۔

''اس سلسلے میں اگر آپ کے پاس کوئی ٹپ ہو تو بتا دیں تاکہ میں اپنی کوشش جاری رکھ سکوں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں ایک ٹپ ہے میرے پاس''...... کالے عقاب نے کہا تو عمران کی آنکھوں میں ایک بار پھر چمک ابھر آئی۔

''کون سی ٹپ''...... عمران نے پوچھا۔

''چونکہ خلائی سنٹروں اور خلائی اسٹیشنوں میں نصب مشینری اور ضروری سامان کے بارے میں مجھے ہر قسم کی معلومات حاصل ہیں اس لئے میں آپ کو یہ بتا سکتا ہوں کہ اسپائی سیٹلائٹ کی کمپیوٹرائزڈ مشینری کو پاور سپلائی دینے کے لئے ایٹمی بیٹریوں کی ضرورت ہوتی ہے اور ان مشینوں کو ایٹمی بیٹریوں سے لنک کرنے اور انہیں مطلوبہ سپلائی پہنچانے کے لئے ایک سپیشل پاور کنورٹر لگایا جاتا ہے تاکہ ساری مشین کو ایک جیسی سپلائی مہیا کی جا سکے۔ یہ پاور کنورٹر پاور سپلائی کے لئے سٹیبلائزر کے طور پر کام کرتا ہے تاکہ بجلی کی مقدار کم یا زیادہ ہونے پر اسے کنٹرول کر سکے اور ایسا پاور کنورٹر کارمن میں ہی بنایا جاتا ہے اور یہ صرف ایسے ہی اسپیس سنٹرز کے لئے بنایا جاتا ہے جن سے بڑے اور طاقتور خلائی سیارے کو کنٹرول کیا جانا مقصود ہو۔ میں جتنے بھی کافرستانی خلائی سنٹروں کے بارے میں جانتا ہوں ان میں ایسا ایک بھی سنٹر نہیں ہے جہاں یہ پاور کنورٹر استعمال کیا گیا ہو۔ لیکن اس کے باوجود کافرستان نے یہ پاور کنورٹر کارمن سے خصوصی طور پر درآمد کیا ہے جس کا مطلب ہے کہ یہ پاور کنورٹر اسی اسپائی سیٹلائٹ کو کنٹرول کرنے والی مشینری کے لئے منگوایا گیا ہے۔

یہ پاور کنورٹر کارمن سے کافرستان ایک شپ ہائی ٹون میں لایا گیا تھا جس کا میجر میرا دوست ہے۔ میں اس سے ملنے گیا تھا تو

میں نے شپ میں وہ پاور کنورٹر دیکھ لیا تھا جس کے بارے میں میرے دوست نے بتایا تھا کہ یہ پاور کنورٹر کافرستانی کی ایک بڑی ٹیکسٹائل مل نے منگوایا ہے جس کا نام وٹیوم ٹیکسٹائل مل ہے جبکہ میں جانتا تھا کہ یہ پاور کنورٹر کسی ٹیکسٹائل مل کی مشینری کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا ہے۔

میں سمجھ گیا تھا کہ میرا دوست مجھے اصل بات نہیں بتانا چاہتا اس لئے میں خاموش ہو گیا تھا۔ میرے دوست کا نام میجر شراد ہے۔ اس نے وہ پاور کنورٹر اپنی نگرانی میں کہیں پہنچایا تھا۔ اگر آپ اسے ٹٹولیں کہ اس نے پاور کنورٹر کہاں پہنچایا تھا تو مجھے یقین ہے کہ جہاں وہ پاور کنورٹر پہنچایا گیا ہے اسپائی سیٹلائٹ کا اسپیس سنٹر وہیں موجود ہے''...... دوسری طرف سے کالے عقاب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ کام تو آپ بھی کر سکتے ہیں۔ وہ آپ کا دوست ہے اگر آپ کوشش کریں تو اس سے پتہ کر سکتے ہیں کہ اس نے پاور کنورٹر کہاں اور کس جگہ پہنچایا تھا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ مجھے وقت دیں۔ میں خود ہی اس سے معلوم کر لوں گا''...... کالے عقاب نے کہا۔

''کتنا وقت''...... عمران نے پوچھا۔

''ایک ہفتہ''...... کالے عقاب نے کہا۔

''ایک ہفتہ تو کافی زیادہ ہے۔ جلد نہیں کر سکتے کیا آپ یہ

کام''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''میجر شراد شپ لے کر روسیاہ گیا ہوا ہے۔ جب وہ واپس آئے گا تب ہی میں اس کے پاس جا سکتا ہوں اور میری اطلاع کے مطابق اس کی واپسی ایک ہفتہ تک متوقع ہے''...... کالے عقاب نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ایک ہفتہ بعد آپ سے رابطہ کر لوں گا۔ مجھے امید ہے کہ تب تک آپ ساری معلومات حاصل کر لیں گے''۔ عمران نے کہا۔

''انشاء اللہ''...... کالے عقاب نے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''ایک ہفتہ میں تو نجانے کیا سے کیا ہو جائے۔ آپ روسیاہ کے فارن ایجنٹ سے رابطہ کریں اور اسے میجر شراد کے بارے میں بتائیں وہ اس تک پہنچ کر خود ہی اس سے سب کچھ معلوم کر لے گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ کالا عقاب اس سے آسانی سے معلومات حاصل کر سکتا ہے تو پھر ہمیں کسی اور سے یہ کام لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے بھی کالے عقاب نے ایک ہفتہ ہی تو مانگا ہے۔ اس دوران ہم کافرستان پہنچ جائیں گے۔ کافرستان میں ہمارے استقبال کی تیاریاں مکمل ہوں گی۔ ان سے نبرد آزما ہونے اور پھر سنبھلنے میں ہمیں اتنا وقت تو لگ ہی جائے گا۔ ہم وہاں جا کر

ڈبل گیم کھیلیں گے''...... عمران نے کہا۔

''ڈبل گیم۔ وہ کیا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''انہیں اسی بات کا یقین ہوگا کہ اگر ہم کافرستان آئے تو ہمارا ٹارگٹ بلیک برڈ میزائل اسٹیشن ہی ہوگا اس لئے وہ اس میزائل اسٹیشن کی حفاظت پر ہی توجہ مبذول رکھیں گے اور ہم بھی وہاں جا کر ایسا ہی ظاہر کریں گے جیسے ہم اس میزائل اسٹیشن کی تباہی کے لئے آئے ہیں لیکن ہمارا اصل ٹارگٹ اسپیس سنٹر ہوگا''...... عمران نے جواب دیا۔

''اس کے لئے تو آپ کو ڈبل گروپ کے تحت کام کرنا ہوگا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ اس بار کافرستان دو گروپ ہی کام کریں گے ایک اس میزائل اسٹیشن کی تباہی کے لئے کام کرے گا اور دوسرا گروپ اس اسپیس سنٹر کو تباہ کرے گا تاکہ آئندہ کافرستان اس سنٹر کو پاکیشیائی تنصیبات کی جاسوسی کے لئے استعمال ہی نہ کر سکے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا آپ اس بار پوری ٹیم کو کافرستان لے جانے کا پروگرام بنا رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''ہاں۔ ڈاجنگ کے لئے ڈبل گروپ کی ضرورت ہوگی اور ڈبل گروپ میں پوری ٹیم کو ہی کام کرنا ہوگا ورنہ کام کیسے چلے گا''...... عمران نے کہا۔

''کب جانا ہے آپ نے کافرستان''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''ہم کل نکل جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا میں ٹیم کو تیار رہنے کا کہہ دوں''...... بلیک زیرو نے پوچھا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیا جوزف، جوانا اور ٹائیگر کو بھی آپ ساتھ لے جائیں گے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''نہیں۔ ان کی ضرورت نہیں ہے۔ فرسٹ اور سیکنڈ مشن کے لئے ممبران ہی کافی ہیں''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو کمرے میں موجود چیف شاگل نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہو رہی تھی۔ اس لڑکی کے ترشے ہوئے بال اس کے شانوں پر بکھرے ہوئے تھے جو اخروٹی رنگ کے تھے جبکہ اسکرٹ کے ساتھ اس نے اوپر لیدر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔

''آؤ مادام شوبھا۔ میں تمہارا ہی منتظر تھا''...... شاگل نے نرم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''آپ کی جب مجھے کال ملی تو میں دارالحکومت میں نہیں تھی باس اس لئے یہاں آتے آتے مجھے کافی وقت لگ گیا''...... مادام شوبھا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور شاگل کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گئی اور شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کوئی بات نہیں''...... شاگل نے اسی انداز میں کہا۔

''آپ نے مجھے ایمرجنسی کال کیا تھا باس اور آپ نے کہا تھا

کہ آپ مجھ سے کوئی اہم اور بڑا کام لینا چاہتے ہیں''...... مادام شوبھا نے شاگل کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تمہارا تعلق سیکرٹ سروس کے ہارڈ سیکشن سے ہے جو میں نے حال میں ہی قائم کیا ہے اور ہارڈ سیکشن کے تحت تم نے اب تک جو کارکردگی دکھائی ہے اس سے نہ صرف میں بلکہ حکومت بھی بہت خوش ہے اس لئے حکومت کی طرف سے مجھے کافرستانی سیکرٹ سروس میں ایسے مزید سیکشن قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تم ایک بہترین اور انتہائی ذہین لیڈی ایجنٹ ہو جس کی قابلیت پر مجھے فخر ہے۔ تمہاری ذہانت اور کافرستان کے لئے تمہاری سابقہ خدمات اور کامیابیوں کو مدنظر رکھ کر میں نے تمہیں ہارڈ سیکشن کا چیف بنایا تھا۔ اب تک میں نے تم سے چھوٹے چھوٹے کام لئے ہیں لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ تمہیں اور تمہارے سیکشن کو بڑے کام کے لئے سامنے لایا جائے''...... شاگل نے تحمل بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ یہ تو میری خوش قسمتی ہو گی کہ آپ مجھ سے اور میرے سیکشن سے کوئی بڑا کام لیں۔ ایسا کام جو میرے سیکشن کے شایان شان ہو جس سے کافرستان سیکرٹ سروس کا نام آسمان کی بلندیوں کو چھو سکے اور آپ کا نام پوری دنیا میں مشہور ہو جائے''۔ مادام شوبھا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سمجھو اس بار ایسا ہی کام آن پڑا ہے''...... شاگل نے جواب دیا۔

"تو بتائیں۔ میں اس کام کو کرنے کے لئے تیار ہوں اور اس کام کو میں ہر صورت میں اس کے منطقی انجام تک بھی پہنچاؤں گی"...... مادام شوبھا نے کہا۔

"تم پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کے بارے میں تو بخوبی جانتی ہو کہ وہ کون ہیں اور ان کے کام کرنے کا انداز کیا ہے"۔ شاگل نے کہا۔

"یس باس۔ میں نے ان کا نام سنا ہے لیکن کبھی میرا ان سے ٹکراؤ نہیں ہوا"...... مادام شوبھا نے کہا۔

"تو سمجھ لو کہ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ تمہارا ان سے ٹکراؤ بھی ہو گا اور تمہیں ان کے راستے کی سب سے بڑی اور ٹھوس دیوار بننا ہو گا تاکہ وہ کسی صورت میں اپنے کسی بھی مشن میں کامیاب نہ ہو سکیں"...... شاگل نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا وہ ایک بار پھر کافرستان پہنچ گئے ہیں"...... مادام شوبھا نے چونک کر کہا۔

"پہنچے تو نہیں ہیں لیکن وہ کسی بھی وقت کافرستان پہنچ سکتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ اس بار انہیں تمہارا سیکشن سنبھالے اور انہیں کسی بھی صورت میں اپنے مشن پر کامیاب نہ ہونے دے بلکہ ان کی ہلاکت بھی تمہارے سیکشن کے ہاتھوں ہو"...... شاگل نے کہا۔

"ان کا مشن کیا ہے باس"...... مادام شوبھا نے پوچھا تو شاگل نے اسے پاکیشیائی ڈی میزائل پلانٹ اور کافرستانی بلیک برڈ میزائل

اسٹیشن کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی۔

"تو آپ کا خیال ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ڈی میزائل پلانٹ کو تباہی سے بچانے کے لئے یہاں بلیک برڈ میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کے لئے آ رہے ہیں"...... مادام شوبھا نے کہا۔

"تم کیا کہتی ہو کیا وہ واقعی یہاں صرف میزائل اسٹیشن کو ہی تباہ کرنے کے لئے آئیں گے"...... شاگل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نو باس۔ میرے خیال میں ان کے لئے اس میزائل اسٹیشن کی اہمیت اتنی نہیں ہے جتنی پرائم منسٹر صاحب اور دوسری ایجنسیوں کے چیف سوچ رہے ہیں"...... مادام شوبھا نے کہا تو اس کی بات سن کر شاگل کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

"گڈ شو۔ میرا بھی یہی خیال ہے کہ وہ یہاں صرف میزائل اسٹیشن تباہ کرنے کے لئے نہیں آئیں گے بلکہ ان کا اصل ٹارگٹ"...... شاگل نے کہا تو مادام شوبھا نے اسے بولنے سے روک دیا۔

"میں بتاتی ہوں باس کہ وہ یہاں اس اسپیس سنٹر کو تباہ کرنے کے لئے آئیں گے جس سے پاکیشیائی تنصیبات کو سرچ اور مارک کیا جاتا ہے"...... مادام شوبھا نے کہا۔ اپنی بات کاٹنے پر شاگل کے چہرے پر غصہ آ گیا۔

"تم جانتی ہو مادام شوبھا کہ میں جب بولتا ہوں تو بولنے کی

دوران کسی کی مداخلت برداشت نہیں کرتا لیکن تم نے چونکہ کافرستانی سیکرٹ سروس کے لئے بہت سی کامیابیاں حاصل کی ہیں اس لئے میں تمہاری غلطی معاف کر رہا ہوں۔ اگر تم نے دوبارہ ایسی حماقت کی تو میں سب کچھ بھول جاؤں گا اور تمہیں گولی مار دوں گا''۔ شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ سوری باس۔ آئندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی''...... مادام شوبھا نے بوکھلا کر کہا۔

''بہرحال تمہارا اندازہ درست ہے۔ میں بھی یہی سوچ رہا تھا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی کافرستان آئیں گے تو ان کا ٹارگٹ صرف وہ میزائل اسٹیشن نہیں ہو گا بلکہ ان کی ساری توجہ اس اسپیس سنٹر پر ہو گی جہاں سے ایک اسپائی سیٹلائٹ کنٹرول کیا جاتا ہے اور یہ اسپائی سیٹلائٹ پاکیشیا کی تنصیبات سرچ کرتا ہے اور انہیں مارک کرتا ہے۔ عمران جانتا ہے کہ کافرستان کا ایک میزائل اسٹیشن تباہ کر دیا جائے تو اس سے کافرستان کو کوئی فرق نہیں پڑے گا وہ ایک اسٹیشن کی تباہی کے بعد دوسرا اسٹیشن قائم کر لے گا۔ عمران اور اس کے ساتھی میزائل اسٹیشن تباہ کر کر کے تھک جائیں گے لیکن کافرستان ایک کے بعد ایک یا ایک سے زائد میزائل اسٹیشن بنا سکتا ہے اور پاکیشائی تنصیبات کو نشانہ بنا سکتا ہے اس لئے اس کی ترجیح اس اسپیس سنٹر کی تباہی ہو گی۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے سیکشن کے ساتھ اس اسپیس سنٹر کی نگرانی کرو تا کہ عمران اور اس کے ساتھی

جب اس اسپیس سنٹر کو تباہ کرنے کے لئے پہنچیں تو تم انہیں ٹارگٹ کرنے کے لئے پہلے سے ہی وہاں پر موجود ہو۔ انہیں کسی بھی حال میں اسپیس سنٹر تک نہیں پہنچنا چاہئے۔ یہ ذمہ داری میں تمہیں سونپ رہا ہوں۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی دارلحکومت میں نظر آئے تو میں انہیں خود ہی سنبھال لوں گا۔ سمجھ گئی تم''...... شاگل نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی اگر اسپیس سنٹر کی طرف آئے تو وہ وہاں سے زندہ واپس نہیں جا سکیں گے''...... مادام شوبھا نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''تو جاؤ۔ اپنے سارے سیکشن کے ساتھ شامار پہنچ جاؤ۔ وہاں اپنے طور پر حفاظتی انتظامات کرو اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہر حال میں وہاں ٹریپ کرو اور ان کی ہلاکت یقینی بناؤ''...... شاگل نے کہا۔

''ٹھیک ہے باس۔ میں ابھی اپنے سیکشن کو لے کر شامار پہنچ جاتی ہوں''...... مادام شوبھا نے سنجیدگی سے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں شاگل کو سلام کیا اور پھر وہ تیز تیز چلتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی اور پھر دروازہ کھول کر اس کے آفس سے باہر نکل گئی۔ جیسے ہی مادام شوبھا، شاگل کے آفس سے نکل کر باہر گئی اسی لمحے شاگل کے سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ شاگل نے ہاتھ بڑھا کر فون

کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

''یس''...... شاگل نے اپنے مخصوص کرخت لہجے میں کہا۔

''آنند بول رہا ہوں جناب''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیوں کال کیا ہے''...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم علی عمران کے ساتھ کافرستان روانہ ہو چکی ہے اور اس بار وہ سری لانکا کی سرحد کراس کر کے کافرستان میں داخل ہوں گے اور اوتلان شہر کے کے تھری ہوٹل کے منیجر کو ان کے بارے میں مکمل تفصیلات کا علم ہو گا''...... دوسری طرف سے آنند نے جواب دیا تو شاگل کا چہرہ جگمگا اٹھا۔

''گڈ شو آنند۔ تمہیں یہ ساری رپورٹ کہاں سے ملی اور کیسے''...... شاگل نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے ایک آدمی کی ٹپ ملی تھی چیف۔ اس آدمی کا نام افضل خان ہے۔ وہ ایک ہوٹل میں ویٹر کا کام کرتا ہے۔ مجھے اس پر شبہ تھا کہ اس کا تعلق کافرستان مخالف کسی تنظیم سے ہے۔ چنانچہ میں نے اس پر نظر رکھنی شروع کر دی۔ میں نے اس سے دوستی بڑھائی اور پھر میں نے اس کے لباس میں ایک لانگ رینج ڈکٹا فون چپکا دیا۔ جس سے میں دور رہ کر بھی اس کی آواز سن سکتا تھا۔ میری ساری توجہ اسی پر مبذول تھی۔ وہ جس سے بھی ملتا تھا میں اس کی

ساری بات چیت سنتا رہا پھر میں اس وقت چونک پڑا جب اس نے ناٹران سے ملاقات کر کے اس سے بات کی۔ یہ ناٹران وہی ہے باس جو عمران اور اس کے ساتھیوں کی کافرستان میں نہ صرف مدد کرتا ہے بلکہ مشن مکمل کرنے میں ان کی بھرپور انداز میں معاونت بھی کرتا ہے۔ ناٹران نے اسے بتایا کہ عمران اور اس کے ساتھی جلد ہی کافرستان پہنچ رہے ہیں جن کے ساتھ مل کر انہیں کام کرنا ہے۔ افضل خان، ناٹران کے شاید بہت کلوز ہے اس لئے ناٹران اس سے کھل کر بات کر رہا تھا اس نے ہی افضل خان کو بتایا کہ عمران اور اس کے ساتھی کس راستے سے کافرستان پہنچ رہے ہیں''...... آنند نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ کیا اب بھی وہ ڈکٹا فون اس افضل خان کے لباس میں لگا ہوا ہے''...... شاگل نے پوچھا۔

''نو چیف۔ اس نے شاید لباس بدل دیا ہے اس لئے مجھے اب اس کی کوئی بات چیت سنائی نہیں دے رہی ہے''...... آنند نے بتایا۔

''ہونہہ۔ تمہیں اس افضل خان کی رہائش گاہ کا علم ہے''۔ شاگل نے پوچھا۔

''یس چیف۔ میں جانتا ہوں۔ لیکن چیف اگر آپ افضل خان پر ہاتھ ڈالنے کا سوچ رہے ہیں تو اس سے بہتر ہے کہ ہم اوتلان شہر کے کے تھری ہوٹل کے منیجر پر ہاتھ ڈالیں۔ افضل خان کو تو ہم

کبھی بھی اپنی گرفت میں لے سکتے ہیں لیکن اگر ہوٹل کا مینجر ہاتھ سے نکل گیا تو پھر شاید ہی وہ مل سکے۔ ہم اس مینجر کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مکمل طور پر ختم کر سکتے ہیں''...... آنند نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''افضل خان بھی ہمارے لئے سود مند ثابت ہو سکتا ہے نانسنس۔ وہ ناٹران سے کلوز ہے اس کے ذریعے ہم ناٹران تک پہنچ سکتے ہیں جو یہاں سارے فساد کی جڑ ہے اور اس نے اپنے گروپ کے ساتھ مل کر ہمیں بے حد نقصان پہنچایا ہے۔ اگر وہ ہاتھ آ جائے تو عمران اس کے بغیر بے دست و پا ہو سکتا ہے۔ سمجھے تم۔ نانسنس''...... شاگل نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''یس چیف سمجھ گیا''...... آنند نے کہا۔

''تو بتاؤ کیا ہے اس کا پتہ''...... شاگل نے کہا تو آنند نے اسے ایک پتہ بتا دیا۔

''آپ سے ایک درخواست ہے چیف''...... دوسری طرف سے آنند نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا درخواست ہے۔ بولو''...... شاگل نے سخت لہجے میں کہا۔

''آپ ابھی اس افضل خان کو نہ چھیڑیں چیف۔ اگر وہ غائب ہو گیا تو یہ بات چھپی نہیں رہے گی کہ اسے کافرستانی سیکرٹ سروس نے غائب کیا ہے۔ اس بات کا پتہ چلتے ہی ناٹران غائب ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی بھی اس راستے سے نہ

آئیں جہاں سے انہیں آنا ہے۔ وہ یقیناً اپنا روٹ اور پلان بدل دیں گے''...... دوسری طرف سے آنند نے ڈرے ڈرے لہجے میں کہا۔

''شٹ اپ یو نانسنس۔ کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو جو مجھے اس طرح سے مشورہ دے رہے ہو''...... شاگل نے غصے سے پھٹ پڑنے والے انداز میں کہا۔

''نن نن۔ نو چیف۔ میرا کہنے کا یہ مقصد نہیں تھا''...... دوسری طرف سے آنند نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''تو پھر تم کون ہوتے ہو چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس کو مشورہ دینے والے۔ اپنا منہ بند رکھا کرو سمجھے۔ صرف اتنا کیا کرو جتنا کرنے کو کہا جائے۔ نانسنس''...... شاگل نے دھاڑتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور غصے سے کریڈل پر پٹخ دیا۔

''ہونہہ۔ سب مجھے احمق اور نانسنس سمجھتے ہیں اور خود کو عقلمند ظاہر کر کے مشورہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں ان سب کی بوٹیاں اُڑا دوں گا انہیں گولیاں مار دوں گا جو مجھے عقل سے پیدل سمجھتے ہیں''...... شاگل نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا اور پھر اس نے دوسرے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''آر سیکشن''...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''چیف شاگل بول رہا ہوں''...... شاگل نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

’’اوہ۔ چیف آپ۔ حکم‘‘...... شاگل کی آواز سن کر دوسری طرف سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’کمار سے بات کراؤ۔ فوراً‘‘...... شاگل نے اسی انداز میں کہا۔

’’یس سر۔ ابھی کراتا ہوں‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

’’یس چیف۔ کمار بول رہا ہوں‘‘...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک نہایت مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

’’ایک پتہ نوٹ کرو کمار‘‘...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے آنند کا بتایا ہوا پتہ بتا دیا۔

’’یس چیف۔ میں نے نوٹ کر لیا ہے‘‘...... کمار نے کہا۔

’’اس پتے پر جا کر فل ریڈ کرو۔ یہاں ایک آدمی ہے جس کا نام افضل خان ہے۔ تم نے اسے زندہ گرفتار کرنا ہے۔ یاد رہے وہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہے۔ اسے کسی بھی حالت میں مرنا نہیں چاہئے‘‘...... شاگل نے تحکم بھرے لہجے میں کہا۔

’’یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی‘‘...... دوسری طرف سے کمار نے جواب دیا۔

’’اسے پوائنٹ فور پر پہنچا دینا اور جب وہ پہنچ جائے تو مجھے مطلع کر دینا‘‘...... شاگل نے کہا۔

’’یس چیف‘‘...... کمار نے کہا تو شاگل نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

’’یس۔ ویسٹرن پوائنٹ‘‘...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

’’چیف شاگل بول رہا ہوں۔ راہول سے بات کراؤ‘‘۔ شاگل نے کرخت اور انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

’’یس سر۔ ہولڈ آن کریں‘‘...... دوسری طرف سے اس بار نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

’’راہول بول رہا ہوں جناب‘‘...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک اور مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

’’تم نے ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں دی راہول جبکہ میری اطلاع کے مطابق عمران پاکیشیا سے نکل چکا ہے‘‘...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔ راہول اس کا فارن ایجنٹ تھا اس کی ذمہ داری پاکیشیا میں موجود کافرستانی ایجنٹوں کو ڈیل کرنا تھا اور وہ ان سے معلومات لے کر شاگل تک پہنچاتا تھا۔ اس کے سیکشن کا نام ویسٹرن پوائنٹ تھا۔

’’یس چیف۔ مجھے ابھی تھوڑی دیر پہلے پاکیشیا سے رپورٹ ملی ہے کہ عمران آج صبح سری لانکا گیا ہے۔ کاغذات کے مطابق وہ سری لانکا محض سیر و تفریح کے لئے گیا ہے اور وہ اپنے اصل روپ میں ہے‘‘...... دوسری طرف سے راہول نے جواب دیا۔

’’ہونہہ۔ تو یہ تمہارے لئے عام بات ہے جو تم نے مجھے اس کے بارے میں فوری طور پر آگاہ نہیں کیا ہے نانسنس۔ کب گیا ہے

وہ سری لانکا اور کون کون ہے اس کے ساتھ۔ جلدی بتاؤ۔ نانسنس‘‘۔ شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’وہ آج صبح روانہ ہوا ہے چیف اور وہ اکیلا ہی گیا ہے اس کے ساتھ اور کوئی نہیں ہے‘‘...... راہول نے سہمی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

’’کس فلائٹ سے گیا ہے۔ اس کی تفصیلات بتاؤ‘‘...... شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے راہول نے اسے اس فلائٹ کی تفصیل بتا دی جس میں عمران سیر و تفریح کی غرض سے سری لانکا گیا تھا۔ شاگل نے رسیور ہاتھ میں رکھتے ہوئے فوراً کریڈل پر ہاتھ مارا اور ٹون کلیئر ہوتے ہی ایک بار پھر نمبر پریس کرنے لگا۔

’’لارڈ کلب‘‘...... رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

’’سی ایس بات کر رہا ہوں کافرستان سے۔ آر ڈی سے بات کراؤ۔ فوراً‘‘...... شاگل نے کہا۔

’’یس سر۔ ہولڈ آن کریں‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل خاموش ہو گیا۔ آر ڈی سری لانکا میں اس کا فارن ایجنٹ تھا اور اس نے وہاں ایک کلب بنا رکھا تھا۔ شاگل گو کہ سپیشل سیٹلائٹ فون کا استعمال کرتا تھا جس کی کال نہ تو کہیں سنی جا سکتی تھی اور نہ ٹریس کی جا سکتی تھی لیکن اس کے باوجود شاگل کی کوشش ہوتی تھی کہ وہ بیرون ممالک میں کال کرتے ہوئے محتاط رہے۔ اس لئے اس نے شاگل کا کوڈ سی ایس رکھا ہوا تھا اور آر ڈی اس کے فارن ایجنٹ کا کوڈ تھا۔

’’یس آر ڈی بول رہا ہوں‘‘...... چند لمحوں بعد ایک کھردری سی آواز سنائی دی۔

’’سی ایس بول رہا ہوں‘‘...... شاگل نے کرخت لہجے میں کہا۔

’’یس سر۔ حکم‘‘...... دوسری طرف سے آر ڈی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے فری لانسر کے طور پر کام کرنے والا علی عمران آج صبح کی فلائٹ سے سری لانکا پہنچا ہے۔ میں تمہیں اس فلائٹ کی تفصیل بتا دیتا ہوں۔ تم فوری طور پر اسے ٹریس کرو کہ وہ کہاں گیا ہے اور کس کس سے ملتا ہے۔ تم نے اس کے بارے میں ساری معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اس بات کا دھیان رکھنا کہ وہ بے حد خطرناک آدمی ہے۔ اس لئے سوائے اس کی نگرانی کے تم نے اور کچھ نہیں کرنا۔ اس کی نگرانی بھی اس انداز میں ہو کہ اسے پتہ نہ چل سکے۔ سمجھ گئے تم‘‘...... شاگل نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

’’یس چیف۔ سمجھ گیا‘‘...... آر ڈی نے جواب دیا۔

’’تمہیں یہ نگرانی اس وقت تک جاری رکھنی ہے جب تک وہ واپس پاکیشیا نہیں چلا جاتا اور اگر وہ پاکیشیا جانے کی بجائے کسی اور ملک میں یا کافرستان آنے کی کوشش کرے تو تم نے مجھے فوراً ٹی

ون پر اطلاع کرنی ہے۔ اسے تمہاری نظروں سے بچ کر نہیں جانا چاہئے سمجھے تم ورنہ میں تمہیں شوٹ کر دوں گا''...... شاگل نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل کی جائے گی''...... آر ڈی نے جواب دیا تو شاگل نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ جیسے ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''چیف شاگل بول رہا ہوں''...... شاگل نے رسیور اٹھا کر کان سے لگا کر اپنے مخصوص کرخت اور سرد لہجے میں کہا۔

''کمار بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے آر سیکشن کے چیف کمار کی آواز سنائی دی۔

''یس کمار۔ کیا رپورٹ ہے۔ افضل خان آیا ہاتھ''...... شاگل نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''نو چیف۔ آپ نے جو پتہ دیا تھا۔ اس رہائش گاہ میں آگ لگی ہوئی ہے۔ آگ اس قدر تیز اور خوفناک ہے جیسے رہائش گاہ میں پورا آئل ٹینکر انڈیل کر آگ لگا دی گئی ہو تا کہ رہائش گاہ کی ایک ایک چیز جل کر خاکستر ہو جائے''...... دوسری طرف سے کمار نے جواب دیا تو شاگل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ افضل خان کو کسی بات کا شک ہو گیا تھا۔ اسی لئے وہ اپنی رہائش گاہ کو آگ لگا کر نکل گیا تا کہ ہم اس کے خلاف کوئی کلیو نہ ڈھونڈ سکیں''...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... کمار نے کہا۔ شاگل نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور رسیور رکھ دیا۔

''مجھے آنند کی بات مان لینی چاہئے تھی۔ واقعی مجھے ابھی اس افضل خان پر ہاتھ نہیں ڈالنا چاہئے تھا۔ وہ فرار ہو گیا ہے اور اب وہ ناٹران کو بھی الرٹ کر دے گا۔ ہو سکتا ہے کہ ناٹران عمران اور اس کے ساتھیوں کو سری لانکا کے راستے کافرستان داخل ہونے سے روک دے اور وہ اب کسی اور راستے سے کافرستان پہنچیں''۔ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ میرے لئے یہی کلیو کافی ہے کہ عمران اس وقت سری لانکا میں موجود ہے۔ آر ڈی اسے آسانی سے ڈھونڈ لے گا اور پھر عمران جب کافرستان داخل ہو گا تو میں اس راستے کی پکٹنگ کر لوں گا۔ عمران کا اس بار کافرستان داخل ہونا اتنا آسان نہیں ہو گا۔ میں اس کے ہر راستے پر موت کے جال پھیلا دوں گا جن سے بچ کر نکلنا اس کے بس کی بات نہیں ہو گی''...... شاگل نے غراتے ہوئے کہا اور پھر وہ مطمئن ہو کر اپنے دیگر کاموں میں مصروف ہو گیا۔ اسے اب سری لانکا کے فارن ایجنٹ آر ڈی کی کال کا انتظار تھا تا کہ اگر عمران سری لانکا کے راستے کافرستان آنے کی کوشش کرے تو پھر وہ فوری طور پر اس کے خلاف کارروائی کرے اور کافرستان داخل ہوتے ہی فل ریڈ کر کے اسے ہلاک کر دے۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ سری لانکا کی ایک رہائشی کوٹھی میں موجود تھا۔ انہیں یہاں آئے آج تیسرا روز تھا۔ وہ سب ایک ایک کر کے میک اپ اور نئے کاغذات سے یہاں پہنچے تھے۔

عمران نے بھی کاسری لانکا پہنچ کر ایک ہوٹل میں قیام کیا تھا اور پھر اس نے میک اپ کر کے خفیہ راستے سے ہوٹل چھوڑ دیا تھا اور پھر اس نے ایک پراپرٹی ڈیلر سے بات کر کے ایک نئے تعمیر شدہ علاقے میں ایک رہائشی کوٹھی حاصل کر لی تھی۔ اس کے ساتھی ایک ایک کر کے سری لانکا پہنچے تھے اور آتے ہی انہوں نے سپیشل ڈی فون کے ذریعے عمران سے رابطہ کیا تھا اور عمران نے انہیں اس رہائش گاہ میں بلا لیا تھا۔

ڈی فون ایک جدید ساخت کا فون تھا جو بظاہر عام سیل فون کی طرح کام کرتا تھا لیکن اس کا لنک عام سیٹلائٹ کی بجائے ڈبلنگ سیٹلائٹ سسٹم سے تھا جو فون کالز کی بجائے سپیشل ٹرانسمیٹر کالز کی

رسیونگ اور آؤٹ گوئنگ کالز کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ اس سیٹلائٹ سے لنک ہونے کی وجہ سے کال نہ تو ٹریس کی جا سکتی تھی اور نہ ہی اسے کہیں سنا جا سکتا تھا۔

عمران اپنے ساتھ جولیا، صالحہ، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کے ساتھ ساتھ فور سٹارز کو بھی لایا تھا تاکہ وہ کافرستان میں ڈبل گروپ کے تحت دونوں مشنز مکمل کر سکے۔ اس نے پاکیشیا میں ہی پلان بنا لیا تھا کہ وہ اور اس کے ساتھی اسپیس سنٹر کی تباہی پر کام کریں گے جبکہ فور سٹارز کا مشن میزائل اسٹیشن کی تباہی ہو گا جہاں بلیک برڈ میزائل لانچنگ پیڈ پر موجود تھے۔ یہاں آنے کے بعد عمران ظاہر ہے زیادہ باہر ہی رہا تھا۔ آج بھی وہ صبح سویرے چلا گیا تھا اور اب شام ہونے کو آ رہی تھی لیکن اس کی واپسی نہیں ہوئی تھی جس کے باعث اس کے ساتھیوں کو بے حد کوفت ہو رہی تھی۔ اس وقت وہ شام کی چائے پینے کے لئے لان میں بیٹھے ہوئے تھے۔

''یہ عمران کی عادت بن چکی ہے۔ وہ ہمیں لا کر ایک جگہ قید کر دیتا ہے اور پھر خود گدھے کے سر کے سینگوں کی طرح غائب ہو جاتا ہے اور ہم بس اس کا انتظار ہی کرتے رہ جاتے ہیں''...... تنویر نے منہ بنا کر نہایت غصیلے لہجے میں کہا۔

''ایسا نہیں ہے۔ وہ یہاں آ کر نچلا نہیں بیٹھا ہے۔ ہمیں ابھی کافرستان جانا ہے اور ظاہر ہے وہ ہمارے لئے کافرستان میں داخل ہونے کے انتظامات ہی کر رہا ہو گا۔ اس لئے تمہیں اس پر بلا وجہ

غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے''...... اس کی بات سن کر جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ جانے سے پہلے وہ ہمیں بتا کر بھی تو جا سکتا ہے کہ ہمیں اس کا کب تک اور کتنا انتظار کرنا ہے''...... تنویر نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

''جو بات اس کی عادت میں شامل ہی نہیں ہے وہ اس پر عمل کیسے کر سکتا ہے۔ تم جانتے ہو کہ وہ اپنے کام خاموشی اور رازداری سے کرنے کا عادی ہے تاکہ معاملات لیک آؤٹ نہ ہو جائیں''۔ صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے میں اس پر غصہ نہیں کرتی ورنہ جس طرح وہ بتائے بغیر جاتا ہے اور اس کی واپسی کا پتہ ہی نہیں ہوتا تو دل چاہتا ہے کہ اسے اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''کسی دن میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تو میں ایسا ہی کروں گا''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کرو گے تم''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''اسے گولی مار دوں گا''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت سرخ ہو گیا۔

''اپنی حد میں رہو سمجھے تم۔ تم کون ہوتے ہو اسے گولی مارنے والے۔ اگر تم نے اسے گولی مارنے کی بات سوچی بھی تو میں تمہیں

ہی گولی مار دوں گی سمجھے تم''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر ان سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی جبکہ تنویر برے برے منہ بنانے لگا۔

''تم تو ہمیشہ اسی کی سائیڈ لیتی ہو''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''سائیڈ لینے کی بات نہیں ہے۔ تم ہر وقت اس سے جلے کٹے رہتے ہو اس لئے تمہاری باتوں پر غصہ آتا ہے جبکہ ہم سب جانتے ہیں کہ عمران جو کچھ کرتا ہے سوچ سمجھ کر اور باقاعدہ پلاننگ سے کرتا ہے۔ ہم سری لانکا میں ہیں جبکہ ہمیں کافرستان پہنچنا ہے اس لئے ظاہر ہے اسے انتظامات کرنے ہوں گے اب یہ تو ہو نہیں سکتا کہ وہ انتظامات کرنے کے لئے ہم سب کو ساتھ لے کر گھومتا پھرے۔ جب کام مکمل ہو جائے گا تو وہ ہمیں سیف راستے سے کافرستان لے جائے گا۔ تمہارا بلا وجہ کا کڑھنا مجھے پسند نہیں''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں تنویر۔ تمہیں واقعی بلا وجہ عمران صاحب پر غصہ نہیں کرنا چاہئے۔ عمران صاحب کو ہم سے زیادہ ہماری فکر ہوتی ہے۔ وہ نہیں چاہتے کہ ہم میں سے کوئی کسی مصیبت کا شکار ہو اس لئے وہ ہمارے راستے میں آنے والی ہر رکاوٹ کو پہلے دور کرتے ہیں اور پھر ہمیں اپنے ساتھ آگے لے جاتے ہیں تاکہ ہم ہر مشن پر بھرپور انداز میں اور پوری توجہ سے کام کر سکیں''۔

صفدر نے کہا۔

''تو اب تمہارے بھی پر نکل آئے جو مجھے سمجھانے چلے ہو''۔ تنویر نے منہ بنا کر کہا تو اس کی بات پر غصہ کرنے کی بجائے صفدر بے اختیار ہنس پڑا جبکہ باقی سب مسکرا دیئے

''میں چیونٹی نہیں ہوں جو میرے پر نکل آئیں گے۔ تم حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کرو''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہ سمجھنے کی کوشش کروں تو''...... تنویر نے اسی انداز میں کہا۔

''تو میں ڈپٹی چیف ہونے کے ناطے تمہیں سچ مچ گولی مار دوں گی''...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''لگتا ہے اس بار سب ہی عمران کے خیر خواہ بنے ہوئے ہیں''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''وہ ہمارے خیر خواہ ہیں تو ہم کیوں نہیں ہو سکتے ان کے خیر خواہ''...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے بنے رہو سب اس کے خیر خواہ اور سڑتے رہو یہیں مجھے کیا۔ جب تم سب کو پتہ چلے گا کہ وہ ہمارے لئے راستے کی رکاوٹیں دور کرنے کے لئے نہیں گیا بلکہ خود مشن مکمل کرنے کے لئے گیا ہے اور اس نے مشن مکمل بھی کر لیا ہے تب تمہیں یقین آئے گا کہ میں غلط ہوں یا وہ''...... تنویر نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو کہ وہ خود مشن مکمل کرنے گیا ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ وہ ہمیں یہاں صرف خانہ پری کرنے کے لئے ساتھ لایا ہے۔ ہمیں یہاں چھوڑ کر وہ اکیلا کافرستان روانہ ہو گیا ہے۔ اب وہ اپنے طور پر کام کرے گا اور مشن مکمل کر کے ہی واپس آئے گا اور ہم بس اس کا انتظار کرتے ہی رہ جائیں گے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ عمران ہمیں یہاں محض خانہ پری کرنے کے لئے لایا ہے اور اکیلے ہی مشن مکمل کرنے چلا گیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''رات کو ہم اپنے کمروں میں سو رہے تھے جبکہ عمران لان میں ہی موجود تھا۔ مجھے نیند نہیں آ رہی تھی اس لئے میں کمرے سے ٹہلنے کے لئے لان میں آ گیا۔ جب میں لان میں آیا تو میں نے عمران کو دیکھا جو لان میں کسی سے باتیں کر رہا تھا۔ وہ نہایت آہستہ آواز میں باتیں کر رہا تھا۔ لان میں کوئی نہ تھا۔ اسے آہستہ آواز میں باتیں کرتے دیکھ کر مجھے حیرانی ہوئی تو میں بے آواز قدموں اس کے پیچھے چلا گیا۔ جب میں اس کے قریب گیا تو میں نے سنا وہ ناٹران سے باتیں کر رہا تھا اور اس سے کہہ رہا تھا کہ وہ کسی کو اپنے ساتھ نہیں لا رہا ہے۔ ان سب کو تو وہ صرف خانہ پری کے لئے لایا ہے تاکہ چیف یہ نہ کہے کہ وہ سیکرٹ سروس کو ساتھ نہیں لے گیا۔ وہ ہمیں اسی رہائش گاہ میں چھوڑ کر کافرستان جانا

چاہتا تھا اور اس نے کہا کہ ناٹران کی مدد سے مشن پر وہ اکیلا ہی کام کرے گا۔ اس نے ناٹران سے کہا تھا کہ وہ اس کے لئے کافرستان داخل ہونے کے انتظامات کرے''...... تنویر نے کہا تو ان سب کے چہروں پر واقعی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی عمران ایسا کہہ رہا تھا''۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔ جو میں نے سنا تھا وہ بتا رہا ہوں''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''یہ کیا بات ہوئی۔ اگر عمران صاحب ہمیں مشن پر ساتھ نہیں لے جانا چاہتے تھے تو صاف بتا دیتے۔ ہم ان کے ساتھ آتے ہی نہ۔ اس طرح ہمیں یہاں لا کر اکیلے مشن پورا کرنے کے لئے چلا جانا اچھی بات تو نہیں ہے''...... چوہان نے منہ بنا کر کہا۔

''ہاں واقعی۔ تنویر نے ان کی بات سنی ہے تو اس کا مطلب تو یہی ہے کہ عمران صاحب ہمیں واقعی یہاں صرف خانہ پری کے لئے ہی لائے ہیں اور وہ ہمارے بغیر ہی مشن مکمل کرنا چاہتے ہیں''...... نعمانی نے کہا۔

''اگر تم نے ایسی بات سنی تھی تو تم نے یہ بات ہمیں رات کو ہی کیوں نہیں بتائی''...... صفدر نے کہا۔

''تم سب اس وقت تک سونے کے لئے جا چکے تھے۔ میں نے سوچا صبح اس کے سامنے سب کو بتاؤں گا لیکن وہ ہمارے جاگنے

سے پہلے ہی نکل گیا تھا''...... تنویر نے کہا۔

''تم نے اسی وقت عمران سے بات کیوں نہیں کی۔ اس سے پوچھتے تو سہی کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں اکیلا اس سے بات کرتا تو وہ مجھے آسانی سے ٹال سکتا تھا۔ میں نے سب کے سامنے اس سے بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ جب سب اس کا گھیراؤ کرتے ہیں تو پھر اسے سچ بولنا ہی پڑتا ہے لیکن مجھ سے واقعی غلطی ہوگئی کہ میں نے سب کو رات کو ہی کیوں نہ جگا لیا۔ میں سب کو جگا کر اس کے سامنے لاتا تو بہتر ہوتا''...... تنویر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''جو بھی ہے۔ اگر تنویر سچ کہہ رہا ہے تو عمران صاحب نے واقعی ہمارے ساتھ اچھا نہیں کیا ہے''...... صفدر نے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا تم کہنا چاہتے ہو کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں''...... تنویر نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تم ایسا گھٹیا جھوٹ نہیں بول سکتے''۔ صفدر نے منہ بنا کر کہا۔ صفدر کے ریمارکس پر تنویر کو غصہ تو آیا لیکن وہ ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

''ہونہہ۔ یہ عمران نے ہمارے ساتھ دھوکہ نہیں کیا بلکہ ہم سب کے اعتماد کو مجروح کیا ہے۔ ہم اس پر بھروسہ کرتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ ایسا کھیل کھیلے گا مجھے اس کا یقین نہ تھا۔ میں اسے

نہیں چھوڑوں گی۔ وہ واپس آ جائے تو میں اسے اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں گی''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''آپ اور عمران صاحب کو گولی ماریں گی''...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس نے مجھے نہیں ہم سب کو دھوکہ دیا ہے صالحہ۔ میں اپنی حد تک تو اسے معاف کر سکتی ہوں لیکن تم سب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو۔ وہ تم سب کو کیسے دھوکہ دے سکتا ہے۔ بولو۔ جواب دو مجھے''...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں واقعی۔ عمران صاحب کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا''۔ صالحہ نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''تم کیا سوچ رہے ہو کیپٹن شکیل''...... صدیقی نے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو خاموش بیٹھا تھا۔

''میں سوچ نہیں رہا۔ سب کی باتوں سن رہا ہوں''...... کیپٹن شکیل نے مسکرا کر کہا۔

''تو اس میں مسکرانے والی کون سی بات ہے۔ کیا تمہارے خیال میں ہم سب ہنسی مذاق کر رہے ہیں''...... خاور نے منہ بنا کر کہا۔

''نہیں۔ تم سب ہنسی مذاق نہیں کر رہے لیکن عمران صاحب کی بات سچ نکلی ہے کہ ان کا مذاق آپ سب کو غصے سے پاگل کر دے گا''۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''مذاق۔ کیا مطلب''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''صبح عمران صاحب جانے سے پہلے مجھ سے مل کر گئے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ انہیں آنے میں دیر ہو سکتی ہے اس لئے ہم ان کی فکر نہ کریں۔ ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ وہ رات کو لان میں بیٹھے تھے کہ انہوں نے تنویر کو کمرے سے نکلتے دیکھ لیا تھا۔ تنویر کو دیکھ کر انہیں شرارت سوجھی اور انہوں نے فون کان سے لگا کر اس انداز میں باتیں کرنا شروع کر دیں جیسے وہ ناٹران سے باتیں کر رہے ہوں اور انہوں نے جان بوجھ کر وہ سب باتیں کی تھیں جو تنویر نے بتائی ہیں۔ ان کے کہنے کے مطابق انہوں نے شرارتاً ایسا کیا تھا تاکہ صبح جب تنویر آپ کو یہ سب بتائے تو آپ سب آپے سے باہر ہو جائیں گے اور ایسا ہی ہو رہا ہے''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب تیز نظروں سے تنویر کو گھورنے لگے۔

''ارے ارے۔ سب مجھے کیوں گھور رہے ہیں۔ میں نے تو جو سنا تھا وہی سب کو بتایا ہے۔ مجھے کیا معلوم کہ وہ یہ سب ڈرامہ کر رہا تھا''...... تنویر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ تنویر کی نہیں ہم سب کی حماقت ہے جو ہم اس طرح عمران صاحب پر شک کر رہے تھے۔ وہ خود سے زیادہ ہمارا مفاد مقدم رکھنے والے انسان ہیں اور ہم ان کے خلاف یہ سب باتیں کر رہے تھے''...... صالحہ نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک جولیا کے ہینڈ بیگ میں موجود اس کے ڈی فون کی گھنٹی

بج اٹھی۔ جولیا نے چونک کر سامنے میز پر پڑا ہوا ہینڈ بیگ اٹھایا اور اسے کھول کر اس میں سے جدید ساخت کا سیل فون جیسا ڈی فون نکال لیا۔ اسکرین کے ڈسپلے پر ایک کوڈ نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔

''عمران کی کال ہے''...... جولیا نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ جولیا نے سیل فون کا بٹن پریس کیا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''جولیا بول رہی ہوں''...... جولیا نے کہا۔

''منکہ مسمی علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ منکہ۔ مسمی۔ یہ تم کیسے کیسے مشکل الفاظ بولتے رہتے ہو۔ ایسا لگتا ہے جیسے تم مسمی کا جوس پی کر کال کرتے ہو لیکن یہ منکہ کیا ہے''...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو دوسری طرف عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''ارے ارے۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ تم خود کال رسیو کرو گی ورنہ میں منکہ کی جگہ منکوحہ مسمی کہہ دیتا۔ اور اس کا مطلب واضح ہے کہ نکاح شدہ عوت کو پکارنا''...... دوسری طرف سے عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''ارے ارے۔ تم نے لاؤڈر آن کر رکھا ہے۔ میں تو سمجھ رہا تھا کہ تم پرائیویسی میں بات کر رہی ہو۔ میری بات سن کر تو تنویر کا

رنگ بدل گیا ہو گا۔ میرے رات کے ڈرامے نے پہلے ہی اسے سرخ کر رکھا تھا اب تو وہ اور زیادہ سرخ بلکہ چقندر ہو گیا ہو گا''...... عمران نے کہا تو وہ سب پھر ہنسنے لگے۔

''تمہارے اس مذاق نے واقعی ہمارا دماغ خراب کر دیا تھا۔ اگر کیپٹن شکیل ہمیں نہ بتا دیتا کہ تم نے یہ سب تنویر کو سنانے کے لئے جان بوجھ کر کیا تھا تو میرا دل یہ چاہ رہا تھا کہ میں یا تو تمہیں گولی مار دوں یا پھر چیف کو کال کر کے سب کو لے کر واپس پاکیشیا چلی جاؤں''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''گولیوں سے بچنے کے لئے میں سنگ آرٹ جانتا ہوں لیکن واپسی والی بات میرے لئے واقعی خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔ یہ اللہ بھلا کرے ان دشمنوں کا جنہوں نے تمہارا گھیراؤ کر رکھا ہے۔ وہ تمہیں آسانی سے یہاں سے نکلنے نہیں دیں گے''...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''دشمنوں کا گھیراؤ۔ کیا مطلب''...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''رہائش گاہ کے باہر مسلح افراد کی بڑی تعداد موجود ہے جو تمہارے رہائش گاہ سے باہر نکلنے کی منتظر ہے تاکہ جیسے ہی تم باہر آؤ وہ تمہیں نشانہ بنا سکیں''...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر چونک پڑے۔

''اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کون ہیں دشمن اور انہیں کیسے معلوم

ہوا ہے ہم یہاں موجود ہیں''...... جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''ان تمام علاقوں کی نہایت خفیہ طور پر مشینی اور سائنسی آلات سے چیکنگ کی جا رہی ہے جہاں نئے کرایہ دار آئے ہوں۔ میں نے یہ رہائش گاہ ایک پراپرٹی ڈیلر سے حاصل کی تھی۔ ظاہر ہے اس نے یہ معلومات مقامی پولیس کو پہنچائی ہو گی اور مقامی پولیس سے میرے بارے میں یہ معلومات کافرستانی افراد نے حاصل کیں جہاں سے یہ معلومات مزید آگے ٹرانسفر کی گئی ہوں گی اور پھر اس رہائش گاہ کو چیک کیا گیا ہو گا۔ چیکنگ چونکہ مشینی اور سائنسی آلات سے کی گئی ہو گی اور یہاں ایک کی بجائے آٹھ دس بلکہ اس سے بھی زیادہ تعداد میں افراد کو دیکھ کر وہ چونک پڑے ہوں گے اور پھر جب انہوں نے ہماری باتیں سنی ہوں گی تو پھر ظاہر ہے انہوں نے یہاں آ کر اس رہائش گاہ کا گھیراؤ تو کرنا ہی تھا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم خطرے میں ہیں''...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''اگر میں بروقت آ کر انہیں نہ چیک کرتا تو واقعی تم سب خطرے میں ہی ہوتے لیکن میرے ہوتے ہوئے تم سب اور میرا رقیب روسفید بھلا کیسے خطرے میں ہو سکتے ہیں۔ کیوں تنویر''۔ عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''فضول باتیں مت کرو''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''میں جب بھی اپنے دل کی بات کرتا ہوں تو نجانے کیوں تم اسے فضول باتیں کہہ دیتے ہو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''عمران پلیز۔ یہ باتیں بعد میں بھی ہو سکتی ہیں۔ تم یہ بتاؤ کہ رہائش گاہ کو کتنے افراد نے گھیر رکھا ہے اور ان کے ارادے کیا ہیں''...... جولیا نے سنجیدگی سے پوچھا۔

''ان کے ارادے کو خطرناک معلوم ہو رہے ہیں لیکن میرا ارادہ ان سے بھی زیادہ خطرناک ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا ہے تمہارا ارادہ''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''جس طرح پرانے زمانے کی شہزادیوں کو قید کر کے ان کے گرد پہرے بٹھا دیئے جاتے تھے اور پھر شہزادہ ان پہرے داروں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اور انہیں زمین پر لمبا لمبا لٹا کر شہزادی کو قید خانے سے نکال کر لے جاتا تھا میرا بھی یہی ارادہ ہے کہ تمہیں ان سب مسلح دشمنوں کے نرغے سے نکال کر لے جاؤں۔ اس دور میں شہزادے کو صرف ایک شہزادی کو ہی نکال کر لے جانا پڑتا تھا اس دور بلکہ موجودہ حالات میں مجھے شہزادی کے ساتھ ساتھ اس کے بھائیوں بندوں کو بھی نکال کر لے جانا پڑ رہا ہے''...... عمران نے جواب دیا تو ان سب کے ہونٹوں پر ایک بار پھر مسکراہٹ آ گئی۔

''آخر تم کرو گے کیا۔ ہمارے پاس اسلحہ نہیں ہے ورنہ ہم باہر آ کر ان مسلح افراد کا مقابلہ کرتے''...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''میں جو کرنے لگا ہوں اس کے لئے تم سب کو اپنے سانس روکنے ہوں گے اور بس''...... عمران نے کہا۔

''سانس روکنے ہوں گے۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ ٹھیک ہے میں سمجھ گئی۔ تم شاید گیس گن سے گیس کیپسول فائر کر کے ان سب کو بے ہوش کرنے کا سوچ رہے ہو''...... جولیا نے پہلے حیرت بھرے اور پھر چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سوچ نہیں رہا میں انہیں بے ہوش کرنے لگا ہوں۔ میں تین تک گنتا ہوں۔ تین کہتے ہی میں ہر طرف کیپسول فائر کر دوں گا۔ تم فوراً سانس روک لینا ورنہ تم بے ہوش افراد کے بھاری بھرکم وجود کو اٹھا کر لے جانا میرے لئے ممکن نہ ہو گا''...... عمران نے کہا تو وہ سب پھر ہنس پڑے۔ عمران نے تین تک گنتی گنی اور انہوں نے فوراً سانس روک لئے۔

''اب تم سب اپنا بوریا بستر اٹھاؤ۔ میں تمہیں ایک پتہ بتا رہا ہوں سب وہاں پہنچ جاؤ''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک اور رہائش گاہ کا پتہ بتایا جو اس رہائش گاہ سے تین گلیاں چھوڑ کر تھی۔ ان سب نے کچھ دیر سانس روکے رکھے اور پھر جب انہیں یقین ہو گیا کہ گیس کا اثر ختم ہو گیا ہے تو انہوں نے آہستہ آہستہ

سانس بحال کئے اور پھر وہ تیزی سے اپنا اپنا سامان سمیٹنے لگے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ سامان اٹھا کر اس رہائش گاہ سے نکلے جا رہے تھے۔ باہر سڑک پر درختوں اور دوسری رہائش گاہوں کے ستونوں کے پاس انہیں کئی افراد بے ہوش پڑے ہوئے دکھائی دیئے جو ظاہر ہے عمران کے گیس کیپسول کا شکار بنے تھے۔ وہ سب تیزی سے وہاں سے نکلتے چلے گئے اور پھر بیس منٹ بعد وہ سب دوسری بڑی اور شاندار رہائش گاہ میں داخل ہو رہے تھے جہاں عمران پہلے سے ہی موجود تھا۔

''کہاں تھے تم صبح سے''...... عمران پر نظر پڑتے ہی جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

''نکاح خواں اور چھوہارے ہی ڈھونڈتا پھر رہا تھا لیکن نہ نکاح خواں ملا ہے اور نہ ہی چھوہارے''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''تمہیں اس کے سوا کچھ سوجھتا ہے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''ظاہر ہے جب تک رسم نکاح نہ ہو جائے اور چھوہارے نہ بٹ جائیں اس وقت تک اس کا صرف تصور کر کے ٹھنڈی آہیں ہی بھری جا سکتی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تم صرف کہنا جانتے ہو عمل کرنا نہیں''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا تو عمران بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا جبکہ باقی

سب جولیا کی بات پر ہنس پڑے۔

''آپ نے واپس آنے میں کافی وقت لگا دیا عمران صاحب۔ کافرستان میں داخل ہونے کا کوئی انتظام ہوا ہے یا نہیں''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ ایک راستہ ملا ہے''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''کون سا راستہ''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہمیں چار گھنٹوں بعد یہاں سے نکلنا ہے اور ساندری گھاٹ پر پہنچنا ہے جو یہاں سے ایک گھنٹے کی مسافت پر موجود ہے۔ میری ایک اسمگلر سے بات ہوگئی ہے۔ جس کا کوڈ نام کاکروچ ہے۔ وہ مچھلیوں سے بھری ایک کشتی میں ہمیں خفیہ کیبن میں چھپا کر ساتھ لے جائے گا اور کافرستان کے کسی ایسے گھاٹ پر اتار دے گا جہاں سیکورٹی کا نام ونشان بھی نہ ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''کاکروچ۔ بڑا عجیب سا نام ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایسے لوگ ایسے ہی عجیب وغریب نام رکھتے ہیں تاکہ ان کی اصل پہچان چھپی رہے''...... عمران نے کہا۔

''راستے میں کیا اس کی لانچ کی چیکنگ نہیں ہوگی۔ وہ کوسٹ گارڈز اور دوسری ایجنسیاں کیا آسانی سے اس کی لانچ کافرستانی علاقے میں جانے دیں گی''۔ کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

''میں نے جس اسمگلر سے بات کی ہے۔ وہ کوسٹ گارڈز کو منتھلی دیتا ہے اس لئے اس کی لانچوں کو سمندر میں آزادی سے ادھر سے ادھر جانے دیا جاتا ہے اور اس کی لانچوں کی چیکنگ بھی نہیں کی جاتی ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ پھر تو ہمارے لئے واقعی کافرستان پہنچنا مشکل نہیں ہوگا''...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں ایسی بھی بات نہیں ہے۔ کوسٹ گارڈز تو اس لانچ کو چیک نہیں کریں گے لیکن کافرستانی ایجنسی سپیشل سروس اور خاص طور پر شاگل عرف پاگل کے ساتھی ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں اور انہوں نے کافرستان کے تمام داخلی راستوں کی پکٹنگ کر رکھی ہے اور ان تمام علاقوں کی سخت چیکنگ کی جا رہی ہے جہاں سے انہیں ہمارے کافرستان داخل ہونے کا معمولی سا بھی شبہ ہے۔ شاگل اور سپیشل سروس کے افراد کو اس بات کی خبر مل چکی ہے کہ ہم سری لانکا پہنچے ہوئے ہیں اور سری لانکا سے ہی کافرستان میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ یہ بات تمہیں کیسے معلوم ہوئی ہے''...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''میری ناٹران سے بات ہوئی ہے۔ اس نے مجھے شاگل اور سپیشل سروس کے بارے میں تفصیلات بتائی ہیں۔ وہ ان پر گہری

نظر رکھے ہوئے ہے۔ رہائش گاہ کو جن افراد نے گھیرا ہوا تھا وہ سپیشل سروس کے ہی آدمی تھے جو خفیہ طور پر یہاں ہماری سرکوبی کے لئے پہنچے تھے۔ تمہیں مطلع کرنے اور گیس فائر کرنے سے پہلے میں نے ان کا ایک آدمی اٹھا لیا تھا اور پھر اس رہائش گاہ کے تہہ خانے میں جا کر میں نے اس سے پوچھ گچھ کی تھی۔ اسی نے مجھے بتایا کہ اس کا تعلق سپیشل سروس سے ہے جس کی سربراہ مادام رادھا ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

”اوہ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ تہہ خانے میں اب اس آدمی کی لاش ہی پڑی ہو گی“...... صفدر نے کہا۔

”کیا کرتا۔ اگر اسے زندہ چھوڑ دیتا تو میری زندگی خطرے میں آ جاتی“...... عمران نے جواب دیا۔

”تو کیا شاگل اور مادام رادھا کے ساتھی سمندر میں بھی چیکنگ کر رہے ہیں“...... جولیا نے پوچھا۔

”ہاں۔ کوسٹ گارڈز کے ساتھ ان کی بھی لانچیں سرحدی علاقوں کی نگرانی پر مامور ہیں“...... عمران نے جواب دیا۔

”تب تو ہمارا سمندری سفر خطرناک ہو سکتا ہے“...... صالحہ نے کہا۔

”خطرناک تو ہے لیکن ہمارے پاس اس کے علاوہ دوسرا کوئی آپشن نہیں ہے۔ ہم کسی بھی راستے سے جائیں ہمارے لئے ہر راستہ خطرے سے بھرا ہوا ہے۔ اسمگلر جس کا نام راجھو ہے اس کے

کہنے کے مطابق اس کی لانچ میں جو خفیہ کیبن ہے اسے تلاش کرنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ اس کیبن کی دیواروں میں لگی ہوئی لکڑیوں پر ایسا کوٹڈ پینٹ کیا گیا ہے جس سے کوئی شعاع نہیں گزر سکتی۔ اگر اس لانچ کو کسی سائنسی آلے سے بھی چیک کیا گیا تو کسی کو نہ وہ کیبن دکھائی دے گا اور نہ ہم اس لئے امید کی جا سکتی ہے کہ ہم اس لانچ میں زندہ سلامت کافرستان پہنچ جائیں“...... عمران نے کہا۔

”اگر آپ مطمئن ہیں تو پھر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے عمران صاحب۔ آپ ہمیشہ دور تک کی سوچتے ہیں اور آپ نے یقیناً سوچ رکھا ہو گا کہ خطرے کی صورت میں کیا کرنا ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”اتنا بڑا خطرہ یہاں موجود ہے میں اس سے بچنے کی کوشش نہیں کر سکتا تو بھلا دوسرے کسی خطرے کا مقابلہ کرنے کی مجھ میں کیسے ہمت آ سکتی ہے“...... عمران نے سہمی ہوئی نظروں سے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سب عمران کی بات کا مطلب سمجھ کر بے اختیار ہنس پڑے۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے کال بیل بج اٹھی تو وہ سب چونک پڑے۔

”یہاں کون آ گیا“...... عمران کے منہ سے نکلا۔

”تم نے کسی کو بلایا تھا یہاں“...... جولیا نے پوچھا۔

”نہیں۔ یہ رہائش گاہ مجھے خالی ملی تھی۔ میں نے سوچا جب تک

ہم گھاٹ پر نہیں جاتے اس خالی عمارت پر قبضہ کر کے اسی میں وقت گزارا جائے“...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

”تو پھر یہ کال بیل کس نے بجائی ہے“...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”کسی دشمن کا ہی کام ہوسکتا ہے“...... عمران نے لاپرواہی سے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

”تمہارا مطلب ہے کہ یہ سپیشل سروس کے آدمی ہو سکتے ہیں۔ تو کیا ان میں سے کوئی بے ہوش ہونے سے بچ گیا تھا یا اس سروس نے یہاں مزید کمک بھیجی ہے“...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”تمہاری دوسری بات درست ہو سکتی ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

”لیکن پھر وہ اتنی جلدی یہاں کیسے پہنچ سکتے ہیں“...... جولیا نے کہا۔ اسی لمحے ایک بار پھر کال بیل بج اٹھی۔

”میں چھت پر جا کر دیکھتا ہوں کہ کون ہے“...... تنویر نے کہا۔

”چھت پر جانے کی کیا ضرورت ہے۔ دروازے پر جا کر دیکھ لو۔ ویسے اگر یہ دشمن ہوتے تو اس طرح بیل نہ بجاتے ڈائریکٹ دروازہ توڑ کر یا دیواریں کود کر اندر آ جاتے یا پھر وہی سب کچھ کرتے جو میں نے کیا تھا کہ یہاں بے ہوشی کی گیس پھیلا کر ہمیں بے ہوش کر دیتے اور پھر ہمیں لاشوں کی طرح اٹھا کر لے جاتے

اور اس کے بعد کیا کرتے یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے“۔ عمران نے کہا۔

”آپ جس قدر مطمئن ہیں اس سے تو یہی لگ رہا ہے کہ آپ کو معلوم ہے کہ بیل کس نے بجائی ہے اور دروازے پر کون موجود ہے“...... کیپٹن شکیل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ میں نہیں جانتا“...... عمران نے کہا۔

”ہونہہ۔ میں دیکھتا ہوں جا کر۔ اگر کوئی دشمن ہوا تو وہ آسانی سے اندر نہیں آ سکے گا“...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

مادام رادھا اپنے آفس میں بیٹھی معمول کا کام کر رہی تھی کہ اس کے سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ مادام رادھا نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''لیں''...... مادام رادھا نے رسیور کان سے لگا کر انتہائی کرخت اور سخت لہجے میں کہا۔

''سروش ورما بول رہا ہوں مادام''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کیوں کال کیا ہے''...... مادام رادھا نے اسی انداز میں کہا۔

''مادام۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں ایک رپورٹ ملی ہے''...... دوسری طرف سے سروش ورما نے جواب دیا تو مادام رادھا بے اختیار اچھل پڑی۔

''کیا رپورٹ ہے۔ جلدی بولو''...... مادام رادھا نے تیز لہجے میں کہا۔

''وہ سری لانکا کے شہر تارگو کی ایک نئی زیر تعمیر کالونی کی ایک رہائش گاہ میں موجود ہیں''...... سروش ورما نے جواب دیا تو مادام رادھا کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''تمہیں کیسے پتہ چلا ہے کہ وہ لوگ سری لانکا میں موجود ہیں''۔ مادام رادھا نے پوچھا۔

''ہمارا ایک گروپ بارما اور سری لانکا میں بھی موجود ہے مادام۔ اس گروپ کو انڈر ورلڈ گروپ کہا جاتا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کہا جا رہا تھا کہ وہ ڈائریکٹ کافرستان آنے کی بجائے بارما یا پھر سری لانکا کی سرحدیں استعمال کریں گے۔

اس لئے میں نے ایک ایک گروپ بارما اور سری لانکا روانہ کر دیا تھا جہاں ہم نے سرحدی علاقوں کے تمام ہوٹلوں، کرائے پر رہائش گاہ دینے والوں اور ان تمام جگہوں پر اپنے آدمی پہنچا دیئے تھے جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے پہنچنے کی امید کی جا سکتی تھی۔ وارٹوم کے ایک علاقے کے کونسلر کو ہم نے اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا جو دوسرے تمام پراپرٹی ڈیلرز کا صدر تھا اور اس علاقے میں جتنی بھی پراپرٹی فروخت یا کرائے پر دی جاتی تھی اس کا ریکارڈ کونسلر کو مہیا کیا جاتا تھا۔ اس کی اجازت کے بغیر نہ تو کوئی اپنی پراپرٹی فروخت کرنے کا مجاز ہے اور نہ کرائے پر دینے کا۔ تارگو قریبی گھاٹ کے پاس ایک نئی کالونی زیر تعمیر ہے جہاں زیادہ تر

رہائش گاہیں کرائے پر ہی دی جاتی ہیں اور یہ رہائش گاہیں زیادہ تر سیاح ہی حاصل کرتے ہیں جو گھاٹ اور ارد گرد کے علاقوں کی سیر و تفریح سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اس علاقے کی رپورٹ ہر صورت میں روزانہ کی بنیاد پر مقامی کونسلر کو دی جاتی ہیں۔ آج اس علاقے کی دو رہائش گاہوں کے بارے میں کونسلر کے آفس میں رپورٹس آئی تھیں جن کے مطابق ایک رہائش گاہ ایک نوجوان نے حاصل کی تھی جس نے اپنا تعلق ایکریمیا سے ظاہر کیا تھا۔ وہ سیاح کی حیثیت سے ہی یہاں آیا ہے اور اس نے اپنا نام مائیکل بتایا تھا۔

دوسری رہائش گاہ ایک نوجوان جوڑے نے حاصل کی تھی جس کا تعلق لبنان سے ہے۔ میرے آدمیوں کو جیسے ہی ان دونوں کے بارے میں معلومات ملیں وہ فوراً اس علاقے میں پہنچ گئے اور انہوں نے مشینی اور سائنسی آلات سے ان رہائش گاہوں کو چیک کیا۔ لبنانی جوڑا تو شکوک وشبہات سے بالا تر تھا لیکن مائیکل نامی جس آدمی نے رہائش گاہ کرائے پر حاصل کی تھی جب اس کی چیکنگ کی گئی تو میرے آدمی چونک پڑے کہ وہ اس رہائش گاہ میں اکیلا نہیں تھا۔ اس کے ساتھ دو عورتیں اور سات افراد اور بھی موجود تھے۔ ان کی کل تعداد مائیکل سمیت دس ہے مادام۔ میرے ساتھیوں نے ان کی چیکنگ کے لئے وائی تھری ریز کا استعمال کیا تو ایک اور حیرت انگیز بات سامنے آئی کہ وہ سب کے سب میک اپ میں تھے۔ گو

کہ ہم ان کے اصل چہرے تو نہ دیکھ سکے تھے لیکن اس رہائش گاہ میں دس افراد کا ہونا اور سب کا میک اپ میں ہونا ہمارے چونکنے کا سبب بنا اور پھر ہم نے ان پر نظر رکھنی شروع کر دی۔ جب ہم نے کمپیوٹرائزڈ سسٹم پر عمران اور اس کے ساتھیوں کے پرانے ڈیٹا سے ان کے قد کاٹھ اور ان کے چلنے پھرنے اور بات کرنے کے انداز کی چیکنگ کی تو یہ ثابت ہو گیا کہ یہ سب عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں جو سری لانکا کے راستے کافرستان داخل ہونے کے لئے وہاں پہنچے ہوئے ہیں''...... دوسری طرف سے سروش ورما نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو پھر تم نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے''...... مادام رادھا نے پوچھا۔

میرا گروپ وہاں پہنچ گیا ہے مادام اور انہوں نے اس رہائش گاہ کا گھیراؤ کر لیا ہے۔ اب آپ کے حکم کے مطابق ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ آپ حکم دیں انہیں رہائش گاہ سمیت بموں اور میزائلوں سے اڑا دیا جائے یا پھر انہیں زندہ گرفتار کر کے آپ کے سامنے لایا جائے''...... سروش ورما نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ انہیں ابھی ہلاک نہ کرو۔ اگر ہم انہیں زندہ گرفتار کر سکتے ہو تو زیادہ بہتر ہو گا۔ میں ان سب کو اپنے ہاتھوں سے گولیاں مار کر پرائم منسٹر اور خاص طور پر سیکرٹ سروس کے چیف شاگل پر اپنی برتری ثابت کرنا چاہتی ہوں۔ اس لئے جیسے بھی ممکن ہو سکے

انہیں زندہ گرفتار کرو“...... مادام رادھا نے کہا۔

”لیکن مادام زندہ گرفتار کرنے کی صورت میں ہمیں انہیں سری لانکا سے کافرستان لانا ہو گا“...... سروش ورما نے کہا۔

”تو کیا اس میں کوئی پرابلم ہے۔ کیا تم انہیں سری لانکا سے یہاں نہیں لا سکتے“...... مادام رادھا نے چونک کر کہا۔

”نو مادام۔ ہمارے لئے انہیں سری لانکا سے کافرستان لانا مشکل نہیں ہے۔ ہم نے یہاں ہر طرح کے گٹھ جوڑ کر رکھے ہیں۔ ہم آسانی سے انہیں کافرستان اسمگل کر سکتے ہیں لیکن......“ سروش ورما کہتے کہتے رک گیا۔

”لیکن۔ لیکن کیا۔ یہ تم بولتے بولتے رک کیوں گئے ہو نانسنس۔ پوری بات نہیں کر سکتے“...... مادام رادھا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”سوری مادام۔ میں آپ سے یہ کہنا چاہتا تھا کہ ہم نے انہیں ہر حال میں کافرستان پہنچنے سے روکنا تھا۔ آپ نے حکم دیا تھا کہ اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی بھی حال میں کافرستان کی حدود میں داخل نہیں ہونا چاہئے۔ اب اگر ہم انہیں گرفتار کر کے کافرستان لاتے ہیں تو یہ موقع ہم انہیں خود ہی دیں گے کہ وہ کافرستان پہنچ جائیں“...... سروش ورما نے سہمے سہمے سے لہجے میں کہا۔

”وہ خود اپنی مرضی اور اپنی کوششوں سے کافرستان داخل نہیں ہو

رہے نانسنس۔ تم انہیں گرفتار کر کے اور بے ہوشی کی حالت میں کافرستان لاؤ گے۔ انہیں سیدھے ڈبل پوائنٹ پر لے جانا۔ وہاں پہنچ کر مجھے اطلاع کرنا تو میں خود وہاں آ جاؤں گی اور آتے ہی انہیں بے ہوشی کی حالت میں ہلاک کر دوں گی۔ ہمارا مقصد عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت سے ہے۔ میں شاگل کی طرح احمق نہیں ہوں کہ پہلے ان سے پوچھ گچھ میں وقت ضائع کروں اور انہیں بچ نکلنے کا کوئی بھی موقع فراہم کروں۔ سمجھے تم۔ نانسنس“۔ مادام رادھا نے چیختے ہوئے کہا۔

”اگر ہمارا مقصد انہیں ہلاک کرنے کا ہے تو یہ کام یہاں بھی کیا جا سکتا ہے مادام۔ ہم انہیں ہلاک کر دیتے ہیں اور ان کی لاشیں ڈبل پوائنٹ پر لے آتے ہیں“...... سروش ورما نے ایک بار پھر ڈرے ڈرے سے لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر تمہیں ایسا کرنے سے سکون ملتا ہے تو پھر ایسا ہی کر لو۔ انہیں ہلاک کرو اور پھر ان کی لاشیں لے کر ڈبل پوائنٹ پر آ جاؤ۔ جب ان کی لاشیں آ جائیں گی تو میں پرائم منسٹر اور خاص طور پر کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کو سپیشل دعوت دوں گی کہ وہ اپنی آنکھوں سے آ کر دیکھ لے کہ ہم نے عمران اور اس کے سارے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے“...... مادام رادھا نے آخر کار سروش ورما کی بات مانتے ہوئے کہا۔

”تھینک یو مادام۔ ریئلی تھینک یو۔ آپ نے ان کی ہلاکت کی

اجازت دے کر بے حد عقلمندی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اب میں فوری طور پر ان کی ہلاکت کا حکم دیتا ہوں اور پھر شام تک عمران سمیت اس کے تمام ساتھیوں کی لاشیں ڈبل پوائنٹ پر پہنچ جائیں گی۔ ڈبل پوائنٹ پر لا کر میں ان سب کے چہروں پر موجود میک اپ بھی واش کرا لوں گا۔ تب آپ پرائم منسٹر اور چیف شاگل کو بلا کر ان کے اصل چہرے دکھا دیں اس سے یقیناً آپ کی عزت اور وقار میں اضافہ ہوگا“...... سروش ورما نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا جیسے مادام رادھا نے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کی اجازت دے کر اس کے دل کی خواہش پوری کر دی ہو۔

مادام رادھا نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

”اب میں چیف شاگل کو بتاؤں گی کہ اس کی سیکرٹ سروس سے کہیں زیادہ سپیشل سروس ذہین اور طاقتور ہے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا اعزاز بھی اسی کے حصے میں آیا ہے۔ ان کی ہلاکت کے بعد میری اور میری سپیشل سروس کی حیثیت کافرستان سیکرٹ سروس سمیت تمام ایجنسیوں سے بڑھ جائے گی اور پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ بھی میری صلاحیتوں کی تعریف کریں گے“۔ مادام رادھا نے بے حد مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے یقین تھا کہ سروش ورما کا سری لانکا میں موجود گروپ یقینی طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دے گا اور شام تک عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ڈبل پوائنٹ پر پہنچ جائیں گی جہاں سروش ورما

ان لاشوں کے چہروں پر سے میک اپ صاف کر دے گا اور پھر وہ پرائم منسٹر اور چیف شاگل کو ان کی لاشیں دکھا دے گی۔ یہ سوچ کر اس نے اپنا سر کرسی کی پشت سے ٹکایا اور آنکھیں موند لیں جیسے وہ آنکھیں بند کر کے یہ تصور کرنے کی کوشش کر رہی ہو کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں دیکھ کر چیف شاگل کی کیا حالت ہو رہی ہو۔ کچھ دیر تک وہ اسی حالت میں بیٹھی رہی اور پھر روٹین کے کاموں میں مصروف ہو گئی۔ تقریباً دو گھنٹوں بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر فون سیٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... مادام رادھا نے رسیور کان سے لگا کر مخصوص لہجے میں کہا۔

”سروش ورما بول رہا ہوں مادام“...... دوسری طرف سے سروش ورما کی آواز سنائی دی تو مادام رادھا بے اختیار چونک پڑی کیونکہ اس بار سروش ورما کی آواز میں وہ جوش اور خوشی کا عنصر نہ تھا جو پہلے تھا۔

”اوہ تم۔ تم نے تو کہا تھا کہ شام کو کال کرو گے پھر اتنی جلدی۔ اور یہ تمہارا لہجہ کیوں بدلا ہوا ہے۔ کیا ہوا“...... مادام رادھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”بیڈ نیوز ہے مادام“...... دوسری طرف سے سروش ورما نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا تو مادام رادھا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ

لئے۔

"تو وہ تمہارے سری لانکا کے گروپ کو ڈاج دے کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں"...... مادام رادھا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ ان کا کوئی ساتھی رہائش گاہ سے باہر تھا۔ میرے ساتھی ابھی رہائش گاہ میں ریڈ کرنے کی تیاری کر رہے تھے کہ اچانک ہر طرف تیز اور انتہائی ناگوار بو پھیل گئی جس کے باعث گروپ کے تمام افراد بے ہوش ہو گئے تھے اور جب انہیں ہوش آیا تو ان میں سے ایک آدمی مسنگ تھا لیکن انہوں نے اس کی پرواہ نہ کی اور فوراً اس رہائش گاہ پر ریڈ کر دیا لیکن عمارت خالی تھی۔ ان کی بے ہوشی کے دوران عمران اور اس کے ساتھی وہاں سے نکل چکے تھے"...... دوسری طرف سے سروش ورما نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو مادام رادھا کا چہرہ یکلخت سرخ ہو گیا۔

"ہونہہ۔ جو کام میں کرانا چاہتی تھی وہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے کر دیا۔ میں انہیں زندہ گرفتار کرانا چاہتی تھی جس کے لئے میں تمہیں یہی ہدایات دینا چاہتی تھی کہ رہائش گاہ میں داخل ہونے سے پہلے تمہارا گروپ عمارت میں بے ہوشی کی گیس پھیلا دے تاکہ وہ سب بے ہوش ہو جائیں اور انہیں وہاں سے نکلنے کا موقع نہ ملے لیکن تم انہیں ہلاک کرنے کے درپے تھے۔ اب دیکھ لیا اپنی من مانی کا انجام۔ نانسنس"...... مادام رادھا نے غصے سے چیختے

ہوئے کہا۔

"سوری مادام۔ رئیلی ویری سوری"...... سروش ورما نے انتہائی شکستہ سے لہجے میں کہا۔

"مجھے سوری اور ایکسکیوز نہیں چاہئے سروش ورما۔ تم جانتے ہو کہ مجھے معذرت کرنے اور خاص طور پر سوری کہنے والے لوگ انتہائی ناپسند ہیں۔ میرا بس نہیں چلتا ورنہ ایسے تمام لوگوں کو گولی سے اُڑا دوں جو اپنی نااہلی اور حماقت سے کام بگاڑ دیتے ہیں اور پھر معذرت کر کے اپنی نااہلی اور حماقت کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں"...... مادام رادھا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ لیکن آپ فکر نہ کریں۔ میں نے اپنے آدمیوں کو پورے ساحل پر پھیلا دیا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی یقینی طور پر سمندری راستے سے ہی کافرستان میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔ ہماری ساحل اور سمندر میں موجود تمام لانچوں اور موٹر بوٹس پر نظر ہے۔

میں اپنا ایک اور گروپ بھیج رہا ہوں جو سمندر کے ذریعے کافرستان آنے والی ان تمام موٹر بوٹس اور لانچوں پر نظر رکھے گا جو قانونی اور غیر قانونی طور پر کافرستان جانے کی کوشش کریں گی۔ اس بار تو وہ ہمارے ہاتھوں سے بچ نکلے ہیں لیکن اگلی بار پہلا اٹیک ہمارا ہی ہو گا اور ہمارا یہ اٹیک ان کی زندگیوں کے لئے آخری اٹیک ثابت ہو گا۔ وہ اس بار ہر صورت مارے جائیں

گے“...... سروش ورما نے ایک بار پھر جوش میں آتے ہوئے کہا۔

”مجھے تم سے بے حد امیدیں ہیں سروش ورما۔ میں نے تمہاری ذہانت اور تمہاری کارکردگی کی بنیاد پر خاص طور پر تمہیں اپنا نمبر ٹو بنایا ہے اور اگر میرا نمبر ٹو ہی مجھے ناکامی کی خبریں سنائے گا تو پھر میں دوسرے گروپس سے کیا امید رکھ سکتی ہوں۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے تمہیں فری ہینڈ دیا ہوا ہے۔ کوشش کرو کہ انہیں زندہ گرفتار کر سکوں لیکن اگر ایسا نہ ہو سکے تو میرے سامنے ان کی لاشیں لے کر آؤ۔ سمجھے تم“...... مادام رادھا نے تیز اور غصیلے لہجے میں کہا۔

”یس مادام۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ جلد ہی آپ کے اس حکم پر عمل ہو گا اور میں آپ کے اعتماد پر ہر ممکن طریقے سے پورا اترنے کی کوشش کروں گا۔ آپ بس مجھے تھوڑا سا وقت دے دیں۔ بہت جلد عمران اور اس کے ساتھی یا تو زندہ یا پھر ان کی لاشیں آپ کے قدموں میں ہوں گی۔ یہ میرا سروش ورما کا آپ سے وعدہ ہے“...... دوسری طرف سے سروش ورما نے کہا۔

”اوکے۔ مجھے یقین ہے کہ تم اپنا وعدہ ضرور پورا کرو گے۔ گڈ لک“...... مادام رادھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

”کچھ بھی ہو سروش ورما اپنا وعدہ ہر صورت میں پورا کرتا ہے۔ اس نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ جلد ہی

عمران اور اس کے ساتھی بے ہوشی کی حالت میں یا پھر مردہ حالت میں میرے قدموں میں ہوں گے۔ یہ اعزاز صرف اور صرف سپیشل سروس حاصل کرے گی“...... مادام رادھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ کچھ دیر تک وہ سوچتی رہی پھر اس نے اپنے سامنے پڑی ہوئی فائل کھولی اور اس کے مطالعے میں مصروف ہو گئی جیسے وہ وقتی طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ذہن سے جھٹک کر اپنے آپ کو نارمل کرنا چاہتی ہو کیونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے سروش ورما کے ساتھیوں کو ڈاج دے کر نکل جانے کی وجہ سے وہ خاصی اپ سیٹ ہو گئی تھی۔

فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا جیسے وہ شدت سے فون کی گھنٹی بجنے کا منتظر ہو۔

"یس"...... شاگل نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"آر ڈی بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے سری لانکا کے فارن ایجنٹ آر ڈی کی آواز سنائی دی۔

"یس آر ڈی۔ میں تمہاری ہی کال کا منتظر تھا۔ بولو کیا معلوم ہوا ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں"...... شاگل نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"سوری باس۔ کام پورا کرنے میں تھوڑا وقت لگ گیا تھا اس لئے آپ کو جلد کال نہ کر سکا"...... دوسری طرف سے آر ڈی نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فضول باتیں مت کرو۔ نانسنس۔ مجھے ایسی باتوں سے سخت نفرت ہے۔ کام کی بات کرو اور بتاؤ کیا ہوا ہے عمران اس کے

ساتھیوں کا کچھ پتہ چلا ہے یا نہیں"...... شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ پتہ چل گیا ہے۔ سری لانکا میں صرف عمران نہیں بلکہ اس کے سارے ساتھی بھی موجود ہیں"...... دوسری طرف سے آر ڈی نے جواب دیا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا عمران اپنے ساتھیوں سمیت سری لانکا میں موجود ہے"...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ وہ سب ایک ایک کر کے اور میک اپ میں یہاں پہنچے ہیں"...... آر ڈی نے کہا۔

"میں نے آپ کا حکم ملتے ہی کہ عمران سری لانکا میں موجود ہے انڈر ورلڈ پر نظر رکھنی شروع کر دی تھی۔ مجھے یقین تھا کہ اگر عمران سری لانکا کے راستے کافرستان داخل ہونے کی کوشش کرے گا تو اس کے لئے وہ یقیناً انڈر ورلڈ کے کسی آدمی سے رابطہ کرے گا۔ وہ کسی ایسے اسمگلر سے ملے گا جو اسے لانچ یا موٹر بوٹ کے ذریعے خفیہ طور پر سری لانکا سے کافرستان پہنچا سکے۔ میری محنت رنگ لائی اور مجھے ایک آدمی کے بارے میں پتہ چلا جو سری لانکا سے انسانی اسمگلنگ کرتا ہے اور اس نے کوسٹ گارڈز سمیت بہت سے اعلیٰ حکام کو اپنی مٹھی میں لے رکھا ہے۔ وہ انہیں ہر ماہ باقاعدگی سے معاوضہ دیتا ہے اور ان کی ہر ضرورت بھی پوری کرتا ہے۔ اس آدمی

کا نام کاکروچ ہے۔ سری لانکا میں کاکروچ ہی ایسا آدمی ہے جو
دوست اور دشمن کی تمیز نہیں جانتا۔ اسے صرف دولت سے مطلب
ہوتا ہے اور وہ دولت کے حصول کے لئے عسکریت پسند افراد کو بھی
بھاری اور تباہ کن اسلحے سمیت ایک ملک سے دوسرے ملک میں
منتقل کر دیتا ہے۔ میں نے فوری طور پر کاکروچ کے بارے میں
معلومات حاصل کیں اور پھر اس کا محاصرہ کرنا شروع کر دیا۔ میں
نے ذاتی طور پر ایک بگ ڈیل کے سلسلے میں کاکروچ کے نمبر ٹو
سانگا سے بات کی اور پھر موقع ملتے ہی میں نے اسے ٹھکانے لگایا
اور اس کی جگہ میک اپ کر کے خود کاکروچ کا نمبر ٹو سانگا بن گیا۔
کاکروچ کے سارے کام سانگا کے ہی سپرد تھے۔ کاکروچ صرف
حکم دیتا تھا اور اس کے سارے کام سانگا ہی کرتا تھا۔ اس سانگا کا
میک اپ کرنے کے بعد مجھے آسانی سے کاکروچ تک پہنچنے کا موقع
مل گیا اور پھر میں نے اس کی آج اور آئندہ دنوں میں ہونے والی
ہر ڈیل کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں۔ جن کے مطابق
آج اور آئندہ چند دنوں میں اس کی لانچوں اور موٹر بوٹس میں
زیادہ تر منشیات اور اسلحے کی اسمگلنگ کی جاتی ہے لیکن ایک لانچ
جس کا کوڈ نام بلیک سی ہے اس میں دس غیر ملکیوں کو ساندری
گھاٹ سے اٹھا کر کافرستان پہنچانا ہے۔ میں نے ان دس افراد
کے بارے میں کاکروچ سے معلوم کرنے کی بہت کوشش کی لیکن
اس نے کہا کہ وہ ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ان دس افراد

جن میں دو عورتیں اور آٹھ مرد شامل ہیں کو سری لانکا سے کافرستان
منتقل کرنے کے لئے اسے بھاری معاوضہ ملا ہے اور اس کے لئے
وہ معاوضہ ہی سب کچھ ہے۔ مجھے شک ہوا کہ یہ یقیناً عمران اور
اس کے ساتھی ہی ہوں گے جو اس طرح سری لانکا سے کافرستان
پہنچنا چاہتے ہیں۔ ابھی میں ان افراد کے بارے میں معلومات
حاصل کر ہی رہا تھا کہ مجھے میرے ایک آدمی نے فون پر رپورٹ
دی کہ سپیشل سروس کے ایک گروپ نے ایک رہائشی علاقے وارٹوم
میں ایک رہائش گاہ کو گھیر رکھا ہے۔ میرے آدمی نے بتایا کہ اس
گروپ میں اس کا ایک ساتھی بھی موجود ہے جس کی اطلاع کے
مطابق جس رہائش گاہ کو انہوں نے گھیر رکھا تھا اس میں پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے افراد اور ان کا لیڈر علی عمران موجود ہے۔ میں
اس اطلاع پر چونک پڑا۔ میرا ارادہ تھا کہ میں اپنا گروپ لے کر
فوری طور پر اس رہائش گاہ تک جاؤں اور سپیشل سروس کے افراد کی
بجائے عمران اور اس کے ساتھیوں کا خود شکار کروں اور میں نے
ایسا ہی کیا۔ میں اپنا ایک مسلح گروپ لے کر وہاں پہنچ گیا لیکن
وہاں جا کر مجھے پتہ چلا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے سپیشل
سروس کے افراد کو بے ہوش کرنے والی گیس سے بے ہوش کیا ہے
اور وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ میں نے ارد گرد
کے تمام علاقوں کی سرچنگ شروع کر دی ہے لیکن تاحال ان کا پتہ
نہیں چل سکا ہے کہ وہ کہاں روپوش ہو گئے ہیں لیکن میرے پاس

سب سے بڑی ٹپ موجود ہے کہ عمران اور اس کے سارے ساتھی آج رات ساندری گھاٹ سے بلیک سی نامی لانچ کے ذریعے کافرستان روانہ ہونے والے ہیں اس لئے میں نے اپنی ساری توجہ اس لانچ پر مبذول کر دی ہے۔ میں نے بلیک سی کے کریو میں اپنے آدمیوں کو شامل کر دیا ہے اور ان تمام سمندری راستوں کی پکٹنگ کر دی ہے جہاں سے یہ لانچ کافرستان جانے کے لئے روانہ ہو گی۔ اب عمران اور اس کے ساتھی میرے ہاتھوں سے نہیں بچ سکیں گے۔ وہ جیسے ہی لانچ پر پہنچیں گے میرے آدمی انہیں فوراً اپنی گرفت میں لے لیں گے اور پھر میرے ہاتھوں انہیں مرنے سے کوئی نہیں بچا سکے گا''...... دوسری طرف سے آر ڈی نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔ اس کی یہ طویل تفصیل سن کر شاگل کو اس پر غصہ تو بہت آ رہا تھا لیکن چونکہ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا معاملہ تھا اس لئے وہ خاموشی سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔ اس نے ایک بار بھی آر ڈی کو ٹوکنے کی کوشش نہ کی تھی۔

''بس ختم ہو گئی تمہاری تقریر۔ نانسنس''...... شاگل نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سس سس۔ سوری چیف۔ میں آپ کو مکمل تفصیل بتا رہا تھا اس لئے میری بات تھوڑی لمبی ہو گئی تھی''...... شاگل کی غراہٹ سن کر دوسری طرف سے آر ڈی نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ تمہاری عادت ہے کہ تم ایک بار بات شروع کرتے ہو تو

مسلسل بولتے ہی چلے جاتے ہو۔ رکنے اور سانس لینے کا نام ہی نہیں لیتے۔ نانسنس''...... شاگل نے اسی انداز میں کہا۔

''سوری چیف۔ رئیلی سوری''...... آر ڈی نے کہا۔

''بہرحال۔ تم نے جو کام کیا ہے وہ واقعی قابل داد ہے۔ میری معلومات کے مطابق عمران اکیلا سری لانکا پہنچا تھا اور تم بتا رہے ہو کہ وہ پوری ٹیم کے ساتھ وہاں موجود ہے اور وہ سب جلد ہی تمہاری گرفت میں آنے والے ہیں یہ سن کر واقعی مجھے خوشی ہوئی ہے۔ ویل ڈن''...... شاگل نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

''شکریہ چیف۔ آپ کی تعریف میرے لئے سند ہے''۔ آر ڈی نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''کیا تم جانتے ہو کہ وہ کب بلیک سی میں پہنچیں گے''۔ شاگل نے کہا۔

''یس چیف۔ کاکروچ کے کہنے کے مطابق بلیک سی نے رات دو بجے یہاں سے روانہ ہونا ہے۔ انہیں ایک سے ڈیڑھ بجے تک ساندری گھاٹ پہنچنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ اس لئے وہ یقیناً ایک سے ڈیڑھ بجے تک وہاں پہنچ جائیں گے''...... آر ڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب تم ایک کام کرو''...... شاگل نے کہا۔

''یس چیف۔ حکم''...... آر ڈی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا تمہارے پاس ایس ٹی ون ٹریکر مشین موجود ہے''۔ شاگل

نے پوچھا۔

''ایس ٹی ون ٹریکر مشین۔ وہ مشین جس سے کسی ٹارگٹ کو ٹریک کیا جاتا ہے''...... آرڈی نے پوچھا۔

''ہاں۔ نانسنس۔ میں اسی ٹریکر کی بات کر رہا ہوں''...... شاگل نے غرا کر کہا۔

''یس۔ یس چیف۔ موجود ہے''...... آرڈی نے شاگل کی ایک بار پھر غصیلی آواز سن کر جلدی سے کہا۔

''تو اس مشین کو لے جا کر فوراً بلیک سی لانچ میں آن کر کے کہیں چھپا دو۔ اس لانچ میں تمہارا ایک بھی آدمی موجود نہیں ہونا چاہئے۔ سمجھے تم''...... شاگل نے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں چیف''...... آرڈی کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''اگر تم میں سمجھ ہوتی تو تم میری جگہ چیف نہ ہوتے۔ نانسنس۔ جیسا کہہ رہا ہوں ویسا ہی کرو اور جیسے بھی ممکن ہو ٹریکر ڈیوائس اس لانچ میں پہنچا دو۔ سمجھ گئے تم''...... شاگل نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ سمجھ گیا''...... دوسری طرف سے آرڈی نے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد الجھا ہوا تھا جیسے وہ سمجھ نہ پا رہا ہو کہ آخر شاگل کرنا کیا چاہتا ہے۔

''جب ڈیوائس لگ جائے تو اس کا ٹریکنگ کوڈ مجھے بتا دینا اور

یاد رہے۔ اس لانچ میں تمہارا ایک بھی آدمی نہیں ہونا چاہئے البتہ تم ساندری گھاٹ اور اس لانچ کی مکمل نگرانی کرو گے۔ جب عمران اور اس کے ساتھی لانچ میں سوار ہو جائیں تو اس کے بارے میں مجھے بھی بتاؤ گے''...... شاگل نے اسی انداز میں کہا۔

''یس چیف۔ میں آپ کو مطلع کر دوں گا''...... آرڈی نے کہا تو شاگل نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''ایک بار عمران اور اس کے ساتھی اس لانچ میں سوار ہو جائیں تو پھر میں ان کے خلاف خود کارروائی کروں گا۔ میں انہیں لانچ سمیت سمندر میں غرق کر دوں گا۔ وہ اس بار کسی بھی حال میں کافرستان کی زمین پر قدم نہ رکھ سکیں گے''...... شاگل نے غراتے ہوئے کہا اور پھر وہ اپنے کاموں میں مصروف ہو گیا۔ دو گھنٹوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... شاگل نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''آرڈی بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے آرڈی کی آواز سنائی دی۔

''بولو۔ ٹریکنگ ڈیوائس تم نے بلیک سی لانچ میں پہنچائی ہے یا نہیں''...... شاگل نے کرخت لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ میں نے ڈیوائس لانچ میں پہنچا دی ہے اور اسے آن کر کے انجن روم میں ایک خفیہ جگہ چھپا بھی دیا ہے۔ اسے کوئی آسانی سے تلاش نہیں کر سکے گا''...... دوسری طرف سے آرڈی

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ اس کا ٹریکنگ کوڈ بتاؤ''...... شاگل نے کہا تو آر ڈی نے اسے ایک کوڈ بتا دیا۔ شاگل نے اسے نوٹ پیڈ پر تحریر کر لیا۔

''اب تم اور تمہارے آدمی صرف اس بات کی نگرانی کریں گے کہ عمران اور اس کے ساتھی لانچ میں کب سوار ہوتے ہیں''۔ شاگل نے کہا۔

''یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... آر ڈی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ایک بات اور۔ تم اپنے پاس ڈی ایس ہنڈرڈ کیمرے بھی تیار رکھو۔ میں چاہتا ہوں جب عمران اور اس کے ساتھی لانچ میں آئیں تو تم خفیہ طور پر ان کی تصویریں اتار لینا۔ ڈی ایس ہنڈرڈ جدید ترین کیمرہ ہے جو میک کے پیچھے چھپے ہوئے اصل چہرے کی تصویر اتار سکتا ہے۔ اس کیمرے کی آنکھ سے دنیا کا جدید سے جدید ترین میک اپ بھی زیرو ہو جاتا ہے چاہے وہ میک اپ سپیشل میک اپ ہو یا خودساختہ''...... شاگل نے کہا۔

''میں نے پہلے ہی اس کیمرے کا بندوبست کر رکھا ہے چیف۔ میں نے بھی یہی سوچا تھا کہ میں اس کیمرے سے ان سب کی تصویریں اتار کر آپ کو بھجواؤں گا تا کہ یہ ڈاؤٹ نہ رہے کہ یہ لوگ عمران اور اس کے ساتھی ہیں یا کوئی اور ہیں''...... آر ڈی نے کہا۔

''ویل ڈن۔ یہ تمہاری ذہانت ہے آر ڈی جو تم میری طرح

سوچ رکھتے ہو۔ تمہاری یہ پازیٹو سوچ ایک دن تمہیں بہت آگے لے جائے گی۔ ویل ڈن''...... شاگل نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ وہ بہت کم کسی کی تعریف کرتا تھا لیکن جو بات اسے اچھی لگتی تھی وہ اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہتا تھا۔

''تھینک یو چیف''...... آر ڈی نے کہا اور شاگل نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس نے نوٹ پیڈ پر لکھا ہوا آر ڈی کا بتایا ہوا کوڈ چیک کیا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا اور پھر اس نے رسیور کان سے لگا لیا۔

''یس انکوائری پلیز''...... رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس بول رہا ہوں''۔ شاگل نے انتہائی سرد اور کرخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس سر۔ حکم سر''...... شاگل کا نام سن کر دوسری طرف سے آپریٹر نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''انٹرنیشنل کوسٹ گارڈز مانیٹرنگ سیل کے کمانڈر انچارج کا نمبر دو''...... شاگل نے اسی انداز میں کہا۔

''یس۔ یس سر۔ ابھی دیتی ہوں نمبر ہولڈ آن پلیز''...... دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور میں چند لمحوں کی خاموشی چھا گئی۔

"نمبر نوٹ کریں سر"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی اور ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا۔ شاگل نے نمبر نوٹ کیا اور پھر اس نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

"انٹرنیشنل کوسٹ گارڈز مانیٹرنگ سیل"...... رابطہ ملتے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس بول رہا ہوں"۔ شاگل نے اپنے لہجے میں اور زیادہ کرختگی اور سختی لاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا کمانڈر انچارج کون ہے"...... شاگل نے پوچھا۔

"کوسٹ گارڈز کمانڈر میجر جنرل مان سنگھ ہے جناب"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"بات کراؤ اس سے"...... شاگل نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس۔ میجر جنرل مان سنگھ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک کھردری سی آواز سنائی دی۔

"چیف شاگل بول رہا ہوں"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"میں فوری طور پر ایک اہم معاملے کے سلسلے میں بات کرنے کے لئے آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔ کیا آپ میرے ہیڈ کوارٹر تشریف لا سکتے ہیں"۔ شاگل نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ کیوں نہیں۔ آپ حکم کریں میں ابھی پہنچ جاتا ہوں"...... دوسری طرف سے کمانڈر کوسٹ گارڈز نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ آ جائیں لیکن نہیں رکیں۔ مجھے آپ سے کام ہے اس لئے میں آپ کے ہیڈ کوارٹر پہنچ رہا ہوں"...... شاگل نے کچھ سوچ کر کہا۔

"جیسے آپ کی مرضی جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ایک گھنٹے تک اپنے پرسنل ہیلی کاپٹر پر آپ کے پاس پہنچ جاؤں گا"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"کمانڈر کوسٹ گارڈز کی مجھے ضرورت ہے۔ مجھے اس سے مل کر ہی پلاننگ طے کرنی ہو گی تاکہ عمران اور اس کے ساتھی کافرستان داخل نہ ہو سکیں"...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور میز کے پیچھے سے نکل کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر سختی اور سفاکی ثبت ہو کر رہ گئی تھی جیسے وہ اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کو حتمی طور پر ہلاک کرنے کا فیصلہ کر چکا ہو اور اس بار وہ بغیر ان سے کچھ پوچھ گچھ کئے انہیں ختم کر دینا چاہتا ہو۔

تنویر دروازے کے پاس جا کر رک گیا۔

"کون ہے"...... تنویر نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"میں ہوں جناب"...... باہر سے ایک بچے کی آواز سنائی دی تو تنویر کے تنے ہوئے اعصاب یکلخت ڈھیلے پڑ گئے۔ اس نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر اس نے گیٹ کا دروازہ کھول دیا۔ باہر چودہ پندرہ سال کے دو بچے کھڑے تھے جن میں سے ایک کے ہاتھ میں کرکٹ کا بیٹ تھا اور دوسرا خالی ہاتھ تھا۔

"کیا ہوا"...... تنویر نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم آپ کی عقبی رہائش گاہ میں رہتے ہیں انکل۔ ہم اپنے گھر کے لان میں کرکٹ کھیل رہے تھے۔ میرے ساتھی نے زور دار اسٹروک مارا تو گیند آپ کی رہائش گاہ میں آ گئی۔ اگر آپ اجازت دیں تو ہم اپنی بال لے لیں"...... ایک لڑکے نے منت بھرے لہجے میں کہا۔ تنویر نے غور سے اس کی طرف دیکھا۔ لڑکے

کے چہرے پر معصومیت تھی۔

"ٹھیک ہے۔ لے لو آ کر"...... تنویر نے کہا تو وہ لڑکے مسکراتے ہوئے آگے بڑھ آئے۔ تنویر نے انہیں راستہ دیا تو وہ اندر آ گئے اور تیزی سے کوٹھی کے عقبی طرف موجود لان کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ تنویر نے ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف جانے کے لئے مڑا ہی تھا کہ اسے خیال آیا تو وہ دوبارہ دروازے کی طرف بڑھا اور پھر اس نے باہر جھانک کر دیکھا اور دروازے سے باہر آ گیا۔ سڑک خالی تھی۔ وہاں دور نزدیک کوئی دکھائی نہ دے رہا تھا۔ ابھی تنویر ادھر ادھر دیکھ ہی رہا تھا کہ دونوں لڑکے رہائش گاہ سے باہر آ گئے۔

"ہمیں بال مل گئی ہے انکل۔ شکریہ"...... ان لڑکوں نے کہا تو تنویر نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔ تنویر انہیں دیکھتا رہا وہ کوٹھی کی عقبی گلی کی طرف دوڑ گئے۔ تنویر کچھ دیر وہیں کھڑا رہا اور پھر وہ واپس مڑا اور اندر آ گیا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور پھر وہ رہائشی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"کون تھا باہر"...... اسے کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر جولیا نے پوچھا۔ باقی سب کی بھی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔

"عقبی رہائش گاہ سے دو بچے آئے تھے۔ ان کا بال عقبی لان میں آ گیا تھا۔ وہ لینے آئے تھے"...... تنویر نے جواب دیا تو ان کے چہروں پر اطمینان آ گیا۔

''کیا تم نے انہیں بال لا کر دیا تھا''...... عمران نے جو غور سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا، پوچھا۔

''نہیں۔ وہ دونوں خود ہی لان میں گئے تھے اور بال لے کر جلد ہی لوٹ آئے تھے''...... تنویر نے کہا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ دونوں لڑکے گیند ہی لینے کے لئے آئے تھے''...... عمران نے کہا تو تنویر کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی چونک پڑے۔

''ہاں۔ جب وہ واپس آئے تھے تو میں نے ان کے ہاتھ میں گیند دیکھا تھا۔ وہ گیند کے لئے ہی یہاں آئے تھے''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''جب وہ آئے تھے تو کیا تم نے ان کی تلاشی لی تھی کہ گیند ان کے پاس نہیں تھا''...... عمران نے کہا تو تنویر کے چہرے پر غصہ لہرانے لگا۔

''تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کیا میں اتنا احمق ہوں کہ ان بچوں پر شک کرتا اور ان کی تلاشی لیتا کہ وہ واقعی یہاں گیند لینے آئے ہیں یا کوئی اور کارروائی کرنے۔ وہ چھوٹے بچے تھے۔ دشمن نہیں جو یہاں گیند لینے کے بہانے بم لگانے آئے ہوں''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ضروری نہیں ہے کہ وہ یہاں بم لگانے آئے ہوں۔ وہ کچھ اور بھی تو کر سکتے تھے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''کیا۔ کیا کر سکتے تھے وہ۔ بولو۔ جواب دو مجھے''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''واقعی عمران صاحب۔ آپ بچوں پر کب سے شک کرنا شروع ہو گئے۔ تنویر کہہ رہا ہے کہ وہ چھوٹے بچے تھے اور ان کا بال لان میں آ گیا تھا وہ آئے اور گیند لے کر چلے گئے۔ آپ تو ایسے شک کر رہے ہیں جیسے ان بچوں کے روپ میں دشمن آئے ہوں''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''دودھ کا جلا چائے بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''چائے نہیں چھاچھ''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''میں چھاچھ سے زیادہ چائے پیتا ہوں اس لئے اس مثال کو میں نے اپنے ڈھب میں بول دیا''...... عمران نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

''آپ کے ذہن میں آخر کیا آیا ہے جو آپ ان بچوں پر شک کر رہے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ رہائش گاہ خالی پڑی ہوئی تھی۔ بچے عقبی رہائش گاہ سے آئے تھے۔ انہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس رہائش گاہ میں کوئی موجود ہے جو انہوں نے کال بیل بجائی۔ اس سے پہلے بھی تو ان کے بال یہاں آ کر گرتے ہوں گے جس کے لئے وہ دیوار پھاند کر بھی

یہاں آ سکتے تھے''...... عمران نے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ ہم میں سے کوئی اندر آیا ہوتو ان میں سے کسی نے ہمیں دیکھ لیا ہو اس لئے اس بار دیوار پھاند کر اندر آنے کی بجائے وہ سیدھے گیٹ پر آ گئے ہوں''...... صالحہ نے کہا۔

''ہونے کو تو بہت کچھ ہوسکتا ہے لیکن ہم دیار غیر میں ہیں اور یہ دیار غیر بھی ہمارے لئے کسی مقتل گاہ سے کم نہیں ہے اس لئے ہمیں ہر چھوٹی سے چھوٹی بات پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔ ہماری ذرا سی غلطی اور چھوٹی سی بھول ہم سب کو مرحومین بنا سکتی ہے''۔ عمران نے کہا۔

''میرے خیال میں عمران صاحب کے ذہن میں ان بچوں کی وجہ سے یہ خیال ہے کہ بچوں نے ہمیں یہاں دیکھ لیا ہے اور وہ کنفرم کرنے آئے تھے کہ ہم سب کہاں موجود ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''وہ رہائشی حصے کی طرف نہیں آئے تھے۔ سیدھے لان کی طرف گئے تھے اور گیند لے کر فوراً ہی واپس آ گئے تھے۔ اگر انہوں نے ہمیں چیک کرنا ہوتا تو وہ رہائشی حصے کی طرف آتے''۔ تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''لان میں جا کر وہ گیند حاصل کرنے کے بہانے دشمنوں کے لئے عقبی طرف موجود دروازہ بھی تو کھول سکتے ہیں''...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''دروازہ۔ کیا مطلب۔ کیسا دروازہ''...... تنویر نے چونک کر کہا اور پھر وہ یکلخت چونک پڑا۔

''اوہ اوہ۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ بچوں نے لان میں جا کر کسی کے کہنے پر عقبی دروازہ کھول دیا ہو جو اس طرف سے بند ہو''۔ تنویر نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''اب بات آئی ہے تمہاری عقل شریف میں۔ ویسے تمہاری عقل اگر شریف ہوتی تو تم شکل وصورت سے بھی شریف ہی دکھائی دیتے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ کیا میں شریف نہیں ہوں''...... تنویر نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ کسی سے بھی پوچھ لو تم شریف نہیں ہو''...... عمران نے کہا تو تنویر کے چہرے پر غصہ لہرانے لگا۔

''تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ اگر میں شریف نہیں ہوں تو کیا ہوں۔ کیا میں غنڈہ ہوں بدمعاش ہوں یا لوفر ہوں''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ارے ارے۔ میں نے تمہیں ایسے خطابات سے کب نوازا ہے اگر تم خود کو ایسا سمجھتے ہو تو پھر اس میں میرا کیا قصور''...... عمران نے فوراً کہا۔

''تو پھر کیوں کہا کہ میں شریف نہیں ہوں''...... تنویر نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''اس بات پر تو میں اب بھی قائم ہوں۔ نہ تم شریف ہو نہ صفدر، نہ کیپٹن شکیل اور نہ کوئی اور یہاں تک کہ یہ بات میں جولیا اور صالحہ کے لئے بھی کہہ سکتا ہوں کہ ان دونوں میں سے بھی کوئی شریف نہیں ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ان سب کے چہرے بگڑ گئے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ تنویر کے ساتھ اب تم ہم سب کو بھی رگید رہے ہو۔ اگر ہم شریف نہیں ہیں تو کون ہیں۔ کیا ساری شرافت تم میں ہی موجود ہے''...... جولیا نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں بھی شریف نہیں ہوں اور دور دور تک میرا کسی شریف نام کے آدمی سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے''...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو وہ سب حیرت سے اس کی شکل دیکھنے لگے۔

''میں سمجھ گیا عمران صاحب کیوں کہہ رہے ہیں کہ ہم میں سے کوئی شریف نہیں ہے''...... اچانک کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''کیا مطلب۔ اس کے پیچھے بھی اس کا کوئی مقصد ہے جو تم فوراً سمجھ گئے ہو کہ ہم میں سے کوئی شریف نہیں ہے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ عمران صاحب کی مسکراہٹ بتا رہی ہے کہ یہ تنویر اور ہم سب کو محض چڑانے کے لئے کہہ رہے ہیں کیونکہ نہ تنویر کا نام

شریف ہے اور نہ ہم میں سے کسی کا''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو پہلے تو وہ حیرت سے اس کی طرف دیکھتے رہے پھر جیسے ہی انہیں اس کی بات سمجھ میں آئی وہ سب ہنس پڑے۔

''خدا کی پناہ ہے عمران صاحب۔ آپ باتوں کو کہاں سے کہاں لے جاتے ہیں''...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''یہ صرف باتیں بنانا ہی جانتا ہے بس''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''شکر کرو باتیں ہی بناتا ہوں اگر کسی دن میں نے تمہیں بنا دیا تو تم کیا بنو گے یہ سب جانتے ہیں''...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ عمران کے کہنے کا مطلب واضح تھا کہ وہ تنویر کو احمق بنانے کی بات کر رہا ہے۔ ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ اچانک انہیں کھٹکے کی آواز سنائی دی تو وہ سب یکلخت خاموش ہو گئے۔

''یہ کیسی آواز ہے''...... تنویر نے چونک کر کہا۔

''تمہاری حماقت کا نتیجہ''...... عمران نے کہا۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتے اسی لمحے کمرے کا دروازہ زور دار دھماکے سے کھلا اور چار مشین گن بردار اچھل کر اندر آ گئے۔ ان سب کو دیکھ کر وہ سب بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''خبردار۔ کوئی اپنی جگہ سے ہلا تو بھون دیا جائے گا''...... آگے آنے والے ایک آدمی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور وہ سب

ان مسلح افراد کو دیکھ کر ساکت رہ گئے۔ چار مشین گن برداروں کے پیچھے مزید چھ مشین گن بردار اندر داخل ہوئے اور وہ تیزی سے ان کے گرد پھیلتے چلے گئے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کون ہیں آپ اور اس طرح یہاں کیوں آئے ہیں''...... جولیا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''اپنا منہ بند رکھو لڑکی ورنہ گولی مار دوں گا''...... اسی آدمی نے چیختے ہوئے کہا جس نے انہیں خبردار کیا تھا۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ سب خالی ہاتھ تھے۔ دس مسلح افراد ان کے سروں پر کھڑے تھے لیکن عمران کے چہرے پر اطمینان تھا۔ وہ اب بھی اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا تھا۔

''تو تم سب رہائش گاہ کے عقبی دروازے سے اندر آئے ہو''۔ عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ان دو لڑکوں کو ہم نے ہی اس طرف بھیجا تھا تاکہ وہ گیند لینے کے بہانے اس طرف سے بند دروازہ کھول دیں اور انہوں نے ایسا ہی کیا''...... اس آدمی نے جواب دیا تو عمران طنزیہ نظروں سے تنویر کی طرف دیکھنے لگا۔ تنویر کے چہرے پر اب شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے کہ اس نے پیچھے جا کر چیکنگ نہ کی تھی۔ اگر وہ عقبی دروازہ چیک کر لیتا تو ان مسلح افراد کو اس طرح آسانی سے یہاں آنے کا موقع نہ مل سکتا تھا۔

''لیکن تم ہو کون اور یہاں کیوں آئے ہو۔ تم نے تو ہم پر ایسے گنیں تان رکھی ہیں جیسے ہم اس ملک کے شہری نہ ہوں بلکہ دشمن ملک کے ایجنٹ ہوں''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''ہمارے ساتھ چکر چلانے کی کوشش نہ کرو عمران۔ ہم نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو پہچان لیا ہے''...... اس آدمی نے غراتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ واقعی''...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اس آدمی کی بات سن کر ذرا بھی حیرت نہ ہوئی ہو۔

''ہاں۔ ان لڑکوں نے یہاں آ کر ایک تو ہمارے لئے عقبی دروازہ کھولا تھا اور دوسرا یہاں ایک ڈیوائس چھوڑ گئے تھے جس سے ہم نے تم سب کو چیک بھی کیا تھا اور تمہاری باتیں بھی سنی تھیں۔ جب ہم کنفرم ہو گئے کہ تم سب وہی لوگ ہو جن کی ہمیں تلاش ہے تو ہم فوراً اندر آ گئے''...... اس آدمی نے جواب دیا۔

''اگر تمہیں اتنا ہی یقین تھا کہ ہم یہاں موجود ہیں تو پھر تم نے ان دو معصوم لڑکوں کو قربانی کا بکرا کیوں بنایا۔ تم گیٹ کے راستے یا پھر دیواریں پھاند کر بھی تو اندر آ سکتے تھے''...... عمران نے کہا۔ وہ اس آدمی سے اس انداز میں باتیں کر رہا تھا جیسے وہ اس کا دشمن نہ بلکہ دوست ہو۔

''ہم کنفرم کر رہے تھے۔ تم ہمارے ساتھیوں کو گیس سے بے ہوش کر آئے تھے۔ ہوش میں آتے ہی ہم نے اردگرد کا محاصرہ کیا

اور ہر گھر سے پوچھ گچھ کرنے لگے۔ جب ہم عقبی گھر میں پہنچے تو وہاں کچھ بچے کرکٹ کھیل رہے تھے۔ ان سے جب ہم نے پوچھا تو ان میں سے ایک بچے نے بتایا کہ وہ تھوڑی دیر پہلے اپنا گیند لینے اس رہائش گاہ میں آیا تھا۔ چونکہ یہ رہائش گاہ خالی رہتی ہے اس لئے اس کے پھاٹک کا چھوٹا گیٹ کھلا رہتا ہے۔ بچہ اس وقت رہائش گاہ کے عقبی حصے میں ہی تھا جب تم باری باری اس رہائش گاہ میں داخل ہوئے تھے۔ وہ ڈر گیا اور پھر جب تم رہائشی حصے میں چلے گئے تو وہ باہر نکل گیا۔ ہمارے پوچھنے پر جب اس نے تمہاری تعداد بتائی تو ہمیں یقین ہو گیا کہ تم وہی ہو۔ ہم نے ان بچوں کو سمجھایا اور انہیں ایک ڈیوائس دے کر یہاں بھیج دیا۔ ہم تمہیں اس ڈیوائس سے مانیٹر کرنا چاہتے تھے اور یہ چیک کرنا چاہتے تھے کہ تمہارے پاس کس قدر خوفناک اسلحہ موجود ہے۔ لیکن یہ دیکھ کر ہمیں حیرت ہوئی کہ سوائے تمہارے کسی کے پاس کوئی اسلحہ نہیں ہے۔ تمہارے پاس ایک مشین پسٹل ہے جو تم نے اپنے کوٹ کی دائیں جیب میں رکھا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ ہم تمہاری باتیں سن کر کنفرم کرنا چاہتے تھے کہ تم ہمارے مطلوبہ دشمن ہو یا نہیں اور پھر جب ہم نے تمہاری باتیں سنیں تو تم سب ایک دوسرے کے اصل نام لے رہے تھے۔ عمران کا نام بھی لیا گیا تھا اس لئے اب شک کی کوئی گنجائش نہیں رہی کہ تم وہی ہو۔ اس لئے ہم خاموشی سے عقبی راستے سے اندر آ گئے۔ اگر ہم دیواریں پھاند کر اندر آتے تو تم ہمارے

کودنے کی دھمک سن کر چونک پڑتے اور تم یہاں سے بھی فرار ہونے کی کوشش کرتے جبکہ ہم اس بار تمہیں فرار ہونے کا کوئی موقع نہیں دینا چاہتے تھے۔ سمجھے تم“...... اس آدمی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو جولیا اور اس کے ساتھی سمجھ گئے کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ان کی پہلی رہائش گاہ کو گھیر رکھا تھا اور عمران نے انہیں باہر ہی گیس کیپسول فائر کر کے بے ہوش کر دیا تھا۔ وہ ہوش میں آتے ہی ہر طرف پھیل گئے تھے اور انہوں نے وقت ضائع کئے بغیر ان کی سرچنگ کرنی شروع کر دی تھی جس کے نتیجے میں انہیں ان کی یہاں موجودگی کا علم ہو گیا تھا اور وہ باقاعدہ پلاننگ سے یہاں پہنچ گئے تھے۔

”گڈ شو۔ تفصیل بتانے کا شکریہ۔ کیا میں تمہارا نام پوچھ سکتا ہوں“...... عمران نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”کیوں۔ میرا نام پوچھ کر کیا کرو گے تم“...... اس آدمی نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”نام اچھا لگا تو تمہارے نام سے اپنا نام بدل لوں گا“۔ عمران نے کہا۔

”شٹ اپ۔ اپنی بکواس بند کرو“...... اس آدمی نے کہا۔

”اگر میں شٹ اپ ہو گیا تو تم سے مذاق رات کیسے ہوں گے“۔ عمران بھلا اتنی آسانی سے کہاں خاموش ہونے والا تھا۔

”مذاق رات نہیں۔ مذاکرات“...... اس آدمی نے منہ بنا کر

کہا۔

''جو بھی ہے۔ بہرحال اب بتاؤ۔ کیا ارادے ہیں مسٹر بے نام''...... عمران نے کہا۔

''ہمیں تم سب کو ہلاک کرنے کے احکامات ملے ہیں اور ہم اس پر عمل کریں گے''...... اس آدمی نے جواب دیا۔

''تو پھر بحث کیوں کر رہے ہو۔ شروع ہو جاؤ''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو اس کے ساتھیوں کے ساتھ ان کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے کیونکہ عمران کے چہرے پر کوئی خوف یا پریشانی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ لوگ انہیں ہلاک کرنے نہیں بلکہ واقعی ان سے مذاکرات کرنے کے لئے آئے ہوں۔

''کیا مطلب۔ کیا تمہیں موت سے ڈر نہیں لگتا''...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''موت کا ایک دن معین ہے۔ آج میرا تو کل تمہارا بھی ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب ہوا اس بات کا''...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مطلب صاف ہے۔ تم آج مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کرو گے تو کل یا پرسوں یا پھر اس کے بعد آخر ایک دن تم سب کو بھی مرنا ہی ہے۔ اب یہ ہماری اور تمہاری قسمت ہے کہ کس کے

حصے میں کیسی موت آتی ہے۔ کچھ لوگ عزت کی موت مارے جاتے ہیں اور ان کا نام رہتی دنیا تک زندہ رہتا ہے اور کچھ لوگ بھونکنے والے ایک ناپاک جانور کی موت مرتے ہیں جن کی موت کا ماتم کرنے والا بھی کوئی نہیں ہوتا''...... عمران نے کہا۔

''تم ضرورت سے زیادہ ہی بک بک کرنے کے عادی معلوم ہوتے ہو''...... اس آدمی نے کہا۔

''بک بک سے مجھے یاد آیا وہ تمہاری مادام بک بک کیسی ہے جس کے حکم پر تم ہمیں بے موت مارنا چاہتے ہو''...... عمران نے کہا تو وہ چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ کس مادام کی بات کر رہے ہو اور تم ہمارے بارے میں کیا جانتے ہو''...... اس آدمی نے چونکتے ہوئے کہا۔

''میں باقی سب کو تو نہیں جانتا لیکن تم کون ہو کس کے غلام ہو اور کہاں سے آئے ہو یہ سب میں بتا سکتا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا بتا سکتے ہو۔ بولو۔ کون ہوں میں اور کس کے کہنے پر یہاں آیا ہوں''...... اس آدمی نے چونکتے ہوئے کہا۔

''تمہارا تعلق کافرستانی ایجنسی سپیشل سروس سے ہے جس کی سربراہ مادام رادھا ہے۔ تم سری لانکا میں فارن ایجنٹ کے طور پر کام کرتے ہو اور تم نے یہاں باقاعدہ سپیشل سروس کا سیکشن بنا رکھا ہے جسے تم انڈر ورلڈ گروپ کہتے ہو۔ کافرستان سے تمہیں مادام

راڈھا کا نمبر ٹو سروش ورما کنٹرول کرتا ہے اور تم اس کے احکامات کے پابند ہو۔ اب کہو تو میں تمہارا نام بھی بتا دیتا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ آدمی اسے غصے اور کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔

''بتاؤ میرا نام''...... اس نے کہا۔

''راول سوبھاش''...... عمران نے کہا تو وہ آدمی تلملا کر رہ گیا۔

''تمہاری ان باتوں نے میرے تمام شک وشبہات ختم کر دیئے ہیں کہ تم عمران نہیں کوئی اور ہو اور یہ سب تمہارے ساتھی ہیں جن کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے''۔ اس آدمی نے کہا جس کا نام راول سوبھاش تھا۔

''تم نے ڈیوائس سے ہماری باتیں سن لی ہیں اور تمہیں ہمارے نام معلوم ہو گئے ہیں تو پھر ہم انکار کیوں کریں کہ ہم وہ نہیں ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہارا اطمینان اور تمہارا انداز بتا رہا ہے جیسے تم ہماری موجودگی سے خائف نہیں ہو اور تم یہ سمجھ رہے ہو کہ ہم تمہیں یہاں سے زندہ گرفتار کر کے لے جائیں گے تاکہ تمہیں کسی مرحلے پر موقع مل سکے اور تم فرار ہو جاؤ یا پھر شاید تمہیں یہاں کسی مدد کے پہنچنے کا انتظار ہے۔ اگر ایسا ہے تو بھول جاؤ عمران کہ تم یہاں سے زندہ جا سکتے ہو۔ ہمیں تم سب کو ہلاک کرنے کا آرڈر دیا گیا ہے اور اب بس تم سے جتنی باتیں ہونی تھیں ہو گئیں۔ اب مرنے کے لئے تیار ہو

جاؤ''...... راول سوبھاش نے غراتے ہوئے کہا۔

''تیار ہونے کے لئے ہمیں تھوڑا وقت دو۔ ہم سب سوٹ بوٹ پہن لیتے ہیں اور یہ خواتین نیا لباس پہن کر میک اپ کر لیتی ہیں''۔ عمران نے اسی طرح سے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''شٹ اپ۔ جیسے ہی میں فائر کہوں ان پر ایک ساتھ فائرنگ کر کے انہیں گولیوں سے چھلنی کر دینا''...... راول سوبھاش نے پہلے عمران سے اور پھر چیخ کر اپنے ساتھیوں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

''ایک منٹ۔ ہمیں گولیاں مارنے سے پہلے ایک بات بتا دو''...... عمران نے کہا۔

''کون سی بات''...... راول سوبھاش نے چونک کر کہا۔

''تمہارے گروپ میں کتنے آدمی ہیں جو یہاں تمہارے ساتھ موجود ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''سب کے سب یہاں موجود ہیں اور تمہارے سامنے ہیں۔ کیوں تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو''...... راول سوبھاش نے چونک کر کہا۔

''ایسے ہی۔ ہاں تو ساتھیو! تیار ہو۔ ہم بھی دس ہیں اور ہمارے دشمنوں کی تعداد بھی دس ہی ہے۔ کیا خیال ہے ان کی ڈیٹنگ پیٹنگ کے ساتھ ساتھ ان کی حجامت نہ کر دی جائے''...... عمران نے پہلے راول سوبھاش سے اور پھر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... راول سوبھاش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کس بات کا مطلب پوچھ رہے ہو۔ ڈیسٹنگ پینٹنگ کا یا پھر حجامت کروانے کا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تت۔ تت۔ تم ضرور کچھ کرنا چاہتے ہو۔ اس سے پہلے کہ تمہیں کوئی موقع ملے۔ میں تب سب کو ختم کر دوں گا"...... راول سوبھاش نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پہلے تم اپنی کوشش کر لو پھر میں اور میرے ساتھی مل کر تم سب کی حجامت کریں گے"...... عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا تو راول سوبھاش کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

"فائر"...... راول سوبھاش نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے یکلخت ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن جس کا رخ عمران کی طرف تھا ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھیوں نے بھی ٹریگر دبا دیئے۔

مادام رادھا اپنے آفس میں بیٹھی ایک فائل کا مطالعہ کر رہی تھی کہ سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ مادام رادھا نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر اس نے فائل بند کی اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مادام رادھا نے رسیور کان سے لگا کر مخصوص سرد اور کرخت لہجے میں کہا۔

"سروش ورما بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے سروش ورما کی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ بے حد جوش بھرا تھا جیسے اسے قارون کا خزانہ مل گیا ہو اور وہ اس کے بارے میں مادام رادھا کو بتانا چاہتا ہو۔

"کافی خوش لگ رہے ہو کیا ہوا کیا عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ چل گیا ہے کہ وہ کہاں ہیں"...... مادام رادھا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ نہ صرف پتہ چل گیا ہے بلکہ راول سوبھاش نے ایک بہت بڑا اور ناقابل یقین کارنامہ سرانجام دیا ہے''...... دوسری طرف سے سروش ورمانے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کارنامہ۔ کیا مطلب۔ کیسا کارنامہ''...... مادام رادھا نے چونک کر کہا۔

''راول سوبھاش اور اس کے ساتھیوں کو سری لانکا میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا علم ہوا تھا مادام اور انہوں نے اس رہائش گاہ کا محاصرہ کیا تھا جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ یہ بات میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی رہائش گاہ کو گھیرا تھا اور ریڈ کرنے کا پروگرام بنا رہے تھے کہ انہیں گیس کیپسول فائر کر کے بے ہوش کر دیا اور اس طرح عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہاں سے نکل جانے کا موقع مل گیا۔ راول سوبھاش اور اس کے ساتھیوں کو جب ہوش آیا تو انہوں نے وہ رہائش گاہ چیک کی لیکن وہ خالی تھی جس پر راول سوبھاش نے اپنے تمام افراد کو اس علاقے میں پھیلا دیا تھا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش شروع کر دی تھی''...... سروش ورما نے کہا۔

''ہاں پھر''...... مادام رادھا نے کہا۔

''وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرتے ہوئے علاقے کے دوسرے حصے میں پہنچ گئے۔ راول سوبھاش کو ایک رہائش گاہ میں چند بچے کرکٹ کھیلتے ہوئے ملے۔ ان سے پوچھنے پر راول

سوبھاش کو پتہ چلا کہ اس رہائش گاہ کے عقب میں ایک خالی رہائش گاہ ہے جس میں ایک بچے نے دس افراد کو جن میں دو عورتیں اور آٹھ مرد تھے داخل ہوتے دیکھا تھا۔ وہ بچہ ڈر کر وہاں سے نکل گیا تھا۔ راول سوبھاش ان افراد کی تعداد کا سن کر چونک پڑا۔ اس نے فوراً دو لڑکوں کو ایک چھوٹا سا آلہ دیا کہ وہ اس رہائش گاہ میں گیند لینے کا بہانہ بنا کر جائیں اور اس آلے کو رہائشی حصے کے قریب کہیں بھی چھپا دیں۔ لڑکے پہلے ہچکچائے لیکن پھر وہ راول سوبھاش کا کام کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ انہوں نے آلہ اس رہائش گاہ میں چھپا دیا۔ آلے کی مدد سے راول سوبھاش ان افراد کو مانیٹر کرنا چاہتا تھا اور ان کی باتیں سننے کے ساتھ ساتھ یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ ان افراد کے پاس اسلحہ موجود ہے یا نہیں۔ اسے آلے کے ذریعے ایک آدمی کے پاس مشین پسٹل ہونے کا علم ہوا جبکہ باقی سب غیر مسلح تھے۔ راول سوبھاش نے لڑکوں سے کہہ کر اس عمارت کا عقبی دروازہ بھی کھلوا لیا تھا اور پھر جب راول سوبھاش نے ان کی باتیں سنیں تو وہ پاکیشیائی زبان میں باتیں کر رہے تھے اور ایک دوسرے کا نام لے رہے تھے جن میں عمران کا نام بھی شامل تھا۔ راول سوبھاش اپنے مسلح آدمیوں کے ساتھ رہائش گاہ کے عقبی راستے سے اندر داخل ہوا اور فوراً اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں وہ دس افراد موجود تھے۔ راول سوبھاش کو چونکہ یقین ہو گیا تھا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں اس لئے اس نے ان میں سے کسی کو سنبھلنے کا موقع نہ دیا

اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ان سب کو گولیوں سے چھلنی کر دیا''۔ سروش ورما نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو اس کے آخری الفاظ سن کر مادام رادھا یکلخت اچھل پڑی۔

''چھلنی کر دیا۔ تمہارا مطلب ہے راول سوبھاش اور اس کے ساتھیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا ہے''...... مادام رادھا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''یس مادام۔ راول سوبھاش اور اس کے ساتھیوں نے یہی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے''...... سروش ورما نے جواب دیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی اس قدر آسانی سے راول سوبھاش کے ہاتھوں کیسے ہلاک ہو سکتے ہیں۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ ہلاک ہونے والے عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے''...... مادام رادھا نے اسی طرح نہایت حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''یس مادام۔ راول سوبھاش نے خود مجھے کال کیا تھا اور اس نے ساری سچویشن بتائی تھی۔ راول سوبھاش کے پاس میک اپ واشر لوشن تھا۔ اس نے ان لاشوں پر میک اپ واشر لوشن لگا کر جب ان کے چہرے صاف کئے تو ان سب کے چہروں پر سے میک اپ واش ہو گیا اور ان کے اصل چہرے سامنے آ گئے اور وہ سب راول سوبھاش کے ہاتھوں اس لئے آسانی سے ہٹ ہو گئے ہیں کہ انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ

دیا تھا اور کمرے میں داخل ہوتے ہی ان پر بے تحاشہ فائر کھول دیا تھا۔ ان میں سے عمران کے پاس مشین پسٹل تھا جسے راول سوبھاش نے اسے نکالنے کا موقع ہی نہ دیا تھا۔ اگر وہ مسلح ہوتے اور انہیں راول سوبھاش اور اس کے ساتھیوں کے رہائش گاہ میں داخل ہونے کا علم ہو جاتا تو واقعی ان کی ہلاکت مشکل تھی لیکن راول سوبھاش، عمران کے بارے میں جانتا تھا کہ وہ موت کو بھی جل دے جانے والا انسان ہے اس لئے اس نے ان کے سنبھلنے سے پہلے ہی انہیں ہلاک کر دیا تھا''۔ سروش ورما نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کے باوجود مجھے اس بات کا یقین نہیں آ رہا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس قدر آسانی سے ہلاک ہو گئے ہیں بہرحال راول سوبھاش کے بارے میں مجھے معلوم ہے۔ وہ ہمارا وفادار ساتھی ہے اور وہ جھوٹ نہیں بولتا''...... مادام رادھا نے کہا۔

''یس مادام۔ وہ جھوٹ نہیں بولتا۔ اسی لئے میں نے اس کی رپورٹ پر یقین کر کے آپ کو کال کیا ہے''...... سروش ورما نے جواب دیا۔

''اب کہاں ہے راول سوبھاش''...... مادام رادھا نے پوچھا۔

''وہ ان لاشوں کے ساتھ اسی رہائش گاہ میں موجود ہے مادام''...... سروش ورما نے کہا۔

''ایسا کرو تم خود سری لانکا جاؤ اور جا کر راول سوبھاش سے ملو۔ تم اپنے ساتھ ماسٹر میک اپ واشر بھی لے جانا اور اس سے ایک

بار پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کے میک اپ واش کرنا۔ ہوسکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے کسی اور کے چہروں پر ڈبل میک اپ کیا ہو تاکہ ہم یہی سمجھیں کہ وہ ہلاک ہو گئے ہیں جبکہ وہ ہمیں ڈاج دے کر وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہوں''...... مادام رادھا نے کہا۔

''اوہ یس مادام۔ ایسا ممکن ہوسکتا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں سے کوئی بعید نہیں وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ میں ابھی تیز رفتار ہیلی کاپٹر سے سری لانکا روانہ ہو جاتا ہوں۔ جب تک میں خود عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں نہ دیکھ لوں گا اس وقت تک مجھے بھی اس بات پر یقین نہیں آئے گا کہ وہ واقعی ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان کا ڈبل میک اپ بھی چیک کیا جانا بے حد ضروری ہے''...... سروش ورما نے کہا۔

''تو جاؤ۔ فوراً جاؤ اور جا کر انہیں چیک کرو اور پھر مجھے وہیں سے سپیشل نمبر پر کال کر لینا''...... مادام رادھا نے کہا۔

''یس مادام۔ میں چیکنگ کرنے کے بعد آپ کو تین سے چار گھنٹوں بعد ہی کال کر سکوں گا''...... سروش ورما نے کہا۔

''کوئی پرواہ نہیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی خبر تصدیق شدہ اور حتمی ہو تو اس کے لئے میں دس گھنٹے بھی انتظار کر سکتی ہوں''...... مادام رادھا نے کہا۔

''اوکے مادام''...... سروش ورما نے کہا تو مادام رادھا نے رسیور

کریڈل پر رکھ دیا۔

''یہ درست ہے کہ راول سوھاش جھوٹ بولنے والوں میں سے نہیں ہے۔ اگر اس نے اطلاع دی ہے کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں پر اچانک ریڈ کیا تھا اور انہیں گولیوں سے چھلنی کر دیا تھا تو اس کی بات غلط نہیں ہوسکتی لیکن عمران اور اس کے ساتھی اس آسانی سے ہلاک ہو جائیں یہ بات مجھے کچھ ہضم نہیں ہو رہی ہے''...... مادام رادھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ کچھ سوچتی رہی پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگی۔

''کرشن بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''ایم آر بول رہی ہوں۔ سپر کال کر سکتے ہو مجھے''...... مادام رادھا نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس مادام۔ میں کرتا ہوں کال''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو مادام رادھا نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ ابھی چند منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ میز پر پڑے نیلے رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ مادام رادھا نے ہاتھ بڑھا کر فوراً رسیور اٹھا لیا۔

''مادام رادھا بول رہی ہوں''...... مادام رادھا نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''کرشن بول رہا ہوں مادام''...... دوسری طرف سے کرشن کی آواز سنائی دی۔

''کرشن تم چیف شاگل کے ریڈیو کنٹرول روم کے انچارج ہو۔ پریذیڈنٹ آف کافرستان کے حکم سے تمام ایجنسیوں کے ہیڈ کوارٹرز میں سپیشل ریڈیو کنٹرول سسٹم قائم کیا گیا ہے تاکہ ہیڈ کوارٹر سے کی جانے والی کالز کو نہ صرف ریکارڈ کیا جائے بلکہ اسے محفوظ بھی رکھا جائے۔ چاہے ہیڈ کوارٹر سے کال کرنے والا کوئی عام آدمی ہو یا چیف شاگل''...... مادام رادھا نے کہا۔

''یس مادام۔ میرے پاس تمام افراد کا کال ریکارڈ موجود ہے اور ان کی ریکارڈنگ بھی چاہے وہ کسی بھی فون، سیل فون یا پھر ٹرانسمیٹر سے کی جائے''...... کرشن نے جواب دیا۔

''تم میرے خاص آدمی ہو۔ میں نے ہی تمہیں انتہائی رازداری سے یہاں ایڈجسٹ کرایا ہے''...... مادام رادھا نے کہا۔

''یس مادام۔ میں آپ کا وفادار ہوں''...... کرشن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''لیکن ابھی تک تم نے مجھے اپنی وفاداری کا کوئی ثبوت نہیں دیا جبکہ میں نے تمہیں خصوصی طور پر ہدایات دی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے کافرستان میں داخل ہونے یا اس سے متعلق کوئی بھی خبر چیف شاگل کو ملے تو تم مجھے فوراً اس سے مطلع کرو گے''...... مادام رادھا نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس مادام۔ میرے پاس آپ کے لئے ایک اہم خبر ہے لیکن میں چونکہ اس پوزیشن میں نہیں تھا کہ آپ کو کال کر کے مطلع کر سکتا اس لئے میں فری ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔ میں اپنی رہائش گاہ میں جا کر آپ کو کال کرنے کا سوچ رہا تھا کہ آپ کی کال آ گئی۔ آپ مجھے تھوڑا سا وقت دیں۔ میں ابھی راستے میں ہوں۔ گھر جا کر میں آپ کو کال کرتا ہوں''...... کرشن نے کہا۔

''کتنی دیر میں کرو گے کال''...... مادام رادھا نے کہا۔

''زیادہ سے زیادہ دس منٹ مادام''...... کرشن نے کہا۔

''اوکے۔ میں تمہاری کال کی منتظر ہوں''...... مادام رادھا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''کرشن کے پاس اہم رپورٹ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ چیف شاگل کو بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی خبر مل چکی ہے کہ وہ سری لانکا میں موجود ہیں''...... مادام رادھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ دس منٹ بعد نیلے رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مادام رادھا نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... مادام رادھا نے سخت لہجے میں کہا۔

''کرشن بول رہا ہوں مادام''...... دوسری طرف سے کرشن کی آواز سنائی دی۔

''یس کرشن۔ بولو۔ کیا ہے تمہارے پاس اہم رپورٹ''۔ مادام رادھا نے کہا تو دوسری طرف سے کرشن نے شاگل کو آر ڈی کی

طرف سے ملنے والی کال کی ساری تفصیل بتا دی۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ آر ڈی سے بات کرنے کے بعد شاگل خاص طور پر کوسٹ گارڈز کے کمانڈر سے بات کرنے کے لئے ہیڈ کوارٹر گیا تھا اور ابھی تک لوٹ کر نہ آیا تھا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ شاگل، کمانڈر کی مدد سے سمندر میں آنے والی بلیک سی لانچ کو خود نشانہ بنانا چاہتا ہے''۔ کرشن کی ساری باتیں سن کر مادام رادھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ یہاں سے جانے سے پہلے چیف شاگل نے اپنے ہیلی کاپٹر کو ہر قسم کے اسلحے سے لوڈ کرایا تھا۔ میزائل لانچروں میں ریڈ میزائل فکسڈ کرنے کے ساتھ ساتھ اس نے ہیلی کاپٹر کے نیچے ڈبل بیرل ہیوی مشین گنیں بھی ایڈجسٹ کرائی تھیں جیسے وہ کسی کے خلاف فل ریڈ کرنے جا رہا ہو''...... کرشن نے جواب دیا۔

''اوکے۔ شکریہ''...... مادام رادھا نے کہا اور دوسری طرف سے جواب سنے بغیر اس نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگی۔

''براس کلب''...... رابطہ ملتے ہی ایک دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''مادام رادھا بول رہی ہوں''...... مادام رادھا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ مادام آپ۔ حکم''...... مادام رادھا کی آواز سن کر دوسری

طرف سے مؤدبانہ اور قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''سی برڈ سے بات کراؤ''...... مادام رادھا نے اسی لہجے میں کہا۔

''یس مادام''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''سی برڈ بول رہا ہوں مادام''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ شاید فون سننے والے نے سی برڈ کو مادام رادھا کے بارے میں بتا دیا تھا۔

''میری بات دھیان سے سنو سی برڈ۔ کافرستان، پاکیشیا کے خلاف ایک بڑی اور خوفناک کارروائی کرنے جا رہا ہے۔ پاکیشیا کے ایک میزائل پلانٹ کو نشانہ بنانے کے لئے کافرستان نے ایک میزائل اسٹیشن قائم کیا ہے جہاں سے بہت جلد چار میزائل فائر کئے جائیں گے تاکہ پاکیشیا کے میزائل پلانٹ کو تباہ کیا جا سکے۔ اس کام میں چونکہ تاخیر ہو رہی ہے اس لئے خدشہ ظاہر کیا جا رہا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ان کے لئے کام کرنے والے فری لانسر علی عمران کو اگر اس بات کی بھنک مل گئی کہ کافرستان نے پاکیشیا کے نئے میزائل پلانٹ کو تباہ کرنے کے لئے ایک طاقتور اور خوفناک میزائل اسٹیشن تیار کیا ہے تو وہ فوراً حرکت میں آ جائیں گے اور ہر ممکن طریقے سے کافرستان پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ اس سلسلے میں پرائم منسٹر کی ہدایات پر سپیشل سروس، ریڈ گارڈز کے ساتھ ساتھ کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف کو بھی ٹاسک دیا گیا ہے کہ یہ

تینوں ہر ممکن طریقے سے کافرستانی میزائل اسٹیشن کی حفاظت یقینی بنائیں اور عمران اور اس کے ساتھی اگر کسی بھی راستے سے کافرستان میں داخل ہونے کی کوشش کریں تو ان کی کوشش ناکام بنائی جائے اور ان کا ہر صورت میں خاتمہ کر دیا جائے۔ پرائم منسٹر کی ہدایات پر میزائل اسٹیشن کی حفاظت کی ذمہ داری ریڈ گارڈ کو سونپ دی گئی جبکہ سپیشل سروس کو کافرستان میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو روکنے کی ذمہ داری دی گئی اور چیف شاگل کو سرحدی علاقوں پر نظر رکھنے کا کہا گیا تاکہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی بھی علاقے سے کافرستان داخل ہونے کا موقع نہ دے۔ میں نے بھی سپیشل سروس کے آدمیوں کو ہر طرف پھیلا دیا ہے اور انہیں ہر ان مقامات پر نظر رکھنے کا حکم دیا ہے جہاں سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کافرستان میں داخل ہو سکتے ہوں۔ میرے نمبر ٹو سروش ورما نے ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے چند گروپس سری لانکا اور بارما کے ساتھ ساتھ کافرستان کے دیگر ہمسایہ ممالک میں بھیج دیئے جن کی سرحدیں کافرستان سے ملتی تھیں تاکہ عمران اور اس کے ساتھی ان ممالک سے کافرستان آنے کی کوشش کریں تو انہیں روکا جا سکے۔ سری لانکا میں ایک بڑے گروپ جس کا سربراہ راول سوبھاش ہے نے سری لانکا میں اپنے آدمیوں کا جال پھیلا دیا''...... مادام رادھا نے کہا اور پھر اس نے راول سوبھاش کی طرف سے سروش ورما کو ملنے والی معلومات کے بارے میں سی برڈ کو پوری تفصیل بتا

دی۔

''اوہ۔ تو کیا یہ سچ ہے کہ راول سوبھاش نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے''...... سی برڈ نے ساری تفصیل سننے کے بعد حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''راول سوبھاش جھوٹ نہیں بولتا لیکن عمران اور اس کے ساتھی اس طرح آسانی سے ہلاک ہو جائیں یہ بات میرے حلق سے نیچے نہیں اتر رہی ہے''...... مادام رادھا نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے بھی یہ بات ہضم نہیں ہو رہی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس طرح آسانی سے راول سوبھاش اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں مارے جا سکتے ہیں۔ اگر ان کا شکار اتنا ہی آسان ہوتا تو وہ اب تک سینکڑوں بار ہلاک ہو چکے ہوتے''...... سی برڈ نے کہا۔

''میرا ایک آدمی چیف شاگل کے ریڈیو کنٹرول روم میں بھی کام کرتا ہے۔ اس نے چیف شاگل کی کالز سنی ہیں۔ میں تمہیں ان کے بارے میں بھی تفصیل بتا دیتی ہوں''...... مادام رادھا نے کہا اور پھر اس نے کرشن کی چیف شاگل کی بتائی ہوئی ساری باتیں بھی سی برڈ کو بتا دیں۔

''اگر راول سوبھاش سچ کہہ رہا ہے اور اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے تو پھر چیف شاگل بلیک سی کے خلاف کیا ایکشن لے گا مادام۔ اسے وہاں عمران اور اس کے ساتھی

ملنے سے رہے“...... سی برڈ نے کہا۔

”میری بات دھیان سے سنو۔ عین ممکن ہے کہ راول سوبھاش سچ بول رہا ہو۔ اس نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کے سنبھلنے سے پہلے ان پر بھرپور حملہ کر دیا ہو اس لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنے بچاؤ کا موقع نہ ملا ہو اور وہ واقعی ہلاک ہو گئے ہوں اور اگر ایسا نہیں ہوا ہے تو پھر عمران اور اس کے ساتھی یقیناً بلیک سی لانچ کے ذریعے ہی کافرستان کے لئے روانہ ہوں گے۔ تمہیں کال کرنے کا مقصد یہ ہے کہ سری لانکا اور کافرستانی سمندری حدود میں تمہارا مکمل ہولڈ ہے۔ تمہاری نظروں میں آئے بغیر آبی حیات تو کیا کوئی پرندہ بھی ادھر سے ادھر منتقل نہیں ہو سکتا اس لئے تم فوراً حرکت میں آؤ اور پتہ لگاؤ کہ آیا عمران اور اس کے ساتھی واقعی بلیک سی لانچ کے ذریعے کافرستان پہنچ رہے ہیں یا نہیں اور اگر ایسا ہے تو میں چاہتی ہوں کہ اس سے پہلے کہ چیف شاگل اس بلیک سی لانچ کے خلاف کوئی کارروائی کرے تم بلیک سی لانچ پر قبضہ کر لو اور اس لانچ میں موجود عمران اور اس کے ساتھیوں کو زندہ گرفتار کرو اور پھر انہیں بے ہوشی کی حالت میں لے کر میرے پاس پہنچ جاؤ تا کہ میں ان سب کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر سکوں“...... مادام رادھا نے اصل پوائنٹ پر آتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ میں سمجھ گیا مادام۔ آپ چاہتی ہیں کہ میں اس لانچ کو اپنے کنٹرول میں لے لوں اور اسے کسی اور راستے سے کافرستان

پہنچاؤں تا کہ چیف شاگل اسے سمندر میں ڈھونڈتا رہ جائے اور لانچ میں آنے والے مجرم آپ کی تحویل میں آ جائیں“...... دوسری طرف سے سی برڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں یہی چاہتی ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا اعزاز صرف اور صرف سپیشل سروس کو ملنا چاہئے اور اس کے لئے تم ہی میری مدد کر سکتے ہو“...... مادام رادھا نے کہا۔

”اس کام کا مجھے کیا انعام ملے گا مادام“...... سی برڈ نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”تم فکر نہ کرو۔ اس بار میں تم سے جو کام لینے جا رہی ہوں اس کا معاوضہ تمہاری سوچ سے بھی زیادہ ہو گا“...... مادام رادھا نے جواب دیا۔

”اگر میں دس لاکھ ڈالرز کی ڈیمانڈ کروں تو“...... دوسری طرف سے سی برڈ نے لالچ بھرے لہجے میں کہا۔

”تو میں تمہیں پچاس لاکھ ڈالرز دینے کا وعدہ کرتی ہوں“۔ مادام رادھا نے کہا۔

”پچاس لاکھ ڈالرز۔ اوہ اوہ۔ کیا آپ سچ کہہ رہی ہیں مادام۔ کیا آپ مجھے اس کام کے واقعی پچاس لاکھ ڈالرز دیں گی“...... سی برڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین ہی نہ آیا ہو کہ اس نے پچاس لاکھ ڈالرز کا سنا ہے۔

”ہاں۔ لیکن سارا معاوضہ کام ہو جانے کے بعد ملے گا اور وہ

بھی اس صورت میں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو زندہ حالت میں تم میرے سپرد کرو گے اگر تم ان کی لاشیں لائے تو پھر یہ معاوضہ دس لاکھ ڈالرز ہو گا''...... مادام رادھا نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ آپ فکر نہ کریں مادام۔ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہر صورت میں زندہ حالت میں ہی لا کر آپ کے حوالے کروں گا اس کے لئے چاہے مجھے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے لیکن ایسا صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ وہ سب راول سوبھاش کے ہاتھوں ہلاک نہ ہو گئے ہوں''...... سی برڈ نے کہا۔

''اسی لئے میں تمہیں پیشگی نہیں دے رہی کہ ہو سکتا ہے کہ یہ کام واقعی راول سوبھاش نے ہی کر دیا ہو ایسی صورت میں تم کسی بھی معاوضے کے حقدار نہیں بن سکتے''...... مادام رادھا نے کہا۔

''یس مادام۔ اسی لئے میں نے بھی آپ سے ایڈوانس نہیں مانگا ہے ورنہ آپ جانتی ہیں کہ میں آدھا معاوضہ ایڈوانس لیتا ہوں پھر کام کرتا ہوں لیکن آپ نے جو صورتحال بتائی ہے اس میں اس بات کے چانس بہت کم ہیں کہ عمران اور اس کے ساتھی راول سوبھاش کے ہاتھوں نہ مارے گئے ہوں۔ راول سوبھاش بھی سری لانکا کے انتہائی طاقتور گروپ کا سربراہ ہے اور وہ سفاکی اور درندگی میں بھی اپنی مثال آپ ہے۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی واقعی اس کے ہتھے چڑھ گئے ہیں تو پھر یا تو وہ خود عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں ختم ہو گئے ہوں گے یا پھر اس نے واقعی عمران اور اس

کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہو گا۔ بہرحال عمران اور اس کے ساتھیوں کے زندہ ہونے کا ففٹی ففٹی چانس ہے اور اگر وہ زندہ ہیں تو پھر انہیں میں ہی پکڑوں گا اور زندہ حالت میں لا کر آپ کے حوالے کر دوں گا اور آپ سے پچاس لاکھ ڈالرز کا معاوضہ وصول کروں گا''...... سی برڈ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''تو پھر کام شروع کر دو اور اپنی ساری فورس عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش میں لگا دو۔ وہ بلیک سی لانچ میں ہوں یا کہیں اور۔ اگر وہ زندہ ہیں تو انہیں ڈھونڈنا اور زندہ حالت میں گرفتار کر کے میرے پاس لانا اب تمہاری ذمہ داری ہے۔ سمجھ گئے تم''۔ مادام رادھا نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس مادام۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں یہ سارا کام آسانی سے کر لوں گا''...... سی برڈ نے کہا تو مادام رادھا نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

''میں نے ہر طرف جال پھیلا دیئے ہیں۔ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کو واقعی راول سوبھاش نے ہلاک کر دیا ہے تو سروش ورما ان لاشوں کو چیک کر کے یہاں لے آئے گا اور اگر عمران اور اس کے ساتھی زندہ ہیں اور راول سوبھاش اور اس کے ساتھیوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر نکل گئے ہیں تو پھر سی برڈ اب انہیں تلاش کرے گا اور سی برڈ کی آنکھوں سے بچنا ان کے لئے ناممکن ہو گا۔ چیف شاگل کو اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کو زندہ یا

مردہ پکڑنے کا اعزاز کسی بھی صورت میں نہیں ملے گا۔ یہ اعزاز صرف اور صرف سپیشل سروس کے لئے ہے اور اسے سپیشل سروس ہی حاصل کرے گی“...... رسیور رکھنے کے بعد مادام رادھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات تھے۔اگر راول سوبھاش نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا تھا تو جیت سپیشل سروس کی ہی ہوئی تھی اور اگر عمران اور اس کے ساتھی ابھی زندہ تھے تو سی برڈ کے ذریعے عمران اور اس کے ساتھیوں کی زندہ گرفتاری کی صورت میں بھی جیت اس کا مقدر بننے والی تھی۔ اس لئے وہ بے حد مطمئن اور مسرور دکھائی دے رہی تھی۔

راول سوبھاش اور اس کے ساتھیوں نے جیسے ہی مشین گنوں کے ٹریگر دبائے ان کی مشین گنیں ٹرچ ٹرچ کر کے رہ گئیں۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ یہ مشین گنیں تو لوڈڈ ہیں پھر یہ فائرنگ کیوں نہیں کر رہی ہیں“...... راول سوبھاش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے ایک بار پھر مشین گن کا ٹریگر دبایا لیکن اس بار بھی مشین گن سے ٹرچ ٹرچ کی ہی آواز نکلی جیسے وہ ان لوڈ ہو۔ راول سوبھاش کے ساتھ اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں بھی موجود مشین گنوں کا یہی حال تھا۔ وہ ٹریگر دبانے سے صرف ٹرچ ٹرچ کر رہی تھیں۔

”میں نے انہیں فائرنگ کرنے سے روک دیا ہے“...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو راول سوبھاش اور اس کے ساتھیوں سمیت جولیا اور اس کے ساتھی بھی عمران کی بات سن کر چونک پڑے۔

”تم نے روکا ہے۔ کیا مطلب۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے“۔ راول سوبھاش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جیسے جادوگروں کے پاس جادو کی چھڑی ہوتی ہے اور وہ اسے گھما کر جادو کرتے ہیں اسی طرح میرے پاس جادو کی ایک مشین ہے جو ہر قسم کے اسلحے کو جام کر دیتی ہے۔ اس مشین کو جیمر کہتے ہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی مشین نکال لی۔ اس مشین کو دیکھ کر راول سوبھاش نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے جیسے وہ اس مشین کو پہچانتا ہو۔

”یہ تو واقعی جیمر ہے۔ تمہیں کہاں سے مل گئی یہ مشین“۔ راول سوبھاش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ظاہر ہے سڑک سے پڑی ہوئی تو ملی نہیں ہے۔ باقاعدہ رقم دے کر خرید کر لایا ہوں“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”تمہارا کیا خیال ہے تم ہمارا اسلحہ جام کر کے ہمارے ہاتھوں سے بچ نکلو گے۔ ایسی کسی بھول میں نہ رہنا عمران“...... راول سوبھاش نے غراتے ہوئے کہا۔

”نہیں میں کسی بھول میں نہیں ہوں“...... عمران نے مسکرا کر جواب دیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”ہلاک کر دو ان سب کو“...... راول سوبھاش نے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن پوری قوت سے

عمران پر کھینچ ماری۔ مشین گن پھینکتے ہی اس نے تیزی سے عمران کی طرف چھلانگ لگا دی۔ اس کا خیال تھا کہ عمران پھینکی ہوئی مشین گن سے بچنے کی کوشش کرے گا اور دائیں بائیں ہو گا۔ اس نے اسی حساب سے چھلانگ لگائی تھی لیکن عمران اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہ ہلا تھا۔ اس نے ہوا میں ہی راول سوبھاش کی پھینکی ہوئی مشین گن دبوچ لی اور پھر جیسے ہی راول سوبھاش چھلانگ لگا کر اس کے قریب آیا عمران نہایت تیزی سے گھوما۔ گھومتے ہی اس نے ایک ہاتھ سے راول سوبھاش کی کمر پر تھپکی دی اور دوسرے ہاتھ میں موجود راول سوبھاش کے دبوچی ہوئی مشین کا دستہ اس کے سر پر مار دیا۔ راول سوبھاش کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ دھم سے اس کے پیروں کے پاس گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے اس کے سر پر ٹانگ مار دی۔ راول سوبھاش تڑپ اٹھا۔ وہ تیزی سے کروٹ بدل کر پیچھے ہٹ گیا۔ عمران نے اس کے سر پر مشین گن اور ٹانگ کی ضربیں لگائی تھیں لیکن راول سوبھاش ضرورت سے زیادہ ہی سخت جان معلوم ہو رہا تھا۔ ان دونوں ضربات سے اسے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔ وہ کروٹیں بدلتا ہوا پیچھے ہٹا اور پھر تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ادھر عمران کے باقی ساتھی بھی راول سوبھاش کے ساتھیوں کے مدمقابل آ گئے اور پھر ان کے درمیان گھمسان کا رن پڑ گیا۔ راول سوبھاش کے ساتھی چونکہ اسلحہ استعمال نہیں کر سکتے تھے اس لئے وہ دست بدست ان سے بھڑے

ہوئے تھے اور ظاہر ہے سب کے سب تربیت یافتہ تھے اس لئے ان کے درمیان ہونے والی فائٹ انتہائی تیز، خطرناک اور مارشل آرٹس سے بھرپور تھی۔ اس لڑائی میں راول سوبھاش کے ساتھیوں کے مقابلے میں عمران کے ساتھیوں کا پلڑا بھاری نظر آ رہا تھا۔ جولیا اور اس کے ساتھی راول سوبھاش کے ساتھیوں پر ٹوٹ پڑے تھے اور انہیں جوابی حملے کا کوئی موقع نہ دے رہے تھے۔

''تت۔ تت۔ تم نے راول سوبھاش پر ہاتھ اٹھایا۔ راول سوبھاش دی گریٹ پر۔ اب دیکھنا راول سوبھاش تمہارا کیا حشر کرتا ہے''...... راول سوبھاش نے چیختے ہوئے کہا اور بدمست سانڈھ کی طرح جھومتا ہوا عمران کی طرف بڑھا۔ عمران نے مشین گن ایک طرف اچھالی اور راول سوبھاش کے سامنے جم کر کھڑا ہو گیا۔ اب اس کے چہرے پر بھی سنجیدگی دکھائی دینے لگی تھی جیسے اس نے راول سوبھاش کو سبق سکھانے کا فیصلہ کر لیا ہو۔

''آؤ۔ دیکھتا ہوں تم میں کتنی طاقت ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو راول سوبھاش نے آگے بڑھتے ہوئے ایک بار پھر عمران کی طرف چھلانگ لگائی۔ اس نے آگے آتے ہی عمران کے منہ پر مکا مارنے کی کوشش کی لیکن عمران فوراً سائیڈ پر ہو گیا۔ راول سوبھاش نے پلٹ کر عمران پر حملہ کرنا چاہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا عمران نے پوری قوت سے راول سوبھاش کی ٹانگوں پر اس انداز میں ٹانگ ماری کہ راول سوبھاش کی دونوں ٹانگیں مڑیں اور

وہ یکلخت گھٹنوں پر جھک گیا۔ اس کے منہ سے زور دار چیخ نکلی۔ اس سے پہلے کہ وہ سیدھا ہوتا عمران نے پوری قوت سے اس کے پہلو میں ٹانگ رسید کر دی۔ راول سوبھاش کے منہ سے ایک بار پھر زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پہلو کے بل زمین پر گر گیا۔ وہ بری طرح سے تڑپ رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا، عمران اچھل کر اس کے نزدیک آیا اور اس نے ایک بار پھر راول سوبھاش کے سر پر ٹھوکر رسید کر دی۔ راول سوبھاش کے منہ سے پھر چیخ نکلی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر عمران کی ٹانگ پکڑنے کی کوشش کی لیکن عمران نے دوبارہ اس کے سر کے پچھلے حصے پر ضرب لگائی تو راول سوبھاش سر پکڑ کر بری طرح سے تڑپنے لگا۔ عمران نے جیب سے فوراً مشین پسٹل نکالا اور اس کا رخ راول سوبھاش کی جانب کر دیا۔ راول سوبھاش چند لمحے تڑپتا رہا پھر اس نے خود کو سنبھالا اور پلٹ کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

''بس۔ اب چپ چاپ کھڑے ہو جاؤ۔ میں تم جیسے تھرڈ کلاس انسان سے لڑ کر اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ اٹھو۔ فوراً اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ ورنہ......'' عمران نے غرا کر کہا تو راول سوبھاش اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورتا ہوا آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس وقت تک جولیا اور اس کے ساتھی باقی نو افراد کو بھی زمین چاٹنے پر مجبور کر چکے تھے۔ وہ سب زخموں سے چور زمین پر پڑے دکھائی دے رہے تھے۔

''ان کا اسلحہ قبضے میں لے لو''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا تو اس کے ساتھیوں نے فوراً زمین پر گرا ہوا راول سوبھاش اور اس کے ساتھیوں کا اسلحہ اٹھا لیا۔ عمران نے جیب سے مشین نکالی اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

''میں نے جیمر آف کر دیا ہے۔ اب یہ مشین پسٹل اور ساری مشین گنیں گولیاں اگلیں گی''...... عمران نے راول سوبھاش کی طرف دیکھ کر غراتے ہوئے کہا۔

''تم کچھ بھی کر لو عمران۔ اس بار تمہارا کافرستان میں داخل ہونا مشکل نہیں ناممکن ہے۔ تم نہیں جانتے اس بار تمہارے لئے کافرستان میں داخل ہونے کے تمام راستے بند کر دیئے گئے ہیں۔ تم نے جس راستے سے بھی کافرستان جانے کی کوشش کی وہاں تمہیں صرف اور صرف موت کا سامنا کرنا پڑے گا''...... راول سوبھاش نے منہ سے خون اگلتے ہوئے کہا۔

''ہماری فکر چھوڑو اپنی خیر مناؤ''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔ اس سے پہلے کہ راول سوبھاش اسے کوئی جواب دیتا اچانک کمرے میں سیل فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو عمران چونک پڑا کیونکہ یہ گھنٹی راول سوبھاش کے لباس کی جیب سے آتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

''اپنا سیل فون دو مجھے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں نہیں دوں گا''...... راول سوبھاش نے سخت لہجے میں کہا۔

''دیکھو راول سوبھاش میں بلا وجہ خون بہانے کا عادی نہیں ہوں۔ میری بات مان جاؤ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ مجھے اپنی بات منوانے کے لئے تمہیں تمہارے ہی خون میں نہلانا پڑ جائے''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے ہمیں شکست دے دی ہے عمران لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اب ہم تمہاری ہر بات ماننے پر مجبور ہو جائیں گے۔ تم نہیں جانتے میں سپیشل سروس کا وفادار ہوں۔ میں ایسا کوئی کام نہیں کروں گا جس سے کافرستان یا سپیشل سروس کا وقار مجروح ہوتا ہو۔ تم نے اگر گولی چلانی ہے تو چلا دو لیکن میں تمہیں سیل فون نہیں دوں گا''۔ راول سوبھاش نے کہا۔

''ٹھیک ہے مسٹر وفادار۔ اگر تمہاری یہی خواہش ہے تو میں تمہاری خواہش ضرور پوری کروں گا''...... عمران نے کہا اور اس سے پہلے کہ راول سوبھاش کچھ سمجھتا عمران نے یکلخت ٹریگر دبا دیا تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ راول سوبھاش کے منہ سے زور دار چیخ نکلی اور وہ الٹے قدموں پیچھے ہٹتا ہوا یکلخت الٹ کر گرا اور پھر ساکت ہوتا چلا گیا۔ وہ جیسے ہی ہلاک ہوا عمران تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اس نے راول سوبھاش کی اس جیب میں ہاتھ ڈال کر اس کا سیل فون نکال لیا جس پر ابھی تک کال کی جا رہی تھی۔ اس نے سیل فون کی اسکرین پر باس سروش ورما کا نام ڈسپلے ہوتے دیکھا۔

''ان سب کا منہ بند کر دو''...... عمران نے راول سوبھاش کے تڑپتے ہوئے ساتھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھیوں نے یکلخت ان سب پر گولیاں برسانی شروع کر دی۔ وہ سب چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔

''صفدر، تنویر۔ تم دونوں باہر جا کر ایک راؤنڈ لگا کر آؤ۔ ایسا نہ ہو کہ ان کے اور ساتھی بھی یہاں موجود ہوں۔ جو بھی دکھائی دے اسے آف کر دینا''...... عمران نے صفدر اور تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلایا اور مشین گنیں لئے تیزی سے باہر نکلتے چلے گئے۔ ان کے جاتے ہی عمران نے سیل فون کا بٹن پریس کیا اور سیل فون کا لاؤڈر آن کر دیا۔

''راول سوبھاش بول رہا ہوں''...... عمران نے راول سوبھاش کے لہجے میں کہا۔

''سروش ورما بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے تم نے اتنی دیر بعد کال کیوں اٹنڈ کی ہے راول سوبھاش''...... دوسری طرف سے سروش ورما کی تیز اور انتہائی کرخت آواز سنائی دی۔

''کال لیٹ اٹنڈ کرنے کے لئے میں معذرت چاہتا ہوں باس لیکن میرے پاس آپ کے لئے ایک بڑی خوشخبری ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیسی خوشخبری''...... دوسری طرف سے سروش ورما نے چونک کر کہا۔

''میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے باس''...... عمران نے راول سوبھاش کی آواز میں بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا تو دوسری طرف ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو راول سوبھاش۔ تم نے جو کہا ہے مجھے دوبارہ بتاؤ''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے سروش ورما کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''عمران اور اس کے نو ساتھی جن میں دو عورتیں اور باقی مرد ہیں سب کے سب ہلاک ہو چکے ہیں باس اور انہیں میں نے اور میرے ساتھیوں نے گولیوں سے چھلنی کیا ہے۔ اب ان کی گولیوں سے چھلنی لاشیں ہمارے سامنے پڑی ہیں''...... عمران نے ایک بار پھر ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تم نے تو بتایا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی جس رہائش گاہ میں موجود تھے وہاں سے وہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو بے ہوشی کی گیس سے بے ہوش کر کے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے تھے اور اب تم کہہ رہے ہو کہ تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ گولیوں سے چھلنی کر دیا ہے۔ یہ سب کیسے ممکن ہوا۔ مجھے پوری تفصیل بتاؤ''۔ دوسری طرف سے سروش ورما نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے وہ سب کچھ بتا دیا جو اسے راول سوبھاش نے بتایا

تھا۔

''تعجب انگیز۔ انتہائی تعجب انگیز۔ عمران اور اس کے ساتھی تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے ہاتھوں اس آسانی سے ہلاک ہو گئے ہیں۔ مجھے ابھی تک اپنے کانوں پر یقین نہیں ہو رہا ہے''۔ سروش ورما نے اسی طرح حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں باس''...... عمران نے کہا۔

''میں جانتا ہوں راول سوبھاش۔ تم میرے اور سپیشل سروس کے وفادار ہو اور تم کبھی جھوٹ نہیں بولتے مگر......'' سروش ورما نے کہا اور پھر بولتے بولتے خاموش ہو گیا۔

''اگر مگر کی اب کوئی بات نہیں ہے باس۔ میں نے واقعی ان سب کو ہلاک کر دیا ہے۔ اگر آپ کو میری بات پر یقین نہیں ہے تو آپ یہاں آ جائیں اور اپنی آنکھوں سے ان سب کی لاشیں دیکھ لیں یا پھر مجھے بتائیں میں ان سب کی لاشیں لے کر آپ کے پاس پہنچ جاتا ہوں''...... عمران نے راول سوبھاش کے انداز میں قدرے غصیلے اور ناگوار لہجے میں کہا۔

''اوہ نہیں۔ مجھے تم پر اعتبار ہے راول سوبھاش لیکن عمران اور اس کے ساتھی انتہائی منجھے ہوئے اور دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ ہیں جو مرنے کے بعد بھی زندہ ہو جانے کا فن جانتے ہیں۔ وہ سب کے سب تمہارے ہاتھوں اس طرح اچانک ہلاک ہو جائیں گے اس بات نے مجھے الجھا دیا تھا لیکن اگر یہ سچ ہے اور تم نے

عمران اور اس کے سارے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے تو یہ تمہاری ہ سے سپیشل سروس کی بہت بڑی جیت ہے۔ میں مادام کو جب یہ خوش خبری سناؤں گا تو وہ بھی خوش ہو جائیں گی اور تمہارے اس کارنامے پر یقیناً تم سے خود بھی بات کریں گی اور تمہیں سپیشل سروس کی طرف سے اس کامیابی پر بڑے بڑے انعامات سے بھی نوازیں گی''...... سروش ورما نے کہا۔

''معذرت کے ساتھ باس لیکن مادام بہت زیادہ شکی مزاج ہیں وہ آسانی سے یہ بات نہیں مانیں گی کہ ہم نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے ہی ابھی تک اس بات پر یقین نہیں آ رہا ہے تو مادام کا ماننا واقعی مشکل ہو گا۔ خیر تم فکر نہ کرو۔ مادام جانتی ہیں کہ تم سب کچھ کر سکتے ہو لیکن سپیشل سروس کو دھوکہ نہیں دے سکتے اور نہ ہی تم میں جھوٹ بولنے کی عادت ہے اس لئے انہیں اس بات کو ماننا ہی پڑے گا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ تمہارے ہاتھوں ہوا ہے اور یہ کریڈٹ تمہارے لئے ہی نہیں بلکہ سپیشل سروس کے لئے بھی عظیم الشان اعزاز ہو گا''...... سروش ورما نے کہا۔

''تو اب میں کیا کروں باس''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب کیا کروں۔ تم ان لاشوں کو اپنے پاس محفوظ کر لو اور ان سب کے سروں میں بھی گولیاں مار دو لیکن اس انداز میں کہ ان کی شناخت ختم نہ ہو۔ ان کے سروں میں گولیاں اتریں گی تو یہ

حیرت انگیز طور پر دوبارہ زندہ ہونے کے قابل نہ رہیں گے۔ میں مادام سے بات کرتا ہوں۔ پھر وہ جو کہیں گی وہ میں تمہیں بتا دوں گا کہ ان لاشوں کا کیا کرنا ہے''...... سروش ورما نے کہا۔

''اوکے باس''...... عمران نے کہا تو سروش ورما نے رابطہ منقطع کر دیا۔ اسی لمحے صفدر اور تنویر واپس آ گئے۔

''باہر کوئی نہیں ہے۔ یہ سچ بول رہا تھا اس کے سب ساتھی یہیں موجود تھے''...... صفدر نے کہا۔

''تم نے اس بار سب کو ہی اپنی عادت کے برخلاف ہلاک کر دیا ہے حالانکہ تمہاری یہی کوشش ہوتی ہے کہ بلا وجہ خون خرابہ نہ کیا جائے اور دشمنوں کو ڈرا دھمکا کر ہی چھوڑ دیا جائے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ لوگ ان لوگوں جیسے نہیں تھے جو زندہ رہنے کے بعد بھی نچلے بیٹھے رہتے۔ جب تک یہ زندہ رہتے اپنی کارروائیوں میں مصروف رہتے اور ہر ممکن طریقے سے ہم تک پہنچنے کی کوشش کرتے اور اس وقت تک چین نہ لیتے جب تک ہمیں ختم نہ کر دیتے یا خود ختم نہ ہو جاتے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''بہرحال تم نے پہلی بار ہی سہی لیکن ان دشمنوں کو ہلاک کر کے اچھا کیا ہے۔ میں تمہارے اس فیصلے سے مطمئن ہوں''۔ تنویر نے کہا تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''لیکن عمران صاحب آپ نے راول سوبھاش کے پاس سے

بات کر کے اسے یہ کیوں کہا ہے کہ راول سوبھاش اور اس کے ساتھیوں نے ہم سب کو ہلاک کر دیا ہے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں ایک چکر چلانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اگر یہ چکر کامیاب ہو گیا تو ہمیں کافرستان پہنچنے میں زیادہ جدوجہد نہیں کرنی پڑے گی''...... عمران نے کہا۔

''چکر۔ کیسا چکر''...... جولیا نے پوچھا۔

''پہلے چلنے تو دو پھر بتاؤں گا کہ چکر کیا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''کیوں۔ اب بتانے میں کیا حرج ہے''...... جولیا نے کہا۔

''حرج کوئی نہیں ہے لیکن یہ وقت چکر کے بارے میں بتانے کا نہیں ہے بلکہ کام کرنے کا ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''کون سا کام''...... سب نے چونک کر کہا۔

''سب سے پہلے ان سب کی لاشیں ایک جگہ اکٹھی کرو اور پھر ان پر اپنے میک اپ کرو۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر سروش ورما یہاں آئے تو اسے یہاں واقعی ہماری لاشیں پڑی ہوئی دکھائی دیں''...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارے خیال میں سروش ورما ہماری لاشیں دیکھنے کے لئے یہاں آئے گا''۔ جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ سروش ورما اور سپیشل سروس کی چیف مادام رادھا ایسے لوگ نہیں ہیں جو سنی سنائی باتوں پر یقین کر لیں۔ ہماری موت کی

اطلاع دینے والا راول سوبھاش ہے جو وفادار ہونے کے ساتھ ساتھ سچ بولنے والا انسان ہے لیکن تم نے سن ہی لیا تھا کہ سروش ورما تذبذب میں مبتلا تھا۔ اسے اب بھی اس بات کا یقین نہیں ہے کہ راول سوبھاش اور اس کے ساتھیوں نے ہمیں ہلاک کر دیا ہے۔ یہ بات جب وہ مادام رادھا کو بتائے گا تو وہ بھی اس بات پر یقین نہیں کرے گی اس لئے یا تو وہ ہماری لاشیں سروش ورما کے ذریعے وہ کافرستان اپنے ہیڈ کوارٹر پر منگوائے گی یا پھر سروش ورما کو یہاں بھیج کر ہماری لاشوں کی شناخت کرائے گی''...... عمران نے کہا۔

''اور تم چاہتے ہو کہ ایسا ہو''۔ تنویر نے اسے گھورتے ہوئے کہا

''ہاں ۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''اب مجھے تمہارا چکر کچھ کچھ سمجھ میں آنے لگ گیا ہے''۔ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''میں تو مکمل طور پر سمجھ گیا ہوں کہ عمران صاحب یہ چکر نہیں چلا رہے بلکہ یہ ان کی پلاننگ ہے جس پر عمل کر کے یہ ہمیں کافرستان لے جانے کا سوچ رہے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا اسی لمحے راول سوبھاش کے سیل فون کی ایک بار پھر گھنٹی بج اٹھی۔

''سروش ورما کی کال ہے''...... عمران نے کہا اور اس نے فوراً بٹن پریس کیا اور لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔

''ہیلو''...... دوسری طرف سے سروش ورما کی آواز سنائی دی۔

''یس باس''...... عمران نے راول سوبھاش کے لہجے میں کہا۔

''کیا ہوا ان لاشوں کا۔ تم نے ان کے سروں میں گولیاں ماری ہیں یا نہیں''...... دوسری جانب سے سروش ورما نے پوچھا۔

''یس باس۔ سب کے سروں میں گولیاں اتار دی گئی ہیں اب ان کے حیرت انگیز طور پر زندہ ہونے کا کوئی چانس نہیں ہے''۔ عمران نے کہا۔

''گڈ شو۔ میری بات دھیان سے سنو۔ میں نے مادام سے بات کی ہے۔ مادام نے بھی اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ تم جھوٹ بولنے والے انسان نہیں ہو لیکن اس کے باوجود مادام کو کسی طرح یہ بات ہضم نہیں ہو رہی ہے کہ عمران جیسا انسان اس قدر آسانی سے ہلاک ہو سکتا ہے۔ ان کے خیال کے مطابق جو افراد تمہارے ہاتھوں ہلاک ہوئے ہیں وہ ڈبل میک اپ میں بھی ہو سکتے ہیں اس لئے مادام ان لاشوں کو میرے ذریعے چیک کرانا چاہتی ہیں۔ تم ان لاشوں کے ساتھ وہیں رہو۔ میں کوبرا ہیلی کاپٹر پر جلد سے جلد وہاں پہنچنے کی کوشش کروں گا۔ میرے پاس ایک سپیشل میک اپ واشر مشین ہے۔ میں اس مشین سے ان سب کی لاشوں کے میک اپ چیک کروں گا تاکہ ان کے اصل چہرے سامنے آ سکیں۔ مادام نے یہ وعدہ بھی کیا ہے کہ اگر وہ سب عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ہوئیں تو تمہیں اور تمہارے تمام

ساتھیوں کو بے پناہ انعامات دیئے جائیں گے لیکن چونکہ یہ ایک بڑا اور حساس معاملہ ہے اس لئے اس معاملے کی تہہ تک پہنچنا ہمارے لئے ازحد ضروری ہے''...... دوسری طرف سے سروش ورما نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ تو آپ کب تک ان کی لاشیں چیک کرنے پہنچ جائیں گے''...... عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر زیرلب مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں کسی بھی وقت آ سکتا ہوں۔ اس کے لئے مجھے سری لانکا سے اپنے ہیلی کاپٹر کو سرحد کراس کرنے کی اجازت لینی پڑے گی۔ اس میں تھوڑا وقت تو لگے گا لیکن بہرحال میں جلد سے جلد تم تک پہنچنے کی کوشش کروں گا''......سروش ورما نے کہا۔

''تب تک لاشیں خراب ہونے کا خدشہ ہے باس''...... عمران نے کہا۔

''تو تم انہیں کسی طرح سے کل تک محفوظ کرنے کا بندوبست کرو تاکہ میرے آنے تک لاشیں خراب نہ ہوسکیں''...... سروش ورما نے کہا۔

''کل تک۔ کیا مطلب باس۔ کیا آپ آج نہیں آئیں گے''۔ عمران نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ جلد سے جلد تم تک پہنچ جاؤں لیکن انٹرنیشنل سرحد کراس کرنے کے کچھ

رولز ہوتے ہیں۔ اگر مجھے آج اجازت ملی تو میں آج ہی یہاں پہنچ جاؤں گا ورنہ کل صبح کسی بھی وقت آ سکتا ہوں''...... سروش ورما نے کہا۔

''اوکے باس۔ جیسا آپ کا حکم''...... عمران نے راول سوبھاش کے لہجے میں ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تم بس ان لاشوں کو محفوظ کرنے کا کام کرو۔ ایک بار میں ان لاشوں کو چیک کرلوں اس کے بعد یہ سمجھ لینا کہ تمہارے بہت اچھے دن شروع ہونے والے ہیں''...... سروش ورما نے کہا۔

''یس باس''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سروش ورما نے رابطہ منقطع کر دیا۔

''یہ کیا ہوا۔ اگر وہ کل بھی یہاں نہ آیا تو''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''مجھے بھی آپ کا چکر چلتا ہوا دکھائی نہیں دے رہا ہے عمران صاحب۔ آپ نے یہی چکر چلایا تھا ناکہ سروش ورما ہیلی کاپٹر لے کر یہاں آئے گا تو آپ اس کا بھی خاتمہ کر دیں گے اور پھر ہم اس کے ہیلی کاپٹر میں یہاں سے کافرستان کے لئے روانہ ہو جائیں گے''...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ لیکن سروش ورما آج کا کام کل پر ڈال دے گا اس کا مجھے اندازہ نہ تھا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اب کیا کرنا ہے''...... جولیا نے کہا۔

”ہمارے پاس برباد کرنے کے لئے وقت نہیں ہے۔ کافرستان کا میزائل اسٹیشن پاکیشیا پر میزائل فائر کرنے کے لئے تیار ہے۔ ہمیں یہ مشن انتہائی تیز رفتاری سے مکمل کرنا ہے اگر ہم یہاں اسی طرح باتیں کرتے اور پلاننگ بناتے رہ گئے تو کافرستانی کسی بھی وقت میزائل فائر کر سکتے ہیں جس کا نقصان ظاہر ہے پاکیشیا کو ہی ہوگا اس لئے میں تو یہی کہوں گا کہ اپنی پلاننگ اور چکر بازی چھوڑو اور جلد سے جلد کافرستان پہنچنے کی کوشش کرو“...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”یہ چکر تو واقعی کامیاب نہیں ہو سکا ہے لیکن شاید دوسرا چکر چل جائے“...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر چونک پڑے۔

”دوسرا چکر۔ کیا مطلب۔ اب یہ دوسرا چکر کون سا ہے“۔ جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

”چکر کم گھن چکر زیادہ ہے۔ بہرحال چکر یہ ہے کہ تم اگر یہاں سے چلے جاؤ تو تمہارے پیچھے میں صفدر کو نکاح خواں بنا کر اور باقی سب کو باراتی بنا کر جولیا سے چکر چلا سکتا ہوں۔ اگر یہ چکر چل گیا تو بعد میں جب تم ہمارے چکر کا سنو گے تو یقیناً تم چکر کھا کر گر جاؤ گے“...... عمران نے چکر کی گردان کرتے ہوئے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے جبکہ تنویر اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

”اور تمہارا کیا خیال ہے میں تمہارے چکر میں آ کر تمہیں ایسا چکر چلانے دوں گا“...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”تب پھر میرا چکر چلانے کا کیا فائدہ“...... عمران نے مایوسی بھرے لہجے میں کہا تو وہ سب بے اختیار ہنسنا شروع ہو گئے۔

”اب بتاؤ آگے کیا کرنا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”کوئی چکر چل ہی نہیں رہا تو پھر اور آگے کیا کر سکتا ہوں۔ تم ہی میرے رقیب رو سفید کو سمجھاؤ کہ یہ ہمارے کسی چکر میں آ جائے“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”عمران صاحب پلیز۔ معاملہ بہت نازک ہے اور ہم ابھی تک کافرستان ہی نہیں پہنچے ہیں۔ سوچیں اگر انہوں نے ڈی میزائل پلانٹ کو ٹارگٹ بنا لیا تو انہیں میزائل فائر کرنے میں دیر نہیں لگے گی اور ہمیں انہیں میزائل فائر کرنے سے ہر حال میں روکنا ہے“...... صفدر نے کہا۔

”کیسے روکیں ان میزائلوں کو“...... عمران نے کہا۔

”اس کے لئے ہمیں جلد سے جلد وہ میزائل اسٹیشن تباہ کرنا ہوگا جہاں پاکیشیا کے ڈی میزائل پلانٹ کو ٹارگٹ کیا گیا ہے“۔ صدیقی نے کہا۔

”اس میزائل اسٹیشن کی تباہی تو تم چاروں کی ذمہ داری ہے۔ یہ فیصلہ تو ہم پاکیشیا سے نکلنے سے پہلے ہی کر چکے تھے“...... عمران نے کہا۔

”آپ نے کہا تھا کہ ہم سب ایک ساتھ کافرستان جائیں گے اور کافرستان داخل ہونے کے بعد ہمارے اور آپ کے راستے الگ

ہوں گے۔ ابھی تک تو ہم آپ کے ساتھ سری لانکا میں ہی موجود ہیں''...... چوہان نے کہا۔

''تو کیا تمہارے پاس ایسا کوئی راستہ ہے کہ تم کافرستان پہنچ سکو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ کوئی راستہ ہے تو نہیں لیکن بنایا ضرور جا سکتا ہے''۔ صدیقی نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیسے راستہ بنا سکتے ہو تم کافرستان پہنچنے کے لئے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''اگر آپ ہمیں الگ کر دیں تو ہم کوئی نہ کوئی تو راستہ بنا ہی لیں گے''...... خاور نے کہا۔

''نہیں۔ تم لوگوں کو الگ کرنے سے ابھی کوئی فائدہ نہیں۔ تم الگ ہو کر کافرستان جانے کی کوشش کرو گے تو اس میں خاصا وقت لگ جائے گا۔ یہ بات اب بھی طے ہے کہ ہم ایک ساتھ کافرستان داخل ہوں گے۔ کافرستان پہنچتے ہی تم اپنے راستے پر ہو لینا اور ہم اپنے راستے پر چلے جائیں گے''...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''تو کیا اب ہمیں اس سروش ورما کے یہاں آنے کا انتظار کرنا پڑے گا''...... صالحہ نے کہا۔

''مجھے اب اس بات کا یقین نہیں ہے کہ سروش ورما یہاں آئے گا۔ اس کے لہجے میں مجھے شک کی پرچھائیاں محسوس ہو رہی تھیں۔

شاید راول سوبھاش کے انداز میں بات کرتے ہوئے مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے جسے اس نے نوٹ کر لیا ہے اس لئے وہ یہاں آنے میں ٹال مٹول کر رہا ہے۔ جبکہ میرا ارادہ تھا کہ ہم اس کے ہیلی کاپٹر میں کافرستان جائیں گے لیکن اب ایسا ہوتا دکھائی نہیں دے رہا ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''تمہارے خیال میں اگر سروش ورما کو شک ہو گیا ہے تو وہ یہاں کسی اور مسلح گروپ کو بھی بھیج سکتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ وہ ایسا ہی کرے گا''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر ہمارا یہاں رکنا واقعی خطرناک ہو سکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اس لئے اب ہمیں ان سب کو اسی حالت میں چھوڑ کر یہاں سے نکلنا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن اب ہم یہاں سے جائیں گے کہاں''...... صالحہ نے پوچھا۔

''ہمیں رات ہونے کا انتظار کرنا ہے۔ رات ہوتے ہی ہم ساندری گھاٹ پہنچ جائیں گے۔ اس وقت تک ہمیں یہاں کسی اور خالی کوٹھی کو تلاش کرنا پڑے گا اور یہاں خالی رہائش گاہوں کی کمی نہیں ہے''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب عمران کے کہنے پر اٹھ کھڑے ہوئے اور تھوڑی ہی دیر میں وہ اس رہائش گاہ سے نکلے جا رہے تھے۔

سیاہ رنگ کا ہیلی کاپٹر جس پر کافرستان سیکرٹ سروس کا مخصوص مونوگرام . ہوا تھا سمندر سے پانچ سو فٹ کی بلندی پر نہایت تیزی سے رات کے اندھیرے میں سری لانکا کے انٹرنیشنل بارڈر کی جانب اُڑا جا رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر میں پائلٹ اور شاگل کے سوا کوئی موجود نہ تھا۔ شاگل، ہیلی کاپٹر کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

سامنے ڈیش بورڈ پر ایک کمپیوٹرائزڈ اسکرین نصب تھی جس پر سمندر کا نقشہ بنا ہوا تھا اور اس نقشے میں سرخ رنگ کا ایک نقطہ سا ایک لکیر پر رینگتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نقطے کے اوپر بلیک سی لکھا ہوا تھا۔ اسکرین پر اس ریڈ سپاٹ کے سوا اور کچھ دکھائی نہ دے رہا تھا۔ شاگل کی نظریں اسی ریڈ سپاٹ پر جمی ہوئی تھیں اور وہ بے حد پرجوش اور خوش دکھائی دے رہا تھا۔

شاگل نے کوسٹ گارڈز کے کمانڈر سے تفصیلی ملاقات کی تھی۔ اس نے کمانڈر سے کھل کر بات کی تھی اور اسے کافرستان کے وسیع

تر مفاد کا کہہ کر اس بات کے لئے آمادہ کر لیا تھا کہ وہ سمندر میں انٹرنیشنل بارڈر کے پاس ایک لانچ کو بذات خود نشانہ بنانا چاہتا ہے۔ اس نے کمانڈر کو بتایا تھا کہ وہ لانچ نہ صرف اسمگلروں کی لانچ ہے جس میں اسلحہ اور منشیات کی بڑی مقدار موجود ہے بلکہ اس لانچ میں اسمگلروں کے ساتھ پاکیشیائی جاسوس بھی چھپے ہوئے ہیں جنہیں ہلاک کرنا اس کا اولین فرض ہے۔ چونکہ شاگل کے پاس کافرستانی پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر کا خصوصی اجازت نامہ تھا کہ وہ کافرستان کے کسی بھی شعبے اور کسی بھی ادارے کے خلاف بغیر وارنٹ کے کارروائی کر سکتا ہے اور تمام سول اور ملٹری اداروں سے مکمل مدد حاصل کر سکتا ہے اور اس اجازت نامے کی رو سے تمام ادارے اس کی مدد کرنے کے پابند تھے اس لئے بھلا کمانڈر اسے اس کارروائی سے کیسے روک سکتا تھا۔

شاگل یہ کارروائی کمانڈر کو بغیر اطلاع دیئے بھی کر سکتا تھا لیکن چونکہ انٹرنیشنل بارڈر کا معاملہ تھا اس لئے اس نے کوسٹ گارڈز کے کمانڈر کو اس بات سے آگاہ کرنا ضروری سمجھا تھا۔ وہ اس لانچ کو ہیلی کاپٹر سے نشانہ بنانا چاہتا تھا۔ لانچ کو نشانہ بنانے کے بعد اسے لانچ سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں نکالنے کے لئے لامحالہ کوسٹ گارڈز کی بھی ضرورت پڑتی تھی اس لئے اس نے کوسٹ گارڈز کے کمانڈر سے بات کر کے سارے انتظامات مکمل کرا لئے تھے اور پھر وہ ہیلی کاپٹر لے کر رات کے اندھیرے میں سمندر

کی طرف پرواز کرنا شروع ہو گیا۔ شاگل کے کہنے پر ہیلی کاپٹر کی لائٹس آف کر دی گئی تھیں۔ ہیلی کاپٹر میں صرف وہی اسکرین روشن تھی جو بلیک سی لانچ کو ٹریک کر رہی تھی۔ چونکہ پائلٹ سمندر کی سطح سے پانچ سو فٹ بلند تھا اس لئے وہ اطمینان سے ہیلی کاپٹر اُڑا رہا تھا۔

''کتنی دور ہے یہ لانچ ابھی''...... شاگل نے پائلٹ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''اس لانچ سے ابھی ہم پانچ سو ناٹیکل دور ہیں جناب''۔ پائلٹ نے جواب دیا۔

''اور ہم اس تک کتنی دیر میں پہنچ جائیں گے''...... شاگل نے پوچھا۔

''دو گھنٹے سے زائد وقت لگے گا جناب لیکن اگر آپ اجازت دیں تو میں سپیڈ ڈبل کر کے ایک گھنٹے میں پہنچ سکتا ہوں''...... پائلٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تو پوچھ کیوں رہے ہو نانسنس۔ رفتار بڑھاؤ اور ایک گھنٹے سے بھی پہلے اس لانچ تک پہنچ سکتے ہو تو پہنچو۔ میں جلد سے جلد اس لانچ کو تباہ کرنا چاہتا ہوں''...... شاگل نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''اگر ہمیں سپیڈ ڈبل کرنی ہے تو اس لئے ہمیں ہیلی کاپٹر مزید بلندی پر لے جانا ہو گا جناب''...... پائلٹ نے شاگل کا سخت اور سرد لہجہ سن کر سہمی ہوئی آواز میں کہا۔

''تو کیا مسئلہ ہے۔ لے جاؤ بلندی پر''...... شاگل نے کہا۔

''اگر ہم زیادہ بلندی پر گئے تو سری لانکا کا راڈار ہمیں آسانی سے چیک کر سکتا ہے جناب۔ اسی لئے میں کم بلندی پر پرواز کر رہا ہوں تاکہ سری لانکا اور بارما کا راڈار ہمیں چیک نہ کر سکیں''۔ پائلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''چیک کرتا ہے تو کرتا رہے کوئی بھی راڈار۔ ہمیں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ کافرستانی حکومت کی طرف سے سری لانکا اور بارما کے راڈارز سیکشن کو ہمارے ہیلی کاپٹر کی اطلاع دی جا چکی ہے اور انہیں بتایا جا چکا ہے کہ ہم ایک انٹرنیشنل اسمگلر کے خلاف کارروائی کرنے جا رہے ہیں۔ وہ ہمارے ہیلی کاپٹر کو نشانہ نہیں بنائیں گے سمجھے تم۔ نانسنس''...... شاگل نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ پھر ٹھیک ہے جناب۔ میں تو اسی خطرے کے پیش نظر زیادہ بلندی پر نہیں جا رہا تھا کہ کہیں بارما اور سری لانکا ہم پر حملہ نہ کر دے''...... پائلٹ نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

''تو کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو نانسنس کہ میں یہ سب انتظامات کئے بغیر یہاں آ جاؤں گا۔ نانسنس''...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سس۔ سس سوری چیف''...... پائلٹ نے سہم کر کہا۔

''لے جاؤ بلندی پر ہیلی کاپٹر اور اس کی رفتار بڑھاؤ۔ فوراً''۔ شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کو مزید بلندی

پر لے جانا شروع کر دیا۔ ایک ہزار فٹ سے زیادہ بلندی پر آتے ہی اس نے ہیلی کاپٹر کی رفتار دوگنی کر دی اور ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھنے لگا۔ شاگل کو آر ڈی پر غصہ آ رہا تھا جس نے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے لانچ میں پہنچنے کی اب تک اطلاع نہ دی تھی۔ اس نے آر ڈی کو حکم دیا تھا کہ وہ سانڈری گھاٹ پر عمران اور اس کے ساتھیوں کا انتظار کرے گا اور جب وہ لانچ میں سوار ہو جائیں گے تو وہ فوراً اسے اطلاع دے گا لیکن آر ڈی نے اسے ابھی تک کوئی کال نہ کی تھی۔ چیف شاگل نے خود اس سے کئی بار رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن آر ڈی کا سیل فون آف جا رہا تھا جس کی وجہ سے چیف شاگل کا غصہ اور زیادہ بڑھ گیا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے بلندی پر جاتے اور اس کی رفتار تیز ہوتے دیکھ کر چیف شاگل نے جیب سے سیل فون نکالا اور ایک بار پھر آر ڈی سے رابطہ کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ اس نے نمبر پریس کئے اور کالنگ بٹن پریس کر کے سیل فون کان سے لگا لیا۔ دوسری طرف بیل بجنے کی بجائے کمپیوٹرائزڈ آواز سنائی دی کہ مطلوبہ صارف کا نمبر آف ہے۔

”یہ نانسنس آر ڈی کو کیا ہو گیا ہے۔ اس نے اپنا سیل فون کیوں آف کر رکھا ہے“...... شاگل نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے ایک دو بار آر ڈی سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس سے رابطہ نہ ہو سکا۔ شاگل نے غصے سے سیل فون بند کیا اور

اسے جیب میں ڈال لیا۔

”میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹھکانے لگا کر جب واپس جاؤں گا تب اس نانسنس سے بات کروں گا کہ جب مجھے اس کی اشد ضرورت تھی تو اس نے سیل فون کیوں آف کر رکھا تھا۔ میں اس نانسنس کو گولی مار دوں گا“...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ہیلی کاپٹر تیزی سے اُڑا جا رہا تھا اور اب فاصلہ تیزی سے سمٹتا جا رہا تھا۔

”ہم اس لانچ کے قریب پہنچنے والے ہیں سر“...... پائلٹ نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا تو شاگل چونک کر اسکرین پر اس سرخ نشان کو دیکھنے لگا جو اب تیزی سے سپارک کرنا شروع ہو گیا تھا۔

”اب ہیلی کاپٹر کی بلندی کم کرو“...... شاگل نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا کر ہیلی کاپٹر کو نیچے لانا شروع کر دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں ہیلی کاپٹر سطح سمندر سے تین سو فٹ کی بلندی پر آ گیا۔ اس نے ہیلی کاپٹر کی رفتار میں بھی نمایاں کمی کر دی تھی۔ شاگل کی نظریں دور تک ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر پر جمی ہوئی تھیں۔ جو چاند کی روشنی میں چمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

”ہیلی کاپٹر کی رفتار اور کم کر دو۔ بلیک سی لانچ دکھائی دے تو ہیلی کاپٹر کو اس سے اس قدر فاصلے پر رکھنا کہ لانچ میں موجود افراد کے پاس اگر اسلحہ ہو تو وہ اس سے ہیلی کاپٹر کو نشانہ نہ بنا سکیں“...... شاگل نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے ہیلی

کاپٹر کی رفتار اور کم کر دی۔ تھوڑی دیر بعد شاگل کو سمندر میں سیاہ رنگ کا ایک دھبہ سا دکھائی دیا جو تیزی سے سمندر کے پانی کو چیرتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔

''یہ ہے وہ لانچ سر جس کا نام بلیک سی ہے''...... پائلٹ نے انگلی سے سمندر میں دوڑتے ہوئے سیاہ دھبے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''مجھے نظر آ رہا ہے۔ میں اندھا نہیں ہوں''...... شاگل نے غرا کر کہا تو پائلٹ ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

''ہیلی کاپٹر اس لانچ سے کتنے فاصلے پر ہے''...... شاگل نے پوچھا۔

''آٹھ سو میٹر کا فاصلہ ہے جناب''...... پائلٹ نے جواب دیا۔

''کیا یہ لانچ فائرنگ رینج میں ہے''...... شاگل نے پوچھا۔

''یس چیف۔ ہم ایک ہزار میٹر سے بھی لانچ پر فائرنگ کر سکتے ہیں''...... پائلٹ نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ اب تم لانچ کو اپنے نشانے پر لو اور اس کے چاروں طرف گھومتے ہوئے فائرنگ کرو''...... شاگل نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ آگے بڑھانا شروع کر دیا۔ ہیلی کاپٹر کے نیچے لگی ہوئی گنوں کے دہانے حرکت میں آئے اور گنیں گھومتی ہوئیں لانچ کی طرف جھکنا شروع ہو گئیں۔ شاگل کے کہنے پر پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کی فلڈ لائٹ آن

کر دی تھی جس سے سمندر کا خاصا بڑا حصہ روشن ہو گیا تھا۔ پائلٹ نے فلڈ لائٹ کا وسیع دائرہ سمندر میں دوڑتی ہوئی لانچ پر ڈالنا شروع کر دیا تھا اور اب یہ دائرہ لانچ کے ساتھ دوڑتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ شاگل نے سامنے پڑی ہوئی نائٹ ٹیلی اسکوپ اٹھائی اور آنکھوں پر لگا کر اسے لانچ کی طرف ایڈجسٹ کرنے لگا۔ لانچ پر موجود افراد نے شاید گن شپ ہیلی کاپٹر دیکھ لیا تھا اس لئے وہ عرشے سے غائب ہو گئے تھے اور لانچ پر کوئی ایک فرد بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا لیکن اب لانچ کی رفتار اور زیادہ تیز ہو گئی تھی۔

''ہونہہ۔ تو سب چھپ گئے ہیں''...... شاگل نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ ہیلی کاپٹر چونکہ لانچ کے گرد گھوم رہا تھا اس لئے شاگل اب اس کے ایک ایک حصے کو ٹیلی نائٹ اسکوپ سے دیکھ سکتا تھا۔

''لانچ نشانے پر ہے جناب''...... پائلٹ نے ٹارگٹ میٹر کی طرف دیکھتے ہوئے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا تو شاگل نے فوراً ایک لیور کو پکڑ لیا جس پر سرخ رنگ کا ایک بٹن لگا ہوا تھا۔ بٹن شیشے کے کور میں تھا۔ شاگل نے انگوٹھے سے کور اٹھایا اور سرخ بٹن پر انگوٹھا رکھ دیا۔ ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ آگے بڑھتا ہوا لانچ کے گرد چکر لگا رہا تھا۔ خالی لانچ دیکھ کر شاگل نے ہونٹ بھینچ رکھے تھے۔

''تم لانچ میں کہیں بھی چھپ جاؤ عمران لیکن اب تم مجھ سے نہیں بچ سکو گے''...... شاگل نے کہا اور یہ کہتے ہی اس نے لیور پر

لگا ہوا سرخ بٹن انگوٹھے سے پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا اسی لمحے ہیلی کاپٹر کے نیچے لگی ہوئی ہیوی مشین گنوں کے دہانے کھل گئے اور شعلوں کی لمبی لکیریں سی نکل کر لانچ کی طرف بڑھیں اور لانچ پر تواتر کے ساتھ گولیاں برسنا شروع ہو گئیں۔ ہیلی کاپٹر کا پائلٹ نہایت مشاق معلوم ہو رہا تھا وہ سمندر میں دوڑتی ہوئی تیز رفتار لانچ کے گرد ہیلی کاپٹر کو اس قدر تیزی سے گھما رہا تھا کہ مشین گنوں سے نکلنے والی گولیاں ٹھیک لانچ پر پڑ رہی تھیں اور لانچ کے مختلف حصوں کے پرخچے اُڑتے دکھائی دے رہے تھے۔ شاگل کافی دیر تک لانچ پر فائرنگ کرتا رہا پھر اس نے لیور کے ساتھ لگا ہوا ایک اور بٹن پریس کیا تو ہیلی کاپٹر سے یکے بعد دیگرے دو سرخ رنگ کے میزائل نکلے اور آگ اگلتے ہوئے لانچ سے ٹکرائے۔ دو زور دار دھماکے ہوئے اور لانچ کے پرخچے اُڑتے دکھائی دیئے۔ آگ کا ایک طوفان سا اٹھا تھا جس نے فوراً ہی سیاہ دھویں کی شکل اختیار کر لی اور دھواں تیزی سے بلند ہوتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد سمندر میں لانچ کے جلتے ہوئے ٹکڑے دکھائی دیئے۔ شاگل کے کہنے پر پائلٹ ہیلی کاپٹر اور نیچے لے گیا اور شاگل جلتے ہوئے لانچ کے ٹکڑوں پر مسلسل فائرنگ کرنا شروع ہو گیا۔ وہ پانی میں گولیاں برسا رہا تھا تاکہ اگر عمران اور اس کے ساتھی یا پھر لانچ کا عملہ لانچ پر ہونے والے حملے سے پہلے پانی میں کود گیا ہو تو وہ بھی اس فائرنگ کی زد میں آ جائے۔ شاگل کا ہاتھ اس وقت تک

بٹن پر رہا جب تک مشین گنوں کی ساری گولیاں نہ ختم ہو گئیں۔ جب مشین گنوں سے گولیوں کی بوچھاڑ نکلنا بند ہو گئی تو اس نے بٹن سے ہاتھ ہٹا لیا۔

''ہیلی کاپٹر کو مزید نیچے لے جاؤ۔ دیکھو کوئی لاش سطح پر آئی ہے یا نہیں''...... شاگل نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور ہیلی کاپٹر مزید نیچے لے آیا۔ فلڈ لائٹ کی روشنی میں سمندر کے پانی پر تیرتے ہوئے لانچ کے ٹکڑے اور بہت سا سامان واضح دکھائی دے رہا تھا لیکن وہاں کوئی انسانی لاش دکھائی نہ دے رہی تھی البتہ سمندر کا پانی کئی جگہوں سے سرخ ہو رہا تھا اور جگہ جگہ انسانی اعضاء دکھائی دے رہے تھے۔ خون کی سرخی اور انسانی اعضاؤں کو دیکھ کر شاگل کی آنکھوں میں کامیابی کی چمک ابھر آئی تھی۔

''لگتا ہے سب کے سب لانچ کے ساتھ ٹکڑوں میں تبدیل ہو گئے ہیں جناب''...... پائلٹ نے کہا۔

''ہاں''...... شاگل نے کہا۔ پھر وہ کافی دیر تک سمندر کی سرچنگ کرتا رہا لیکن جب اسے وہاں سوائے لاشوں کے ٹکڑوں کے اور کچھ دکھائی نہ دیا تو اس نے پائلٹ کو ہیلی کاپٹر واپس لے جانے کا حکم دیا۔ پائلٹ نے ہیلی کاپٹر بلند کیا اور پھر اس کا رخ اسی سمت موڑ لیا جس طرف سے وہ آیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں ہیلی کاپٹر نہایت بلندی پر آ کر تیزی سے اسی جانب اُڑتا چلا گیا جس طرف سے آیا تھا۔ شاگل کے چہرے پر کامیابی اور کامرانی کی چمک دکھائی دے

رہی تھی۔ اس کا دل چیخ چیخ کر اسے یقین دلا رہا تھا کہ اس بار آخر کار اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس نے جس طرح لانچ پر فائرنگ کی تھی اور پھر میزائل مار کر لانچ تباہ کی تھی ان سے لانچ میں موجود کسی بھی فرد کا زندہ بچ جانا ناممکن تھا۔ شاگل کو یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی لانچ میں کسی بھی خفیہ جگہ چھپے ہوئے ہوں وہ یقینی طور پر تباہی کی زد میں آ کر ہلاک ہو چکے ہوں گے۔ سمندر میں پیدا ہونے والی خون کی سرخی اور انسانی لاشوں کے اعضاء اس بات کے ثبوت تھے کہ لانچ میں موجود کوئی بھی فرد زندہ نہ بچا ہو گا اور آخر کار شاگل کی دیرینہ خواہش پوری ہو گئی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہ اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر سکے اس لئے وہ بے حد خوش تھا۔

عمران اور اس کے ساتھوں نے ایک اور خالی رہائش گاہ تلاش کر لی تھی۔ یہ رہائش گاہ ان دونوں رہائش گاہوں سے کافی دور اور نئے علاقے میں تھی جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے خیال کے مطابق انہیں کوئی آسانی سے تلاش نہ کر سکتا تھا۔ ویسے بھی اس بار وہ نہایت احتیاط کے ساتھ یہاں آئے تھے۔ وہ اس رہائش گاہ کو دیکھنے کے بعد آگے نکل گئے تھے اور پھر وہ رہائش گاہ کے عقب سے دیواریں پھاند کر اندر داخل ہوئے تھے۔ عقب میں کوئی موجود نہ تھا اس لئے وہ مطمئن تھے کہ اس بار انہیں کسی نے اس رہائش گاہ میں داخل ہوتے نہ دیکھا ہو گا۔

"جس طرح سے مادام رادھا کے ساتھیوں نے ہمیں ٹریس کر لیا تھا کیا یہ ممکن نہیں کہ اسی طرح شاگل کو بھی اس بات کا علم ہو گیا ہو کہ ہم کہاں موجود ہیں اور کس راستے سے کافرستان داخل ہونے کا پروگرام بنا رہے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے عمران سے مخاطب ہو کر

کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ شاگل جیسے پاگل سے یہ بات واقعی چھپی نہیں رہ سکتی کہ ہم سری لانکا میں موجود ہیں۔ اس نے سیکرٹ سروس کے کئی نئے سیکشن بنائے ہیں جن میں سے اس کے کئی سیکشن بارما اور سری لانکا میں بھی موجود ہیں۔ مادام رادھا اگر ہمارے بارے میں اس حد تک پتہ چلا سکتی ہے کہ ہم کہاں پر موجود ہیں تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ شاگل کو ہماری یہاں موجودگی کا علم نہ ہوا ہو۔ وہ مادام رادھا سے اور مادام رادھا اس سے بے حد خار کھاتے ہیں اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اس معاملے میں اب بھی ان دونوں کے درمیان ٹھن گئی ہو گی کہ ان میں سے ہمیں کون ہلاک کر کے اعزاز حاصل کرے گا۔

مادام رادھا، شاگل پر نظر رکھ رہی ہو گی اور شاگل کی نظریں مادام رادھا کی ہر موومنٹ پر ہوں گی اور وہ اس کے بارے میں ساری معلومات حاصل کر رہا ہو گا۔ دونوں کی یہی کوشش ہو گی کہ اس معرکے میں اسے ہی کامیابی ملے اور وہ ہماری ہلاکت کا اعزاز حاصل کر سکے۔ شاگل کے بارے میں مجھے معلوم ہے۔ اگر اسے اس بات کی اطلاع مل گئی کہ ہم سری لانکا میں موجود ہیں تو اسے اس بات کا بھی یقین ہو گا کہ ہم سری لانکا سے سمندری راستے سے کافرستان پہنچنے کی کوشش کریں گے اس لئے وہ یقینی طور پر سری لانکا

میں موجود اپنے سیکشن گروپ کو حرکت میں لائے گا اور یہ معلوم کرا لے گا کہ سری لانکا سے کون سا اسمگلر کن انسانوں کی کافرستان اسمگلنگ کر رہا ہے۔ اگر اسے کاکروچ کی ٹپ مل گئی تو وہ اس بات کی بھی پرواہ نہیں کرے گا کہ کاکروچ کا تعلق سری لانکا سے ہے۔ وہ کاکروچ کو دبوچ لے گا اور پھر اس کے لئے یا اس کے آدمیوں کے لئے کاکروچ سے یہ اگلوانا مشکل ثابت نہ ہو گا کہ ہم کس لانچ سے کافرستان پہنچنا چاہتے ہیں۔

ایک بار شاگل کو اس لانچ کی معلومات مل گئیں تو وہ اس لانچ کو خود تباہ کرنے کے لئے پہنچ جائے گا"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"کیا کاکروچ تمہارے اصل نام سے واقف ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ لیکن میں نے حوالے کے طور پر اسے اپنا نام پرنس آف ڈھمپ بتایا تھا اور شاگل جانتا ہے کہ پرنس آف ڈھمپ کون ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تب تو واقعی مشکل ہو جائے گی"...... صفدر نے کہا۔

"اس صورت میں ہمارے لئے بلیک سی لانچ سے سفر کرنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ صرف عمران کی سوچ ہے کہ شاگل کو کاکروچ کا علم ہو جائے گا اور وہ اس کا منہ کھلوانے کی کوشش کرے گا۔ کیا کاکروچ

اتنا ہی گیا گزرا ہے کہ وہ اپنے بزنس سیکرٹس کے بارے میں شاگل یا اس کے آدمیوں کو آسانی سے بتا دے گا''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''شاگل کے بارے میں تم جانتے ہو کہ وہ کس قدر شکی مزاج انسان ہے۔ اس کے سامنے پرنس آف ڈھمپ کا نام آنے کی دیر ہے اس کے بعد وہ کاکروچ سے اصلیت اگلوانے کے لئے اسے ادھیڑ کر رکھ دے گا''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر کیا کریں۔ کیا ہم اسی طرح یہاں سری لانکا میں ہی بیٹھے رہیں گے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر ہم مشن کیسے پورا کریں گے''۔ صدیقی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کافرستانی میزائل فکسڈ ہیں کافرستان کسی بھی وقت پاکیشیا کے ڈی میزائل پلانٹ کو نشانہ بنانے کے لئے میزائل فائر کر سکتا ہے اور ہم ابھی تک کافرستان میں داخل ہونے کی پلاننگ ہی بنا رہے ہیں''...... چوہان نے بھی متفکر لہجے میں کہا۔

''جب تک کافرستان کو اسپیس سنٹر سے ڈی میزائل پلانٹ کا ٹارگٹ نہیں مل جاتا اس وقت تک وہ پاکیشیا پر میزائل فائر نہیں کریں گے اور اس کے لئے شوگرانی سیٹلائٹ سنٹر دن رات کام کر رہے ہیں تاکہ وہ کافرستان کو اس وقت تک ڈاج دیتے رہیں جب تک ہم ان کے میزائل اسٹیشن اور خاص طور پر اسپیس سنٹر کو تباہ نہیں کر دیتے''...... عمران نے جواب دیا۔

''لیکن وہ کافرستان کو کب تک ڈاج دیتے رہیں گے۔ تم نے ہی بتایا تھا کہ کافرستانی سائنس دان چند ہی دنوں میں اس بات کا پتہ چلا لیں گے انہیں کس طرح ڈاج دیا جا رہا ہے۔ اس ڈاجنگ سسٹم کے بارے میں پتہ چلتے ہی وہ اسے ختم کر دیں گے اور پھر ان کے لئے اصل ٹارگٹ کا پتہ چلانا مشکل ثابت نہ ہو گا''۔ جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ ہونا تو ایسا ہی ہے لیکن شوگرانی ڈاجنگ سسٹم کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے کافرستانی سائنس دانوں کو بہت محنت کرنی پڑے گی اور ان کی یہ محنت دو سے تین ہفتوں تک محیط ہو گی تب جا کر وہ اس ڈاجنگ سسٹم کا پتہ چلا سکیں گے اور پھر اس ڈاجنگ سسٹم کا توڑ کرنے میں بھی انہیں اتنا ہی وقت درکار ہو گا۔ اس لحاظ سے ہمارے پاس چار ہفتوں کا وقت ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہم اس سے پہلے ہی مشن مکمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''جب ہم یہاں سے نکل کر کافرستان پہنچیں گے تب ہی ہم مشن مکمل کر سکیں گے۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے جیسے ہم یہاں بس کافرستان پہنچنے کے لئے سوچتے ہی رہ جائیں گے اور کسی کافرستانی ایجنسی کا شکار بن جائیں گے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہم اتنا تر نوالہ نہیں ہیں جو کافرستان کی کوئی بھی ایجنسی ہمیں نگل سکے۔ تم عمران پر بھروسہ رکھو۔ یہ جو بھی کرے گا ہمارے بھلے

کے لئے ہی کرے گا‘‘...... جولیا نے تنویر کے ریمارکس پر اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

’’اسے دوسروں کا نہیں صرف اپنا ہی مفاد عزیز ہوتا ہے‘‘۔ تنویر نے اسی انداز میں کہا۔

’’اپنا مفاد۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ عمران صاحب کو ہمارا نہیں صرف اپنا مفاد عزیز ہے‘‘...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’اور نہیں تو کیا۔ یہ صرف وہی کرتا ہے جو اس کے ذہن میں ہوتا ہے اور ہمیں بھی اپنے پیچھے دوڑائے پھرتا ہے اور ہم بس اس کے دم چھلے ہی بنے رہ جاتے ہیں‘‘...... تنویر نے اسی انداز میں کہا۔

’’ایسی بات نہیں ہے۔ عمران صاحب کو ہماری زندگیوں کی بھی فکر رہتی ہے اور یہ اس کوشش میں بھی رہتے ہیں کہ ہم سب مل کر مشن مکمل کریں اور پاکیشیا کے خلاف جو بھی دشمن سر اٹھانے کی کوشش کرے ہم سب مل کر اس دشمن کا سر کچل سکیں‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

’’یہ تم سب کی سوچ ہو گی۔ میری نہیں‘‘...... تنویر نے اسی انداز میں کہا۔

’’تو تمہاری سوچ کیا ہے‘‘...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

’’ہم اس کے ساتھ جتنی بھی محنت کریں اور جتنی بھی بھاگ دوڑ

کریں۔ جس قدر مرضی کامیابیاں حاصل کریں ہر مشن کا آخر میں کریڈٹ یہی لے جاتا ہے اور سب یہی سمجھتے ہیں کہ عمران اگر ہمارے ساتھ نہ ہو تو ہم کوئی بھی مشن مکمل نہ کر سکیں گے۔ ہماری حاصل کی ہوئی کامیابی بھی اس کی کامیابی کہلاتی ہے‘‘۔ تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

’’ہمارا مقصد دشمن اور اس کے عزائم کے خلاف کامیابی حاصل کرنا ہوتا ہے۔ وہ کامیابی ہم حاصل کریں یا عمران اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور ہم پاکیشیائی ایجنٹ ہیں جن کا مقصد ملک و قوم کا دفاع اور ان کے مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔

اگر ہم ایک دوسرے سے کریڈٹ حاصل کرنے کے چکروں میں پڑ جائیں تو پھر ہمارے لئے کامیابی حاصل کرنا تو دور کی بات ہے ہم ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اس لئے ایسے فضول اور احمقانہ خیالات اپنے ذہن سے نکال دو کہ عمران جو کچھ کرتا ہے اپنے مفاد کے لئے کرتا ہے اور اس بات کا تمہیں ایک بار نہیں ہزار بار تجربہ ہو چکا ہے کہ عمران خود سے زیادہ ہماری جانوں کی فکر کرتا ہے اور ہمیں ذرا سی بھی چوٹ لگے تو یہ سب کچھ بھول کر ہماری زندگی اور خیر و عافیت کے لئے دیوانہ ہو جاتا ہے۔ یہ بھی مت بھولو کہ عمران کی وجہ سے ہی ہم سینکڑوں بار یقینی موت سے بھی بچ چکے ہیں‘‘...... جولیا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

’’بحث کیوں کر رہی ہو۔ تنویر میرے جس مفاد کا ذکر کر رہا ہے

اس کے بارے میں تم میں سے کسی کو سمجھ ہی نہیں آ رہی ہے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا جو اتنی دیر سے خاموش تھا۔

''کیا مطلب''...... جولیا نے چونک کر کہا۔ باقی سب بھی حیرت سے عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

''جس طرح میں تنویر کو رقیب روسفید کہتا ہوں اسی طرح یہ بھی مجھے اپنا رقیب ہی سمجھتا ہے اب یہ اس کے سمجھنے کی بات ہے کہ یہ مجھے رقیب روسفید سمجھتا ہے یا رقیب روسیاہ۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ میرے راستے سے ہٹ جائے اور اسی طرح یہ بھی چاہتا ہے کہ میں اس کے راستے کا کانٹا نہ بنوں کیوں تنویر''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''فضول سوچ ہے تمہاری''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''تمہاری کوئی بھی بات میری سمجھ میں نہیں آئی''...... جولیا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''تمہاری سمجھ میں یہ ساری باتیں تب آئیں گی جب صفدر یار جنگ بہادر خطبہ نکاح یاد کر لے گا اور پھر یہ اس کی صوابدید پر ہو گا کہ یہ تم سے کس کا نکاح پڑھواتا ہے''...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''کیا بکواس کر رہے ہو''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''بکواس نہیں۔ حقیقت بیان کر رہا ہوں۔ نہیں یقین تو پوچھ لو تنویر سے''...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ کیا کہہ رہا ہے تنویر''...... جولیا نے تنویر کو غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔

''اس کی باتوں پر تم یقین کر سکتی ہو میں نہیں۔ میں تو صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ ہم بلا وجہ یہاں اپنا وقت برباد کر رہے ہیں۔ جبکہ ہمیں جلد سے جلد کافرستان پہنچ جانا چاہئے''...... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیا تمہارے پاس ایسا کوئی طریقہ ہے کہ ہم یہاں سے کسی کی نظروں میں آئے بغیر کافرستان منتقل ہو سکیں''...... عمران نے اس بار اس کی طرف سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں ہے ایک راستہ''...... تنویر نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''کون سا راستہ ہے۔ بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''سری لانکا کی بجائے اگر ہم بارما چلے جائیں تو وہاں سے کسی بھی مچھیرے کی لانچ یا موٹر بوٹ میں ہم بھی مچھیرے بن کر کافرستان جا سکتے ہیں۔ بارما اور کافرستان کے مچھیرے اسمگلنگ کرنے کے لئے راستے میں ایک سے دوسری لانچ میں آسانی سے منتقل ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں منہ مانگا معاوضہ دیا جائے تو وہ غیر ملکیوں کو بھی کافرستان سے بارما اور بارما سے کافرستان منتقل کر سکتے ہیں۔ میں ایک ایسے آدمی کو جانتا ہوں جس کا تعلق انڈر ورلڈ سے ہے لیکن وہ بارمائیوں کو خاص طور پر انتہائی راز داری سے کافرستان

منتقل کرتا رہتا ہے۔ اس کا نام کامبا ہے اور میں نے پاکیشیا میں اس کی ایک بار مدد کی تھی۔ اس لئے وہ میرا احسان مند ہے اس نے مجھ سے کہا تھا کہ بار ما میں مجھے اس سے کبھی بھی اور کسی بھی مدد کی ضرورت پڑے تو میں اس سے ایک بار رابطہ کر لوں۔ وہ ہر ممکن طریقے سے میری مدد کرے گا۔ میں نے اسے اپنا نام نہیں بتایا تھا لیکن چونکہ میں نے اس کی بھرپور مدد کی تھی اس لئے وہ مجھے گڈ مین کے طور پر جانتا ہے''...... تنویر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ مین۔ وہ تو تم ہو بس میرے معاملے میں ہی تم ہمیشہ بیڈ مین بن جاتے ہو۔ کیا تمہارے پاس اس کامبا کا کوئی پتہ یا فون نمبر ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میرے پاس اس کا فون نمبر ہے''...... تنویر نے کہا۔

''تو کرو اس سے رابطہ۔ اگر وہ ہمارا کام کر سکتا ہے تو ہم اسے منہ مانگا معاوضہ دے سکتے ہیں''...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے جیب سے اپنا ڈی فون نکالا اور اس پر تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''کامبا کلب''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ چونکہ تنویر نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا اس لئے یہ آواز ان سب نے بھی سن لی تھی۔

''پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ کامبا سے بات کراؤ''...... تنویر نے کرخت لہجے میں کہا۔

''تمہارا نام''...... دوسری طرف سے اسی لہجے میں پوچھا گیا۔

''گڈ مین''...... تنویر نے کہا تو ان سب کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

''گڈ مین۔ یہ کیسا نام ہے۔ اپنا اصل نام بتاؤ''...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''تم کامبا کو بتاؤ کہ پاکیشیا سے اس کے دوست گڈ مین کی کال ہے جس نے اس کی جان بچائی تھی۔ اسے خود ہی پتہ چل جائے گا کہ میں کون ہوں۔ سنو اگر تم نے میری کامبا سے بات نہ کرائی اور کامبا کو پتہ چلا کہ میں نے اسے کال کیا تھا اور تم نے اسے نہیں بتایا تھا تو وہ تمہاری دوسری کوئی بات نہیں سنے گا اور تمہیں گولی مار دے گا۔ سمجھے تم''...... تنویر نے انتہائی سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ ہولڈ کرو''...... دوسری طرف سے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا گیا۔ یہ شاید تنویر کے سرد اور سخت لہجے کا اثر تھا۔

''گڈ مین۔ کیا تم واقعی گڈ مین بول رہے ہو''...... دوسری طرف سے چند لمحوں بعد ایک تیز اور انتہائی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

عمران اور اس کے ساتھی یہ سن کر چونک پڑے کہ بولنے والے نے افریقی زبان میں بات کی تھی۔

''ہاں۔ میں گڈ مین ہی بول رہا ہوں''...... تنویر نے بھی افریقی زبان میں کہا۔

''اوہ اوہ۔ میرے ہمدرد، میرے محسن، میرے دوست کہاں ہو

تم۔ اتنے عرصے بعد تمہیں میری یاد کیسے آ گئی۔ میں تو سمجھا کہ تم مجھے بھول چکے ہو گے۔ تم نے مجھے نہ اپنا نام بتایا تھا اور نہ اپنا کوئی پتہ اور فون نمبر دیا تھا۔ میرا دوبارہ پاکیشیا آنا نہیں ہوا ورنہ میں تم کو تلاش کر کے اور تم سے ضرور ملاقات کرتا''...... دوسری طرف سے انتہائی مسرت اور جوش بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''تو سمجھ لو کہ تم مجھے دل سے یاد کرتے تھے اس لئے تمہارے دل کی آواز میرے دل تک پہنچ گئی اور میں یہاں خود تم سے ملنے آ گیا ہوں''...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم بارما میں ہو۔ بولو۔ جلدی بولو۔ کب آئے ہو تم بارما اور کہاں ہو۔ مجھے بتاؤ۔ فوراً بتاؤ۔ میں ابھی اور اسی وقت تم سے ملنے آ رہا ہوں۔ جلدی بتاؤ کہاں ہو تم''۔ دوسری طرف سے کامبا نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''میں بارما میں نہیں سری لانکا میں ہوں''...... تنویر نے جواب دیا۔

''سری لانکا۔ کیا مطلب۔ تم سری لانکا میں کیا کر رہے ہو''۔ کامبا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ سب میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ جس نمبر پر میں تم سے بات کر رہا ہوں یہ محفوظ ہے یا نہیں''۔ تنویر نے سنجیدگی سے کہا۔

''ہاں۔ تم فکر نہ کرو۔ میں نے تمہیں سپیشل فون نمبر دیا تھا۔ تم

مجھ سے اس نمبر پر کھل کر اور اطمینان سے بات کر سکتے ہو۔ ویسے میرے پاس اس وقت کوئی موجود ہے جس کی موجودگی میں مجھے تم سے افریقی زبان میں بات کرنی پڑ رہی ہے لیکن تم فکر نہ کرو وہ افریقی نہیں جانتی ہے''...... کامبا نے جواب دیا۔

''تو سنو۔ میں سری لانکا میں اپنے چند خاص دوستوں کے ساتھ موجود ہوں۔ میں ان سب کے ساتھ فوری طور پر یہاں سے کافرستان منتقل ہونا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں تم ہماری کیا مدد کر سکتے ہو''...... تنویر نے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے''...... کامبا نے کہا۔

''ہاں۔ اب بتاؤ۔ تم اس سلسلے میں میری کیا مدد کر سکتے ہو''۔ تنویر نے کہا۔

''تم میرے محسن ہو گڈ مین۔ تم نے میری جان بچائی تھی۔ تمہارے لئے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔ تم بس مجھے اپنا پتہ بتاؤ کہ تم سری لانکا میں اس وقت کہاں موجود ہو۔ میرا وہاں بھی سیٹ اپ موجود ہے۔ میں ابھی اپنے آدمیوں کو تمہارے پاس بھیج دیتا ہوں وہ تمہیں اپنے ساتھ لے جائیں گے اور جلد ہی تمہیں بارما منتقل کر دیں گے۔ ایک بار تم بارما آ جاؤ تو میرے لئے تمہیں اور تمہارے دوستوں کو کافرستان پہنچانا مشکل نہ ہو گا۔ میں ایک دو روز میں ہی تمہیں تمہارے سارے ساتھیوں سمیت کافرستان پہنچا دوں گا''...... دوسری طرف سے کامبا نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پتہ نوٹ کر لو''...... تنویر نے کہا اور پھر اس نے اسی رہائش گاہ کا کامبا کو پتہ بتانا شروع کر دیا جہاں وہ اس وقت موجود تھے چونکہ عمران نے اسے اس علاقے کے بارے میں پہلے ہی تفصیل بتا دی تھی اس لئے اسے پتہ بتانے میں کوئی مسئلہ نہ ہوا تھا۔

''ٹھیک ہے، تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہیں رکو۔ میں اپنے آدمیوں سے رابطہ کرتا ہوں وہ دو تین گھنٹوں میں تمہارے پاس پہنچ جائیں گے۔ وہ تمہیں بگ ڈان کامبا کے حوالے سے ملیں گے تم جواب میں انہیں گڈ مین کا حوالہ دینا۔ وہ تمہیں اپنے ساتھ لے جائیں گے اور پھر یہ ان کی ذمہ داری ہو گی کہ وہ تمہیں سری لانکا سے نکال کر میرے پاس بارما لے آئیں''...... کامبا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہارے ساتھیوں کا انتظار کروں گا''...... تنویر نے کہا تو دوسری طرف سے کامبا نے رابطہ منقطع کر دیا۔

''ویل ڈن تنویر۔ تم نے تو سارا مسئلہ ہی حل کر دیا ہے ورنہ اس بار میں بھی یہ سوچ کر پریشان ہو رہا تھا کہ کافرستانی ایجنسیوں سے بچ کر ہم کیسے کافرستان پہنچنے میں کامیاب ہوں گے''...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران کے منہ سے اپنی تعریف سن کر تنویر کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

''تم ہی تنویر کو صرف سر پھرا، غصیلا اور چڑچڑے مزاج کا

انسان سمجھتے ہو جبکہ یہ ذہانت و فطانت میں کسی سے کم نہیں ہے''۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ اور زیادہ سرخ ہو گیا۔

''تنویر کا چہرہ یوں سرخ ہو رہا ہے جیسے ہم اس کی نہیں بلکہ کسی نوخیز دوشیزہ کے حسن کی تعریف کر رہے ہوں''...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے جبکہ تنویر جھینپ کر رہ گیا۔

لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم کا مالک نوجوان سی برڈ اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اپنی دونوں ٹانگیں میز پر رکھی ہوئی تھیں۔ اس کے ہاتھ میں شراب کی لمبے منہ والی بوتل تھی اور وہ سانس لئے بغیر شراب پینے میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے شراب کی بوتل منہ سے ہٹائی اور پھر اس نے میز سے ٹانگیں نیچے کیں اور سیدھا ہو گیا۔ اس نے شراب کی بوتل میز پر رکھی اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی ناگواری کے تاثرات تھے جیسے اسے فون کی گھنٹی سن کر سخت کوفت ہوئی ہو۔

”سی برڈ بول رہا ہوں“...... اس نے رسیور کان سے لگا کر پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

”ساندری سے ارجن بول رہا ہوں باس“...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”کیوں فون کیا ہے نانسنس“...... سی برڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

”ہم نے آپ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے بلیک سی لانچ پر قبضہ کر لیا ہے باس۔ ساندری گھاٹ پر کافرستان سیکرٹ سروس کا آر ڈی گروپ بھی موجود تھا جو شاید عمران اور اس کے ساتھیوں کے وہاں آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ ہم نے گھاٹ کے اطراف میں ہر طرف بے ہوشی کی گیس پھیلا کر ان سب کو بے ہوش کر دیا اور پھر ہم بلیک سی لانچ کو گھاٹ پر لائے اور ان تمام بے ہوش افراد کو اٹھا کر اس لانچ کے ایک خفیہ کیبن میں ڈال دیا۔ ہم نے ان سب کو رسیوں سے باندھ دیا تھا تاکہ ہوش میں آنے کے باوجود وہ اس کیبن سے باہر نہ آ سکیں۔ اس کے بعد ہم نے لانچ کو مخصوص مقام پر پہنچایا اور اسے آٹو کنٹرول کر کے سمندر میں چھوڑ دیا۔ اب لانچ نہایت تیز رفتاری سے سمندر میں دوڑی جا رہی ہے۔ اس لانچ کا ریموٹ کنٹرول ہمارے پاس ہے ہم اسے پچاس ناٹیکل کے فاصلے سے بھی کنٹرول کر سکتے ہیں۔ لانچ کی رفتار بڑھانا اور کم کرنا ہمارے ہاتھ میں ہے۔ ہماری ایک لانچ مسلسل بلیک سی لانچ کے پیچھے جا رہی ہے تاکہ بلیک سی کی رفتار کو مسلسل کنٹرول کیا جا سکے“۔ دوسری طرف سے ارجن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو۔ لانچ روانہ کرنے سے پہلے تم نے لانچ کی چیکنگ کی تھی“...... سی برڈ نے پوچھا۔

”یس باس۔ ہم سائنسی مشینی آلات ساتھ لے گئے تھے۔ لانچ

کی چیکنگ کے دوران ہمیں انجن روم سے ایک ٹریکنگ ڈیوائس ملی تھی جسے شاید شاگل کے آدمیوں نے اس لانچ میں لگایا تھا تاکہ اس لانچ کی ٹریکنگ کی جا سکے۔ ہم نے اس ڈیوائس کو وہاں سے نہیں ہٹایا“...... ارجن نے کہا۔

”ہاں۔ میرے علم میں آیا ہے کہ یہ ڈیوائس خصوصی طور پر چیف شاگل کے آدمیوں نے لانچ میں لگائی تھی تاکہ وہ اس پر مسلسل نظر رکھ سکیں۔ مجھے یقین ہے کہ چیف شاگل اس لانچ کو تباہ کرنے کے لئے خود آئے گا اور چونکہ ٹریکنگ ڈیوائس اس لانچ میں لگی ہوئی ہے اس لئے وہ صرف اسی لانچ کو نشانہ بنائے گا اور پھر اس لانچ کو تباہ کر کے مطمئن ہو جائے گا کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے“...... سی برڈ نے کہا۔

”یس باس“...... ارجن نے کہا۔

”دوسرے کام کا کیا کیا ہے تم نے“...... سی برڈ نے پوچھا۔

”میں نے ایک اور لانچ کا بندوبست کر لیا ہے باس جو بالکل بلیک سی لانچ جیسی ہے۔ ہم نے ساندری گھاٹ پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ تھوڑی ہی دیر میں لانچ اس گھاٹ کے پاس پہنچ جائے گی اور پھر عمران اور اس کے ساتھی یہاں آئیں گے تو وہ اس لانچ کو ہی بلیک سی لانچ سمجھ کر اس میں سوار ہو جائیں گے۔ ہم نے اس لانچ میں جگہ جگہ وائٹر کلوس بم لگا د[illegible] ہیں۔ وہ [illegible] جیسے ہی لانچ میں آئیں گے ہم ریموٹ کنٹرول سے ان [illegible] بموں کو بلاسٹ کر

دیں گے جس سے لانچ مکمل طور پر دھوئیں سے بھر جائے گی اور اس دھوئیں کی زد میں آتے ہی عمران اور اس کے ساتھی فوراً بے ہوش ہو جائیں گے۔ یہ دھواں انتہائی زہریلا ہے۔ اگر وہ ماسک پہن لیں یا سانس بھی روک لیں تب بھی وہ اس دھوئیں کے اثر سے نہیں بچ سکیں گے۔ یہ دھواں ان کی آنکھوں اور ان کے جسموں کے مساموں کے راستے ان پر اثر انداز ہو گا اور وہ فوراً بے ہوش ہو جائیں گے اس کے بعد ہم انہیں اپنے قابو میں کر لیں گے اور پھر اسی لانچ کے ذریعے ہم انہیں کافرستان کے نیل گھاٹ تک لے جائیں گے“...... ارجن نے جواب دیا۔

”ہاں۔ نیل گھاٹ پر ہمارے دوسرے ساتھی موجود ہیں۔ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوشی کی حالت میں ہی ان کے سپرد کر دینا۔ وہ انہیں کافرستانی ٹھکانے پر لے جائیں گے اور پھر میں خود وہاں جا کر اس بات کا فیصلہ کروں گا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کب اور کیسے مادام رادھا کے حوالے کرنا ہے“...... سی برڈ نے کہا۔

”یس باس“...... ارجن نے کہا۔

”اس کام میں کوئی رکاوٹ نہیں آنی چاہئے۔ یہ کام ایسے انداز سے کرنا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو معمولی سا بھی شبہ نہ ہو کہ ان کے خلاف کیا ٹریپ بچھایا گیا ہے۔ انہیں ہر حال میں ہم نے زندہ پکڑنا ہے۔ سمجھ گئے تم“...... سی برڈ نے کہا۔

''یس باس۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں نے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ اب بس عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کی دیر ہے اس کے بعد وہ ایسے ٹریپ میں پھنس جائیں گے جس سے بچ نکلنا ان کے لئے ناممکن ہو گا''...... ارجن نے کہا۔

''اوکے۔ جیسے ہی تم عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریپ کرو مجھے فوراً اس کی اطلاع کر دینا''...... سی برڈ نے کہا۔

''اوکے باس''...... ارجن نے کہا تو سی برڈ نے رسیور کان سے ہٹا کر کریڈل پر رکھ دیا۔ جیسے ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... سی برڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''مادام رادھا بول رہی ہوں''...... دوسری طرف سے مادام رادھا کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ یس مادام۔ حکم''...... مادام رادھا کی آواز سن کر سی برڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں تمہاری رپورٹ کا انتظار کر رہی ہوں سی برڈ''...... دوسری طرف سے مادام رادھا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''رپورٹ مکمل کرنے کے لئے کام کرنا پڑتا ہے مادام اور میں ابھی کام کر رہا ہوں۔ جب کام مکمل ہو جائے گا تو میں آپ کو خود کال کر کے ساری رپورٹ دے دوں گا''...... سی برڈ نے قدرے ناگوار لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔ یہ تم مجھ سے کس انداز میں بات کر رہے ہو''۔ سی برڈ کا ناگوار لہجہ سن کر دوسری طرف سے مادام رادھا نے غراتے ہوئے کہا۔

''سوری مادام۔ میں آپ سے مؤدبانہ گزارش کر رہا ہوں کہ ابھی کام پورا ہونے میں تھوڑا وقت لگے گا۔ جیسے ہی کام پورا ہو جائے گا میں آپ کو خود سب کچھ بتا دوں گا۔ آپ نے مجھے جو مشن دیا ہے میں اسی پر کام کر رہا ہوں اور اس وقت میں نے اپنے سارے کام دھندے چھوڑ کر خود کو آپ کے کام کے لئے فوکس کر رکھا ہے۔ میرے آدمی اپنا کام کر رہے ہیں۔ اب بس عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کا انتظار ہے۔ وہ جیسے ہی آئیں گے ہمارے ٹریپ میں پھنس جائیں گے اور پھر جلد ہی وہ آپ تک پہنچ بھی جائیں گے''...... سی برڈ نے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس میں کتنا وقت لگے گا''...... مادام رادھا نے پوچھا۔

''ابھی تو کام کا آغاز ہوا ہے۔ میں کل صبح تک ہی آپ کو مفصل رپورٹ دے سکتا ہوں اس سے پہلے نہیں''...... سی برڈ نے صاف لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ اگر بلیک سی عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر روانہ ہو گئی اور اسے چیف شاگل نے ہٹ کر دیا تو''...... مادام رادھا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ایسا نہیں ہو گا مادام۔ میں نے چیف شاگل کو بھی ڈاج دینے کا مکمل انتظام کر دیا ہے۔ چیف شاگل اپنا کام ضرور کرے گا وہ بلیک سی لانچ کو نشانہ بھی ضرور بنائے گا لیکن وہ جس بلیک سی لانچ کو نشانہ بنائے گا اس میں عمران اور اس کے ساتھی نہیں بلکہ اس کے اپنے ہی آدمی ہوں گے''...... سی برڈ نے جواب دیا۔

''کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں''...... مادام رادھا نے چونک کر کہا۔

''آپ کو مجھے ساری تفصیل بتانی ہی پڑے گی۔ بہرحال آپ نے جس بلیک سی کے بارے میں مجھے تفصیلات دی تھیں میں نے فوری طور پر کارروائی کرتے ہوئے اپنے آدمیوں کے ذریعے اس بلیک سی لانچ کو تلاش کرایا تھا اور میرے حکم پر میرے آدمیوں نے بلیک سی لانچ پر قبضہ کر لیا تھا۔ میرے آدمیوں نے اس لانچ کو اپنے کنٹرول میں لے کر سائنسی آلات سے چیکنگ کی تھی۔ چیکنگ کے دوران میرے ساتھیوں کو لانچ میں ایک جدید ڈیوائس لگی ہوئی ملی تھی جو ٹریکنگ اور ٹارگٹ ڈیوائس ہے۔ اس ڈیوائس سے نہ صرف لانچ کو مسلسل مانیٹر کیا جا سکتا ہے بلکہ اس مشین میں لگے ہوئے ٹارگٹ سسٹم سے اسے میزائل سے ہٹ بھی کیا جا سکتا ہے اور یہ ڈیوائس چیف شاگل کے آدمیوں نے چیف شاگل کے کہنے پر لگائی تھی تاکہ چیف شاگل کو سمندر میں دوڑتی ہوئی سینکڑوں موٹر بوٹس اور لانچوں میں سے بلیک سی لانچ کو تلاش کرنے میں کسی مشکل کا

سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس ڈیوائس کی وجہ سے وہ آسانی سے سمندر میں دوڑنے والی بلیک سی لانچ کو ٹریس کر سکتا ہے اور پھر اسے اس لانچ کو ہٹ کرنے میں بھی مشکل نہ ہوگی۔ ساندری گھاٹ پر عمران اور اس کے ساتھیوں پر نظر رکھنے کے لئے چیف شاگل کے آر ڈی گروپ کے افراد بھی موجود تھے۔ میرے آدمیوں نے انہیں گیس کیپسول فائر کر کے بے ہوش کر دیا اور پھر وہ بلیک سی لانچ ساندری گھاٹ پر لے گئے۔ انہوں نے چیف شاگل کے آدمیوں کو بے ہوشی کی حالت مین رسیوں سے باندھ کر اس لانچ کے ایک خفیہ کیبن میں چھپا دیا۔ اس لانچ کو میرے آدمی نے ریموٹ کنٹرول سے منسلک کر دیا اور پھر اس لانچ کو سمندر میں چھوڑ دیا۔ اب وہ لانچ تیزی سے کافرستانی سرحد کی طرف دوڑی جا رہی ہے۔ لانچ میں لگی ہوئی ڈیوائس کی وجہ سے چیف شاگل اس لانچ کو آسانی سے مارک کر لے گا اور پھر وہ لامحالہ اسے تباہ کر دے گا۔ وہ اس لانچ کو تباہ کر کے مطمئن ہو جائے گا کہ اس نے لانچ میں موجود عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے جبکہ ہلاک ہونے والے اس کے اپنے ساتھی ہی ہوں گے۔ اس کے علاوہ میں نے اپنے آدمیوں کو ساندری گھاٹ پر چھپا دیا ہے۔ وہاں اب نئی لانچ لائی جائے گی اس لانچ کو بھی بلیک سی لانچ جیسا بنایا گیا ہے۔ لانچ میں میرے آدمیوں نے ریموٹ کنٹرولڈ بم فکسڈ کر دیئے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی جیسے ہی لانچ میں آئیں گے میرے ساتھی ان

بموں کو بلاسٹ کر دیں گے جن سے نکلنے والی گیس کے اثر سے عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش ہو جائیں گے اور پھر ہم آسانی سے ان پر قابو پا لیں گے اور پھر انہیں بے ہوشی کی حالت میں فولادی زنجیروں سے جکڑ دیا جائے گا اور پھر انہیں اسی لانچ پر نیل گھاٹ تک لے جایا جائے گا جہاں میرا کافرستانی گروپ موجود ہے۔ میرے ساتھی، عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوشی کی حالت میں دوسرے گروپ کے حوالے کر دیں گے جو عمران اور اس کے ساتھیوں کو کافرستانی خفیہ ٹھکانے پر لے جائیں گے اور پھر آپ جب چاہیں اور جیسے چاہیں انہیں ہم سے وصول کر سکتی ہیں۔ اب ہمیں صرف اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کا انتظار ہے''...... سی برڈ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ویل ڈن۔ تمہاری پلاننگ تو شاندار ہے سی برڈ لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کو اگر معلوم ہو گیا کہ تم ان کے خلاف کام کر رہے ہو اور انہیں بلیک سی لانچ میں ٹریپ کرنا چاہتے ہو تو''۔ مادام رادھا نے کہا۔

''ایسا نہیں ہو گا مادام۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو آخری لمحات تک شک نہیں ہونے دیا جائے گا کہ بلیک سی لانچ ان کے لئے ٹریپ ہے۔ میں سارا کام اپنی نگرانی میں کرا رہا ہوں تا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہم پر ذرہ بھر شک نہ ہو سکے''۔ سی برڈ نے مادام رادھا کی بات سن کر منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس کے باوجود اگر وہ ساندری گھاٹ پر نہ آئے تو تم کیا کرو گے''...... مادام رادھا نے اسی انداز میں کہا۔

''اگر وہ نہ آئے تو بھی میں نے سمندری راستوں پر ان کے لئے متعدد جال پھیلا رکھے ہیں۔ وہ جس سمندری راستے سے بھی کافرستان جانے کے لئے روانہ ہوں گے میرے ساتھیوں کی نظروں سے نہ بچ سکیں گے اور ہم انہیں ہر صورت میں پکڑ لیں گے''۔ سی برڈ نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ میں بھی یہی چاہتی تھی کہ تم کسی ایک پوائنٹ پر اپنی توجہ مرکوز نہ رکھو بلکہ ان تمام راستوں پر اپنے آدمی پھیلا دو جہاں سے عمران اور اس کے ساتھی کافرستان جانے کے لئے سفر سکتے ہیں''...... مادام رادھا نے کہا۔

''میں کوئی کام ادھورا نہیں کرتا مادام۔ میں سی برڈ ہوں اور سی برڈ کی نظر پورے سمندر پر رہتی ہے جہاں سے ایک پرندہ بھی میری اجازت کے بغیر ادھر سے ادھر نہیں جا سکتا ہے''...... سی برڈ نے کہا۔

''او کے۔ تم اپنا کام مکمل کرو اور پھر مجھے خود کال کر کے ساری تفصیل سے آگاہ کرو۔ اب میں تمہیں خود کال نہیں کروں گی''۔ مادام رادھا نے کہا۔

''یس مادام''...... سی برڈ نے کہا۔

''کچھ اور کہنا یا پوچھنا ہے''...... مادام رادھا نے کہا۔

”یس مادام۔ کیا آپ نے اپنے نمبر ٹو سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی تصدیق نہیں کرائی“...... سی برڈ نے کہا۔

”نہیں۔ میں نے سروش ورما کو سری لانکا بھیجنے کا فیصلہ مؤخر کر دیا ہے“...... مادام رادھا نے کہا تو سی برڈ چونک پڑا۔

”وہ کیوں مادام“...... سی برڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

”سروش ورما پہلے جب بھی راول سوبھاش سے بات کرتا ہے تو راول سوبھاش اس سے ہمیشہ بات ختم کرتے ہوئے گڈ بائی ضرور کہتا تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کے بعد سروش ورما نے دو بار راول سوبھاش سے بات کی لیکن دونوں بار راول سوبھاش نے مخصوص ورڈ نہیں ادا کیا۔ سروش ورما اپنی اور راول سوبھاش ل ریکارڈ کرنے کا عادی ہے اس شک کی بنیاد پر اس نے وائس چیکنگ مشین میں جب راول سوبھاش کی وائس چیک کی تو اسے پتہ چل گیا کہ اس سے بات کرنے والا راول سوبھاش نہیں کوئی اور ہے اور تم جانتے ہو کہ دنیا میں عمران ہی ایک ایسا انسان ہے جو دوسروں کی آوازوں کی نقل کرنے میں ماہر ہے اس لئے اب یہ بات یقینی ہو گئی ہے کہ راول سوبھاش اور اس کے ساتھی عمران کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں اور راول سوبھاش کی آواز میں سروش ورما سے بات کرنے والا عمران ہی تھا جو اس کے اور اس کے ساتھیوں کے زندہ ہونے کا ثبوت ہے“...... مادام رادھا نے تفصیلاً بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ راول سوبھاش اور اس کے ساتھی بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے میں ناکام ہو گئے ہیں“...... سی برڈ نے کہا۔

”ہاں۔ اسی لئے میں نے تم سے رپورٹ لینے کے لئے کال کیا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی زندہ ہیں اور وہ اب ہر صورت میں بلیک سی لانچ سے ہی کافرستان پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ یہ بات بتا کر میں تمہیں الرٹ بھی کرنا چاہتی تھی اور یہ بھی کہنا چاہتی تھی کہ تم اپنے کام کی رفتار بڑھا دو“...... مادام رادھا نے کہا۔

”یس مادام۔ آپ فکر نہ کریں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو راول سوبھاش اور اس کے ساتھی ہلاک نہیں کر سکے تو کیا ہوا وہ ہمارے ہاتھوں سے نہیں بچ سکیں گے“...... سی برڈ نے کہا۔

”تم نے انہیں ہلاک نہیں کرنا ہے نانسنس۔ میں نے تم سے بار بار کہا ہے کہ مجھے وہ سب زندہ چاہئیں۔ ہر صورت میں اور ہر حال میں“ ... مادام رادھا نے اس بار چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

”یس مادام۔ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو زندہ حالت میں آپ کے حوالے کروں گا۔ یہ میرا آپ سے وعدہ ہے“۔ سی برڈ نے فوراً کہا۔

”گڈ“...... دوسری طرف سے مادام رادھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔ سی برڈ نے ایک طویل سانس لیا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مادام رادھا کے

لئے غصے کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔

''یہ مادام بھی حد سے زیادہ شکی مزاج ہے۔ ایک کام کرنے کو دیتی ہے اور پھر چاہتی ہے کہ وہ کام فوراً ہی پورا ہو جائے۔ ہر کام میں وقت لگتا ہے لیکن مادام سمجھتی ہے کہ ہمارا تعلق جنات سے ادھر وہ حکم دے گی اور ادھر ہم اس کا کام کر دیں گے۔ نانسنس''...... سی برڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر دیا اور رسیور کان سے لگا لیا۔

''یس سر''...... رابطہ ملتے ہی اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''شاردا کو کال کرو اور اس سے کہو کہ وہ جہاں بھی ہو سب کچھ چھوڑ کر جلد سے جلد میرے آفس میں آ جائے''...... سی برڈ نے کہا۔

''یس سر''...... اس کی پرسنل سیکرٹری نے کہا تو سی برڈ نے رسیور رکھ دیا۔ اس نے میز پر پڑی ہوئی شراب کی بوتل اٹھائی اور اسے منہ سے لگا لیا اور بوتل میں موجود شراب یوں پینا شروع ہو گیا جیسے وہ شراب نہ ہو بلکہ منرل واٹر ہو۔ جب تک بوتل خالی نہ ہو گئی اس نے بوتل منہ سے نہ ہٹائی اور جب بوتل خالی ہو گئی تو اس نے بوتل سائیڈ ٹیبل کے پاس پڑی ہوئی باسکٹ میں پھینک دی۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

''یس کم ان''...... سی برڈ نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اور نہایت حسین لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس لڑکی نے جینز اور پنک شرٹ پہن رکھی تھی۔ اس کے سر کے بال اخروٹی رنگ کے تھے جو اس کے شانوں تک ترشے ہوئے تھے۔ لڑکی کی آنکھیں بڑی تھیں جن میں ذہانت کی چمک دکھائی دے رہی تھی۔

''اوہ۔ شاردا تم۔ آؤ۔ میں تمہارا ہی منتظر تھا''...... لڑکی کو دیکھ کر سی برڈ نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا تو لڑکی مسکراتی ہوئی آگے بڑھ آئی۔

''بیٹھو''...... سی برڈ نے کہا تو لڑکی میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

''خیریت سمندری پرندے۔ تم نے مجھے ایمرجنسی کال کرائی تھی''...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ سی برڈ کو ہمیشہ سمندری پرندہ ہی کہتی تھی۔ اس کے سمندری پرندہ کہنے پر سی برڈ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''سمندری پرندے اور سی برڈ میں کیا فرق ہے جو تم مجھے سی برڈ کہنے کی بجائے ہمیشہ سمندری پرندہ کہتی ہو''...... سی برڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''بہت فرق ہے''...... شاردا نے اٹھلاتے ہوئے کہا۔

''کیا فرق ہے۔ آج بتا ہی دو''...... سی برڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سی برڈ انگریزی کے ورڈز ہیں جبکہ سمندری پرندہ مقامی زبان میں کہا جاتا ہے"...... شاردا نے مسکراتے ہوئے کہا تو سی برڈ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بس یہی فرق ہے"...... سی برڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کوئی اور فرق ہے تو بتا دو"...... شاردا نے مسکراتے ہوئے کہا تو سی برڈ اور زیادہ کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"نہیں نہیں اور کوئی فرق نہیں ہے"...... سی برڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا بتاؤ۔ مجھے کس لئے بلایا ہے"...... شاردا نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا تو سی برڈ نے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے حوالے سے ہر بات اسے تفصیل سے بتا دی۔

"ہونہہ۔ یہ بات تو طے ہے کہ راول سوبھاش میں ایسی صلاحیت نہیں تھی کہ وہ عمران جیسے انسان کا مقابلہ کر سکتا"...... شاردا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا

"ہاں۔ یہ بات مجھے بھی معلوم تھی اسی لئے تو میں نے اس کام کی حامی بھر لی تھی کہ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس بھی کروں گا اور انہیں زندہ پکڑ کر مادام رادھا کے حوالے بھی کروں گا۔ مادام رادھا نے مجھے اس کام کے لئے میری توقع سے بڑھ کر معاوضہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس نے مجھے کام سے پہلے آدھا معاوضہ دینے سے بھی انکار کر دیا تھا۔ میں نے اس پر بھی کوئی

اعتراض نہیں کیا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ راول سوبھاش کے ہاتھوں عمران جیسا انسان اس قدر آسانی سے ہلاک نہیں ہو سکتا ہے"۔ سی برڈ نے کہا۔

"بہرحال۔ اب بتاؤ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو"...... شاردا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"عمران اگر راول سوبھاش اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر سکتا ہے اور راول سوبھاش کی آواز میں سروش ورما کو ڈاج دے سکتا ہے تو کیا اسے اس بات کی خبر نہیں ہو گی کہ وہ جس بلیک سی پر کافرستان جانے کا سوچ رہا ہے اس کے بارے میں چیف شاگل کو علم ہو چکا ہو گا اور وہ اسے سمندر میں ہی تباہ کر سکتا ہے۔ اگر اسے یہ سب معلوم ہے تو کیا وہ بلیک سی میں سفر کرنے کے لئے ساندری گھاٹ پر آئے گا۔ تم کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کے ساتھ بھی کام کر چکی ہو۔ مجھ سے زیادہ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں جانتی ہو اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے بتاؤ کہ عمران اگر بلیک سی لانچ کے ذریعے کافرستان کے لئے روانہ نہ ہوا تو وہ کافرستان داخل ہونے کے لئے کون سا راستہ اختیار کر سکتا ہے اور وہ اس وقت اپنے ساتھیوں سمیت کہاں چھپا ہوا ہو گا"...... سی برڈ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو شاردا بے اختیار مسکرا دی۔

"تو تم میرے ذریعے یہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ عمران اور اس

کے ساتھی اس وقت کہاں ہیں اور اگر وہ بلیک سی لانچ میں نہیں آئیں گے تو پھر کافرستان کیسے جائیں گے“...... شاردا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں“...... سی برڈ نے کہا۔

”اگر میں تمہیں بتا دوں کہ عمران اور اس کے ساتھی اس وقت کہاں ہے تو“...... شاردا نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا تو سی برڈ بری طرح سے اچھل پڑا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم جانتی ہو کہ وہ اس وقت کہاں پر موجود ہیں“...... سی برڈ نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں جانتی ہوں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ وہ کافرستان داخل ہونے کے لئے کس راستے کا انتخاب کرنے والے ہیں“...... شاردا نے کہا تو سی برڈ کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ وہ شاردا کی جانب ایسی نظروں سے دیکھنا شروع ہو گیا تھا جیسے یا تو شاردا کے سر پر سینگ اگ آئے ہوں یا پھر وہ کوئی ایسی بات کر رہی ہو جو کسی انہونی سے کم نہ ہو۔

”آخر کیسے۔ تم یہ سب کیسے بتا سکتی ہو کہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں پر موجود ہیں اور وہ کافرستان داخل ہونے کے لئے کون سا راستہ اختیار کرنے والے ہیں“...... سی برڈ نے کہا۔

”میرا نام شاردا ہے ڈیئر اور تم جانتے ہو کہ میں کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کے ساتھ کام کر چکی ہو۔ میرا چیف

شاگل سے اس کی سرد مہری اور خشک مزاجی کی وجہ سے اختلاف ہو گیا تھا اس لئے میں نے نہ صرف کافرستانی سیکرٹ سروس کو چھوڑ دیا تھا بلکہ کافرستان سے مستقل طور پر میں سری لانکا میں بھی شفٹ ہو گئی تھی۔ میں نے یہاں مخبری کا ایک نیٹ ورک بنایا جسے وسعت دیتے ہوئے میں نے پورے سری لانکا، بارما اور کافرستان میں پھیلا دیا۔

میں زیادہ تر ان تینوں ممالک کی انڈر ورلڈ پر نظر رکھتی ہوں تاکہ میں ان کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کر سکوں اور پھر میں ان معلومات کو ان کے دشمنوں کو فروخت کر سکوں۔ میں یہ کام نہایت خاموشی اور راز داری سے کرتی ہوں اور میرا یہ دھندہ زوروں پر چل رہا ہے۔ ہر ماہ میں سب کو ایک دوسرے کے خلاف معلومات دے کر خاصی دولت کما رہی ہوں۔ یہاں آنے سے ایک گھنٹہ قبل میں انڈر ورلڈ کے بگ ڈان کاما کے پاس تھی۔ اس کا تعلق بارما سے ہے لیکن ان دنوں وہ سری لانکا میں آیا ہوا ہے۔ وہ مجھے پسند کرتا ہے اور میں اس سے بھی آئے دن کچھ نہ کچھ اینٹھتی رہتی ہوں۔

میں اس کے آفس میں بیٹھی تھی تو اس کے سیل فون پر ایک کال موصول ہوئی۔ اس نے کال رسیو کی اور پھر دوسری طرف سے کچھ کہا گیا تو اس نے چونک کر گڈ مین کہا تھا۔ گڈ مین کا نام سن کر میں چونک پڑی کیونکہ میں جانتی تھی کہ کاما گڈ مین کسے کہتا ہے۔

اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ ایک بار کسی نجی کام کے سلسلے میں پاکیشیا گیا تھا۔ وہ اپنا کام پورا کر کے بارما جانے کے لئے ایئر پورٹ کی طرف جا رہا تھا تو اس پر دو بدمعاشوں نے حملہ کر دیا تھا جس کے نتیجے میں وہ بری طرح سے زخمی ہو گیا تھا۔ بدمعاش اسے زخمی حالت میں یہ سمجھ کر چھوڑ گئے تھے کہ وہ ہلاک ہو چکا ہے لیکن اس میں ابھی زندگی کی رمق باقی تھی۔

اتفاق سے ایک کار وہاں سے گزری تو اس میں سوار آدمی نے کامبا کو زخمی حالت میں سڑک پر پڑے دیکھا۔ اس آدمی نے کار روک لی اور پھر اس نے اپنی کار سے نہ صرف میڈیکل ایڈ باکس نکال کر اس کے زخم صاف کئے اور اس کی ابتدائی مرہم پٹی کی بلکہ اسے طاقت کے انجکشن بھی لگائے اور پھر وہ اسے اٹھا کر اپنی کار میں ڈال کر ہسپتال میں لے گیا جہاں اس نے اپنے خرچ پر اور اپنی نگرانی میں کامبا کا علاج کرایا۔ کامبا اس وقت سے اسے اپنا دوست مانتا ہے اس نے اپنے ہمدرد سے اس کا نام پوچھنے کی بہت کوشش کی لیکن اس آدمی نے اسے اپنا نام نہیں بتایا تھا جسے کامبا اپنے طور پر گڈ مین کہنا شروع ہو گیا۔ جب کامبا مکمل طور پر ٹھیک ہو گیا تو اس کے ہمدرد گڈ مین نے اسے اپنی نگرانی میں ایئر پورٹ پہنچایا تھا۔

کامبا اپنے اس ہمدرد کا اس حد تک ممنون اور احسان مند ہے کہ وہ اس کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے اور وقت پڑنے پر اس کے

لئے جان بھی دے سکتا ہے۔ کامبا نے اپنے ہمدرد گڈ مین کی خاموشی سے اپنے سیل فون میں ایک تصویر لے لی تھی۔ اس نے وہ تصویر مجھے دکھائی تھی تو میں اس گڈ مین کی تصویر دیکھ کر چونک پڑی تھی کیونکہ جب میں کافرستان سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتی تھی تو میں نے اس آدمی کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ دیکھا تھا جس کا تعلق یقینی طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہی ہے۔ میں نے بعد میں اس آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو مجھے اس کے نام کا بھی علم ہو گیا۔ اس کا نام تنویر ہے اور وہ باقاعدہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ممبر ہے اور تم جانتے ہو کہ میرے کان بے حد حساس ہیں۔ بگ ڈان میری موجودگی میں افریقی زبان میں بات کر رہا تھا۔ وہ شاید یہ سمجھ رہا تھا کہ میں افریقی زبان نہیں جانتی یا پھر وہ جس طرح آہستہ آواز میں بات کر رہا ہے میں اس کی باتیں نہیں سن سکتی لیکن میں نے اس کی ساری باتیں سن لی تھیں“...... شاردا نے کہا۔

”تو کیا وہ اس آدمی تنویر سے بات کر رہا تھا“...... سی برڈ نے کہا۔

”ہاں“...... شاردا نے کہا۔

”کیا باتیں کر رہا تھا وہ۔ بتاؤ مجھے“...... سی برڈ نے اس کی جانب دلچسپی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”تم عمران اور اس کے ساتھیوں کو مادام رادھا کے حوالے کر

کے پچاس لاکھ ڈالرز حاصل کرو گے۔ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں تمہیں میں تفصیل بتاؤں گی تو ظاہر ہے اس میں میرا بھی تو کوئی حصہ ہونا چاہئے۔ کیوں ٹھیک ہے نا''...... شاردا نے مسکراتے ہوئے کہا تو سی برڈ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہیں ان معلومات کے لئے دس ہزار ڈالرز دینے کے لئے تیار ہوں۔ اب خوش''...... سی برڈ نے کہا۔

''صرف دس ہزار ڈالرز۔ کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو کہ میں دس ہزار ڈالرز کے لئے تمہیں اتنا بڑا راز بتاؤں گی''...... شاردا نے سی برڈ کی بات سن کر غصے میں آتے ہوئے کہا۔

کیوں۔ دس ہزار ڈالرز کم ہیں کیا۔ چلو۔ تم چونکہ میری گرل فرینڈ ہو اس لئے میں تمہیں پچاس ہزار ڈالرز دے دوں گا۔ اب تو خوش ہو جاؤ اور بتاؤ کہ عمران اور بگ ڈان میں کیا بات ہوئی تھی اور عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں''...... سی برڈ نے کہا۔

''نہیں۔ یہ بہت کم ہیں''...... شاردا نے کہا۔

''تو تم کتنے چاہتی ہو''...... سی برڈ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''ففٹی ففٹی''...... شاردا نے کہا تو سی برڈ بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا کہا ففٹی ففٹی۔ تمہارا مطلب ہے پچیس لاکھ ڈالرز۔ کیا تم پاگل ہو گئی ہو''...... سی برڈ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''دولت حاصل کرنے کے لئے میں پاگل ہی ہو جاتی ہوں

ڈیئر۔ اسی لئے تو میں انڈر ورلڈ کے بدمعاشوں اور غنڈوں کی معلومات ایک دوسرے کو فروخت کرتی رہتی ہوں''...... شاردا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ کسی دن ان غنڈوں اور بدمعاشوں کو تمہاری اصلیت کا پتہ چل گیا تو وہ تمہارا ایسا بھیانک حشر کریں گے جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتی''...... سی برڈ نے منہ بنا کر کہا۔

''میں ہر کام نہایت راز داری اور پلاننگ سے کرتی ہوں۔ جن کے خلاف میں معلومات حاصل کرتی ہوں اور جنہیں فروخت کرتی ہوں انہیں میں نے اپنا دوست بھی بنایا ہوا ہے اور وہ سب مجھے اپنا ہمدرد سمجھتے ہیں''...... شاردا نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بہرحال۔ پچیس لاکھ ڈالرز بہت زیادہ ہیں۔ اس پر نظرثانی کرو۔ میں تمہیں زیادہ سے زیادہ دس لاکھ ڈالرز دے سکتا ہوں اس سے زیادہ نہیں۔ اگر منظور ہے تو بتاؤ ورنہ میں عمران اور اس کے ساتھیوں تک پہنچنے کے لئے کسی اور سے رابطہ کر لوں گا''...... سی برڈ نے دوٹوک لہجے میں کہا۔

''تم زیادہ سے زیادہ یہ کرو گے کہ میں نے تمہیں جس بگ ڈان کے بارے میں بتایا ہے اسے اٹھانے اور اس کا منہ کھلوانے کی کوشش کرو گے لیکن تم شاید یہ بھول رہے ہو کہ میں نے تمہیں بگ ڈان ایک کوڈ نام بتایا ہے۔ تم یہ نہیں جانتے کہ بگ ڈان کون ہے اور کہاں پر موجود ہے۔ سوچ لو سی برڈ۔ میرے علاوہ اس وقت

تمہیں کوئی نہیں بتا سکتا کہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں موجود ہیں اور وہ کافرستان جانے کے لئے کون سا راستہ اور ذریعہ استعمال کر رہے ہیں''...... شاردا نے سنجیدہ ہوتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

''جو بھی ہے۔ میں دس لاکھ ڈالرز سے تمہیں ایک ڈالر بھی زیادہ نہیں دوں گا۔ تمہیں نہیں منظور تو نہ سہی''...... سی برڈ نے منہ بنا کر انتہائی ناگوار اور غصیلے لہجے میں کہا۔

''چلو میں تمہاری بات مان لیتی ہوں لیکن ایک شرط پر''۔ شاردا نے کچھ سوچ کر کہا۔

''کون سی شرط''...... سی برڈ نے چونک کر کہا۔

''میں دس لاکھ ڈالرز ابھی اور اسی وقت لوں گی۔ اس بات کا انتظار نہیں کروں گی کہ مادام رادھا کامیاب ہونے کے بعد تمہیں پچاس لاکھ ڈالرز دیتی ہے یا نہیں''...... مادام شاردا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہاری یہ شرط مان لیتا ہوں لیکن اگر تمہاری معلومات غلط ثابت ہوئیں تو''...... سی برڈ نے کہا۔

''تو میں تمہیں دس لاکھ ڈالرز کے ساتھ پانچ لاکھ ڈالرز مزید واپس کرنے کی پابند ہوں گی''...... شاردا نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا تو سی برڈ کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''کیا اس کے لئے تم مجھ سے باقاعدہ تحریری معاہدہ کر سکتی ہو''...... سی برڈ نے کہا۔

''تحریری معاہدہ۔ تم اپنی گرل فرینڈ سے اب تحریری معاہدہ کرو

گے۔ بس اتنا ہی بھروسہ ہے مجھ پر''...... شاردا نے منہ بنا کر کہا۔

''اوہ۔ نہیں ڈیئر۔ مجھے تم پر خود سے زیادہ بھروسہ ہے لیکن میں اصول کی بات کر رہا ہوں۔ یہ ایک بزنس ڈیل ہے اور ہر بزنس ڈیل اگر تحریری ہو تو زیادہ مناسب ہوتا ہے''...... سی برڈ نے کہا۔

''ہونہہ۔ میں نے تمہیں پانچ لاکھ اضافی دینے کی بات کی تو تم نے اسے بزنس ڈیل بنا دیا''...... شاردا نے منہ بنا کر کہا۔

''ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں بس تم سے چھوٹی سی تحریر لوں گا زیادہ نہیں وہ بھی اس لئے کہ میں تمہیں ذاتی طور پر ایڈوانس فل پے منٹ کر رہا ہوں جبکہ مجھے معاوضہ کام ہو جانے کے بعد ہی ملے گا۔ اس بات کو بھی سمجھنے کی کوشش کرو''...... سی برڈ نے اس بار منت بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہیں تحریر دینے کے لئے تیار ہوں۔ لاؤ نوٹ بک میں تمہیں پندرہ لاکھ ڈالرز کی رسید لکھ کر دے دیتی ہوں تب تک تم دس لاکھ ڈالرز کا گارنٹڈ چیک بناؤ''...... شاردا نے کہا تو سی برڈ نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے سامنے پڑی ہوئی نوٹ بک شاردا کی طرف کھسکا دی۔ سی برڈ نے ایک قلم بھی شاردا کی طرف بڑھا دیا۔

شاردا قلم لے کر نوٹ بک پر دس لاکھ ڈالرز کی وصولی اور کام نہ ہونے کی صورت میں پندرہ لاکھ ڈالرز واپس کرنے کی تحریر لکھنے لگی جبکہ سی برڈ نے میز کی دراز سے ایک چیک بک نکالی اور پھر

اس نے ایک چیک پر رقم لکھنی شروع کر دی۔ شاردا نے تحریر لکھ کر نیچے اپنے دستخط کئے اور تحریر سی برڈ کی طرف بڑھا دی۔ سی برڈ نے تحریر پڑھی اور پھر اس نے مطمئن ہو کر تحریر میز کی دراز میں رکھ دی اور چیک بک سے ایک چیک الگ کر کے شاردا کی طرف بڑھا دیا۔ شاردا نے چیک دیکھا پھر اس نے مطمئن انداز میں سر ہلایا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''آؤ۔ میرے ساتھ''...... شاردا نے کہا تو سی برڈ بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے آگے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے نکلتے چلے گئے۔

عمران اور اس کے ساتھی تیار بیٹھے تھے۔ انہیں کامبا کے آدمیوں کا انتظار تھا جو انہیں لے کر بارما پہنچانے والے تھے اور پھر بارما پہنچ کر کامبا انہیں اپنے ذرائع سے کافرستان منتقل کر دیتا۔ تنویر نے کافی دیر پہلے کامبا کو کال کیا تھا اور اس نے کہا تھا کہ دو تین گھنٹوں میں اس کے ساتھی پہنچ جائیں گے لیکن اب چار گھنٹوں سے زیادہ وقت ہو گیا تھا اور ابھی تک کامبا کے ساتھی انہیں لینے کے لئے وہاں نہیں آئے تھے۔ جس پر تنویر کو تشویش لاحق ہو رہی تھی۔

''تمہارے دوست کامبا کی عمر کتنی ہے''...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ادھیڑ عمر آدمی ہے۔ کیوں''...... تنویر نے جواب دیا۔

''ادھیڑ عمر یا بوڑھا ہے وہ''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''اتنا بھی بوڑھا نہیں ہے لیکن تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو''۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیونکہ میں نے سنا ہے کہ بوڑھا ہونے پر انسان کی یادداشت کمزور ہو جاتی ہے اور شاید کامبا کے ساتھ بھی یہی ہوا ہے۔ اس نے تمہیں یہ کہہ دیا ہے کہ وہ اپنے آدمی یہاں بھیجے گا لیکن پھر وہ اپنے آدمیوں کو کال کر کے ہمارے بارے میں بتانا بھول گیا ہے اسی لئے ابھی تک وہ یہاں نہیں آئے ہیں''...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تو یہ بات تمہیں اس قدر گھما پھرا کر کرنے کی کیا ضرورت تھی''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''کامبا کے ساتھیوں کے انتظار میں ہم یہاں مقید ہو کر رہ گئے ہیں کہیں گھومنے پھرنے بھی نہیں جا سکتے تو میں نے سوچا کہ چلو بات ہی گھما پھرا کر کر لوں''...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''نہیں۔ کامبا کی یادداشت کمزور نہیں ہے۔ اگر اس کی یادداشت کمزور ہوتی تو ایک فون کال پر مجھے کیسے پہچان سکتا تھا''۔ تنویر نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ یہ بھی ٹھیک ہے۔ لیکن اس کے آدمی ابھی تک آئے کیوں نہیں ہیں۔ کہیں کامبا کا تمہاری مدد کرنے کا ارادہ تو نہیں تبدیل ہو گیا''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ وہ ایسا انسان نہیں ہے۔ اگر اسے میری مدد نہ کرنی ہوتی تو وہ مجھے صاف منع کر دیتا۔ وہ بارما کے انڈر ورلڈ کا بگ

ڈان ہے۔ اس کے ہاتھ بہت لمبے ہیں۔ وہ کچھ بھی کر سکتا ہے''۔ تنویر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے کال بیل بج اٹھی تو وہ چونک پڑے۔

''لو آ گئے کامبا کے ساتھی''...... تنویر نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''کون ہے''...... تنویر نے دروازے کے پاس پہنچ کر اونچی آواز میں کہا۔

''بگ ڈان کامبا''...... باہر سے ایک تیز آواز سنائی دی تو تنویر کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ اس نے دروازہ کھول دیا۔ اس نے دیکھا باہر دس بارہ افراد موجود تھے جن میں ایک لمبا تڑنگا اور نہایت مضبوط جسم کا مالک نوجوان تھا اور اس کے ساتھ ایک تیکھے نقوش والی لڑکی بھی تھی۔ ان کے پیچھے موجود باقی سب افراد کے ہاتھوں میں مشین گنیں دکھائی دے رہی تھیں اور گیٹ سے کچھ فاصلے پر چار جیپیں، ایک کار اور ایک بند باڈی والی وین موجود تھی جو شاید وہی لے کر آئے تھے۔ نوجوان مرد اور لڑکی غور سے تنویر کی طرف دیکھ رہے تھے جیسے وہ آنکھوں میں لگی مشینوں سے اس کے چہرے کا ایکسرے لے رہے ہوں۔

''گڈ مین''...... تنویر نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ اپنے دوستوں کو بلا لیں۔ ہم آپ کو لینے

آئے ہیں''...... مرد نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ کامبا کا پورا نام کیا ہے''...... تنویر نے کسی خیال کے تحت ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''کامبا ڈامولا۔ اس کا پورا نام کامبا ڈامولا ہے اور وہ بارما انڈر ورلڈ کا بگ ڈان ہے''...... مرد کی بجائے لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اور اس کی بیوی کا نام جانتی ہو''...... تنویر نے کہا۔ تنویر کے لہجے سے صاف پتہ چل رہا تھا کہ وہ انہیں شک کی نظروں سے دیکھ رہا ہے۔

''کامبا کی بیوی کو مرے ہوئے دس سال ہو چکے ہیں مسٹر گڈ مین۔ اس کی کوئی اولاد نہیں ہے اور وہ تنہا رہتا ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے آپ کو شک ہے کہ ہمیں کامبا نے نہیں بھیجا ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو میں آپ کی کامبا سے بات کرا دیتی ہوں۔ آپ ان سے بات کر کے ہمارے متعلق اپنی تسلی کر سکتے ہیں''...... لڑکی نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ نہیں۔ ٹھیک ہے۔ تم یہیں رکو میں اپنے ساتھیوں کو لے کر آتا ہوں''...... تنویر نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تنویر مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا رہائشی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''چلو۔ وہ آ گئے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''کیا تم نے تسلی کر لی ہے کہ وہ کامبا کے ہی بھیجے ہوئے افراد ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے اپنی تسلی کے لئے ان سے دو تین باتیں پوچھی تھیں انہوں نے صحیح جواب دیا تھا اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ کامبا کے ہی بھیجے ہوئے آدمی ہیں''...... تنویر نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

''کیا پوچھا تھا تم نے ان سے''...... عمران نے پوچھا تو تنویر نے ان افراد سے پوچھے ہوئے سوالات اور ان کے جوابات کے بارے میں بتا دیا۔

''یہ عام سی باتیں ہیں جو تمہیں کوئی بھی بتا سکتا ہے اس سے بہتر ہوتا کہ تم ان سے کامبا کے اس سپیشل فون کا نمبر پوچھتے جس پر تم نے اس سے بات کی تھی''...... عمران نے کہا۔

''کیوں۔ تمہیں شک ہے کہ یہ کامبا کے آدمی نہیں ہیں''۔ تنویر نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ میں چیکنگ کے لئے ایسا کہہ رہا ہوں۔ دیار غیر میں ہم کسی پر آسانی سے بھروسہ نہیں کر سکتے اور نہ ہی ہمیں ایسا کرنا چاہئے۔ یاد رکھو ہماری ذرا سی غلطی ہمیں شدید ترین نقصان پہنچا سکتی ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''تم فکر نہ کرو۔ کامبا ہمیں دھوکہ نہیں دے گا''...... تنویر نے کہا۔

"میں کامبا کی نہیں اس کے بھیجے ہوئے آدمیوں کی بات کر رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کامبا نے جو کوڈ ورڈ بتایا تھا انہوں نے وہی دوہرایا ہے اور پھر میں نے اپنے طور پر ان سے جو پوچھا ہے اس کا بھی انہوں نے صحیح جواب دیا ہے تو پھر شک کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے"...... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چلو۔ تم اتنے ہی پر یقین ہو کہ یہ کامبا کے ہی ساتھی ہیں تو ہم ان پر نہ سہی تم پر ہی یقین کر لیتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھ پر یقین ہے تو چلو"...... تنویر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی سب بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ اسی لمحے لمبا تڑنگا آدمی اور اس کے ساتھ آنے والی لڑکی کمرے میں داخل ہوئے۔ مرد کے ہاتھوں میں سرخ رنگ کا ایک پسٹل تھا جس کی نال کا دہانہ کافی بڑا تھا۔ اس لڑکی پر نظر پڑتے ہی عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تم۔ میں نے تمہیں باہر رکنے کا کہا تھا"...... انہیں دیکھ کر تنویر نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہم اندر آ کر یہ دیکھنا چاہتے کہ تم سب واقعی یہاں موجود ہو یا نہیں"...... نوجوان آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو نانسنس۔ جاؤ۔ باہر

جاؤ۔ ہم آ رہے ہیں"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چوٹ ہو گئی پیارے بھائی تنویر"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو تنویر اور باقی سب چونک پڑے۔

"چوٹ۔ کیا مطلب۔ کیسی چوٹ"...... تنویر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"تم جنہیں کامبا کے آدمی سمجھ رہے ہو یہ وہ نہیں ہیں۔ یہ سری لانکا کا کرائم ماسٹر ہے جس کی جڑیں کافرستان اور سری لانکا کے سمندروں میں بھی پھیلی ہوئی ہیں۔ سمجھ لو کہ سری لانکا میں سمندری اسمگلروں میں سب سے بڑا نام اسی کا ہے اور چونکہ اس کا تعلق سمندری پائریٹ سے ہے اس لئے اسے سی برڈ کہا جاتا ہے اور اس کے ساتھ جو لڑکی ہے یہ شاردا ہے جو کسی زمانے میں چیف شاگل کے ساتھ کام کرتی تھی لیکن پھر اس نے کافرستان سیکرٹ سروس چھوڑ دی اور سری لانکا میں انڈر ورلڈ کے بڑے بڑے بدمعاشوں اور غنڈوں کو بلیک میل کر کے ان سے بڑی بڑی رقم حاصل کرتی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو نوجوان اور لڑکی کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی جبکہ عمران کی بات سن کر ں کے ساتھی دم بخود رہ گئے تھے۔

"کیا۔ کیا۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... تنویر نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"ان دونوں کے ہونٹوں پر ہمارے لئے زہر انگیز مسکراہٹ

ابھری ہوئی ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ میرا اندازہ غلط نہیں ہے“۔ عمران نے کہا تو وہ سب چونک کر نوجوان اور اس کے ساتھ کھڑی لڑکی کی طرف دیکھنے لگے جو واقعی ان کی طرف طنزیہ اور زہریلی نظروں سے دیکھتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔

”تمہارے اس تجزیئے سے ہم نے بھی تمہیں پہچان لیا ہے کہ تم عمران ہو۔ بظاہر احمق اور مسخرہ دکھائی دینے والا علی عمران“...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اگر یہ عمران ہے تو پھر باقی سب اس کے ساتھی ہیں جو یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران ہیں“...... نوجوان نے کہا۔

”ہونہہ تو اس کامبا نے میرے ساتھ غداری کی ہے۔ اس نے اپنے آدمیوں کو بھیجنے کی بجائے تمہیں یہاں بھیج دیا ہے“...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ اس بے چارے نے تم سے کیا غداری کرنی ہے۔ وہ تو تمہارے احسانوں کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے۔ اسے موقع مل جائے تو وہ تمہارے لئے اپنی جان بھی دے سکتا ہے۔ یہ تو تم سب کی بدقسمتی تھی کہ تم نے جب کامبا کو کال کیا تھا تو میں اس کے پاس موجود تھی۔ وہ تم سے افریقی زبان میں بات کر رہا تھا اور وہ احمق یہ سمجھ رہا تھا کہ میں افریقی زبان نہیں جانتی۔ میں نے اپنے حساس کانوں سے اس کی اور تمہاری باتیں سن لی تھیں۔ اس لئے مجھے علم ہو گیا تھا کہ تم کہاں پر موجود ہو۔ اتفاق سے سی برڈ کو تم سب کی

ہی تلاش تھی۔ اس نے جب مجھ سے مدد مانگی تو مجھے وہ ساری باتیں یاد آ گئیں جو تم نے کامبا سے کی تھیں۔ اس لئے میں سی برڈ کو لے کر فوراً یہاں پہنچ گئی“...... شاردا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کیونکہ اسے یاد آ گیا تھا کہ جب وہ کامبا سے بات کر رہا تھا تو کامبا نے اسے بتا دیا تھا کہ اس کے پاس کوئی موجود ہے اسی لئے وہ اس سے افریقی زبان میں بات کر رہا ہے۔

”اور کامبا کے ساتھی جو یہاں آنے والے تھے۔ ان کا کیا ہوا“...... تنویر نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

”وہ سری لانکا سے ابھی بہت دور ہیں۔ انہیں آنے میں ابھی ایک گھنٹہ اور لگے گا لیکن جب تک وہ یہاں آئیں گے اس وقت تک تم اس دنیا سے دور جا چکے ہو گے“...... سی برڈ نے کہا۔

”تو کیا تم ہمیں ہلاک کرنے آئے ہو“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”اس وقت ہم نے اس رہائش گاہ کو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے۔ تم یہاں سے کسی بھی صورت میں فرار نہیں ہو سکتے۔ جیسے ہی تم اس کمرے سے نکلو گے تم پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی جائے گی اور تمہیں مرتے ہوئے اس بات کا علم بھی نہیں ہو سکے گا کہ تم پر گولیوں کی بوچھاڑ کہاں سے اور کس نے کی تھی“...... سی برڈ نے کہا۔

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"ہم تمہارے کسی سوال کا جواب دینے کے پابند بھی نہیں ہیں"...... شاردا نے جواب دیا۔

"ان سے فضول باتیں کر کے وقت برباد کرنے کی ضرورت نہیں ہے شاردا"...... سی برڈ نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پسٹل کو بلند کیا اور ساتھ ہی اس نے پسٹل کا بٹن پریس کر دیا۔ اسے پسٹل کا بٹن پریس کرتے دیکھ کر عمران نے فوراً سانس روک لیا۔ اس کا خیال تھا کہ اس پسٹل سے بے ہوش کر دینے والی گیس خارج ہو گی لیکن ایسا نہ ہوا تھا۔ پسٹل سے یکلخت نیلی لہروں کا جال سا نکلا اور تیزی سے پھیل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھا۔ اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی لہروں کے اس جال سے بچنے کے لئے کچھ کرتے لہریں ان سے ٹکرائیں اور دوسرے لمحے کمرہ ان کی تیز اور انتہائی لرزہ خیز چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کا جسم کسی ہائی وولٹیج کے تار سے چھو گیا ہو اور اسے زبردست شاک لگا ہو۔ وہ اچھل کر پیچھے گرا اور اس کا ذہن ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں تاریک ہوتا چلا گیا۔

شاگل ابھی اپنے آفس میں آ کر بیٹھا ہی تھا کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"چیف شاگل بول رہا ہوں"...... شاگل نے مخصوص لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر مسرت اور کامیابی کی چمک لہراتی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے جس بلیک سی لانچ کو تباہ کیا تھا اسے یقین تھا کہ اس لانچ میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے جن کے اس لانچ کے ساتھ پرخچے اُڑ گئے تھے۔ عمران اور اس کی ساتھیوں کی ہلاکت کا احساس ہی اس کی مسرت کا باعث تھا۔ وہ واپس آفس آ کر آر ڈی سے رابطہ کرنا چاہتا تھا تاکہ اس سے کنفرم کر سکے کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بلیک سی لانچ میں سوار ہوتے دیکھا تھا یا نہیں۔ اگر وہ یس کی رپورٹ دے دیتا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت طے تھی اور عمران اور

اس کے ساتھیوں کی ہلاکت پر شاگل جشن منانے کا سوچ رہا تھا۔

''لالہ بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو شاگل چونک پڑا۔

''لالہ شنکر۔ تم لالہ شنکر ہو نا''...... شاگل نے کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے لالہ نے کہا۔

''کیوں کال کیا ہے''...... شاگل نے منہ بنا کر کہا جیسے اسے اس وقت لالہ کا فون کرنا پسند نہ آیا ہو۔

''آپ کے لئے ایک اہم اطلاع ہے چیف''...... لالہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیسی اطلاع''...... شاگل نے پوچھا۔

''عمران اور اس کے ساتھی سری لانکا سے میا گی نامی ایک لانچ کے ذریعے کافرستان پہنچ رہے ہیں''...... دوسری طرف سے لالہ نے جواب دیا تو شاگل بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا کہا تم نے۔ عمران اور اس کے ساتھی میا گی لانچ میں کافرستان پہنچ رہے ہیں۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو نانسنس۔ وہ تو بلیک سی لانچ میں موجود تھے اور میں نے خود سمندر میں اس لانچ کو تباہ کیا تھا جس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کے بھی پرخچے اُڑ گئے تھے''...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

''چیف۔ آپ نے جس لانچ کو تباہ کیا تھا اس میں عمران اور اس کے ساتھی نہیں بلکہ آپ کے سری لانکا کے گروپ کے آر ڈی

اور اس کے ساتھی ہلاک ہوئے تھے''...... دوسری طرف سے لالہ نے جواب دیا تو شاگل کو حیرت کا ایک زوردار جھٹکا لگا۔

''آر ڈی اور اس کے ساتھی۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو نانسنس۔ آر ڈی اور اس کے ساتھی اس لانچ میں کیسے آ گئے''...... شاگل نے مر جانے کی حد تک حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''یہ سارا کھیل سی برڈ نے کھیلا تھا چیف''...... دوسری طرف سے لالہ نے کہا اور پھر اس نے شاگل کو بتانا شروع کر دیا کہ کس طرح سی برڈ کے حکم پر اس کے ساتھیوں نے ساندری گھاٹ پر موجود آر ڈی اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کیا تھا اور پھر انہیں بلیک سی لانچ میں بے ہوشی کی حالت میں باندھ کر ڈال دیا تھا اور پھر وہ کس طرح اس لانچ کو ریموٹ کنٹرول کے ذریعے سمندر میں لے گئے تھے۔ اس لانچ میں آر ڈی کا لگائی ہوئی ٹریکنگ مشین بھی تھی جس سے شاگل نے اس لانچ کو شناخت کیا تھا اور پھر اس نے سمندر میں جا کر ہیلی کاپٹر سے اس لانچ کے ٹکڑے اُڑا دیئے تھے اور وہ یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ اس لانچ میں عمران اور اس کے ساتھی موجود ہیں جو اس کی کارروائی کے نتیجے میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ یہ ساری باتیں سن کر شاگل کا چہرہ غصے سے سرخ ہوتا جا رہا تھا۔

''اگر عمران اور اس کے ساتھی بلیک سی لانچ میں نہیں تھے تو وہ اب کہاں ہیں اور تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ کسی میا گی نامی لانچ میں کافرستان پہنچ رہے ہیں''...... شاگل نے غصے اور بے بسی کے عالم

میں ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''میں سری لانکا میں ہوں اور میں نے ضرورت کے لئے اپنے چند ساتھیوں کو سی برڈ کے گروپ میں شامل کر رکھا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے میرے ساتھی نے خبر دی ہے کہ آپ کے ساتھ کام کرنے والی سابقہ لیڈی ایجنٹ شاردا کو خصوصی طور پر سی برڈ نے اپنے پاس بلایا تھا۔ وہ اس سے اس معاملے میں مدد لینا چاہتا تھا میرے ساتھی نے احتیاطاً سی برڈ کے آفس کی ٹیبل کے نیچے ایک بگ لگایا ہوا ہے جس سے وہ سی برڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرتا ہے۔ اس بگ سے اس نے سی برڈ اور مادام شاردا کے درمیان ہونے والی باتیں سنیں تھیں''...... لالہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا باتیں ہوئی تھیں سی برڈ اور شاردا کے درمیان''...... شاگل نے غصے سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا تو لالہ نے اسے شاردا اور سی برڈ کے درمیان ہونے والی ساری باتیں بتا دیں۔

''ہونہہ۔ پھر شاردا اس سی برڈ کو لے کر کہاں گئی تھی''...... شاگل نے پوچھا۔

''مادام شاردا سی برڈ کے ساتھ بڑے مسلح گروپ کو لے کر سری لانکا کی ایک نئی تعمیر ہونے والی کالونی میں پہنچی تھی۔ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر تنویر اور بگ ڈان کامبا کی باتیں سن کر جو پتہ نوٹ کیا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی وہیں موجود تھے۔ میرا وہ

ساتھی جو سی برڈ پر مسلسل نظر رکھ رہا تھا مسلح افراد کے اس گروپ میں شامل تھا۔ اس کے کہنے کے مطابق سی برڈ کے پاس الیکٹرانک گن تھی۔ اس نے الیکٹرانک گن سے ایک ساتھ عمران اور اس کے ساتھیوں کو نشانہ بنایا اور انہیں تیز الیکٹرک شاک سے بے ہوش کر دیا اور پھر وہ انہیں بند باڈی والی وین میں ڈال کر کسرومی گھاٹ پر لے گئے۔ سی برڈ نے ایک سپیشل لانچ منگوائی اور پھر اس نے عمران اور اس کے بے ہوش ساتھیوں کو اس لانچ میں ڈال دیا۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے ہیں اور انہیں باندھ بھی رکھا ہے اور وہ اس لانچ جس کا نام میاگی ہے میں ڈال کر انہیں کافرستان لا رہا ہے''...... دوسری طرف سے لالہ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہارا وہ مخبر بھی اسی لانچ میں موجود ہے جس نے تمہیں یہ سب کچھ بتایا ہے''...... شاگل نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''نو چیف۔ سی برڈ اپنے ساتھ مادام شاردا اور بیس مسلح افراد کو لے گیا ہے''...... لالہ نے جواب دیا۔

''کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ وہ کس راستے سے کافرستان کی طرف بڑھ رہے ہیں''...... شاگل نے پوچھا۔

''یس چیف۔ میں نے ان کا روٹ گراف معلوم کر لیا ہے۔ وہ تھرٹی ون ناٹیکل ایسٹ کی جانب سے کافرستان کی طرف آ رہے ہیں اور ان کی منزل نیلا گھاٹ ہے۔ نیلا گھاٹ پر سی برڈ کا ایک

اور گروپ موجود ہے۔ سی برڈ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس گروپ کے حوالے کرے گا اور پھر وہاں سے واپس چلا جائے گا''...... لالہ نے جواب دیا۔

''سی برڈ کے دوسرے گروپ کے بارے میں تمہارے پاس کیا معلومات ہیں''...... شاگل نے پوچھا۔

''سوری چیف۔ اس بارے میں میرے پاس کوئی معلومات نہیں ہیں۔ وہ گروپ کافرستان میں ہے جبکہ میں سری لانکا میں موجود ہوں''...... لالہ نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تم نے مجھے نیلا گھاٹ کا بتایا ہے۔ سی برڈ میاگی لانچ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو اسی گھاٹ پر ہی لائے گا''...... شاگل نے کہا۔

''یس چیف۔ اب تک کی معلومات کے مطابق تو مجھے یہی معلوم ہے کہ وہ نیلا گھاٹ کی طرف ہی جا رہے ہیں''...... لالہ نے کہا تو شاگل نے فوراً کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''آنند بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی کافرستان سیکرٹ سروس کے نئے سیکشن آفیسر آنند کی آواز سنائی دی۔ یہ وہی آنند تھا جس نے چیف شاگل کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی سری لانکا پہنچنے کی اطلاع دی تھی۔

''چیف شاگل بول رہا ہوں''...... شاگل نے سخت اور انتہائی

کرخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس چیف حکم''...... شاگل کی آواز سن کر دوسری طرف سے آنند نے نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''آنند فوراً فورس تیار کرو۔ ہمیں ایک گرینڈ آپریشن پر جانا ہے۔ تیاری مکمل ہو۔ ہر قسم کا اسلحہ ساتھ لے لینا۔ ہری اپ''۔ شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے آنند نے چونک کر لیکن نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اور سنو۔ تم فورس کو لے کر نیلا گھاٹ پر پہنچو گے۔ میں ہیلی کاپٹر پر تم سے پہلے وہاں پہنچ جاؤں گا۔ وہاں جاتے ہی میں ہر طرف بے ہوشی کی گیس پھیلا دوں گا تاکہ وہاں موجود تمام افراد بے ہوش ہو جائیں۔ تم اپنے آدمیوں کو لے کر وہاں جا کر تمام افراد کو اپنی حراست میں لے لینا اور پھر تمہیں ان افراد کا میک اپ کرنا ہے۔ سری لانکا سے میاگی نامی ایک لانچ آ رہی ہے۔ اس لانچ میں سری لانکا کے مشہور و معروف اسمگلر سی برڈ کے ساتھ ہماری پرانی ساتھی شاردا بھی موجود ہے۔ انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس لانچ میں بے ہوش کر کے باندھ رکھا ہے۔ وہ ان سب کو نیلا گھاٹ پر موجود اپنے کسی دوسرے گروپ کے حوالے کرنا چاہتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم سی برڈ کے دوسرے گروپ کا روپ دھار کر اس سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو وصول کرو اور

پرسی برڈ اور شاردا سمیت اس کے جتنے بھی ساتھی میاگی لانچ میں ہوں سب کو ہلاک کر دو۔ اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر زیرو ہاؤس پہنچا دو۔ میں وہاں پہنچ کر ان سب کو فوراً ہلاک کر دوں گا۔ اب میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرتے ہوئے سابقہ غلطیاں نہیں دوہراؤں گا کہ انہیں ہوش یں لاکر ان سے پوچھ گچھ کروں اور ان کی کسی بھی چال میں جاؤں۔ ان کی موت بے ہوشی کی ہی حالت میں ہو گی اور ہر حال میں ہو گی''...... شاگل نے آنند کو مکمل تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ میں سمجھ گیا۔ آپ نے اچھا کیا ہے جو مجھے ساری تفصیل بتا دی ہے۔ میں اپنے ساتھ میک اپ کٹ بھی لے جاتا ہوں تاکہ نیلا گھاٹ پر سی برڈ کا جو دوسرا گروپ موجود ہے ان سب کے میک اپ خود پر اور اپنے ساتھیوں پر کرسکوں تاکہ سی برڈ جب آئے تو اسے ہم پر کوئی شک نہ ہو''...... آنند نے کہا۔

''ویل ڈن۔ ایسا ہی ہونا چاہئے۔ بس یہ یاد رہے کہ مجھے عمران اور اس کے ساتھی چاہئیں ہر حال میں۔ سمجھے تم''...... شاگل نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں آپ کو مایوس نہیں کروں گا''...... آنند نے کہا تو شاگل نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ رسیور رکھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر ایک بٹن پریس کر دیا۔

''یس سر''...... اس نے رسیور کان سے لگایا تو اس کے پرسنل

سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''میرا ہیلی کاپٹر تیار کراؤ۔ جلدی''...... شاگل نے کہا اور دوسری طرف سے جواب سنے بغیر اس نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے پرسنل سیکرٹری نے اطلاع دی کہ اس کا ہیلی کاپٹر تیار ہو چکا ہے۔ شاگل یہ سنتے ہی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ اپنے تیز رفتار ہیلی کاپٹر میں نیلا گھاٹ کی جانب اُڑا جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی جوش کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

جس طرح اندھیرے میں دور کہیں جگنو چمکتا ہے بالکل اسی طرح عمران کے دماغ کے تاریک پردے پر روشنی کا ایک نقطہ سا چمکا اور عمران کو ہوش آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ رسیوں سے مضبوطی سے بندھا ہوا ہے۔

ہوش میں آتے ہی سابقہ واقعات اس کے دماغ کے پردے پر فلمی منظر کی طرح ابھر آئے۔ جب وہ اور اس کے ساتھی تنویر کے دوست کامبا کے ساتھیوں کا انتظار کر رہے تھے جو انہیں پہلے بارما اور پھر کافرستان پہنچانے والے تھے۔ پھر کال بیل بجی تو تنویر باہر دیکھنے چلا گیا اور کچھ دیر بعد لوٹ کر آیا تو اس نے بتایا کہ کامبا کے ساتھی انہیں لینے آ گئے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی باہر جانے کے لئے اٹھے تو ایک لمبا تڑنگا نوجوان آدمی اور ایک نوجوان لڑکی کمرے میں آ گئے۔ نوجوان آدمی کے ہاتھ میں ایک عجیب ساخت

کا پسٹل تھا۔ اس آدمی اور اس کے ساتھ لڑکی کو دیکھ کر عمران چونک پڑا۔ وہ انہیں پہچان گیا تھا کہ نوجوان سری لانکا کا ایک معروف اسمگلر سی برڈ ہے اور اس کے ساتھ آنے والی لڑکی کا نام شاردا تھا جو پہلے کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کے ساتھ کام کر چکی تھی۔ انہیں دیکھ کر عمران کو گڑ بڑ کا احساس ہوا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا سی برڈ نے عجیب وغریب گن کا بٹن پریس کر دیا۔ گن سے لہروں کا جال سا نکل کر اس کے اور اس کے ساتھیوں کے جسموں سے ٹکرایا اور عمران کو زبردست شاک لگا جس کے نتیجے میں وہ اچھل کر گرا اور بے ہوش ہو گیا۔ اس کے بعد کیا ہوا تھا اسے کچھ معلوم نہ تھا اور اب اسے یہاں ہوش آ رہا تھا۔ یہاں گہری تاریکی تھی۔ عمران کو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ لکڑی کے تختوں پر لیٹا ہوا ہو اور یہ تختے آہستہ آہستہ حرکت کر رہے ہوں۔ ساتھ ہی اسے کسی موٹر کے چلنے کی بھی آواز سنائی دی رہی تھی۔

"کیا مطلب۔ یہ کون سی جگہ ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے چند لمحے خاموش رہ کر اپنے کان تختوں کی حرکت پر مرکوز کئے تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ تو یہ موٹر بوٹ یا لانچ ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ اندھیرے میں دیکھنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا لیکن وہاں گھپ اندھیرے میں اسے بھلا کیا نظر آ سکتا تھا۔

"سب سے پہلے مجھے ان رسیوں سے نجات حاصل کرنی

چاہئے۔ یہ جگہ لانچ یا موٹر بوٹ کا نچلا حصہ معلوم ہو رہی ہے۔ معلوم نہیں کہ یہاں میں اکیلا ہوں یا میرے ساتھی بھی یہاں موجود ہیں''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ انجن چلنے کی آواز کی وجہ سے وہ وہاں کسی کے سانس لینے کی آواز نہ سن پا رہا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے تھے اور رسیاں اس کے سارے جسم سے ہوتی ہوئیں اس کے پیروں پر بھی بندھی ہوئی تھیں تاکہ وہ حرکت کے قابل ہی نہ رہے لیکن عمران چونکہ ہوش میں آتے ہی جھٹکے سے غیر ارادتاً اٹھا تھا اس لئے وہ اٹھ کر بیٹھ گیا تھا اور اب وہ اسی حالت میں بیٹھا ہوا تھا۔

''کیا یہاں کوئی ہے''...... عمران نے کچھ سوچ کر تیز آواز میں کہا۔ اس کی آواز لہرا کر رہ گئی لیکن جواب میں اسے کوئی آواز سنائی نہ دی۔

''جولیا، صالحہ، کیپٹن شکیل، صفدر۔ کیا تم سب بھی یہیں موجود ہو''...... عمران نے ایک بار پھر اپنے ساتھیوں کا نام لے کر انہیں پکارتے ہوئے کہا لیکن جواب ندارد۔

''ہونہہ۔ لگتا ہے یہاں مجھے اکیلا ہی رکھا گیا ہے لیکن یہ سی برڈ اور شاردا ایک ساتھ کیسے دکھائی دے رہے تھے اور انہوں نے ہمیں اس طرح کیوں اغوا کیا ہے۔ شاردا تو عرصہ ہوا کافرستان سیکرٹ سروس چھوڑ چکی ہے اور سی برڈ کا کام تو اسمگلنگ کا ہے پھر وہ ہمارے بارے میں کیسے جانتا ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے

کہا لیکن ظاہر ہے اس کے پاس فی الوقت اپنے کسی بھی سوال کا کوئی جواب نہ تھا۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس نے اپنے جسم پر بندھی ہوئی رسیوں پر دھیان دیا۔ وہ خود کو ان رسیوں سے آزادی دلانا چاہتا تھا۔ اس نے انگلیوں کی مدد سے اپنے ناخنوں میں موجود بلیڈوں کو چیک کیا تو یہ محسوس کر کے اس کے چہرے پر سکون کے تاثرات ابھر آئے کہ اس کے انگلیوں کے ناخنوں میں بلیڈ موجود تھے۔ شاید شاردا اور سی برڈ کو اس بات کا علم نہ تھا کہ عمران اپنے ناخنوں میں بلیڈ چھپا کر رکھتا ہے تاکہ اگر اسے رسیوں سے باندھا جائے تو وہ انہیں آسانی سے کاٹ کر آزادی حاصل کر سکے۔ بلیڈوں کی موجودگی کا احساس ہوتے ہی عمران نے فوراً انگلیاں ٹیڑھی کیں اور پھر وہ کلائیوں پر بندھی ہوئی رسیاں کاٹنے لگا۔

موٹر بوٹ یا لانچ نہایت تیز رفتاری سے سفر کر رہی تھی کیونکہ عمران کو تختے مسلسل ہلتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ وہ بلیڈوں سے رسیاں کاٹنے کی مسلسل کوشش کر رہا تھا آخر کار اس کی کوشش رنگ لائی اور اس کی کلائی کی رسیاں کٹتی چلی گئیں۔ عمران نے فوراً اپنے ہاتھ رسیوں سے آزاد کئے اور انہیں سیدھا کیا اور پھر وہ اپنے جسم پر لپٹی ہوئی رسیاں ڈھیلی کرنے لگا۔ ابھی وہ جسم سے رسیاں اتار ہی رہا تھا کہ اسے ایک طرف سے بھاری قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ یکلخت چوکنا ہو گیا۔ کوئی اس طرف آ رہا تھا۔ اس نے تیزی سے جسم سے اتاری ہوئی رسیاں دوبارہ اپنے جسم پر لپیٹیں

اور دونوں ہاتھ پشت کی جانب کر کے دوبارہ اسی انداز میں لیٹ گیا۔ اس کے جسم کی رسیاں اب کافی ڈھیلی تھیں۔ وہ آسانی سے خود کو ان رسیوں سے آزاد کر سکتا تھا اس لئے اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔ اسی لمحے اچانک سامنے کھٹکا ہوا اور پھر ایک دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دروازہ کھلتے ہی باہر سے جیسے روشنی کا سیلاب اندر آ گیا۔ عمران نے آنکھیں بند کر لی تھیں اس لئے اس تیز روشنی میں اس کی آنکھیں چندھیائی نہ تھیں۔ اس نے کن انکھیوں سے دیکھا تو اسے دروازے پر دو نوجوان دکھائی دیئے۔ ان میں سے ایک آدمی نے تیز روشنی والی ٹارچ پکڑ رکھی تھی جبکہ دوسرے کے ہاتھ میں مشین گن دکھائی دے رہی تھی۔ ٹارچ والا دروازے پر کھڑے ہو کر کیبن میں روشنی بکھیرنے لگا۔ ٹارچ کی روشنی میں عمران نے دیکھا وہ ایک لکڑیوں کے بنے ہوئے تختوں والے کیبن میں تھا اور اس کے اردگرد اس کے باقی ساتھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں اسی کی طرح رسیوں سے بندھے پڑے ہوئے تھے۔ اپنے ساتھیوں کو وہاں دیکھ کر عمران کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔

''ہونہہ۔ باس نجانے ان سے اس قدر خوفزدہ کیوں ہیں۔ یہ بے ہوش ہیں اور رسیوں سے بندھے ہوئے ہیں اور باس چاہتا ہے کہ ہم انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیں۔ جیسے باس کو خطرہ ہو کہ انہیں ہوش آ جائے گا اور یہ خود کو رسیوں سے آزاد کرا لیں گے اور ہم پر حملہ کر دیں گے''...... ٹارچ والے نے اپنے ساتھی

سے مخاطب ہو کر کہا تو اس کی بات سن کر عمران چونک پڑا۔

''جو بھی ہے ہم باس کے حکم کے پابند ہیں۔ باس نے کہا ہے تو پھر ہمیں انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگانے ہی ہوں گے۔ چلو اندر''...... مشین گن بردار نے کہا۔

''ہاں باس کے حکم کی تعمیل کرنا ہی ہو گی''...... ٹارچ والے نے کہا اور پھر وہ دونوں اندر آ گئے۔ ٹارچ والے نے جیب سے سیاہ رنگ کا ایک باکس نکال لیا اور اسے لے کر پیروں کے بل نیچے بیٹھ گیا۔

''تم ٹارچ پکڑ لو میں سرنج میں انجکشن بھر کر ایک ایک کر کے انہیں لگا دیتا ہوں''...... ٹارچ والے نے ٹارچ اپنے ساتھی کو دیتے ہوئے کہا تو مشین گن بردار نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے ٹارچ کی روشنی فرش پر رکھے باکس پر ڈالنی شروع کر دی۔ اس آدمی نے باکس کھولا اور اس میں رکھی ہوئی ایک سرنج نکال لی پھر اس نے باکس سے ہلکے براؤن رنگ کے انجکشن کی شیشی نکالی اور پھر وہ اس شیشی سے سرنج میں محلول بھرنے لگا۔ وہ دونوں عمران کے قریب ہی تھے۔ عمران نے غیر محسوس انداز میں اپنے جسم پر لپٹی ہوئی رسیاں کھولیں اور پھر وہ آہستہ آہستہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ دونوں افراد کے منہ دوسری طرف تھے۔ عمران آہستہ آہستہ اٹھا اور پنجوں کے بل بیٹھ گیا۔ اس نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر اچانک وہ تیزی سے اچھلا اور اس نے پوری قوت سے مشین گن بردار پر حملہ کر دیا۔

عمران کے ہاتھ اور پاؤں ایک ساتھ حرکت میں آئے اور کیبن دو انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔

عمران کے زور دار حملے سے مشین گن بردار کے ہاتھوں سے مشین گن اور ٹارچ نکل کر دور جا گری جبکہ دوسرا آدمی جو شیشی سے سرنج میں انجکشن بھر رہا تھا اس کے ہاتھ سے سرنج اور شیشی نکل کر دور جا گری اور وہ اچھل کر دائیں بائیں جا گرے۔ اس سے پہلے کہ وہ دونوں سنبھلتے عمران نے الٹی قلابازی لگائی اور سیدھا اس جگہ جا گرا جہاں مشین گن اور ٹارچ گری ہوئی تھیں۔ عمران نے جھپٹ کر مشین گن اٹھائی اور اس کا رخ ان دونوں کی طرف کر دیا۔

”خبردار۔ حرکت کی تو بھون دوں گا“...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو وہ دونوں جو اٹھ رہے تھے یکلخت ساکت ہو گئے۔

”تت۔ تت۔ تم ہوش میں کیسے آ گئے اور رسیاں۔ تت تت۔ تم نے رسیاں کیسے کھول لیں“...... اس آدمی نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا جس نے مشین گن اور ٹارچ پکڑ رکھی تھی۔

”خاموش رہو اور اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ“...... عمران نے غرا کر کہا تو وہ دونوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

”اپنے دونوں ہاتھ اپنی گردن کی پشت پر رکھو اور عقب میں گھوم جاؤ“...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”تم یہاں سے بچ کر نہیں جا سکو گے۔ تمہارے لئے بہتر ہو گا

کہ مشین گن ہمارے حوالے کر دو اور خود کو بھی سرنڈر کر دو“۔ اس آدمی نے کہا جو سرنج میں انجکشن بھر رہا تھا۔

”جیسا کہہ رہا ہوں ویسا کرو ورنہ...... عمران نے غرا کر کہا تو ان دونوں نے فوراً ہاتھ اٹھا کر اپنی گردنوں کے عقبی حصے پر رکھے اور دوسری طرف مڑتے چلے گئے۔ انہیں دوسری طرف مڑتے دیکھ کر عمران بے آواز قدموں سے ان کی طرف بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں کچھ سمجھتے عمران نے مشین گن کو نال سے پکڑا اور پھر کیبن یکلخت ان کی تیز چیخوں سے گونج اٹھا۔ ان دونوں کے سروں پر یکے بعد دیگرے قیامت سی ٹوٹ پڑی تھی اور وہ لہراتے ہوئے گرتے چلے گئے۔ ان کے سروں پر لگنے والی ایک ایک ہی ضرب سود مند ثابت ہوئی تھی اور وہ دونوں بے ہوش ہو گئے تھے۔ انہیں بے ہوش ہو کر گرتے دیکھ کر عمران تیزی سے ان پر جھکا اور ان کی نبض چیک کرنے لگا۔ وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ دونوں بے ہوش ہوئے ہیں یا مکر کر رہے ہیں لیکن وہ دونوں بے ہوش تھے۔ عمران نے ان کی تلاشی لی تو ان میں سے ایک کی جیب سے ایک مشین پسٹل نکلا جبکہ دوسرے آدمی کی جیب سے اسے ریوالور ملا۔ ریوالور کے ساتھ اس کی جیب میں ایک سائیلنسر بھی تھا۔ سائیلنسر دیکھ کر عمران کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی آ گئی۔ اس نے فوراً ریوالور پر سائیلنسر فٹ کیا اور اس کا چیمبر کھول کر دیکھنے لگا۔ چیمبر فل تھا۔ عمران نے مشین پسٹل اور فاضل میگزین اپنے قبضے میں

لے لئے۔ اس نے مشین گن ایک طرف رکھی اور پھر وہ مشین پسٹل جیب میں ڈال کر سائیلنسر لگا ہوا ریوالور لے کر تیزی سے اس دروازے کی طرف لپکا جہاں سے وہ دونوں اندر آئے تھے۔ دروازے کے پاس آ کر وہ سائیڈ دیوار سے لگ کر باہر کی سن گن لینے لگا۔ عمران نے ان دونوں کے سروں پر مشین گن کا دستہ مارا تھا جس کے نتیجے میں وہ زور سے چیخے تھے اس لئے عمران کو خدشہ تھا کہ اگر باہر کوئی موجود ہوا تو اس نے یقینی طور پر ان کی چیخیں سنی ہوں گی۔ اس نے دیوار کی آڑ سے سر نکال کر باہر دیکھا تو اسے سامنے ایک چھوٹی راہداری دکھائی دی۔ راہداری کے سرے پر سیڑھیاں اوپر جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ یہ ایک بڑی لانچ تھی جس کے انجن کا شور کافی زیادہ تھا۔ شاید انجن کے اس شور اور کیبن میں ہونے کی وجہ سے ان دونوں کی چیخیں دب گئی تھیں اس لئے وہاں کوئی نہ آیا تھا۔ عمران تیزی سے باہر آیا اور اس نے سیڑھیوں کے قریب آ کر اس کے اطراف میں دیکھا اور پھر وہ سر اٹھا کر سیڑھیوں کے اوپر کی طرف دیکھنے لگا۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا جو بند تھا۔

سیڑھیوں کے دونوں اطراف چھوٹے چھوٹے کیبن بنے ہوئے تھے جن کے دروازے بند تھے۔ شاید یہ لانچ کے کریو کے استعمال میں رہتے تھے اور اس وقت ان کیبنوں میں کوئی نہ تھا۔ عمران مطمئن ہو کر واپس اس کیبن میں آ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود

تھے۔ عمران نے سب سے پہلے صفدر کی رسیاں کھولیں اور پھر اس نے صفدر کے منہ اور ناک پر ہاتھ رکھ کر اس کا سانس روک دیا۔

صفدر کا سانس رکا تو اس کے جسم کو جھٹکا لگا اور اس کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہوئے تو عمران نے فوراً اس کے منہ اور ناک سے ہاتھ ہٹا دیئے۔ چند ہی لمحوں میں صفدر کو ہوش آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کون سی جگہ ہے۔ میں یہاں کیسے آ گیا اور یہ سب"...... ہوش میں آتے ہی صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم اس وقت دشمنوں کی قید میں ہی صفدر۔ خود کو سنبھالو اور اپنے حواس بحال کرو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو عمران کا سرد لہجہ سن کر صفدر تیزی سے نارمل ہوتا چلا گیا۔

"یہ تو کسی لانچ یا موٹر بوٹ کا کیبن معلوم ہوتا ہے"...... صفدر نے خود کو سنبھالتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہم اس وقت لانچ میں ہیں"...... عمران نے کہا۔ صفدر کو ہوش میں لانے کے بعد وہ کیپٹن شکیل کی رسیاں کھول کر اسے اسی طرح ہوش میں لا رہا تھا جیسے وہ صفدر کو ہوش میں لایا تھا۔ یہ دیکھ کر صفدر بھی اٹھا اور وہ جولیا کی طرف بڑھا اور اس نے پہلے جولیا اور پھر صالحہ کی رسیاں کھولیں اور انہیں ہوش میں لانے لگا۔ کیپٹن شکیل اور پھر جولیا کو ہوش آیا تو ان کی حالت بھی صفدر کی ہوش میں آنے کے بعد کی حالت سے مختلف نہ ہوئی۔ عمران نے انہیں

خطرناک صورت حال سے آگاہ کیا تو وہ بھی سنبھل گئیں۔ جولیا اور صالحہ کو ہوش میں لانے کے بعد صفدر تنویر کو ہوش میں لانے لگا۔ جلد ہی تنویر کو بھی ہوش میں آ گیا۔

''جولیا، صالحہ، کیپٹن شکیل تم تینوں اپنے باقی ساتھیوں کو ہوش میں لاؤ اور صفدر، تنویر تم میرے ساتھ آؤ۔ ہمیں باہر جا کر لانچ میں موجود افراد کو کور کرنا ہے اور اس لانچ پر قبضہ کرنا ہے۔ سمجھے تم''۔ عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور عمران نے مشین پسٹل صفدر کو دے دیا اور مشین گن اٹھا کر تنویر کے حوالے کر دی اور وہ تینوں کیبن سے باہر نکل آئے۔

''سیڑھیوں کے گرد جو کیبن ہیں انہیں چیک کرو اور جو نظر آئے اسے اُڑا دو میں اوپر جاتا ہوں''...... عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر اسلحہ لئے تیزی سے سیڑھیوں کے دائیں بائیں راہداریوں کی طرف دوڑتے چلے گئے جبکہ عمران سائیلنسر لگا ریوالور ہاتھ میں لئے سیڑھیاں چڑھنا شروع ہو گیا۔ وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا دروازے کے پاس آیا اور پھر باہر کی سن گن لینے لگا اسے دوسری طرف سے چند افراد کے بولنے کی آوازیں سنائی دیں تو وہ چوکنا ہو گیا۔ اس نے دروازے کا ہینڈل پکڑا اور اسے گھما کر دروازہ کھول لیا۔ دروازہ بے آواز طریقے سے کھل گیا۔ عمران نے دروازے میں درز پیدا کی اور پھر احتیاط سے باہر جھانکنے لگا۔ دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ باہر عرشہ تھا اور وہاں تین افراد موجود تھے ان کے کاندھوں پر

مشین گنیں لٹک رہی تھیں۔

ان سے کچھ فاصلے پر دو اور مشین گن بردار دکھائی دے رہے تھے۔ عمران چونکہ پورا دروازہ نہ کھول سکتا تھا اس لئے اسے اس بات کا اندازہ نہ ہو سکتا تھا کہ عرشے پر کتنی تعداد میں مشین گن بردار موجود ہیں۔ وہ باہر نکل کر مشین پسٹل سے ان پانچ افراد کو تو نشانہ بنا سکتا تھا لیکن عرشے کے اطراف میں مسلح افراد موجود ہوئے تو وہ ان پانچوں کو نشانہ بنتے دیکھ کر الرٹ ہو سکتے تھے اور وہ اس پر فائرنگ کر سکتے تھے۔

''مجھے باہر نکلنے سے پہلے ان دو افراد سے پوچھ لینا چاہئے کہ لانچ میں کتنے مسلح افراد موجود ہیں اور یہ لانچ کہاں جا رہی ہے''۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ دروازہ بند کرنے ہی لگا تھا کہ اس نے سیڑھیوں سے کچھ فاصلے پر موجود تینوں مسلح افراد کو اس طرف آتے دیکھا۔

''یہ گھنشام اور مادھو کب سے نیچے گئے ہوئے ہیں۔ کیا اب تک ان کا کام ختم نہیں ہوا جو وہ اوپر نہیں آئے ہیں''...... عمران نے ان میں سے ایک کو کہتے سنا۔ اب عمران کے پاس کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ دروازہ کھول کر باہر جاتا اور ان پر فائرنگ کر دیتا کیونکہ اگر وہ دروازہ کھول کر نیچے آتے تو عمران آسانی سے ان کی نظروں میں آ سکتا تھا۔ عمران نے دروازہ کھول کر ان پر فائرنگ کا ارادہ کیا ہی تھا کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا۔ وہ مڑا اور بے

آواز قدموں سے تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ اسی لمحے اسے نیچے سے صفدر اور تنویر سیڑھیوں کی طرف آتے دکھائی دیئے۔

"سیڑھیوں کی سائیڈ میں چھپ جاؤ"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے لمبی چھلانگ لگائی اور چار پانچ سیڑھیاں کود کر نیچے آ گیا اور تیزی سے دائیں طرف سے سیڑھیوں کے پیچھے آ گیا۔ اسی لمحے اوپر سے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔

"کیا کوئی نیچے آ رہا ہے"...... صفدر نے عمران سے سرگوشیانہ لہجے میں کہا جو اس کے ساتھ اس طرف موجود تھا۔

"ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ اسی لمحے اسے تینوں افراد کے نیچے آتے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

"وہ تینوں نیچے آ رہے ہیں۔ تم یہیں رکو میں ان تینوں کو نشانہ بناتا ہوں"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کے کان قدموں کی آوازوں پر جمے ہوئے تھے۔ عمران چند لمحے وہیں رکا رہا پھر جب اس نے محسوس کیا کہ وہ تینوں مسلح افراد آدھی سیڑھیاں اتر کر نیچے آ چکے ہیں تو وہ تیزی سے حرکت میں آیا اور اچھل کر یکلخت سیڑھیوں کے سامنے آ گیا۔ اسے وہ تینوں افراد ایک دوسرے کے پیچھے سیڑھیاں اترتے دکھائی دیئے۔ اسے اس طرح اچانک سامنے آتے دیکھ کر مشین گن بردار چونک پڑے۔ انہوں نے فوراً کاندھوں سے مشین گنیں اتارنے کی کوشش کی لیکن ان کی کوشش صرف کوشش بن کر ہی رہ گئی کیونکہ عمران نے سامنے

آتے ہی یکے بعد دیگرے تین بار ریوالور کا ٹریگر دبا دیا۔ ٹریگر دبتے ہی ریوالور سے شعلے نکلے اور وہ تینوں چیخے بغیر اچھلے اور سیڑھیوں پر گر کر لڑھکتے ہوئے نیچے گرتے چلے گئے۔ عمران نے ان تینوں کے سروں کا نشانہ بنایا تھا جس کے نتیجے میں ان کے منہ سے آواز تک نہ نکل سکی تھی۔

"ان کی لاشیں ہٹاؤ یہاں سے جلدی"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو سائیڈوں میں چھپے ہوئے تنویر اور صفدر سامنے آئے اور وہ تیزی سے ان افراد کی لاشوں کی ٹانگیں پکڑ کر سیڑھیوں کی سائیڈوں کی طرف گھسیٹ کر لے گئے۔

"یہ اچھا ہو گیا۔ اب ہمارے پاس تین مشین گنیں اور آ گئی ہیں۔ یہ مشین گنیں ہمارے کام آئیں گی"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے کیبن کا دروازہ کھلا اور جولیا کا چہرہ دکھائی دیا۔

"باہر آؤ جولیا اور یہ مشین گنیں اٹھا لو"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا فوراً کیبن سے باہر آ گئی۔ اس نے مسلح افراد کی گری ہوئی مشین گنیں اٹھا لیں۔ اسی لمحے کیبن سے چوہان اور صدیقی بھی نکل کر باہر آ گئے۔

"سنو۔ اب ہمارے پاس چار مشین گنیں، ایک مشین پسٹل اور یہ ایک سائیلنسر لگا ریوالور ہے۔ ہم سب ایک ساتھ اوپر جائیں گے اور دروازہ کھول کر باہر نکل جائیں گے اور جو بھی سامنے آئے گا اسے اڑا دیں گے۔ بس اس بات کا خیال رہے کہ سی بڑ یا اس کی

ساتھی لڑکی شاردا میں سے کوئی ایک زندہ رہے تاکہ میں اس سے پوچھ گچھ کر سکوں''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ عمران کے ساتھ ایک بار پھر سیڑھیوں پر چڑھنے لگے۔ دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔ عمران نے ایک بار پھر باہر جھانکا تو اسے عرشے پر وہی دو مسلح افراد دکھائی دیئے جو تینوں مسلح افراد سے کچھ فاصلے پر کھڑے تھے۔

''میں سامنے والے دونوں مسلح افراد کو نشانہ بناتا ہوں پھر میں باہر کود جاؤں گا اور اٹھ کر سامنے کی طرف دوڑ پڑوں گا۔ اگر باہر مزید مسلح افراد ہوئے تو وہ سب میری طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ اس موقع کا فائدہ اٹھا کر تم باہر نکلنا اور دائیں بائیں موجود جو بھی مسلح آدمی دکھائی دے اسے ہلاک کر دینا''...... عمران نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے یکلخت دروازے کو ٹانگ مار کر کھولا اور پھر وہ اچھل کر باہر آ گیا۔ اس نے باہر نکلتے ہی سامنے کھڑے مسلح افراد پر فائرنگ کی اور تیزی سے ان کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ دونوں مسلح افراد جو دروازہ کھلنے کی آواز سن کر چونکے ہی تھے کہ ان کے منہ سے چیخیں نکلیں اور وہ اچھل اچھل کر گرتے چلے گئے۔ عمران نے دوڑتے ہوئے لمبی چھلانگ لگائی اور ان دونوں کی لاشوں کو پھلانگ کر دوسری طرف آیا اور فرش پر کمر کے بل گرتا چلا گیا اور پھر وہ اسی تیزی سے کروٹیں بدلتا چلا گیا۔ اس نے اس دوران دیکھ لیا تھا۔

عرشے کے دائیں طرف چار اور بائیں طرف پانچ مسلح افراد موجود تھے۔ دروازہ کھلنے کی آواز کے ساتھ اپنے دو ساتھیوں کو چیخ کر گرتے اور پھر ایک آدمی کو تیزی سے نیچے سے عرشے پر آتے دیکھ کر وہ بری طرح سے چونک پڑے اور پھر انہوں نے تیزی سے کاندھوں سے مشین گنیں اتار لیں لیکن دیر ہو چکی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ عمران پر فائرنگ کرتے اسی لمحے سیڑھیوں کے راستے سے جولیا اور اس کے ساتھی باہر نکلے اور وہ کمر کے بل عرشے پر چھلانگیں لگا کر گرے اور عرشے پر گھسٹتے چلے گئے اور پھر ان مسلح افراد پر نظریں پڑتے ہی ان کی مشین گنیں گرجیں اور ماحول مسلح افراد کی تیز چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ سب چیختے ہوئے اور لٹو کی طرح گھومتے ہوئے گرے اور ساکت ہوتے چلے گئے۔

ان نو افراد کو گولیوں کا نشانہ بناتے ہی وہ اٹھے اور تیزی سے دائیں بائیں دوڑتے چلے گئے۔ اس دوران عمران بھی ریلنگ کے پاس جا کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اس کی نظریں مستول اور سیڑھیوں والے راستے کی دوسری طرف تھیں۔ اسی لمحے اس نے ایک مشین گن بردار کو مستول پر دیکھا تو اس نے فوراً اس پر فائر جھونک مارا۔ گولی نشانے پر لگی اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھلا اور سر کے بل عرشے پر گرتا چلا گیا۔ جولیا اور اس کے ساتھی دوڑتے ہوئے لانچ کے مختلف حصوں کی طرف چلے گئے۔ مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ کی آوازوں سے عمران کو یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ لانچ میں مسلح افراد کی

کی نہیں ہے۔ جن کا اس کے ساتھیوں کے ساتھ فائرنگ کا تبادلہ شروع ہو گیا تھا۔ عمران ریوالور ہاتھ میں لئے ہوئے تیزی سے لانچ کے مختلف حصوں میں دوڑنے لگا۔ وہ لانچ کا ایک ایک حصہ چیک کر کے شاردا اور سی برڈ کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

عمران لانچ کے کنٹرول روم میں داخل ہوا تو اسے وہاں ایک مسلح آدمی دکھائی دیا۔ عمران کو دیکھ کر اس نے عمران پر فائرنگ کی لیکن عمران فوراً جھک گیا۔ مشین گن کی گولیاں ٹھیک عمران کے اوپر سے گزر گئیں۔ اس سے پہلے کہ وہ آدمی دوبارہ عمران پر فائرنگ کرتا عمران کے ریوالور سے گولی نکلی اور اس آدمی کے سر میں سوراخ ہوتا چلا گیا۔ وہ پیچھے موجود کنٹرولنگ مشین سے ٹکرایا اور الٹ کر گرتا چلا گیا۔ عمران اچھل کر کنٹرول روم میں داخل ہوا تو اسے شاردا اور سی برڈ وہاں دکھائی دیئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین پسٹل تھے۔ عمران کو دیکھتے ہی انہوں نے اس پر فائرنگ کی۔ ماحول مشین پسٹل کی مخصوص تڑتڑاہٹ کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ عمران فوراً نیچے گرا اور پھر اس سے پہلے کہ شاردا اور سی برڈ گنوں کا رخ اس کی طرف کر کے فائرنگ کرتے عمران نے ان پر فائرنگ کر دی۔ شاردا اور سی برڈ کے منہ سے زور دار چیخیں نکلیں اور وہ اچھل اچھل کر نیچے گرتے چلے گئے۔ ان دونوں کے ہاتھوں سے مشین پسٹل نکل گئے تھے۔ عمران نے نیچے گرتے ہی نہایت ماہرانہ انداز میں ان کے مشین پسٹل والے ہاتھوں پر فائرنگ کی تھی جس کے

نتیجے میں ان کے ہاتھ زخمی ہو گئے تھے اور مشین پسٹل نیچے گر گئے تھے۔

شاردا نیچے گرنے والے مشین پسٹل کو اٹھانے کے لئے جھکی لیکن اسی لمحے عمران کے ریوالور سے ایک اور شعلہ اگلا اور شاردا منہ کے بل گری اور ساکت ہو گئی۔ عمران نے اس کے سر پر فائر کیا تھا۔ شاردا کو ہلاک ہوتے دیکھ کر سی برڈ جیسے اپنی جگہ پر ساکت ہو کر رہ گیا۔ وہ عمران اور اس کے ہاتھ میں موجود سائیلنسر لگے ریوالور کو انتہائی سہمی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

”ہاں تو پیارے سی برڈ۔ اب تم کیا کہتے ہو۔ کیا تم بھی مشین پسٹل اٹھانے کے لئے جھکو گے“...... عمران نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے مخصوص لہجے میں کہا۔

”نن نن۔ نہیں۔ نہیں۔ میں نہیں جھکوں گا“...... سی برڈ نے سائیڈ کی دیوار سے کمر لگا کر نہایت خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”جھکو گے تو تمہارا انجام تمہاری اس ساتھی جیسا ہی ہو گا۔ یقین نہیں تو آزما کر دیکھ لو“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”تت۔ تت۔ تمہیں ہوش کیسے آ گیا اور تم۔ تم سب تو رسیوں سے مضبوطی سے بندھے ہوئے تھے“...... سی برڈ نے عمران کی جانب خوف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ بے ہوش اور رسیوں سے بندھا ہوا انسان

اس طرح اس کے سامنے آ سکتا ہے۔

''یہ تو میری قسمت اچھی تھی کہ میں اپنی قوت مدافعت کی وجہ سے جلد ہوش میں آ گیا تھا۔ اگر مجھے ہوش میں آنے میں تھوڑی سی بھی دیر ہو گئی ہوتی تو تمہارے کیبن میں آنے والے افراد مجھے اور میرے ساتھیوں کو طویل بے ہوشی کا انجکشن لگا دیتے تو پھر ظاہر ہے میری آنکھ قبر میں ہی کھلنی تھی مگر اب تم اپنی بات کرو اور مجھے بتاؤ کہ تم ہمیں کہاں لے جا رہے تھے''۔ عمران نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''ہم تمہیں مادام رادھا کے حوالے کرنے کے لئے کافرستان لے جا رہے تھے۔ مادام رادھا نے کہا تھا کہ ہم تمہیں زندہ حالت میں ان کے حوالے کریں۔ کاش مادام نے تمہیں زندہ رکھنے کا نہ کہا ہوتا تو کیبن میں تم سب کی لاشیں پڑی ہوتیں اور یہ نوبت نہ آتی''...... سی برڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تب ہماری لاشیں زندہ ہو جاتیں۔ اس کے بعد بھی تمہیں ایسی ہی سچوئیشن کا سامنا کرنا پڑتا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''یہ تمہاری بھول ہے۔ لاشیں زندہ نہیں ہوتی ہیں''...... سی برڈ نے کہا۔

''ہماری ہو جاتی ہیں۔ بہرحال تم کافرستان کے کس حصے میں لے جا رہے تھے ہمیں''...... عمران نے پوچھا۔

''نیلا گھاٹ''...... سی برڈ نے جواب دیا۔

''نیلا گھاٹ پر مادام رادھا تم سے خود ہمیں وصول کرتی یا اس کا کوئی گروپ''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہاں مادام رادھا کا نہیں ہمارا دوسرا گروپ موجود ہے۔ ہم تمہیں اس گروپ کے حوالے کرتے اور پھر میں مادام رادھا کو تمہارے کافرستان منتقل ہونے کا بتا دیتا۔ اس کے بعد جیسا وہ کہتی ہم تم سب کو ان کے حوالے کر دیتے۔ یہ مادام رادھا کا ہی حکم تھا کہ تم سب کو مسلسل بے ہوش اور باندھ کر رکھا جائے۔ میں نے تم سب کو الیکٹرانک گن سے بے ہوش کیا تھا۔ الیکٹرانک گن سے تم زیادہ سے زیادہ چار گھنٹے بے ہوش رہ سکتے تھے اس کے بعد تمہیں ہوش آ سکتا تھا اسی لئے میں نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا تھا کہ وہ تم سب کو ڈبل وارل کے انجکشن لگا دیں تاکہ تمہاری بے ہوشی طویل ہو جائے لیکن تم اپنی قوت مدافعت کی وجہ سے تین گھنٹوں میں ہی ہوش میں آ گئے تھے لیکن تم نے ہوش میں آنے کے بعد رسیاں کیسے کھول لیں۔ میں نے تم سب کو اپنی نگرانی میں ٹائٹ رسیوں میں بندھوایا تھا اور ان پر ایسی گرہیں لگوائی تھیں جنہیں آسانی سے کھولا نہیں جا سکتا تھا''...... سی برڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے رسیاں کھولنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''تو پھر تم آزاد کیسے ہو گئے''...... سی برڈ نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

''رسیاں کاٹ کر''...... عمران نے جواب دیا۔

''رسیاں کاٹ کر۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تم کیسے کاٹ سکتے ہو رسیاں''...... سی برڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ سوچنا اب تمہارا کام ہے کہ میں نے رسیاں کیسے کاٹی ہوں گی''...... عمران نے کہا پھر اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے جولیا، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل وہاں آ گئے۔

''لانچ میں بیس سے زائد مسلح افراد تھے۔ ہم نے تمام افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔ اب لانچ پر مکمل طور پر ہمارا قبضہ ہے''...... جولیا نے کہا تو اس کی بات سن کر سی برڈ کا رنگ زرد پڑ گیا۔

''صفدر اور کیپٹن شکیل تم لانچ کا کنٹرول سنبھال لو اور مسٹر سی برڈ تم اپنا منہ دوسری طرف کر لو''...... عمران نے پہلے صفدر اور کیپٹن شکیل سے اور پھر سی برڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''دوسری طرف۔ لیکن کیوں''...... سی برڈ نے کہا۔

''جیسا کہہ رہا ہوں ویسا کرو۔ ورنہ......'' عمران نے غرا کر کہا تو سی برڈ نے فوراً اپنا منہ دوسری طرف کر لیا۔ جیسے ہی اس نے منہ دوسری طرف کیا عمران نے کیپٹن شکیل کو اشارہ کیا جو سی برڈ کے قریب کھڑا تھا۔ کیپٹن شکیل نے عمران کا اشارہ سمجھ کر اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے سی برڈ کی طرف بڑھا۔ اس سے پہلے کہ سی برڈ اپنے پیچھے اس کی موجودگی محسوس کرتا۔ کیپٹن شکیل نے ہاتھ میں

پکڑی ہوئی مشین گن کا دستہ اس کے سر پر مار دیا۔ سی برڈ کے منہ سے زور دار چیخ نکلی۔ اس نے مڑنے کی کوشش کی لیکن کیپٹن شکیل کی لگائی ہوئی دوسری ضرب سے نہ صرف اس کی چیخیں بند ہو گئیں بلکہ وہ خالی ہوتی ہوئی ریت کی بوری کی طرح گرتا چلا گیا۔

''تنویر۔ اسے اٹھا کر اسی کیبن میں لے جاؤ جہاں اس نے ہمیں باندھ رکھا تھا۔ وہاں لے جا کر اسے رسی سے مضبوطی سے باندھ دو''...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیا ضرورت ہے اسے زندہ رکھنے کی۔ ہم نے لانچ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اسے بھی گولی مارو اور اس کی لاش اٹھا کر سمندر میں پھینک دو''...... تنویر نے کہا۔

''نہیں۔ یہ ہمارے لئے ابھی کارآمد ہو سکتا ہے اس لئے اس کا زندہ رہنا ضروری ہے''...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر بے ہوش سی برڈ کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر ڈالا اور اسے لے کر کنٹرول روم سے نکلتا چلا گیا۔

''ہم کافرستانی سرحد سے کتنی دور ہیں''...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''سامنے اسکرین پر نقشہ آن ہے۔ نقشے کے مطابق ہم ابھی سرحدی علاقے سے سو ناٹیکل کے فاصلے پر ہیں''۔ عمران نے جواب دیا۔

''نقشے پر تو کافرستان کے نیلا گھاٹ کو مارک کیا گیا ہے۔ کیا

ہمیں اس نیلا گھاٹ پر جانا ہے''...... صفدر نے اسکرین پر پھیلے ہوئے نقشے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ وہاں بھی سی برڈ کے آدمی موجود ہیں۔ ہمیں اس علاقے سے دور کسی اور جگہ جانا ہے۔ رکو میں نقشہ دیکھ کر بتاتا ہوں کہ ہمارے لئے کون سی جگہ محفوظ ہو سکتی ہے''...... عمران نے کہا اور پھر وہ آگے بڑھا اور اسکرین پر موجود نقشہ دیکھنے لگا۔ نقشے میں سمندری علاقے کے ساتھ ساتھ کافرستانی سرحدی علاقے دکھائی دے رہے تھے۔ ان میں سے کئی جگہوں پر سرخ دائرے بنائے گئے تھے اور کسی جگہ سبز اور کسی جگہ نیلے دائرے لگے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''سرخ دائروں سے مراد یہ جگہیں خطرناک ہو سکتی ہیں جہاں پر فورسز موجود ہیں۔ نیلے دائرے آباد علاقوں کو ظاہر کرتے ہیں اور سبز دائرے اس بات کو ظاہر کر رہے ہیں جہاں اسمگلرز آسانی سے پہنچ سکتے ہیں اور اپنا مال لادتے اور اتارتے ہیں''...... عمران نے نقشے پر بنے ہوئے دائرے والے مقامات کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہاں سفید دائرے بھی تو ہیں اور نیلا گھاٹ کو بھی سفید دائرے سے ہی ظاہر کیا گیا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ یہ سفید دائرے ان اسمگلروں کے خفیہ مقامات ہیں جہاں پر نہ کوئی آبادی ہوتی ہے نہ کسی فورس کے ہونے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے یہ لانچیں خفیہ طور پر ایسی ہی جگہوں پر لے

جاتے ہیں۔ یہ مقامات بہت کم ہیں لیکن ہمیں بھی ایسے ہی کسی علاقے میں جانا ہے تاکہ ہمیں نہ کوئی اس طرف آتے دیکھ سکے اور نہ ہی ہمارا کسی فورس سے مڈبھیڑ ہو سکے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا یہ علاقے شہری علاقوں سے دور ہوں گے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ یہ خطرناک اور پرپیچ علاقے ہیں جہاں سے آبادیوں اور خاص طور پر شہری علاقوں میں پہنچنا مشکل ہوتا ہے اسی لئے ان علاقوں کو بعض اوقات اوپن چھوڑ دیا جاتا ہے لیکن ضرورت کے وقت ان علاقوں کو بھی کورڈ کیا جاتا ہے۔ بہرحال اب ہمیں اس علاقے میں جانا ہے''...... عمران نے ایک سفید دائرے پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

''کامورا گھاٹ''...... صفدر نے دائرے میں لکھا ہوا نام بڑھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ غیر آباد چٹیل علاقہ ہے اور اس علاقے میں ایک جنگل ہے جسے کامورا جنگل کہا جاتا ہے۔ جنگل کے آگے چند دیہات اور قصبے موجود ہیں ہم ان سے ہوتے ہوئے دارالحکومت پہنچ سکتے ہیں اور پھر دارالحکومت سے ہو کر ہمیں سونگرا اور جالاٹ کے علاقوں سے گزر کر ان شامار نامی پہاڑی علاقے میں جانا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا وہ اسپیشل سنٹر اس شامار کے علاقے میں موجود

ہے''...... کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ میں نے ناٹران اور چند دیگر ذرائع سے پہلے ہی معلومات حاصل کر لی تھیں کہ اسپیس سنٹر اس شامار کے علاقے میں ہی موجود ہے۔ یہ ایک طویل و عریض پہاڑی سلسلہ ہے جو انتہائی دشوار گزار ہونے کے ساتھ ساتھ کافرستان کا خطرناک ترین پہاڑی سلسلہ کہلاتا ہے۔ اس علاقے میں گہری کھائیوں کے ساتھ ساتھ خوفناک دلدلیں بھی موجود ہیں جنہیں پار کرنا انتہائی خطرناک ثابت ہوسکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اگر وہ اتنا ہی خطرناک اور دشوار گزار علاقہ ہے تو پھر انہوں نے وہاں اسپیس سنٹر کیسے قائم کیا ہوگا۔ میرا مطلب ہے کہ یہ لوگ وہاں آتے جاتے کیسے ہوں گے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بذریعہ ہیلی کاپٹر۔ اس کے علاوہ ان پہاڑی علاقوں میں پہنچنا تقریباً ناممکن ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو کیا ہمیں بھی مشن شامار مکمل کرنے کے لئے ہیلی کاپٹروں کا ہی استعمال کرنا پڑے گا''...... صفدر نے پوچھا۔

''دیکھتے ہیں پہلے ہم کافرستان تو پہنچ جائیں۔ اس بار تو ہمارے لئے کافرستان میں داخل ہونا ہی مشکل ثابت ہو رہا ہے''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے لانچ کا ٹرانسمیٹر سسٹم چیک کیا تو یہ دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی

کہ لانچ میں لگا ہوا ٹرانسمیٹر سسٹم سیٹلائٹ سسٹم تھا جسے عام طور پر فری لائن کہا جاتا تھا۔ فری لائن سے کی جانے والی کالز نہ تو ٹریس کی جا سکتی تھیں اور نہ ہی کہیں سنی جا سکتی تھیں۔ بین الاقوامی اسمگلرز نے خصوصی طور پر اپنی لانچوں اور موٹر بوٹس میں ایسے ہی سسٹم نصب کر رکھے تھے تاکہ وہ کوسٹ گارڈز اور دیگر فورسز کی نظروں میں آئے بغیر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوسکیں اور جب وہ ایک دوسرے سے رابطہ کریں تو نہ ان کی کال کہیں سنی جا سکے اور نہ ہی ان کالز کو ٹریس کیا جا سکے۔

عمران نے فوراً ٹرانسمیٹر سسٹم آن کیا اور اس پر مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ چند ہی لمحوں میں فریکوئنسی ایڈجسٹ ہوگئی اور اس نے دوسری طرف مسلسل کال دینا شروع کر دی۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... عمران نے مسلسل کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ این انٹڈنگ یو۔ اوور''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ناٹران کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''صرف این سے کام نہیں چلے گا۔ این کے ساتھ او بھی ہوتا ہے جس کا مطلب صرف نو ہوتا ہے اور نو کا ترجمہ نہیں ہوتا ہے۔ اگر تم نے نکاح کے وقت تین بار ہاں کرنے کی بجائے نو یعنی نہیں نہیں کر دیا تو تمہیں بھی میری طرح سے ساری زندگی کنوارا ہی رہنا پڑے گا۔ اوور''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو جولیا، صفدر اور

کیپٹن شکیل کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ اوور''...... دوسری طرف سے عمران کی آواز سن کر ناٹران نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ تم کسی اور کی کال کے منتظر تھے جو میری آواز سن کر تمہیں مایوسی ہوئی ہے''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف موجود ناٹران عمران کی بات کا مطلب سمجھ کر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے عمران صاحب۔ آپ جانتے ہیں کہ میں نہ لڑکیوں سے فون پر بات کرتا ہوں اور نہ ہی ٹرانسمیٹر پر۔ میں لڑکیوں سے فضول میں باتیں کرنے سے ہمیشہ گریز ہی کرتا ہوں۔ اوور''...... دوسری طرف سے ناٹران نے جواب دیا۔

''ارے ارے۔ ہر لڑکی فضول نہیں ہوتی۔ اگر تم نے ہر لڑکی کو فضول کہنا شروع کر دیا تو پھر مجھے دزدیدہ نظروں سے دیکھنے والی لڑکی بھی تمہاری وجہ سے میری نظروں میں فضول بن کر رہ جائے اور اگر میں نے تمہاری طرح ایسا سوچنا شروع کر دیا تو پھر میرا مستقبل یقیناً تاریک ہو جائے گا۔ اوور''...... عمران نے کن انکھیوں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اس کی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔

''میں آپ کی نہیں اپنی بات کر رہا ہوں عمران صاحب۔ اوور''...... ناٹران نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اگر تم اپنی بات کر رہے ہو تو پھر ناٹران سے نام بدل کر

پیران کہن رکھ لو۔ اوور''...... عمران نے کہا تو ناٹران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''اچھا چھوڑیں ان باتوں کو اور مجھے بتائیں آپ کہاں سے بول رہے ہیں۔ اوور''...... ناٹران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''ساری دنیا کے انسان ناک، کانوں اور آنکھوں سے نہیں بلکہ منہ سے ہی بولتے ہیں اور میں بھی ایسا ہی کر رہا ہوں۔ اوور''۔

عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

''میرا مطلب ہے آپ اس وقت ہیں کہاں۔ اوور''...... ناٹران نے کہا تو عمران اسے نقشہ دیکھ کر بتانے لگا کہ وہ سمندر میں کس حصے میں موجود ہے۔

''آپ کی لانچ کس سمت پر جا رہی ہے۔ اوور''...... ناٹران نے پوچھا۔

''ہم این ون ویسٹ ہنڈرڈ کی طرف ہیں اور ہمارا ارادہ ہے کہ ہم لانچ کامبورا گھاٹ کی طرف لے جائیں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ نہیں عمران صاحب۔ آپ کامبورا گھاٹ کی طرف آنے کی کوشش نہ کریں۔ بظاہر یہ مشکل اور خطرناک علاقہ ہے اور اس علاقے کو اوپن ایریا ظاہر کیا گیا ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ اس علاقے میں سپیشل چیک پوسٹ قائم کی گئی ہے جہاں ہر طرف مسلح افراد پھیلے ہوئے ہیں۔ ان علاقوں سے اسمگلنگ روکی جائے اس

لئے اس علاقے کو کورڈ کر لیا گیا ہے اور چونکہ یہاں سے قانونی طور پر نہ کوئی لانچ آتی ہے نہ کوئی موٹر بوٹ اور نہ کسی شپ کو گزرنے کی اجازت ہے اس لئے اس طرف آنے والی کسی بھی موٹر بوٹ، لانچ اور شپ کو بغیر وارننگ کے ہٹ کر دیا جاتا ہے۔ اوور''۔ ناٹران نے کہا۔

''اوہ۔ اچھا کیا جو تم نے ہمیں مطلع کر دیا ہے ورنہ ہم نے تو اسی طرف جا رہے تھے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''آپ اس طرف جانے کی بجائے سی ون ناٹیکل تھرڈ ایسٹ کی طرف آ جائیں۔ اس طرف کولستان کا علاقہ ہے یہاں ہر طرح کی لانچیں اور موٹر بوٹس ہر وقت موجود رہتی ہیں جن میں زیادہ تر مچھیرے دور جا کر مچھلیوں کا شکار کرتے ہیں۔ آپ آ کر ان لانچوں میں اپنی لانچ شامل کر لینا۔ میں اپنے آدمیوں کے ساتھ وہاں دوسری لانچ میں پہنچ رہا ہوں۔ ہم آپ کو اس لانچ سے اپنی لانچ میں منتقل کر لیں گے اور پھر میں آپ کو خود وہاں سے نکال کر لے جاؤں گا۔ اوور''...... ناٹران نے کہا۔

''وہاں کوسٹ گارڈز یا کسی دوسری فورس سے تو ہمیں سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ یہ فری زون ہے۔ اس علاقے میں کسی دوسرے ملک سے کسی بھی لانچ اور موٹر بوٹ کے آنے کا تصور تک نہیں کیا جا سکتا ہے کیونکہ اسمگلرز غیر قانونی لانچیں اور موٹر بوٹس ایسے علاقوں کی

طرف نہیں لاتے جہاں زیادہ تعداد میں لانچیں اور موٹر بوٹس پہلے سے ہی موجود ہوں۔ اوور''...... ناٹران نے کہا۔

''ایسی صورت میں تو ہماری لانچ کو بھی چیک کیا جا سکتا ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''آپ کے آنے سے پہلے میں اپنے ساتھ دو چار لانچیں دور تک لے جاؤں گا وہیں آپ کو ہم اپنی لانچوں میں منتقل کریں گے اور آپ کی لائی ہوئی لانچ وہیں سے واپس بھیج دی جائے گی اور یہ کام میرے آدمی کر لیں گے۔ اوور''...... ناٹران نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تمہاری نظر میں یہ علاقہ ہمارے لئے سیف ہے تو ہم اسی طرف پہنچ جاتے ہیں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ وہاں سے آپ کو بحفاظت نکال کر لے جانا میری ذمہ داری ہے۔ اوور''...... ناٹران نے جواب دیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔

''لانچ کو کولستان کی سمت موڑ لو''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا کر لانچ کا رخ موڑنا شروع کر دیا۔

مادام رادھا اپنے آفس میں بیٹھی ہوئی تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... مادام رادھا نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''سروش ورما بول رہا ہوں مادام''...... دوسری طرف سے سروش ورما کی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ کیا رپورٹ ہے''...... مادام رادھا نے پوچھا۔

''مادام۔عمران اور اس کے ساتھیوں نے میاگی لانچ میں سی برڈ اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کر دیا ہے اور ان سب کو ہلاک کر کے لانچ پر قبضہ کر لیا ہے اور اسی لانچ کے ذریعے وہ کافرستان پہنچنے میں بھی کامیاب ہو گئے ہیں''......سروش ورما نے کہا تو مادام رادھا چونک پڑی۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کہاں ہیں وہ۔ جلدی بتاؤ''...... مادام رادھا نے تیز لہجے میں کہا۔

''مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کو تو علم نہیں ہو سکا ہے مادام لیکن ان میں سے چار افراد جن کا تعلق پاکیشیا سے ہی ہے اور وہ پاکیشیا میں فور سٹارز کے طور پر کام کرتے ہیں ان کے بارے میں پتہ چل گیا ہے۔ یہ فور سٹارز بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہی ایک سیکشن ہے''...... سروش ورما نے جواب دیا۔

''کہاں ہیں فور سٹارز اور تمہیں ان کے بارے میں کیسے علم ہوا''...... مادام رادھا نے پوچھا۔

''منگو کلب کا مالک منگل سنگھ انڈر ورلڈ کا سپریم ڈان ہے جس کا پورے انڈر ورلڈ پر ہولڈ ہے۔ انڈر ورلڈ میں ہونے والا کوئی بھی کام اس منگل سنگھ کی اجازت اور مرضی کے بغیر نہیں ہوتا اور کہا جاتا ہے کہ کافرستان میں ہونے والے اسی فیصد جرائم کے پیچھے اس منگل سنگھ کا ہی ہاتھ ہوتا ہے۔ وہ انتہائی سخت مزاج اور غصیلا آدمی ہے۔

بہت کم ایسے لوگ ہیں جو اس منگل سنگھ سے ڈائریکٹ ملتے ہیں ورنہ منگل سنگھ ہر کام کے لئے اپنے نمبر ٹو کے ڈی کو ہی آگے رکھتا ہے اور خود زیادہ تر روپوش ہی رہتا ہے۔ اس کا اصل ٹھکانہ منگو کلب ہی ہے لیکن اس نے منگو کلب میں اپنا خفیہ آفس کہاں بنایا ہوا ہے اس کے بارے میں بھی کوئی کچھ نہیں جانتا۔ میرے ساتھی جسونت نے بھی اس کے آفس کو ٹریس کرنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی لیکن منگل سنگھ نے اپنے آفس کو خفیہ رکھنے کے لئے ایسے

سائنسی انتظامات کر رکھے ہیں کہ جسونت اپنے ساتھ سائنسی آلات لے جانے کے باوجود منگل سنگھ کے آفس کے بارے میں معلوم نہ کر سکا تھا لیکن بہرحال اس نے اس کلب میں اتنی جگہ ضرور بنا لی تھی کہ وہ کے ڈی کے ساتھ مل کر کام کرنے لگا اور کے ڈی بھی اس پر بے حد اعتماد کرتا ہے''...... سروش ورما نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تمہید مت باندھو نانسنس۔ مجھے فور سٹارز کے بارے میں بتاؤ''...... مادام رادھا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''سوری مادام۔ جسونت نے بتایا ہے کہ وہ کلب میں ہی موجود تھا جب وہاں چار افراد آئے تھے۔ اتفاق سے جسونت بھی کاؤنٹر کے پاس موجود تھا۔ اس نے سنا ان میں سے ایک آدمی نے کاؤنٹر گرل سے منگل سنگھ سے بات کرانے کا کہا۔ کاؤنٹر گرل نے ان کا نام پوچھا تو اس آدمی نے کہا کہ وہ منگل سنگھ سے کہے کہ پاکیشیا سے اس کے دوست فور سٹارز آئے ہیں۔ لڑکی نے فوراً فون پر منگل سنگھ سے بات کی تو یہ دیکھ کر جسونت حیران رہ گیا کہ جیسے ہی منگل سنگھ نے فور سٹارز کا نام سنا اس نے کاؤنٹر گرل سے کہا کہ وہ انہیں اپنے پاس ہی کھڑا رکھے وہ ان کے استقبال کے لئے خود باہر آ رہا ہے۔

پھر ایسا ہی ہوا مادام۔ منگل سنگھ اپنا سارا کروفر اور اپنا رعب و دبدبہ بھول کر اپنے آفس سے نکل کر باہر آ گیا اور پھر وہ اس قدر

پرتپاک اور اخلاق سے فور اسٹارز سے ملا جیسے وہ اس سے بھی بڑے ڈان ہوں۔ وہ ان کے سامنے بچھا جا رہا تھا۔ وہ ان چاروں کو اپنے ساتھ اپنے خفیہ آفس میں لے گیا تھا۔ جسونت نے جیسے ہی منگل سنگھ کو اپنے آفس سے باہر نکلتے دیکھا اس نے فوراً اس کی اور فور سٹارز کی تصویریں لے لیں۔ جسونت کو علم تھا کہ منگل سنگھ کبھی بھی اپنے اصل حلیئے میں نہیں رہتا تھا وہ ہمیشہ میک اپ میں رہتا تھا اور جسونت اس تگ و دو میں رہتا تھا کہ منگل سنگھ کبھی اس کے سامنے آئے تو وہ اس کی ڈیجیٹل ڈی ون کیمرے سے تصویر لے سکے۔ اسے موقع مل گیا تھا چنانچہ اس نے منگل سنگھ اور فور سٹارز کی تصویریں حاصل کر لیں۔

ڈی ون کیمرہ ایک جدید ترین کیمرہ ہے جس سے ہر قسم کے جدید ترین میک اپ کے پیچھے چھپے ہوئے چہروں کی بھی اصل تصویر بن جاتی ہے۔ جسونت نے ان پانچوں کی تصویریں اپنے پاس محفوظ کر لی۔ وہ چاروں افراد جو خود کو فور سٹارز کہہ رہے تھے دو گھنٹوں تک منگل سنگھ کے ساتھ اس کے آفس میں رہے اور پھر دو گھنٹوں بعد منگل سنگھ کے نمبر ٹو نے جسونت اور چار آدمیوں کو ساتھ لیا اور مارگم کالونی، ڈی بلاک کی کوٹھی نمبر چار میں پہنچ گیا۔ اس نے اپنی نگرانی میں کوٹھی کی صفائی کرائی۔ ایک گھنٹے بعد منگل سنگھ، فور سٹارز کو خود لے کر اس کوٹھی میں پہنچ گیا۔

ان چاروں کو وہاں چھوڑ کر جسونت، کے ڈی کے ساتھ واپس

کلب آ گیا اور پھر شام کو جب جسونت کو چھٹی ہوئی تو وہ اپنے مخصوص ٹھکانے پر پہنچ گیا۔ اس نے منگل سنگھ اور فور سٹارز کی جو تصویریں لی تھیں انہیں ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈ کیا۔ کمپیوٹر میں ان پانچوں کی شکلیں الگ تھیں جنہیں دیکھ کر جسونت کو یقین ہو گیا کہ اس نے ان پانچوں کے میک زدہ چہروں کے پیچھے چھپی ہوئی ان کی اصل چہروں کی تصویریں حاصل کر لی ہیں۔ اس نے کراس ورلڈ آرگنائزیشن سے رابطہ کیا اور پھر وہ پانچوں تصویریں انہیں بھیج دیں۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے جسونت کو کراس ورلڈ آرگنائزیشن کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ اس نے جو پانچ تصویریں بھیجی تھیں ان میں سے چار افراد کی شناخت ہو گئی ہے جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فور سٹارز سیکشن کے لئے کام کرتے ہیں۔ ان افراد کے نام تو معلوم نہیں ہو سکے ہیں لیکن کراس ورلڈ آرگنائزیشن نے اس بات کی مصدقہ اطلاع دی ہے کہ یہ چاروں فور سٹارز ہی ہیں جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران بھی ہیں البتہ پانچویں فرد کے بارے میں ان کے پاس کوئی ڈیٹا نہیں ہے اس لئے وہ یہ نہیں بتا سکتے کہ وہ پانچواں آدمی کون ہے اور اس کا اصل نام کیا ہے''...... دوسری طرف سے سروش ورما نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران نے یہاں آ کر دو گروپ بنا لئے ہیں۔ جن میں فور سٹارز کا گروپ الگ ہے''۔ مادام رادھا

نے کہا۔

''یس مادام۔ لگتا تو ایسا ہی ہے''...... سروش ورما نے کہا۔

''کیا وہ اب بھی اسی رہائش گاہ میں موجود ہیں جس کے بارے میں تمہیں جسونت نے بتایا تھا''...... مادام رادھا نے پوچھا۔

''یس مادام''...... سروش ورما نے جواب دیا۔

''تو تم نے ان کے خلاف کارروائی کرنے کا کیا اقدام کیا ہے''...... مادام رادھا نے پوچھا۔

''میں نے ریڈ گروپ کو بھیج دیا ہے مادام۔ انہوں نے کوٹھی کا نہایت خفیہ انداز میں محاصرہ کر لیا ہے۔ اب آپ کے حکم کی دیر ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو ریڈ گروپ ان کا وہیں خاتمہ کر سکتا ہے''...... سروش ورما نے کہا۔

''او کے۔ اس رہائش گاہ کو بموں اور میزائلوں سے اُڑا دو۔ ان چاروں میں سے کسی ایک کو بھی نہیں بچنا چاہئے۔ تم مجھے پتہ دوبارہ بتاؤ میں خود اس مشن کی نگرانی کرنا چاہتی ہوں اور تم بھی وہاں آ جاؤ''...... مادام رادھا نے کہا تو سروش ورما نے اسے پتہ بتا دیا۔

''ٹھیک ہے میں بیس منٹ تک وہاں پہنچ رہی ہوں''...... مادام رادھا نے کہا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ کچھ دیر وہ سوچتی رہی پھر وہ اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی اپنے آفس سے نکلتی چلی گئی۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ اپنی تیز رفتار کار میں سروش ورما کے بتائے ہوئے پتے کی جانب اُڑی جا رہی تھی۔ جلد ہی اس کی

کار مخصوص جگہ پہنچ گئی۔ وہاں اور بھی بے شمار کاریں موجود تھیں۔
مادام رادھا کی کار رکتے ہی ایک نوجوان تیز تیز چلتا ہوا اس کے قریب آیا اور اس نے مادام رادھا کو مخصوص انداز میں سلام کیا۔

''سروش ورما۔ کیا تمہارے آدمیوں کے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول ہیں''...... مادام رادھا نے کہا۔

''گیس کے کیپسول۔ اوہ۔ کیا آپ انہیں ہلاک نہیں کرنا چاہتی ہیں''...... سروش ورما نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ یہ صرف چار افراد ہیں۔ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی ہلاک کرنا چاہتی ہوں۔ میں انہیں زندہ رکھ کر ان سے عمران اور اس کے باقی ساتھیوں کے بارے میں پوچھنا چاہتی ہوں۔ اگر ہم نے انہیں ہلاک کر دیا تو عمران اور اس کا دوسرا گروپ الرٹ ہو جائے گا اور پھر وہ ایسی جگہ روپوش ہو جائے گا کہ ہم شاید ہی اس تک پہنچ سکیں''...... مادام رادھا نے کہا تو سروش ورما نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''یس مادام۔ ہمارے پاس گیس کے کیپسول موجود ہیں''۔ سروش ورما نے کہا تو مادام رادھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ان کی کیا پوزیشن ہے۔ کیا وہ ابھی رہائش گاہ کے اندر ہی موجود ہیں''...... مادام رادھا نے کہا۔

''یس مادام''...... سروش ورما نے کہا۔

''اوکے۔ پھر تم جاؤ اور جا کر اس رہائش گاہ کے اندر گیس

کیپسول فائر کر دو۔ اس کے بعد اندر جا کر چیکنگ کرو اور پھر مجھے اندر سے ہی ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دو لیکن انتہائی محتاط رہنا کہ اندر موجود افراد کو معمولی سا بھی شک نہیں ہونا چاہئے''...... مادام رادھا نے کہا۔

''یس مادام''...... سروش ورما نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ دارالحکومت میں ناٹران کی مہیا کی ہوئی ایک کوٹھی کے سٹنگ روم میں موجود تھا۔ ناٹران نے پروگرام کے تحت انہیں میاگی لانچ سے نکال کر دوسری لانچ میں منتقل کر لیا تھا اور پھر وہ ان سب کے لانچ میں ہی حلیئے اور لباس بدلوا کر انہیں وہاں سے نکال لانے میں کامیاب ہو گیا تھا اور پھر ایک گھاٹ پر پہنچتے ہی وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر بند باڈی والی وین میں لے کر اپنے ایک خفیہ ٹھکانے پر پہنچ گیا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ناٹران کے خفیہ ٹھکانے پر ایک رات آرام کیا اور پھر پروگرام کے تحت عمران نے فور سٹارز کو میزائل اسٹیشن کی تباہی کے لئے ناٹران کے ساتھیوں کے ساتھ دارالحکومت بھیج دیا تھا اور خود بھی دارالحکومت شفٹ ہو گیا تھا۔

اس نے فور سٹارز کو فری ہینڈ دے دیا تھا کہ وہ اپنی صوابدید پر کام کریں اور ہر ممکن طریقے سے شامار جنگل میں جا کر بلیک برڈ

میزائل اسٹیشن کی تباہی کو یقینی بنائیں۔ عمران نے ناٹران کو ان کی فل سپورٹ کرنے کا بھی کہہ دیا تھا۔ ناٹران نے فور سٹارز کے ساتھ چند ایسے آدمیوں کو بھیج دیا تھا جو فور سٹارز کے لئے انتہائی موزوں اور انہیں ٹارگٹ تک پہنچانے میں معاون ثابت ہو سکتے تھے۔

''فور سٹارز تو اپنا مشن پورا کرنے کے لئے چلے گئے ہیں۔ اب تمہارا کیا پروگرام ہے''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''شامار پہاڑیوں کی طرف جانے سے پہلے ہمیں شاگل اور اس مادام رادھا کی سپیشل سروس کے بچنے کے انتظامات کرنے ہوں گے کیونکہ وہ بھوکے شیروں کی طرح ہر طرف ہماری بو سونگھتے پھر رہے ہوں گے۔ ان کے پاس انتہائی جدید ترین مشینری ہے ایسا نہ ہو کہ ہم نکلیں اور ان کے ہاتھ لگ جائیں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''تو کیا تم ان کے ہاتھ لگنے سے ڈر رہے ہو''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میں تو چاہتا ہوں کہ ان کے ہاتھ لگ جاؤں لیکن لگتا ہے کہ ان کے ہاتھ کافی چھوٹے ہیں جو ہم تک پہنچ ہی نہیں رہے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو کیا آپ شاگل یا مادام رادھا کے ذریعے اسپیس سنٹر تک پہنچنے کا پروگرام بنا رہے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے چونکتے ہوئے

کہا۔

''کوشش تو کی ہی جا سکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تب کیا مشکل ہے۔ ہم بغیر میک اپ کے باہر نکل جاتے ہیں پھر تو ہم آسانی سے ان کے ہاتھ لگ جائیں گے''۔ صالحہ نے کہا۔

''اس صورت میں ہمارا استقبال اندھی گولیوں نے ہی کرنا ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس دی۔

''پھر تو آپ ہی بہتر پلان بنا سکتے ہیں''...... صفدر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کیپٹن شکیل بھی تو عمران صاحب کی طرح سوچتا ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''کیپٹن شکیل میرے سوچنے کے بعد ہی سوچنا شروع کرتا ہے اور میں نے اس کے ڈر سے اب سوچنا ہی چھوڑ دیا ہے''...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب۔ میں جانتا ہوں کہ آپ نے اسپیس سنٹر کے سلسلے میں ضرور کام کیا ہو گا۔ اسپیس سنٹر اسی شامار کے علاقے میں ہے لیکن آپ ابھی تک مربوط پلاننگ نہیں کر پا رہے کہ وہاں پہنچیں گے کیسے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''لو میں نے ابھی سوچنا شروع ہی نہیں کیا اور اس نے میری سوچ کو پہلے ہی بھانپ لیا ہے۔ اب بتاؤ میں کیا کروں''۔ عمران

نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''اگر تمہیں یقین ہے کہ اسپیس سنٹر شامار کے علاقے میں ہی ہے تو پھر سوچنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم وہاں پہنچ جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ ہمارا مقصد اسپیس سنٹر کو تباہ کرنا ہے اور بس''...... تنویر نے کہا۔

''صرف بس سے کام نہیں چلے گا۔ وہاں پہنچنے کے لئے ہمیں ٹرکوں، کاروں، جیپوں، طیاروں اور ہیلی کاپٹروں کی بھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ بس الٹ گئی تو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے انہیں باہر یکے بعد دیگرے کئی ہلکے ہلکے دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں۔ دھماکوں کی آوازیں سن کر وہ یکلخت اچھل پڑے اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''اوہ اوہ۔ باہر گیس کیپسول فائر کئے جا رہے ہیں۔ جلدی سانس روک لو''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سانس روک لیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی فوراً سانس روک لئے لیکن دوسرے لمحے عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا دماغ یکلخت کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھوما ہو۔ اس نے اپنا دماغ کنٹرول کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن بے سود اور پھر اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح اندھیرے میں روشنی کا

نقطہ چمکتا ہے اسی طرح اس کے تاریک ذہن میں روشنی کی کرن نمودار ہوئی اور پھر یہ روشنی پھیلنے لگی اور پھر جیسے ہی اس کی آنکھیں کھلیں اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے مناظر فلمی منظر کی طرح گھوم گئے۔ جب وہ اپنے ساتھیوں سمیت رہائش گاہ کے سٹنگ روم میں بیٹھا باتوں میں مصروف تھا کہ باہر ہلکے ہلکے متعدد دھماکوں کی آوازیں سنائی دی تھیں اور پھر اس کا ذہن تاریک پڑ گیا تھا۔ پوری طرح شعور جاگتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے یہ محسوس کرتے ہی اس کے ذہن میں زور دار دھماکہ ہوا کہ اس کے جسم نے اس کے ارادے کا ساتھ دینے سے یکسر انکار کر دیا تھا۔ عمران نے دیکھا کہ وہ فولاد کی بنی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور نائیلون کی باریک رسی سے اس کا جسم کرسی سے باندھ دیا گیا تھا۔ عمران نے گردن گھمائی تو ساتھ ہی دوسری کرسیوں پر اس کے سارے ساتھی اس حالت میں موجود تھے لیکن ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں اور عمران یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ وہ سب اصل شکلوں میں تھے۔ ان کے چہروں پر سے میک اپ صاف کیا جا چکا تھا۔ عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اسے اپنی ذہنی مشقوں کی وجہ سے از خود ہوش آ گیا تھا لیکن یہ بات اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی کہ وہ کس کی قید میں تھے۔ اس کے ذہن میں شاگل اور پھر مادام رادھا کا خیال آیا کیونکہ ان کے میک اپ خاص قسم کے تھے جنہیں کسی بھی جدید

سے جدید میک اپ واشر سے بھی صاف نہ کیا جا سکتا تھا۔ صرف نمک ملے پانی سے یہ میک اپ صاف ہو سکتا تھا اور یہ کام ظاہر ہے مادام رادھا یا پھر شاگل ہی کر سکتا تھا۔ اس خیال کے آتے ہی عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ ابھی عمران یہ سب سوچ ہی رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھے پر مشین گن لٹک رہی تھی اور اس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی جس میں زرد رنگ کا محلول سا بھرا ہوا تھا۔

''اوہ۔ تم تو ہوش میں ہو۔ تمہیں ہوش کیسے آ گیا'' ...... اس نوجوان نے عمران کو ہوش میں دیکھ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر تمہاری جگہ کوئی حسین لڑکی اندر آئی ہوتی تو اس کے حسن کی تاب نہ لا کر میں شاید دوبارہ بے ہوش ہو جاتا'' ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں تم سب کو ہوش میں لانے کے لئے یہ انجکشن لے کر آیا تھا۔ بہرحال تمہیں ہوش آ گیا ہے میں باقی سب کو بھی ہوش میں لے آتا ہوں'' ...... نوجوان نے کہا اور عمران کے ساتھ دوسری کرسی پر بیٹھے ہوئے صفدر کی طرف بڑھ گیا۔

''کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ ہم اس وقت کس کی تحویل میں ہیں'' ...... عمران نے پوچھا۔

''تم چیف شاگل کے ٹاپ ریڈ گروپ کی تحویل میں ہو جس کا

انچارج منوہر ہے اور وہ ہمارا باس ہے''...... اس نوجوان نے کہا۔

''کیا تمہارا باس بزدل ہے''...... عمران نے کہا تو نوجوان ایک جھٹکے سے اس کی طرف مڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''شٹ اپ۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ اگر تم نے باس کے خلاف کوئی توہین آمیز بات کی تو میں تمہیں گولی مار دوں گا''۔ نوجوان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''مار دینا گولی لیکن یہ تو بتا دو کہ اگر تمہارا باس بزدل نہیں ہے تو اس نے ہمارے جسموں کو بے حس و حرکت کر دینے والے انجکشن کیوں لگائے تھے۔ بے حس و حرکت کر دینے والے انجکشن لگانے کے ساتھ ساتھ اس نے ہمیں رسیوں سے بھی باندھ رکھا ہے جیسے وہ ہم سے ڈرتا ہو بزدل ہو''...... عمران نے اطمینان سے کہا۔

''باس نے ایسا کیوں کیا ہے یہ میں نہیں جانتا لیکن تم باس کی شان میں گستاخی کرو گے تو میں تمہارا کوئی لحاظ نہیں کروں گا اور گولی مار دوں گا سمجھے تم''...... نوجوان نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس نے ایک ایک کر کے سب کو انجکشن لگائے اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا باہر چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کے ساتھیوں کو ہوش آ گیا اور پھر سب کے سوالوں کے جواب میں عمران نے انہیں وہی کچھ بتا دیا جو اس نوجوان نے عمران کو بتایا تھا۔

''شاگل کے یہ ٹاپ سیکشن کا انچارج واقعی بزدل معلوم ہوتا ہے

جس نے ہمیں بے حس و حرکت بھی کیا ہوا ہے اور ہمیں رسیوں سے بھی باندھا ہوا ہے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ یہ اس کی بزدلی نہ ہو بلکہ اس پر تم جیسے ڈیشنگ ایجنٹ کی دہشت چھائی ہوئی ہو۔ ویسے بھی کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف شاگل ہم سب کو جادوگروں کا ٹولہ سمجھتا ہے اس لئے اس کے ساتھ ساتھ اس کے سیکشنوں پر بھی ہمارے جادو کا خوف طاری رہتا ہے کہ ہم جادو سے سچوئیشن نہ تبدیل کر دیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''مجھے تو یہ سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ انہیں ہمارے ٹھکانے کا علم کیسے ہو گیا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس بات پر تو میں بھی حیران ہو رہا ہوں۔ بہرحال اب یہاں باس یا شاگل آئیں گے تب ہی اصل حقیقت کا پتہ چل سکے گا''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے کمرے کا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک نوجوان مرد اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئے۔ ان دونوں کے پیچھے وہی مشین گن بردار تھا جو عمران کے ساتھیوں کو انجکشن لگا کر ہوش میں لایا تھا۔ پہلے مشین گن اس کے کاندھے پر لٹک رہی تھی لیکن اب اس نے مشین گن ہاتھوں میں تھام رکھی تھی۔ عمران انہیں دیکھتے ہی چونک پڑا۔ یہ شاگل کے ساتھی تھے جو اب شاگل کی سیکرٹ سروس کے نئے سیکشن

کے انچارج تھے۔ عمران انہیں پہچانتا تھا۔ ان میں ایک منوہر تھا جبکہ اس کے ساتھ آنے والی لڑکی کا نام ریتا تھا جسے عمران شاگل کے ساتھ دیکھ چکا تھا۔

''تم ہماری طرف ایسی نظروں سے دیکھ رہے ہو عمران جیسے تم ہمیں پہچان چکے ہو کہ ہم کون ہیں''...... نوجوان نے عمران کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ پہچاننے کی کوشش کر رہا ہوں''...... عمران نے انجان بنتے ہوئے کہا تو وہ دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

''چلو۔ میں تمہارا کام آسان کر دیتا ہوں۔ میں منوہر ہوں اور یہ میری ساتھی ریتا ہے۔ ہمارا تعلق کافرستان سیکرٹ سروس کے ٹاپ سیکشن سے ہے''...... نوجوان نے کہا۔

''تب تو یہ میری بہت بڑی بدقسمتی ہے کہ ہم تمہارے جال میں پھنس گئے ہیں اور تم نے ہمیں نہ صرف بے حس کر رکھا ہے بلکہ رسیوں سے بھی باندھا ہوا ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو وہ دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

''جب مجھے اطلاع ملی کہ تم اس کوٹھی میں موجود ہو تو میں نے اس کوٹھی کو میزائلوں سے اُڑانے کا پروگرام بنایا تھا لیکن ریتا کے کہنے پر میں نے ایسا نہیں کیا تاکہ تم سے دو دو باتیں ہو سکیں اور چونکہ میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں کہ تمہیں ذرا سا بھی موقع مل جائے تو تم سچویشن بدل سکتے ہو اس لئے میں نے خاص

طور پر یہ اقدام کیا ہے کہ تمہیں اس بار سچویشن اپنے حق میں کرنے کا موقع نہ مل سکے''...... منوہر نے ہنس کر کہا۔

''منوہر۔ اب مزید وقت ضائع نہ کرو۔ ان کے میک اپ واش ہو چکے ہیں اور یہ کنفرم ہو چکا ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں اس لئے اب ان کا قصہ تمام کرو''...... ریتا نے غراتے ہوئے کہا۔

''راہول''...... منوہر نے مڑ کر عقب میں موجود مشین گن بردار سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس''...... اس نوجوان نے چونک کر کہا۔

''مشین گن مجھے دو''...... منوہر نے کہا تو نوجوان راہول نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن اسے تھما دی۔

''بس عمران۔ اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ''...... منوہر نے مشین گن کا رخ اس کی طرف کرتے ہوئے انتہائی سرد اور سفاکانہ لہجے میں کہا۔

''ارے ارے۔ اتنی جلدی کیا ہے۔ ہم تو ویسے بھی بے حس و حرکت ہیں اور بندھے ہوئے ہیں۔ اب جب ہم نے مر ہی جانا ہے تو پھر ہمیں ذہنی طور پر تو مطمئن ہو لینے دو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ذہنی طور پر مطمئن۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا''...... ریتا نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمیں صرف اتنا بتا دو کہ تمہیں ہمارے بارے میں کیسے علم ہوا تاکہ مرنے سے پہلے ہماری یہ ذہنی خلش مٹ جائے''...... عمران نے کہا۔

''تم ہمیشہ کافرستان سیکرٹ سروس کے آڑے آتے رہے ہو۔ اس لئے چیف شاگل نے جب ہمیں تمہارے بارے میں بتایا اور تمہیں تلاش کرنے کا حکم دیا تو ہم نے ایک جدید سیٹلائٹ مشینری کا استعمال کیا۔ اس جدید سیٹلائٹ مشینری سے ہم نے وائس چیکنگ سسٹم کو لنک کیا اور پھر ہم نے اس مشین میں تمہارا نام، تمہارے چیف ایکسٹو کا نام، پرنس آف ڈھمپ اور تمہاری چند مخصوص باتیں تمہاری ہی آوازوں میں فیڈ کیں اور پھر ہم نے ان آوازوں کو سیٹلائٹ سسٹم سے سرچنگ کرنا شروع کر دیا۔ اس کام میں ہمیں وقت تو لگ گیا لیکن اس مشین نے کام کر دکھایا۔ تم اپنی رہائش گاہ میں بیٹھے آپس میں بات چیت کر رہے تھے اور عمران کے ساتھ ساتھ تم نے ایک دو بار چیف ایکسٹو اور پاکیشیا کا نام بھی لیا تھا۔ ہم نے اس علاقے کو فوکس کیا اور پھر اس مشین کو ہم نے اسی پوائنٹ پر ایڈجسٹ کر دیا جہاں تم موجود تھے۔ تمہارے درمیان ہونے والی تمام باتوں کو ریکارڈ کیا گیا اور تمہاری لوکیشن کا پتہ لگا لیا گیا۔ چیف شاگل کے حکم سے ہم اس رہائش گاہ کو میزائلوں سے تباہ کرنے آئے تھے لیکن ریتا سب سے پہلے تمہارے چہروں پر سے میک اپ صاف کرانا چاہتی تھی تاکہ تمہارے اصل چہروں کی

تصویریں بنائی جا سکیں اور ان تصویروں کو بطور ثبوت چیف شاگل کو پیش کیا جا سکے تاکہ انہیں یقین ہو جائے کہ اس بار ہم نے حتمی طور پر تم سب کا ہی شکار کیا ہے۔ بس اتنی سی بات ہے''...... منوہر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ اس قدر جدید سسٹم کافرستان پہنچ گیا ہے کہ محض آوازوں کی فیڈنگ سے تم لوکیشن ٹریس کر سکو''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کافرستان سائنسی ٹیکنالوجی میں پاکیشیا سے سو سال آگے ہے مسٹر عمران۔ ہمارے پاس ایسی ایسی سائنسی ٹیکنالوجی ہے جس کا تم شاید تصور بھی نہیں کر سکتے''...... ریتا نے کہا۔

''اوہ۔ ویل ڈن۔ تم دونوں واقعی ذہین ہو''...... عمران نے ان کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''ہماری اطلاع کے مطابق کافرستان میں تم دس افراد داخل ہوئے تھے جبکہ اب صرف چھ ہو۔ تمہارے باقی چار ساتھی کہاں ہیں''...... ریتا نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ان کی شادیاں ہو گئی ہیں اس لئے وہ اپنے سسرالیوں کے ساتھ چلے گئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''شادیاں۔ سسرالی۔ کیا مطلب''...... منوہر نے کہا۔

''جو بات تمہارے سر کے اوپر سے گزر جائے اس کا مطلب پوچھ کر بھی تم کچھ نہ سمجھ سکو گے اس لئے رہنے دو''...... عمران نے

منہ بنا کر کہا۔

”تو پھر اب تمہارا کھیل ختم کیا جائے“...... ریتا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کون سا کھیل۔ کیا ہم تمہیں کبڈی یا پھر پنگ پانگ کھیلتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”موت کو سر پر دیکھ کر لگتا ہے تم پر چڑچڑا پن طاری ہو گیا ہے“...... منوہر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے ہم مرنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر مرنے سے پہلے تم ہماری آخری خواہش پوری کر دو تاکہ ہم اطمینان سے مر سکیں“۔ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ بتاؤ کیا ہے تمہاری آخری خواہش“...... ریتا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”قربانی کے جانوروں کو ذبح کرنے سے پہلے پانی پلایا جاتا ہے۔ اگر ہمیں بھی پانی پلا دو تو ہماری قربانی بھی جائز ہو جائے گی“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ تم اس وقت کافرستان سیکرٹ سروس کے ٹاپ سیکشن کے چیف کے سامنے بیٹھے ہو عمران۔ عام ایجنسی والوں کے سامنے نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم پانی کیوں مانگ رہے ہو۔ پانی پینے سے تمہارے بے حس و حرکت جسم پھر سے حرکت میں آ جائیں گے اور ہم ایسی حماقت نہیں کریں گے۔ سمجھ لو کہ تمہاری عیاریوں اور

اداکاری کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ اب واقعی تمہاری موت کا وقت آ گیا ہے اس لئے میں تم پر فائر کھولنے لگا ہوں“...... منوہر نے کہا۔

”ہونہہ۔ ہماری رسیاں تو کھول نہیں سکتے اور فائر کھولنے کی بات کر رہے ہو“...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو منوہر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے یکلخت ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے کمرہ مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور اس کے ساتھ ہی انسانی چیخوں سے بری طرح سے گونج اٹھا اور ساتھ ہی منوہر کا فاتحانہ قہقہہ بھی گونج اٹھا۔

صدیقی اور اس کے ساتھی دارالحکومت کی ایک زیرتعمیر کالونی کی ایک رہائش گاہ کی سٹنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ رہائش گاہ صدیقی نے کافرستان کے انڈر ورلڈ کے ڈان منگل سنگھ سے حاصل کی تھی جو پہلے پاکیشیا میں کام کرتا تھا اور پھر فور سٹارز نے جب ان کے خلاف کام کیا تو اس کا سارا نیٹ ورک تباہ کر کے رکھ دیا تھا۔ صدیقی اور اس کے ساتھی منگل سنگھ تک پہنچ گئے تھے اور وہ منگل سنگھ کو ہلاک کرنا چاہتے تھے لیکن منگل سنگھ نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ پاکیشیا میں نہیں رہے گا بلکہ کافرستان چلا جائے گا۔ اس نے یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ کافرستان سے وہ پاکیشیا میں کوئی نیٹ ورک نہیں چلائے گا اور نہ ہی پاکیشیا کے خلاف کام کرے گا البتہ وہ ان کے لئے کافرستان میں کام کرے گا اور اگر انڈر ورلڈ کے کسی گینگ یا نیٹ ورک نے پاکیشیا کے خلاف کوئی کام کیا تو وہ ان کے بارے میں انہیں خصوصی طور پر آگاہ کرے گا۔ جس پر فور سٹارز نے

اس کی جان بخش دی تھی اور منگل سنگھ اپنے چند بچے کھچے ساتھیوں سمیت وہاں سے کافرستان چلا گیا تھا۔

منگل سنگھ نے صدیقی سے مسلسل رابطہ رکھا تھا اور اس کا دوست بن گیا تھا اور اس نے واقعی اپنا کیا ہوا وعدہ نبھایا تھا۔ کافرستان کے انڈر ورلڈ میں کوئی بھی سینڈیکیٹ، گینگ یا کوئی مجرم تنظیم پاکیشیا کے خلاف کوئی بھی اقدام کرتی تو وہ صدیقی سے رابطہ کر کے اسے ساری صورتحال سے آگاہ کر دیتا تھا اور خود بھی ان کے خلاف کافرستان میں بھرپور کارروائیں کرتا تھا۔ چونکہ صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے اس کی جان بخش دی تھی اور اسے پاکیشیا سے فرار ہونے کا موقع بہم پہنچایا تھا اس لئے وہ ان سے بے حد مرعوب تھا اور ان کا گرویدہ ہو چکا تھا۔

صدیقی کو معلوم تھا کہ منگل سنگھ کا کافرستان میں کہاں کلب ہے اور اس کا اٹھنا بیٹھنا کہاں ہے اس لئے جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں سے الگ ہو کر وہ دارالحکومت پہنچے وہ سیدھا منگل سنگھ کے کلب پہنچ گئے اور پھر اس نے جیسے ہی کاؤنٹر پر موجود لڑکی کے ذریعے فون پر منگل سنگھ کو فور سٹارز کا نام بتایا تو منگل سنگھ فور سٹار کا سنتے ہی اپنے خفیہ آفس سے نکل کر ان کے استقبال کے لئے باہر آ گیا۔ وہ ان سے اس قدر پرتپاک انداز میں ملا کہ کلب میں موجود ہر آدمی کافرستان کے انڈر ورلڈ کے ڈان کو ان چاروں کے سامنے بچھتا دیکھ کر حیرت سے دانتوں میں انگلیاں دبا کر رہ گئے۔

منگل سنگھ انہیں اپنے خفیہ آفس میں لے گیا اور پھر اس نے ان کی بھرپور خاطر تواضع کی۔ صدیقی نے اسے اپنے آنے کا مقصد بتا دیا جس پر منگل سنگھ نے اسے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ صدیقی نے منگل سنگھ سے ایک رہائش گاہ ، گاڑی اور اسلحہ کے ساتھ ضرورت کا سامان مہیا کرنے کے لئے کہا تو منگل سنگھ نے فوراً اپنے نمبر ٹو کے ڈی سے رابطہ کیا اور اسے یہ سب کچھ مہیا کرنے کا حکم دیا اور پھر وہ خود انہیں خفیہ راستے سے نکال کر لے گیا اور انہیں اس رہائش گاہ میں پہنچا دیا۔ منگل سنگھ نے صدیقی کو اپنا سپیشل فون نمبر دیا تھا تاکہ ضرورت کے وقت وہ اس سے رابطہ کر سکے۔ اس نے اپنے نمبر ٹو کے ڈی اور چار مسلح افراد کو ان کے ساتھ اس رہائش گاہ میں ہی چھوڑ دیا تھا تاکہ اگر انہیں ضرورت پڑے تو وہ ان سے کام لے سکیں۔

''ہاتار جنگل میں جانے کے لئے ہمیں مخصوص راستوں سے ہٹ کر اس کے عقب سے جانا ہوگا۔ اگر ہم مخصوص راستے کو چھوڑ کر جبالا کے علاقے سے ہوتے ہوئے ہاتار جنگل میں پہنچ جائیں تو اس طرف جنگل کافی گھنا ہے اور گھنا جنگل ہمارے لئے کافی سود مند ثابت ہو سکتا ہے اس طرح ہم دشمنوں کی نظروں میں آنے سے بھی بچ سکتے ہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''لیکن جبالا کا علاقہ تو کافی دور ہے اس کے لئے ہمیں طویل چکر کاٹ کر اس طرف جانا پڑے گا''...... خاور نے کہا۔

''مین راستوں پر جگہ جگہ چیک پوسٹیں ہیں اور جنگل کے بیرونی حصے میں ہر طرف مسلح افراد پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کی ساری توجہ فرنٹ سے آنے والے راستوں پر ہے۔ اس طرف کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر ہم ان راستوں سے گئے تو ہمارے لئے کافی دشواریاں ہو سکتی ہے جبکہ عقبی علاقے سے ہمارے لئے جنگل میں جانا اور آگے بڑھنا مشکل نہ ہوگا اور میری منگل سنگھ سے تمہارے سامنے طویل گفتگو ہوئی ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق ہاتار جنگل کا وہی ایسا حصہ ہے جہاں مسلح افراد کی موجودگی کی امید نہیں کی جا سکتی ہے کیونکہ اس طرف جنگل میں داخل ہونے کے لئے ہمیں دو بڑی نہروں کو کراس کرنا پڑتا ہے اور پھر وہاں گہری کھائیاں اور دلدلیں بھی موجود ہیں۔ ان نہروں، کھائیوں اور دلدلوں کی وجہ سے اس علاقے میں یہ سوچ کر سیکورٹی تعینات نہیں کی گئی ہے کہ اس راستے سے کسی کا بھی آنا مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہے اور ہم اس مشکل اور ناممکن کو ممکن بنا سکتے ہیں''...... صدیقی نے جواب دیا۔

''لیکن ہم نہروں، کھائیوں اور دلدلوں کو عبور کیسے کریں گے''...... چوہان نے کہا۔

''ہم یہاں سے سارا انتظام کر کے چلیں گے۔ نہر کے ساتھ ہمیں کھائیوں اور دلدلوں سے گزرنے کے لئے مخصوص سامان کی بھی ضرورت ہو گی جو ہمیں منگل سنگھ آسانی سے مہیا کر سکتا ہے اور پھر اس کے پاس ایسے ذرائع بھی ہیں کہ وہ ہمیں محفوظ انداز میں

جبالا کے علاقے میں پہنچا بھی سکتا ہے تو کیوں نہ ہم اس کے ذرائع کا فائدہ اٹھائیں اور کافرستانی فورسز کی نظروں میں آئے بغیر ہاتار جنگل میں جانے کی کوشش کریں“...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے لیکن یہ ضروری تو نہیں ہے کہ اس علاقے کو نہروں، کھائیوں اور دلدلوں کی وجہ سے بالکل ہی نظر انداز کر دیا گیا ہو۔ یہ ممکن ہے کہ وہاں مسلح افراد موجود نہ ہوں لیکن وہاں سیکورٹی کیمروں کے ساتھ دوسرے سائنسی انتظامات کی موجودگی کو تو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے اور پھر منگل سنگھ کے کہنے کے مطابق اس جنگل میں تیز رفتار جنگی ہیلی کاپٹروں کو بھی آتے جاتے دیکھا گیا ہے جو ہر وقت جنگل کے اوپر چکر لگاتے ہیں۔ کیا ہم ان ہیلی کاپٹروں کی نظروں میں آنے سے بچ سکیں گے“۔ خاور نے کہا۔

”اگر ہم اپنا مکمل انتظامات کر کے جائیں گے تو ہم ہر مشکل سے بچ سکتے ہیں۔ عمران صاحب نے ہمیں خصوصی طور پر اس جنگل میں موجود میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کا ٹاسک دیا ہے اور ہمیں یہ ٹاسک ہر صورت میں پورا کرنا ہے۔ اس میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کے لئے اگر ہمیں اپنی جانیں بھی قربان کرنی پڑیں تو ہم دریغ نہیں کریں گے اور پھر ہم خود ہی عمران صاحب سے کہتے رہتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے طور پر مشن مکمل کرنے کا موقع دیں۔ اب جب

انہوں نے یہ موقع دے دیا ہے تو ہم اس موقع کو کسی بھی صورت میں ضائع نہیں کریں گے اور ہر صورت میں اس مشن کو پورا کر کے ہی رہیں گے چاہے اس کے لئے ہمیں کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے“۔ صدیقی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

”ہمیں تمہاری اس بات سے اختلاف نہیں ہے لیکن تم جنگل میں عقبی اور دور دراز کے علاقے سے جانے کی بات کر رہے ہو جبکہ یہ مشن ہمیں انتہائی تیز رفتاری سے مکمل کرنا ہے“...... خاور نے کہا۔

”تم فکر نہ کرو۔ منگل سنگھ کے پاس تیز رفتار ہیلی کاپٹر بھی ہیں۔ ہم اس کے ہیلی کاپٹر میں تیزی سے وہاں پہنچ سکتے ہیں“...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اوہ۔ اگر اس کے پاس ہیلی کاپٹر ہے تو پھر ہمیں جبالا کے علاقے میں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم رات کے وقت بھی تو ہاتار جنگل میں جا سکتے ہیں اور اس ہیلی کاپٹر سے پیرا شوٹ کے ذریعے بھی تو اتر سکتے ہیں“...... چوہان نے کہا۔

”نہیں۔ ہیلی کاپٹر جنگل میں لے جانا مناسب نہیں ہو گا۔ ہیلی کاپٹر کو وہاں سے ہٹ بھی کیا جا سکتا ہے“...... صدیقی نے جواب دیا۔

”تب تو ہمارا جبالا کے علاقے میں ہی جانا مناسب معلوم ہوتا ہے“...... نعمانی نے کہا۔

''ہاں''...... صدیقی نے کہا۔

''تو پھر کرو بات منگل سنگھ سے تاکہ وہ ہمیں جلد سے جلد جبالا پہنچانے کا انتظام کر سکے''...... خاور نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے سامنے میز پر پڑا ہوا اپنا ڈی فون اٹھایا اور تیزی سے منگل سنگھ کے نمبر پریس کرنے ہی لگا تھا کہ اسی لمحے منگل سنگھ کا نمبر ٹو کے ڈی دوڑتا ہوا وہاں آ گیا۔ اسے اندر آتے دیکھ کر صدیقی نمبر ملاتے ملاتے رک گیا۔

''کیا ہوا''...... صدیقی نے کے ڈی کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہم خطرے میں ہیں جناب۔ سپیشل سروس کی مادام رادھا کے ایک مسلح گروپ نے اس رہائش گاہ کو گھیرنا شروع کر دیا ہے۔ وہ رہائش گاہ کے چاروں طرف پھیل رہے ہیں۔ ان کے پاس بھاری اسلحہ ہے اور وہ کسی بھی وقت میزائل فائر کر کے اس رہائش گاہ کو تباہ کر سکتے ہیں''...... کے ڈی نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا یہ سب''...... چوہان نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہم میں ایک غدار موجود تھا جناب۔ وہ فون پر آپ کے بارے میں سروش ورما سے بات کر رہا تھا اور میں سروش ورما کے بارے میں جانتا ہوں وہ سپیشل سروس کے لئے کام کرتا ہے اور مادام رادھا کا نمبر ٹو ہے۔ وہ غدار آپ کے بارے میں فون پر سروش ورما

کو تفصیلات بتا رہا تھا۔ میں نے اسے ریڈ ہینڈڈ پکڑ لیا اور جب میں نے اس پر اپنے چند مخصوص داؤ آزمائے تو اس نے سب کچھ اگل دیا''...... کے ڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سروش ورما کے ساتھی جسونت کے بارے میں انہیں تفصیل بتانی شروع کر دی جو سروش ورما کا خاص آدمی بن کر اس کے ساتھ ہی رہتا تھا۔

''اب وہ کہاں ہے''...... صدیقی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

''کون سروش ورما یا مادام رادھا''...... کے ڈی نے پوچھا۔

''نہیں۔ جسونت کا پوچھ رہا ہوں''...... صدیقی نے کہا۔

''جب مجھے اس کی غداری کا پتہ چل گیا تھا تو پھر وہ زندہ کیسے رہ سکتا تھا''...... کے ڈی نے کہا۔

''تم نے باہر چیک کیا ہے۔ کیا مادام رادھا اور اس کے مسلح ساتھی یہاں پہنچ چکے ہیں''...... خاور نے پوچھا۔

''مادام رادھا کا تو علم نہیں ہے جناب لیکن باہر بہت سی کاریں موجود ہیں اور بے شمار مسلح افراد نے کوٹھی کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہے۔ وہ شاید کسی کا انتظار کر رہے ہیں ورنہ اب تک وہ کوٹھی پر میزائلوں کی بارش کر چکے ہوتے''...... کے ڈی نے کہا۔

''منگل سنگھ نے بتایا تھا کہ اس رہائش گاہ کے نیچے ایک تہہ خانہ ہے جہاں سے ایک خفیہ راستہ جو سرنگ کی شکل میں ہے یہاں سے

ایک کلو میٹر دور دوسرے علاقے میں نکلتا ہے“...... صدیقی نے کہا۔

”جی ہاں۔ اب ہمیں اسی سرنگ سے جلد سے جلد یہاں سے دور جانا پڑے گا“...... کے ڈی نے کہا۔

”کہاں ہے تہہ خانہ“...... صدیقی نے پوچھا تو کے ڈی تیزی سے دائیں طرف موجود ایک دیوار کی طرف بڑھا۔ اس نے دیوار کی جڑ میں مخصوص انداز میں ٹھوکر ماری تو سرر کی آواز کے ساتھ دیوار کے درمیان میں ایک خلاء سا بنتا چلا گیا جہاں سے سیڑھیاں نیچے جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

”آئیں جناب“...... کے ڈی نے کہا اور انہیں لے کر تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔ صدیقی اور اس کے ساتھی بھی تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھے۔ ابھی وہ سیڑھیاں پر آئے ہی تھے کہ اچانک انہیں باہر سے زور دار دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں۔ ان دھماکوں سے در و دیوار لرز کر رہ گئے۔ سیڑھیاں اترتے ہوئے صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے سنبھلنے کی کوشش کی لیکن زمین کی لرزش نے ان کے پیر سیڑھیوں پر نہ جمنے دیئے اور وہ سیڑھیوں پر سے گرتے چلے گئے دوسرے لمحے تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور ان سب کو یوں محسوس ہوا جیسے تہہ خانے کی چھت یکلخت ان پر آن گری ہو۔ ان کے منہ سے نہ چاہتے ہوئے بھی چیخیں نکل گئیں۔

ریتا اور منوہر کے چہرے مسرت سے تمتما رہے تھے۔ وہ دونوں اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں موجود تھے۔ منوہر نے سامنے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یس“...... رابطہ ملتے ہی ایک تیز آواز سنائی دی۔

”منوہر بول رہا ہوں چیف سے بات کراؤ“...... منوہر نے کہا۔

”ہولڈ کریں پلیز“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”یس۔ چیف شاگل بول رہا ہوں“...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد شاگل کی سرد اور انتہائی کرخت آواز سنائی دی۔

”منوہر بول رہا ہوں چیف“...... منوہر نے کہا۔

”کیوں کال کیا ہے“...... شاگل نے اسی انداز میں کہا۔

”آپ کو وکٹری کی اطلاع دینی تھی چیف“...... منوہر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وکٹری۔ کیا مطلب، کیسی وکٹری"...... دوسری طرف سے شاگل نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"عمران اپنے پانچ ساتھیوں سمیت ہلاک ہو چکا ہے چیف۔ ان میں چار مرد اور دو عورتیں شامل ہیں"...... منوہر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیسے ہلاک ہوئے ہیں وہ۔ تفصیل بتاؤ"...... شاگل نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا تو منوہر نے اسے ساری تفصیل بتا دی اور پھر اس نے شاگل کو یہ بھی بتا دیا کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں کو بے حس و حرکت کر کے نائیلون کی رسیوں سے باندھ رکھا تھا اور انہیں اسی حالت میں فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا تھا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ ہلاک ہونے والے عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے"...... شاگل نے کہا۔

"یس چیف۔ میں نے اس وقت تک مشین گن کے ٹریگر سے انگلیاں نہیں ہٹائی تھیں جب تک مشین گن کی ساری گولیاں ان کے جسموں میں نہ اتر گئی تھیں"...... منوہر نے کہا۔

"میں تم سے پوچھ رہا ہوں کہ کیا تمہیں یقین ہے کہ ہلاک ہونے والے عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے یا نہیں۔ نانسنس"۔ شاگل نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ مجھے یقین تھا کہ وہ سب میک اپ میں ہیں۔

میں نے پہلے ان کے میک اپ صاف کرنے کے لئے ہر طرح کے لوشن، کیمیکلز اور جدید میک اپ واشر کا استعمال کیا تھا لیکن ان کے چہرے صاف نہیں ہو رہے تھے تو میں نے سادہ پانی میں نمک ملا کر جب ان کے چہروں پر تولیہ رگڑا تو ان کے چہرے صاف ہو گئے اور پھر ہم انہیں ہوش میں لائے اور ان سے کچھ دیر باتیں کرتے رہے تاکہ یہ کنفرم کر سکیں کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں یا نہیں۔ عمران نے جس انداز میں ہم سے باتیں کی تھیں اس سے ہمیں یقین ہو گیا کہ وہی عمران اور اس کے ساتھی ہیں تو ہم نے انہیں ہلاک کرنے میں دیر نہیں لگائی اور ان پر بے تحاشہ گولیاں برسا دیں"...... منوہر نے کہا۔

"گڈ شو۔ ان کی لاشیں کہاں ہیں"...... شاگل نے پوچھا۔

"میں نے اپنے ساتھی راہول کو حکم دیا ہے کہ وہ ان سب کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ بنا دے۔ وہ اس وقت یہی کر رہا ہے چیف"...... منوہر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم وہیں رکو۔ میں کچھ دیر بعد تم سے بات کرتا ہوں"۔ دوسری طرف سے شاگل نے کہا تو منوہر نے رسیور رکھ دیا۔

"شاید چیف کو اس بات کا یقین نہیں آ رہا ہے کہ ہم نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے"...... منوہر نے رسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

"تم چیف شاگل کی بات کر رہے ہو خود ابھی مجھے بھی اس بات

کا یقین نہیں آ رہا ہے کہ تم نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کو گولیوں سے چھلنی کر دیا ہے جبکہ یہ سارا واقعہ میری آنکھوں کے سامنے ہوا تھا''...... ریتا نے کہا جو اب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

''ہونہہ۔ تم بھی چیف کی طرح شکی مزاج بن گئی ہو''۔ منوہر نے منہ بنا کر کہا۔

''میں حقیقت بیان کر رہی ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھی جو مافوق الفطرت حیثیت کے مالک ہیں اس طرح آسانی سے ہلاک ہو جائیں گے یہ واقعی ناقابلِ یقین بات ہے''...... ریتا نے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ محض میری پلاننگ کی وجہ سے ہوا ہے ریتا۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس بار ایزی نہیں لیا تھا۔ وہ واقعی مافوق الفطرت صلاحیتوں کے مالک ہیں اور وہ کب کچھ کر جائیں اس کے بارے میں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا اس لئے میں نے خصوصی طور پر انہیں بے حس کرنے والے انجکشن لگوائے تھے اور پھر انہیں رسیوں سے بھی باندھ دیا تھا تاکہ انہیں جنبش کرنے کا بھی موقع نہ مل سکے اور ایسا ہی ہوا تھا اور میں نے انہیں اسی حالت میں ہی تمہارے سامنے گولیوں سے چھلنی کر دیا تھا''...... منوہر نے کہا۔

''بہرحال تم نے واقعی ایک بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ چیف شاگل تم سے بے حد خوش ہوں گے اور وہ یقینی طور پر تمہیں سرکاری طور پر انعام دینے کی سفارش بھی کریں گے''۔ ریتا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے کسی انعام کا لالچ نہیں ہے۔ چیف اگر میری بات پر یقین کر لیں اور مجھے ویل ڈن بھی کہہ دیں تو میرے لئے ان کے یہ الفاظ کسی خزانے سے کم نہیں ہوں گے''...... منوہر نے کہا۔

''بے فکر رہو۔ چیف تمہیں ویل ڈن ضرور کہیں گے''...... ریتا نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑے۔ منوہر نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... منوہر نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''چیف شاگل بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے شاگل کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

''یس چیف''...... منوہر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں نے تمہاری آواز وائس کمپیوٹرائزڈ سسٹم پر چیک کرائی ہے منوہر۔ اس مشین نے تصدیق کر دی ہے کہ تم منوہر ہی ہو تمہاری آواز کی کوئی اور نقل نہیں کر رہا ہے''...... دوسری طرف سے شاگل نے کہا تو منوہر کے ساتھ ریتا کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات پھیل گئے۔

''آواز کی تصدیق''...... منوہر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ جب تم نے مجھے بتایا کہ تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے تو یہ بات میرے حلق سے نہیں اتری تھی اس لئے میں نے تمہاری آواز ریکارڈ کرائی اور اسے وائس

چیکنگ کمپیوٹرائزڈ ڈیپارٹمنٹ میں بھیج دی تاکہ اس بات کی تصدیق کی جا سکے کہ تم اصل منوہر ہو یا عمران تمہاری آواز کی نقل کر کے مجھے احمق بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن بہرحال ایسا نہیں ہوا ہے۔ تم واقعی منوہر ہی ہو“...... شاگل نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”یس چیف“...... منوہر نے کہا۔

”مجھے یقین ہے کہ تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کے بارے میں مجھے جو کچھ بتایا ہے وہ غلط نہیں ہوگا اور تم نے واقعی انہیں گولیوں سے چھلنی کر دیا ہوگا لیکن اس کے باوجود میں ان سب کی لاشیں دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ میں یقین کر سکوں کہ واقعی ہلاک ہونے والے عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں“...... شاگل نے کہا۔

”سوری چیف۔ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ میں نے راہول سے کہہ کر ان سب کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا دی ہیں۔ اب تک تو ان سب کی لاشیں جل کر راکھ بن چکی ہوں گی“...... منوہر نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

”ہونہہ۔ تب تو اس بات کی تصدیق ہونا ناممکن ہے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے“...... شاگل نے کہا۔

”مرنے سے پہلے میں نے اور ریتا نے ان کے اصل چہروں کی تصویریں بنائی تھیں چیف۔ اگر آپ کہیں تو میں وہ تصویریں بطور ثبوت آپ کو دکھا سکتا ہوں کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے“...... منوہر نے کہا۔

”تصویروں سے حقائق کا پتہ نہیں چلایا جا سکتا۔ بہرحال میں دوسرے ذرائع سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کرتا ہوں اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کا کچھ پتہ نہ چلا تو پھر مجھے اس بات کا یقین آ جائے گا کہ جن افراد کو تم نے اور ریتا نے ہلاک کیا ہے وہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے۔ پھر میں خود تمہیں اپنے آفس میں بلا کر تمہارے اس کارنامے کی داد دوں گا“...... شاگل نے کہا تو منوہر کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

”شکریہ چیف“...... منوہر نے کہا۔

”گڈ بائی“...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ منوہر نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

”سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ آخر چیف کو اس بات کا یقین کیوں نہیں ہو رہا ہے کہ میں نے جن افراد کو ہلاک کیا ہے وہ عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے“...... منوہر نے ہونٹ چباتے ہوئے حیرت اور پریشانی کے عالم میں کہا۔

”اس کی وجہ یہی ہے کہ چیف خود اپنے ہاتھوں انہیں کئی بار ہلاک کرنے کی کوشش کر چکے ہیں اور اس بات کی تصدیق بھی ہو جاتی تھی کہ انہوں نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہی ہلاک کیا ہے لیکن بعد میں عمران اور اس کے ساتھی انتہائی حیرت انگیز

طور پر مرنے کے بعد بھی زندہ ہو کر ان کے سامنے آ جاتے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ انہیں ابھی تک تمہاری بات پر یقین نہیں آ رہا ہے اور تم نے سب سے بڑی غلطی یہی کی ہے کہ ان سب کی لاشیں جلا کر راکھ بنوا دی ہیں۔ اگر تم ان کی لاشیں محفوظ رکھتے اور یہ لاشیں چیف اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے تو انہیں تمہاری باتوں پر آسانی سے یقین آ جاتا“...... ریتا نے کہا۔

”ہاں واقعی۔ مجھے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں نہیں ڈلوانی چاہئے تھیں“...... منوہر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ایک بار راہول سے بات کر کے دیکھ لو۔ ہو سکتا ہے کہ ابھی کوئی ایک لاش جلانی باقی رہ گئی ہو“...... ریتا نے کہا۔

”نہیں۔ ہیڈ کوارٹر میں چار برقی بھٹیاں ہیں اور مرنے والوں کی تعداد چھ تھی۔ اگر دو دو کی لاشیں بھی برقی بھٹیوں میں ڈالی گئی ہوں گی تو ان میں سے کوئی ایک بھی باقی نہ بچا ہو گا“...... منوہر نے کہا تو ریتا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

”پھر تو واقعی کوئی چانس نہیں ہے“...... ریتا نے کہا۔

”بہرحال۔ فکر کرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہی ہلاک کیا ہے اس لئے اب چیف چاہے جس مرضی ذرائع سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کرتا رہے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کا نشان بھی نہیں مل سکے گا۔ آخر کار چیف کو یہ تسلیم کرنا ہی پڑے گا

کہ عمران اور اس کے ساتھی میرے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں“۔ منوہر نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن اس کے لئے ظاہر ہے تمہیں انتظار کرنا پڑے گا۔ جب تک چیف مطمئن نہیں ہو گا اس وقت تک تمہیں کوئی انعام تو کیا چیف سے ویل ڈن بھی سننے کو نہیں ملے گا“...... ریتا نے مسکراتے ہوئے کہا تو منوہر بے اختیار ہنس پڑا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے اچانک کمرے کا دروازہ ایک زور دار دھماکے سے کھلا اور وہ دونوں چونک پڑے اور پھر ان دونوں کی نظریں بیک وقت دروازے کی طرف اٹھیں اور دوسرے لمحے وہ اس بری طرح سے اچھل پڑے جیسے انہوں نے دروازے پر موت کا چہرہ دیکھ لیا ہو۔ ان کی آنکھیں حیرت اور خوف سے اس قدر پھیل گئیں جیسے ابھی حلقے توڑ کر باہر آ گریں گی۔

حصہ اول ختم شد

عمران سیریز
ڈبل ڈاج
مظہر کلیم ایم اے
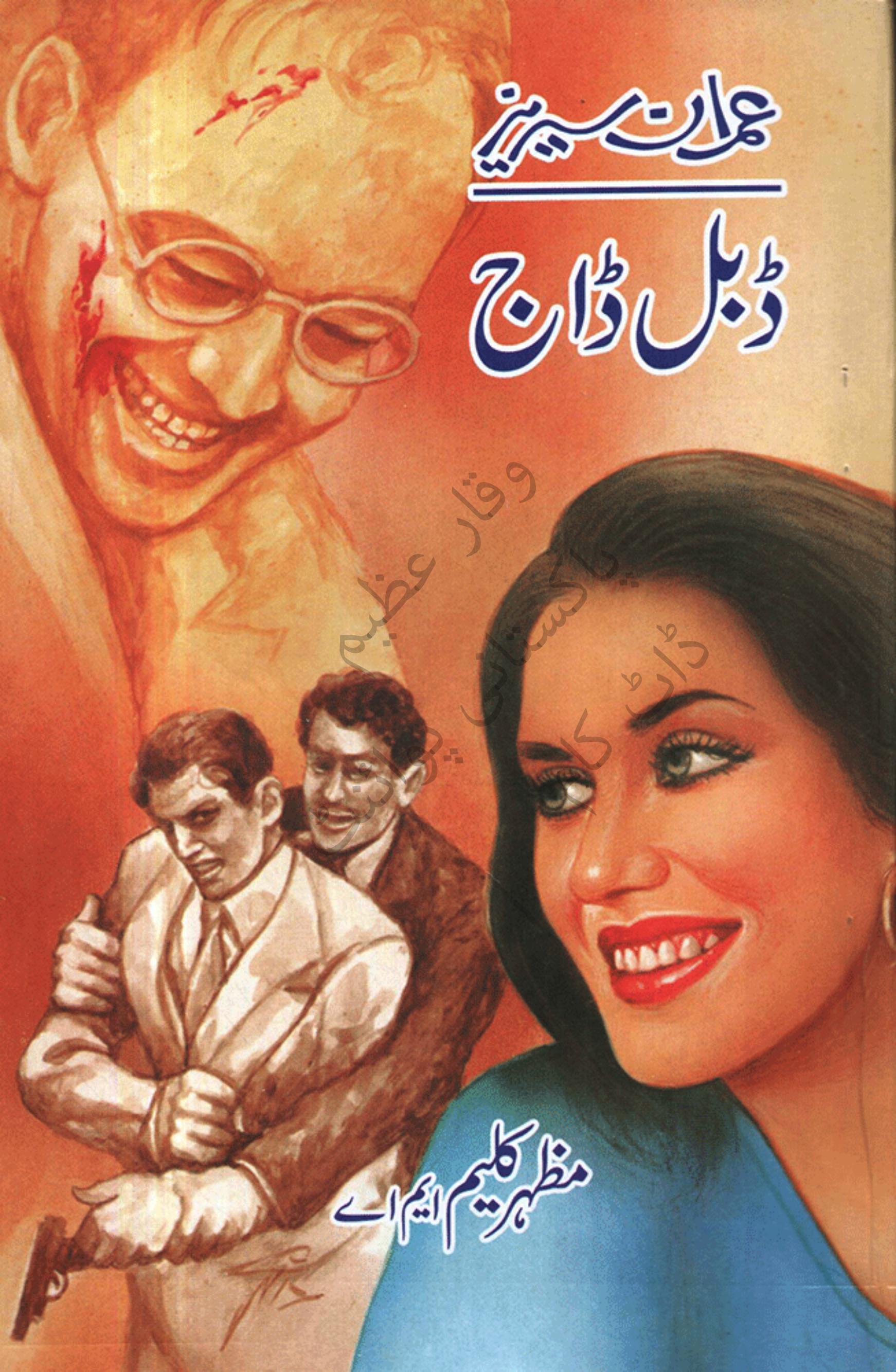
چند باتیں

سلام مسنون۔ میرا نیا ناول ''ڈبل ڈاج'' کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ناول کی کہانی جس سسپنس اور تیز رفتار ایکشن کے ساتھ اپنے عروج کی طرف بڑھ رہی ہے اسے پڑھنے کے لئے آپ یقیناً بے چین ہوں گے لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنا ایک خط اور اس کا جواب ملاحظہ کر لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کم نہیں ہے۔

کراچی سے محمد عثمان اور ان کے ساتھی لکھتے ہیں کہ آپ کے ناول ہمیں بے حد پسند ہیں اور ہم آپ کے ناولوں کا بار بار مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ آپ واقعی ایسے رائٹر ہیں جن کا کوئی مدمقابل نہیں ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی آپ جیسا لکھ سکتا ہے۔ کیا آپ واقعی مافوق الفطرت صلاحیتوں کے مالک ہیں جو آپ ہر موضوع پر انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کے ناول لکھتے ہیں اور آپ جیسا کوئی اور نہیں لکھ سکتا ہے۔ امید ہے جواب ضرور دیں گے۔

محترم محمد عثمان صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جن خیالات اور جذبات کا اظہار کیا ہے اس کے لئے میں آپ کا دل سے ممنون ہوں لیکن ایسی بات نہیں ہے کہ میں مافوق الفطرت صلاحیتوں کا مالک ہوں۔ میں بھی آپ کی طرح ایک عام سا انسان ہوں۔ البتہ قدرت نے میرے دماغ میں

خصوصی صلاحیتیں پیدا کر رکھی ہیں جن کی بدولت میں نصف صدی سے آپ کے لئے لکھ رہا ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت اور اس کا فضل و کرم ہے کہ میری محنت ہر بار رنگ لاتی ہے اور میں آپ کے لئے نئے اور منفرد موضوعات پر لکھتا ہوں اور آپ اسے پسند کرتے ہیں۔ آپ کی پسند ہی میری محنت کا صلہ ہوتی ہے جس کے لئے میں آپ کا اور ان تمام قارئین کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جو میری ہر تحریر کو پڑھتے اور پسند کرتے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی عمران نے آنکھیں کھولیں اور مچی مچی آنکھوں سے دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ دروازے سے راہول اندر داخل ہو رہا تھا۔ اسے دیکھتے ہی عمران نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں۔ راہول کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔ وہ تیز تیز چلتا ہوا اندر آ گیا۔

منوہر نے عمران اور اس کے ساتھیوں پر مسلسل فائرنگ کی تھی اور ان سب کے جسم گولیوں سے چھلنی کر دیئے تھے۔ وہ سب بدستور کرسیوں پر بندھے ہوئے تھے اور ان کے جسم خون سے نہائے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جیسے واقعی گولیوں نے ان سب کے جسموں کو چھلنی کر دیا ہو۔ ان سب کو گولیاں مار کر منوہر اور ریتا باہر چلے گئے تھے۔ منوہر نے جاتے جاتے راہول سے کہا تھا کہ وہ ان سب کی لاشیں اٹھا کر برقی بھٹی میں ڈال دے۔ راہول نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔ منوہر نے اسے مشین گن واپس دی اور

راہول ان دونوں کو چھوڑنے کے لئے باہر چلا گیا تھا اور اب واپس آیا تھا۔

"وہ دونوں اپنے آفس میں چلے گئے ہیں۔ اب آپ آنکھیں کھول سکتے ہیں"...... راہول نے ان سے مخاطب ہو کر کہا تو اس کی آواز سن کر ان سب نے آنکھیں کھول دیں۔ ان سب کے چہروں پر حیرت دکھائی دے رہی تھی۔ وہ اپنے لباسوں پر سیاہ نشان اور خون دیکھ کر حیران ہو رہے تھے اور ان کی سب سے زیادہ حیرت اس راہول کے لئے تھی جو ان کے سامنے کھڑا بڑے فاخرانہ انداز میں مسکرا رہا تھا۔

"تو مسٹر راہول تم نے آخر کار ہمیں گولیوں کا نشانہ بننے پر مجبور کر ہی دیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے راہول سے مخاطب ہو کر کہا تو راہول کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

"مجبوری تھی عمران صاحب۔ منوہر نے آپ کو بے حس و حرکت کرنے کے لئے جو انجکشن لگا رکھے تھے ان کا کوئی اینٹی موجود نہ تھا۔ اس انجکشن کا اثر چوبیس گھنٹوں تک رہتا ہے۔ اس حالت میں آپ کو نہ تو میں یہاں سے نکال سکتا تھا اور نہ آپ کی کوئی مدد کر سکتا تھا۔ میں جانتا تھا کہ منوہر آپ کے چکروں اور عیاری میں آنے والا انسان نہیں ہے۔ وہ جب تک آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو اپنے ہاتھوں سے گولیاں نہیں مار دے گا اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے گا اس لئے میں نے اسے مطمئن کرنے اور

آپ سب کو بچانے کے لئے پلاننگ کی اور میری یہ پلاننگ کس حد تک کامیاب ثابت ہوئی ہیں یہ آپ کے سامنے ہے۔ ادھر منوہر اور مادام ریتا مطمئن ہیں کہ انہوں نے آپ سب کو گولیوں سے چھلنی کر دیا ہے اور ادھر میں نے آپ سب کو یقینی موت مرنے سے بھی بچا لیا ہے"...... راہول نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے آخر اور ہمارے جسموں پر یہ خون۔ منوہر نے ہم سب کو گولیاں ماری تھیں۔ گولیاں ہمارے جسموں پر پڑی تھیں اور ایک لمحے کے لئے ہمیں محسوس ہوا تھا جیسے ہم سب یقینی طور پر گولیوں سے چھلنی ہو گئے ہوں لیکن ان گولیوں سے نہ تو ہم زخمی ہوئے ہیں اور نہ ہلاک، صرف ہمارے لباسوں پر سیاہ دھبے اور خون موجود ہے۔ جب ہم زخمی ہی نہیں ہوئے تو یہ سیاہ نشان اور یہ خون کہاں سے آ گیا اور یہ راہول کون ہے۔ یہ تو تم سے ایسے باتیں کر رہا ہے جیسے یہ دشمن نہیں تمہارا دوست ہو"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی سب بھی حیرت سے آنکھیں پھاڑے عمران اور راہول کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"میں ناٹران ہوں مس جولیا"...... راہول نے بدلی ہوئی آواز میں کہا تو اس کی بدلی ہوئی آواز سن کر وہ سب بری طرح سے چونک پڑے۔

"ناٹران۔ کیا۔ کیا مطلب۔ تم یہاں کیسے اور اس حلیئے میں"۔ صفدر نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ میں واقعی ناٹران ہوں''...... ناٹران نے کہا اور پھر اس نے اپنی گردن پر چٹکی بھری اور دوسرے لمحے اس کی گردن سے ایک جھلی سی الگ ہوئی جسے ناٹران پورے چہرے سے اتارتا چلا گیا اور جب ساری جھلی اتر گئی تو اس جھلی کے پیچھے سے ناٹران کا اصل چہرہ ظاہر ہو گیا۔ اسے دیکھ کر ان کی حیرت اور زیادہ بڑھ گئی۔

''منوہر نے جب فائرنگ شروع کی تھی تو تم نے آئی کوڈ میں سب کو ایک ساتھ چیخنے اور مرنے کی اداکاری کرنے کا اشارہ کیا تھا جس پر سب نے ہی عمل کیا تھا اور فائرنگ ہوتے ہی سب بری طرح سے چیختے تھے اور پھر سب نے ہی گردنیں ڈھلکا دی تھیں جیسے سب گولیوں سے چھلنی ہو کر ہلاک ہو گئے ہوں۔ اس وقت تم نے ایسا اشارہ کیوں کیا تھا ہم میں سے کسی کی سمجھ میں نہ آیا تھا لیکن منوہر کی چلائی ہوئی گولیاں ہمارے جسموں پر ٹکرائی ضرور تھیں اور ہمارے جسموں پر سیاہ دھبوں کے ساتھ خون بھی ابھر آیا تھا لیکن ان گولیوں نے ہمارے جسموں میں سوراخ نہیں کئے تھے اس لئے ہم سمجھ گئے کہ ہم پر نقلی گولیاں چلائی جا رہی ہیں تب ہم نے تمہارے اشارے پر عمل کیا اور چیختے ہوئے بے حس و حرکت ہو گئے جیسے واقعی ان گولیوں سے ہم ہلاک ہو گئے ہوں لیکن ہم یہ واقعی نہیں سمجھ سکے تھے کہ ایسا کیوں ہوا ہے اور راہول کے روپ میں ناٹران ہے''...... صفدر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''حالانکہ جب یہ تم سب کو ہوش میں لانے کے لئے انجکشن

لگانے کے لئے آیا تھا تو میں نے اسے فوراً پہچان لیا تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں نے آپ کی آنکھوں میں آشنائی کی چمک دیکھ لی تھی عمران صاحب لیکن اچھا کیا جو آپ نے میرا نام نہیں لیا تھا کیونکہ ہماری آوازیں منوہر اور مادام ریتا سن رہے تھے۔ اگر انہیں مجھ پر معمولی سا بھی شک ہو جاتا تو مجھے اس مشین گن میں ریڈ بلٹس ڈالنے کا موقع نہ ملتا۔ ریڈ بلٹس میں سرخ رنگ بھرا ہوا تھا جو فائرنگ ہوتے ہی کسی بھی چیز سے ٹکرا کر بکھر جاتا ہے۔ منوہر نے جیسے ہی آپ پر گولیاں برسائیں وہ گولیاں آپ کے جسموں سے ٹکرا کر ٹوٹ گئیں اور ان میں موجود سرخ رنگ آپ کے جسموں پر پھیل گیا۔ سیاہ دھبے بارود کی وجہ سے ظاہر ہوئے ہیں جنہیں دور سے دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے گولیاں آپ کے جسموں کے اندر گھس گئی ہوں۔ منوہر اور مادام ریتا نے بھی یہ سب دیکھ کر اطمینان کر لیا تھا کہ آپ واقعی ہلاک ہو چکے ہیں''...... ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن تم یہاں پہنچ کیسے گئے اور تمہیں ریڈ بلٹس کہاں سے مل گئیں جو تم نے مشین گن میں اصل گولیوں کی جگہ لوڈ کر دی تھیں''...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ریڈ بلٹس عام طور پر نئے نشانہ بازوں کے لئے ہوتی ہیں جنہیں اصل گنوں میں ڈال کر فائر کیا جاتا ہے تاکہ نشانہ غلط ہونے

کی صورت میں کسی کو نقصان نہ پہنچ سکے۔ رہی بات میں یہاں کیسے
پہنچا تو اس کا جواب آسان ہے۔ میں نے آپ سب کو دارالحکومت
پہنچایا تھا تو عمران صاحب نے مجھے الگ رہنے کا کہا تھا۔ ان کا حکم
تھا کہ مجھے آپ سب سے دور رہ کر آپ کی نگرانی کرنی ہے۔ میں
نے عمران صاحب کے حکم کی تعمیل کی تھی اور اپنے چند ساتھیوں کے
ساتھ مسلسل آپ کی نگرانی کر رہا تھا پھر جب میں نے منوہر کے
گروپ کو رہائش گاہ کی طرف آتے اور رہائش گاہ کو گھیرتے دیکھا تو
میں الرٹ ہو گیا۔ میں اس گروپ کو ختم کر سکتا تھا لیکن میں نے
دیکھا کہ یہ گروپ آپ لوگوں کو ہلاک کرنے کی بجائے گیس
کیپسول سے بے ہوش کر رہے ہیں تو میں نے ان پر حملہ نہ کیا۔
انہوں نے آپ سب کو بے ہوش کیا اور پھر آپ سب کو بے ہوشی
کی حالت میں اٹھا کر لے گئے۔ میں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ
ان کا تعاقب کیا۔ یہ لوگ آپ کو لے کر اپنے مخصوص ہیڈ کوارٹر پہنچ
گئے۔ اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں مجھے پہلے سے ہی تفصیلات
معلوم تھیں اس ہیڈ کوارٹر میں زیادہ افراد موجود نہیں تھے۔ منوہر اور
مادام رادھا بھی بہت کم اس ہیڈ کوارٹر میں آتے تھے۔ کیونکہ یہ ہیڈ
کوارٹر ابھی زیر تعمیر ہے اس لئے ٹاپ ریڈ گروپ ابھی اس ہیڈ
کوارٹر میں شفٹ نہیں ہوا ہے۔ اس ہیڈ کوارٹر میں ایک ہی مسلح
آدمی موجود تھا جس کا نام راہول تھا۔

منوہر اور مادام ریتا کے آدمیوں نے آپ کو یہاں پہنچایا اور پھر

آپ سب کو تہہ خانے میں باندھ دیا اور منوہر کے حکم پر آپ سب
کو بے حس و حرکت کرنے کے لئے انجکشن لگا دیئے۔ وہ جانتا تھا
کہ بے حس و حرکت کر دینے والا انجکشن چوبیس گھنٹوں تک کے
لئے کارگر رہتا ہے۔ چونکہ اس کا کوئی اینٹی نہیں ہے اس لئے آپ
میں سے کسی کے جسم میں حرکت پیدا ہونا ناممکن تھا۔ اس کے باوجود
منوہر کے حکم پر آپ سب کو کرسیوں پر رسیوں سے باندھ دیا گیا۔
چونکہ رات کا وقت تھا اس لئے منوہر اور مادام ریتا نے دن کو آ کر
آپ سب کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ انہوں نے آپ سب کا
میک اپ تو صاف کرا دیا تھا لیکن وہ ہوش میں لا کر آپ سب سے
چند باتیں کرنا چاہتے تھے تاکہ یہ کنفرم کر سکیں کہ واقعی آپ عمران
اور اس کے ساتھی ہیں یا نہیں۔ اس کے بعد وہ سب چلے گئے اور
یہاں سوائے راہول کے اور کوئی باقی نہ رہ گیا۔ ایسی صورت میں
راہول کو قابو میں کرنا بھلا ہمارے لئے کیا مسئلہ ہو سکتا تھا۔ میں
آپ سب کو رات کو ہی یہاں سے لے جانے کا سوچ رہا تھا کہ
منوہر اور مادام ریتا پھر سے واپس آ گئے۔ انہوں نے ارادہ کیا تھا
کہ جب تک وہ آپ کو صبح ہوش میں لا کر آپ سے باتیں کر کے
یہ کنفرم نہیں کر لیتے کہ آپ عمران اور ان کے ساتھی ہیں یا نہیں
اس وقت تک وہ ہیڈ کوارٹر میں ہی رہیں گے۔ انہیں فوراً واپس
آتے دیکھ کر میں نے ماسک میک اپ کر کے خود کو راہول بنا لیا
تھا۔ یہ اتفاق ہی تھا کہ میرا قد کاٹھ راہول جیسا تھا۔ بہرحال ان

دونوں کے آنے کے بعد میں خاموش ہو گیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو ہیڈ کوارٹر کے گرد چھپا دیا تاکہ ضرورت کے وقت وہ میری مدد کر سکیں۔ منوہر اور مادام ریتا ساری رات آپ کے بارے میں باتیں کرتے رہے پھر انہوں نے مجھے بلا کر حکم دیا کہ میں آپ سب کو ہوش میں لانے والے انجکشن لگا دوں۔ وہ آپ سے چند باتیں کرنا چاہتے تھے اور پھر یہ کنفرم ہوتے ہی کہ آپ عمران اور ان کے ساتھی ہیں آپ کو گولیاں مار کر ہلاک کر دینا چاہتے تھے۔ میں نے یہاں آ کر آپ سب کو ہوش میں لانے کے انجکشن لگائے اور پھر باہر نکل گیا۔ میں نے رات کے وقت اس ٹھکانے کی تلاشی لی تھی۔ ایک کمرے میں ایک الماری میں دو مشین گنیں موجود تھیں اور ریڈ بلٹس بھی پڑی تھیں جو اس گروپ کے افراد یہاں ایک میدان میں جا کر نشانہ بازی کے لئے استعمال کرتے تھے۔ ریڈ بلٹس کو دیکھ کر میرے ذہن میں ایک آئیڈیا آیا میں نے فوراً دونوں مشین گنوں میں سے اصلی گولیاں نکال کر ان میں ریڈ بلٹس لوڈ کر دیں تاکہ اس گنوں میں سے جو بھی استعمال کی جائے اس سے اصل گولیوں کی بجائے ریڈ بلٹس نکلیں اور پھر میں منوہر اور مادام ریتا کے ساتھ اس کمرے میں آ گیا جہاں آپ سب موجود تھے اور پھر وہی سب ہوا جو میں سوچ رہا تھا۔ منوہر اور مادام ریتا نے آپ سے باتیں کیں اور انہیں یقین ہو گیا کہ آپ عمران اور یہ سب آپ کے ساتھی ہیں تو اس نے مجھ سے ہی مشین گن لی اور

آپ سب پر فائرنگ کر دی۔ میں نے احتیاطاً ان کے پیچھے رہ کر آپ سب کو اشارہ کر دیا کہ آپ چیخیں اور ایسے بن جائیں جیسے واقعی آپ گولیوں سے چھلنی ہو گئے ہوں''...... ناٹران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا ضرورت تھی یہ سب کرنے کی۔ تمہارے پاس مشین گن تھی تم خود منوہر اور مادام ریتا کو ہلاک کر دیتے''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''مجھے خبر ملی تھی کہ جب اسپیس سنٹر شامار کے علاقے میں تعمیر کیا جا رہا تھا تو اس کی حفاظت کی ذمہ داری شاگل کو دی گئی تھی اور شاگل نے منوہر کو خصوصی طور پر اپنے گروپ کے ساتھ اسپیس سنٹر کی حفاظت کے لئے بھیجا تھا۔ اس سے اسپیس سنٹر کے بارے میں مزید معلومات لی جا سکتی ہیں اس لئے میں نے اسے ہلاک نہیں کیا تھا اور یہ منوہر انتہائی حد تک تربیت یافتہ اور منجھا ہوا ایجنٹ ہے جس کی زبان کھلوانا میرے بس کی بات نہیں تھی۔ اس کی زبان عمران صاحب ہی کھلوا سکتے ہیں اس لئے اسے زندہ رکھنا ضروری تھا۔ اگر میں اسے قابو بھی کر لیتا تو یہ ایسا انسان ہے جو مجھے دھوکہ دے کر یا نقصان پہنچا کر نکل سکتا تھا۔ میں اسے ڈاج دینا چاہتا تھا تاکہ عمران صاحب کا جسم حرکت کے قابل ہو جائے اور اب چوبیس گھنٹے پورے ہونے والے ہیں۔ جلد ہی آپ سب کے جسموں میں حرکت آ جائے گی۔ اگر عمران صاحب حکم دیں تو میں ابھی جا کر

ان دونوں کو ہلاک کر سکتا ہوں۔ وہ یہیں ہیں“...... ناٹران نے کہا۔

”نہیں۔ تم نے اچھا کیا ہے جو ابھی تک ان دونوں کو زندہ رکھا ہوا ہے اور منوہر واقعی خطرناک اور ذہین ترین انسان ہے۔ وہ آسانی سے قابو میں آنے والا بھی نہیں ہے۔ اگر اسے شک ہو جاتا کہ وہ ہم پر جس مشین گن سے گولیاں برسا رہا ہے اس میں نقلی گولیاں ہیں تو وہ یقیناً مشین گن میں اصل گولیاں ڈالتا اور ہمارے سروں کو ہی نشانہ بناتا“...... عمران نے کہا تو ناٹران کے چہرے پر چمک آ گئی۔

”لیکن ہمارے جسم تو ابھی تک بے حس ہیں۔ یہ کب ٹھیک ہوں گے۔ اس دوران اگر منوہر اور مادام ریتا یہاں آ گئے تو“...... صالحہ نے کہا۔

”آپ فکر نہ کریں۔ منوہر اور مادام ریتا پوری طرح سے مطمئن ہیں کہ آپ ہلاک ہو چکے ہیں اور منوہر نے مجھے آپ سب کی لاشیں برقی بھٹی میں جلانے کا حکم دیا ہے۔ اب وہ یہی سمجھ رہا ہو گا کہ میں نے آپ سب کو برقی بھٹی میں جلا کر راکھ بنا دیا ہے اس لئے وہ اس طرف نہیں آئے گا اور اگر آیا تو اس بار میں نے مشین گن میں ریڈ بلٹس نہیں بلکہ اصل گولیاں لوڈ کر لی ہیں“۔ ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہاں اگر پانی موجود ہے تو لا کر ہمارے جسموں پر ڈال دو۔ اس سے ہمیں لگائے گئے انجکشنوں کا اثر تیزی سے ختم ہو جائے گا

اور ہمارے جسم جلد حرکت میں آ جائیں گے“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں لاتا ہوں پانی“...... ناٹران نے کہا اور پھر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پانی کی ایک بالٹی تھی اس نے عمران کے کہنے پر پانی اس کے سر پر ڈالنا شروع کر دیا۔ عمران کے سر پر اور لباس پر پانی پڑا تو اس کے لباس پر لگے ہوئے سرخ اور سیاہ نشان مٹتے چلے گئے۔ ناٹران نے بالٹی کا بچا ہوا پانی باقی سب پر بھی ڈالا اور پھر اس نے بالٹی ایک طرف رکھ دی۔ تھوڑی دیر بعد اچانک عمران کو اپنے جسم میں حرکت کا احساس ہونا شروع ہوا تو اس کے چہرے پر سکون آ گیا۔

”میرے جسم میں حرکت پیدا ہو رہی ہے۔ جب تک میں مکمل طور پر ٹھیک ہوتا ہوں تم میرے جسم سے رسیاں ہٹا دو“...... عمران نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ رسیاں کاٹنا میں بھول گیا تھا“...... ناٹران نے کہا۔ اس نے مشین گن اپنے کاندھے سے لٹکائی اور پھر اس نے جیب سے تیز دھار خنجر نکالا اور سب سے پہلے عمران کے پاس آ کر اس کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کاٹنے لگا۔ عمران کی رسیاں کاٹ کر وہ صفدر کی طرف بڑھا اور اس کی رسیاں کاٹنا شروع ہو گیا۔ اس نے ایک ایک کر کے ان سب کی رسیاں کاٹ دیں۔ تھوڑی دیر بعد عمران کو اپنے جسم میں مکمل حرکت کا احساس ہوا تو وہ یکلخت

اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"تم سب کے جسم جیسے ہی حرکت میں آئیں واش رومز میں جا کر اپنے لباس صاف کر لینا۔ تب تک میں اور ناٹران جا کر اس منوہر اور مادام ریتا کو دیکھ لیتے ہیں۔ آؤ ناٹران"...... عمران نے پہلے ان سب سے اور پھر ناٹران سے مخاطب ہو کر کہا تو ناٹران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے جیب سے ایک مشین پسٹل نکال کر عمران کو دے دیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز چلتے ہوئے کمرے سے نکلتے چلے گئے۔

"کہاں ہیں وہ دونوں"...... عمران نے باہر راہداری میں آ کر ناٹران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آئیں میرے ساتھ"...... ناٹران نے کہا اور پھر وہ عمران کو لے کر ایک راہداری میں آیا اور پھر وہ اس راہداری کے سرے پر موجود ایک کمرے کے دروازے پر آ کر رک گیا۔

"یہ ہے ان کا آفس اور دونوں اندر ہی موجود ہیں"...... ناٹران نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ایک لمحے کے لئے اس نے کچھ سوچا پھر اس نے یکلخت دروازے پر لات ماری تو دروازہ ایک زور دار دھماکے سے کھل گیا۔ دروازہ کھلتے ہی عمران اور اس کے بعد ناٹران اچھل کر کمرے میں داخل ہوئے تو سامنے بیٹھے ہوئے منوہر اور مادام ریتا جو دروازے پر دھماکے کی آواز سن کر چونکے تھے عمران پر نظریں پڑتے ہی ساکت ہوتے چلے گئے اور

ان کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیلتی چلی گئیں۔ عمران کو دیکھ کر ان کے رنگ اس قدر زرد ہو گئے تھے جیسے ان کے جسموں میں موجود خون کا ایک ایک قطرہ خشک ہو گیا ہو۔

"تم۔ تم۔ بدروح ہو۔ زندہ ہو۔ تم۔ تم۔ نہیں نہیں۔ تم زندہ نہیں ہو سکتے"...... مادام ریتا نے خوف کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں اس قدر پھیلی ہوئی تھیں جیسے ابھی حلقے توڑ کر باہر آ گریں گی۔ منوہر کی حالت بھی مادام ریتا سے مختلف نہ تھی۔ وہ بھی عمران کی جانب پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا جیسے عمران کو زندہ دیکھ کر اس کا دماغ ماؤف ہو گیا ہو۔

"میں بدروح نہیں ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر تم بدروح نہیں ہو تو پھر تم زندہ کیسے ہو۔ میں نے تمہیں اپنے ہاتھوں سے گولیاں ماری تھیں اور سب سے زیادہ میں نے تمہیں ہی گولیاں ماری تھیں۔ تمہارا جسم گولیوں سے چھلنی ہو گیا تھا۔ نہیں نہیں۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ ریتا سچ کہہ رہی ہے۔ تم بدروح ہو۔ بدروح"...... منوہر نے خوف سے چیختے ہوئے کہا۔

ناٹران عمران کے اشارے پر ان دونوں کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا تھا اور اس نے مشین گن کا رخ ان دونوں کی طرف کر دیا تھا۔ وہ ان دونوں کے عقب سے غیر محسوس انداز میں ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ دونوں کی توجہ عمران پر مبذول تھی اس لئے انہیں ناٹران کے اپنے قریب پہنچنے کا احساس تک نہ ہوا تھا اور پھر جیسے

ہی انہیں احساس ہوا اسی لمحے ان کے سروں پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ ناٹران نے ان کے قریب آتے ہی نہایت ماہرانہ انداز میں ان کے سروں پر مشین گن کا دستہ مار دیا تھا۔ مادام ریتا تو ایک ہی ضرب سے الٹ کر گر گئی تھی جبکہ منوہر مشین گن کے دستے کی ضرب کھا کر دوہرا ہو گیا۔ ناٹران نے اس کے سر پر ایک اور ضرب لگائی تو وہ اچھل کر گرا اور ساکت ہوتا چلا گیا۔

''گڈ شو۔ انہیں چیک کرو کہیں یہ مکر نہ کر رہے ہوں''...... عمران نے کہا تو ناٹران اثبات میں سر ہلا کر جھکا اور ان کی نبض چیک کرنے لگا۔

''دونوں بے ہوش ہیں اور ایک گھنٹے تک ان کے ہوش میں آنے کا کوئی امکان نہیں ہے''...... ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ انہیں رسیوں سے باندھ دو تب تک میں یہاں کی تلاشی لے لیتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''میں نے پہلے ہی ہر جگہ تلاشی لے لی ہے عمران صاحب۔ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ یہ ان کا نیا ہیڈ کوارٹر ہے جہاں ابھی ان کی شفٹنگ نہیں ہوئی ہے۔ اس لئے یہاں ابھی ایسی کوئی خاص چیز نہیں آئی ہے جو ہمارے کسی کام آ سکتی ہو''...... ناٹران نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد اس کے باقی ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں اور مشین پسٹل دکھائی دے رہے تھے۔

''ہم نے ساری عمارت چیک کر لی ہے۔ ناٹران ٹھیک کہہ رہا تھا۔ یہاں کوئی نہیں ہے۔ البتہ ایک کمرے میں ہمیں یہ اسلحہ ملا ہے جو ہم اٹھا لائے ہیں''...... جولیا نے سنجیدگی سے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ صفدر، تنویر۔ تم ان دونوں کو اٹھا کر اسی کمرے میں لے جاؤ جہاں انہوں نے ہمیں باندھ رکھا تھا۔ انہیں کرسیوں پر جکڑ دینا۔ میں آ کر خود ان سے پوچھ گچھ کروں گا''...... عمران نے صفدر اور تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلائے اور پھر وہ ان دونوں کو اٹھا کر وہاں سے نکل گئے۔

''اگر یہ ان کا نیا ہیڈ کوارٹر ہے تو پھر ان کا سابقہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے''...... جولیا نے ناٹران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''وہ شہر کی دوسری سمت میں اور یہاں سے کافی دور ہے۔ شاگل کا ٹاپ ریڈ گروپ چونکہ بے حد فعال اور طاقتور ہے اس لئے شاگل نے اسے اپنے ساتھ دارالحکومت میں رکھنے کا پروگرام بنایا تھا اسی لئے اس کا ہیڈ کوارٹر یہاں شفٹ کیا جا رہا ہے''۔ ناٹران نے جواب دیا۔

''اس ہیڈ کوارٹر کا ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اگر ناٹران نے ہمیں یہ نہ بتایا ہوتا کہ منوہر اسپیس سنٹر کے بارے میں جانتا ہے تو میں نے اب تک اسے گولیوں سے چھلنی کر دینا تھا جیسے اس نے ہمیں گولیوں سے چھلنی کرنے کی کوشش کی تھی''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ سب اس کمرے میں

پہنچ گئے جہاں ان سب کو باندھا گیا تھا اور منوہر نے ان پر گولیاں برسائی تھیں۔ تنویر اور صفدر، منوہر اور مادام ریتا کو کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے جکڑ چکے تھے۔

''صفدر تم منوہر کو اور صالحہ تم مادام ریتا کو ہوش میں لاؤ''...... عمران نے کہا تو وہ دونوں اثبات میں سر ہلا کر ان دونوں کے عقب میں آ گئے اور انہوں نے ان کے منہ اور ناک پر ہاتھ رکھ دیئے۔ تھوڑی ہی دیر میں ان دونوں کے جسموں میں حرکت پیدا ہوئی تو صفدر اور صالحہ نے ان کے منہ اور ناک سے ہاتھ ہٹا لئے۔ پھر تھوڑے وقفے بعد ان دونوں کو ہوش آ گیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ۔ کک۔ کیا مطلب۔ تت تت تم زندہ ہو۔ یہ۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے''...... ان دونوں نے ہوش میں آتے ہی عمران ور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''ریڈ بلٹس سے تو ہم نے آج تک کسی کو ہلاک ہوتے نہیں دیکھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دونوں چونک پڑے۔

''ریڈ بلٹس۔ کیا۔ کیا مطلب''...... منوہر نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا تو عمران نے انہیں ساری بات بتا دی تو وہ غصیلی نظروں سے ناٹران کی طرف دیکھنے لگے۔

''تو یہ ساری کارستانی اس کی تھی''...... منوہر نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا تو ہمیں خیال ہی نہیں آیا تھا۔ اوہ۔ اسی لئے تم اس قدر مطمئن تھے اور موت سے خوفزدہ دکھائی نہیں دے رہے تھے''...... مادام ریتا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''کاش کہ مجھے تھوڑا سا بھی شک ہو گیا ہوتا کہ راہول کے روپ میں تمہارا آدمی ہے اور اس نے مشین گن سے گولیاں بدل دی ہیں تو میں مشین پسٹل سے سب سے پہلے اسے گولیاں مارتا اور پھر اسی مشین پسٹل سے تم سب کے سروں کا نشانہ لیتا''...... منوہر نے غصے اور تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم سے دوسری غلطی یہ ہوئی کہ ہم تمہیں نئے تعمیر ہونے والے ہیڈ کوارٹر میں لے آئے جہاں سیکورٹی موجود نہیں ہے۔ اگر ہم تمہیں مین ہیڈ کوارٹر میں لے جاتے تو اس وقت صورتحال یہ نہ ہوتی جو اب ہے''...... مادام ریتا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''اسے ہماری خوش قسمتی اور تم جیسے دشمنوں کی بدقسمتی ہی کہا جا سکتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب تم کیا چاہتے ہو عمران''...... منوہر نے عمران کی طرف گھورتے ہوئے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''صرف ایک سوال کا جواب''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''کون سا سوال''...... منوہر نے پوچھا۔

''اسپائی سیٹلائٹ کو کنٹرول کرنے والا اسپیس سنٹر شامار کے کس حصے میں موجود ہے''...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر منوہر اور مادام ریتا بری طرح سے چونک پڑے۔

''اسپیس سنٹر۔ اوہ اوہ۔ تو چیف کا خیال درست تھا کہ تم میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کی بجائے اسپیس سنٹر کو تباہ کرنے کا مشن لے کر آئے ہو''...... منوہر نے کہا۔

''بے فکر رہو۔ میزائل اسٹیشن بھی تباہ ہو گا۔ اسے تباہ کرنے کے لئے ہماری دوسری ٹیم روانہ ہو چکی ہے۔ وہ میزائل اسٹیشن تباہ کریں گے اور ہم نے اسپیس سنٹر کو تباہ کرنے کا پروگرام بنایا ہے تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری''...... عمران نے کہا۔

''تم اس اسپیس سنٹر تک کبھی نہیں پہنچ سکتے عمران۔ اس اسپیس سنٹر کو انتہائی خفیہ بنایا گیا ہے اور اس کی حفاظت کے جو سائنسی انتظامات کئے گئے ہیں وہ اس قدر خوفناک ہیں جن کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اسپیس سنٹر کی طرف رینگ کر جانے والے ایک ایک حشرات الارض کو بھی چیک کیا جاتا ہے اور اسپیس سنٹر کی حفاظت کے لئے جگہ جگہ ریز گنیں لگائی گئی ہیں جو ان رینگنے والے حشرات الارض کو بھی نشانہ بنا سکتی ہیں۔ اگر تم نے یا تمہارے کسی ساتھی نے اس طرف جانے کی کوشش کی تو تم ایک لمحے میں خفیہ مقامات پر چھپی ہوئی ریز گنوں کا شکار بن جاؤ گے''۔ منوہر نے کہا۔

''یہ سب ہم بعد میں دیکھ لیں گے۔ تم صرف ہمیں اسپیس سنٹر کی لوکیشن بتا دو۔ اس اسپیس سنٹر تک ہمیں کیسے پہنچنا ہے اور اسے کیسے تباہ کرنا ہے یہ سب ہم خود کر لیں گے۔ اس سلسلے میں ہم تم سے کوئی مدد نہیں لیں گے''...... عمران نے کہا۔

''سوری۔ میں ملک سے غداری نہیں کر سکتا۔ تم چاہے مجھے گولی مار دو لیکن میں تمہیں اسپیس سنٹر کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گا''...... منوہر نے سخت اور انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''اسے میرے حوالے کر دو عمران پھر دیکھو یہ کیسے زبان کھولتا ہے۔ میں اس کا ایک ایک ریشہ الگ کر کے اس سے سب کچھ اگلوا لوں گا''...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

''تم چاہے میرے ٹکڑے کر دو لیکن میں پھر بھی تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گا''...... منوہر نے اسی انداز میں کہا۔

''تو پھر انہیں ختم کر دو۔ کیوں وقت ضائع کر رہے ہو''۔ جولیا نے جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''تم بتاؤ مادام ریتا۔ تمہیں اسپیس سنٹر کا علم ہے یا نہیں''۔ عمران نے تنویر اور جولیا کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں نہیں جانتی''...... مادام ریتا نے کہا۔

''جولیا اگر مادام ریتا کو علم نہیں ہے تو پھر اسے زندہ رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو جولیا نے تیزی سے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل مادام ریتا کی

طرف کر دیا۔ یہ دیکھ کر مادام ریتا کا رنگ زرد ہو گیا۔

''مم مم۔ میں سچ کہہ رہی ہوں میں واقعی اسپیس سنٹر کے بارے میں کچھ نہیں جانتی اور نہ کبھی وہاں گئی ہوں''...... مادام ریتا نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''تو پھر تم چھٹی کرو''...... جولیا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ کمرہ مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ مادام ریتا کے حلق سے نکلنے والی تیز چیخوں سے گونج اٹھا اور مادام ریتا کا جسم گولیوں سے چھلنی ہوتا چلا گیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ تم نے کیا کر دیا۔ تم نے ریتا کو کیوں مار دیا''۔ مادام ریتا کو گولیوں سے چھلنی ہوتا دیکھ کر منوہر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''اس کی موت کی کیوں فکر کر رہے ہو منوہر۔ تم بھی مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تم نے ابھی تو کہا تھا کہ ہم تمہیں گولی مار دیں یا تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں تب بھی تم زبان نہیں کھولو گے''۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور سرد مہری تھی۔

'''نن نن۔ نہیں۔ نہیں۔ میں مرنا نہیں چاہتا۔ فار گاڈ سیک مجھ پر رحم کرو''...... عمران کا سرد لہجہ سن کر منوہر نے ہکلاتے ہوئے چیخ کر کہا۔

''زندہ رہنے کے لئے تمہیں اسپیس سنٹر کے بارے میں بتانا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''مم مم۔ میں بتا دیتا ہوں۔ میں بتا دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ تم وہاں تک کسی صورت میں بھی نہیں پہنچ سکو گے۔ وہاں کے حفاظتی انتظامات انتہائی سخت ہیں۔ وہاں جاتے ہی تم سب موت کا شکار بن جاؤ گے''...... منوہر نے یکلخت تیز لہجے میں کہا۔

''تو شروع ہو جاؤ''...... عمران نے کہا۔

''نن نن۔ نہیں۔ پہلے وعدہ کرو کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے۔ مجھے ہلاک نہیں کرو گے''...... منوہر نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے میں وعدہ کرتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اسپیس سنٹر شامار پہاڑیوں کی سب سے بڑی اور اونچی پہاڑی شامار کے اندر بنایا گیا ہے۔ یہ ایک نقلی پہاڑی ہے جو خصوصی طور پر اصل پہاڑی جیسی بنائی گئی ہے اور اس علاقے کو اسی پہاڑی کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔ پہاڑی اس علاقے کے عین وسط میں ہے اور اس کے چاروں طرف پہاڑیاں ہیں اور وہاں گہری کھائیوں کے ساتھ میدانی علاقوں میں دلدلیں بھی موجود ہیں''۔ منوہر نے کہا اور پھر وہ انہیں شامار پہاڑی اور حفاظتی انتظامات کے بارے میں تفصیل بتانے لگا۔

''گڈ شو۔ اس اسپیس سنٹر کی حفاظت کس کے ذمہ ہے۔ میرا مطلب ہے کہ وہاں کون سی ایجنسی کام کر رہی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''وہاں۔ ملٹری انٹیلی جنس کا ہولڈ ہے جو اسپیس سنٹر کے اندر اور

پہاڑیوں پر بھی ہر طرف موجود ہے اس کے ساتھ ساتھ چیف شاگل نے کافرستان سیکرٹ سروس کے ہارڈ سیکشن جس کی انچارج مادام شوبھا ہے کو بھی وہاں بھیج دیا ہے۔ مادام شوبھا نے ان پہاڑیوں کی طرف جانے والے ہر راستے کی پکٹنگ کر رکھی ہے اور وہاں ایسے انتظامات کئے ہیں کہ کوئی اجنبی ان پہاڑی علاقوں کا رخ نہ کر سکے''۔ منوہر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تم یہ کنفرم کر سکتے ہو کہ یہ وہی اسپیس سنٹر ہے جہاں سے اس سیٹلائٹ کو کنٹرول کیا جا رہا ہے جس کے ذریعے پاکیشیا کی تنصیبات کو سرچ کرنے کے ساتھ ساتھ ٹارگٹ بھی کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اسی شامار اسپیس سنٹر سے ہی اسپائی سیٹلائٹ کو کنٹرول اور کسی مقام کو ٹارگٹ کیا جاتا ہے''...... منوہر نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔

''کیا تم کبھی اسپیس سنٹر کے اندر گئے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں نے خصوصی طور پر تعمیر کے وقت اسپیس سنٹر کے اندر کا ہی کنٹرول سنبھال رکھا تھا اور ساری مشینری اور کمپیوٹرائزڈ سسٹم اپنی نگرانی میں ہی وہاں ایڈجسٹ کرائے تھے''...... منوہر نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ اب تم مجھے اس اسپیس سنٹر کے اندر کا نقشہ بتاؤ۔ یاد

رہے تم نے ایک ایک حصے کی تفصیل بتانی ہے۔ اگر تم نے کوئی بھی بات چھپانے کی کوشش کی تو میں اپنا وعدہ بھول جاؤں گا''۔ عمران نے کہا تو منوہر اسے تفصیل بتانے لگا۔

''کیا ہمیں ہلاک کرنے کے بعد تمہاری شاگل سے بات ہوئی تھی''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں ہوئی تھی''...... منوہر نے کہا۔

''کیا بتایا تھا تم نے اسے اور اس نے جواب میں کیا کہا تھا تم سے''...... عمران نے پوچھا تو منوہر نے اسے شاگل سے ہونے والی بات چیت سے آگاہ کر دیا۔

''تو ابھی شاگل کو اس بات کا یقین نہیں آیا ہے کہ ہم ہلاک ہو چکے ہیں''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''تنویر۔ اس کا منہ بند کرو''...... عمران نے کہا تو تنویر نے تیزی سے آگے بڑھ کر منوہر کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''منوہر بول رہا ہوں''...... عمران نے منوہر کی آواز میں کہا۔

''چیف شاگل بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے شاگل کی سرد آواز سنائی دی تو عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

''سنو۔ تم نے اور ریتا نے اس بات کو ابھی ظاہر نہیں ہونے

دینا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اپنے گروپ کے دوسرے افراد کو بھی منع کر دو کہ وہ بھی یہ بات کسی کو نہ بتا سکیں کیونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی گمشدگی سے یقیناً پاکیشیا میں ہلچل مچ جائے گی اور ہوسکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی دوسری کوئی ٹیم ان کی تلاش میں یہاں آ جائے۔ اگر ایسا ہوا اور انہیں اس بات کا پتہ چلا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کافرستان سیکرٹ سروس کے ٹاپ سیکشن نے ہلاک کیا ہے تو وہ اپنی پوری قوت کے ساتھ کافرستان سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرے گی اور ہوسکتا ہے کہ وہ تمہارا پورا سیکشن ہی ختم کر دے اس لئے خاموشی ہی اختیار کرنا ہمارے مفاد میں ہوگا''۔ شاگل نے عمران کے بولنے سے پہلے اسی طرح سرد اور سخت لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... عمران نے منوہر کے لہجے میں کہا۔

''باس۔ کیا۔ کیا مطلب۔ تم مجھے باس کب سے کہنا شروع ہو گئے۔ تم تو مجھے چیف کہتے ہو''...... دوسری طرف سے شاگل نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''سوری چیف۔ زبان پھسل گئی''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''نہیں۔ تمہاری زبان نہیں پھسلی ہے۔ تم منوہر نہیں ہو۔ کون ہو تم۔ جلدی بتاؤ''...... شاگل نے بری طرح سے گرجتے ہوئے کہا۔

''اب تم شک کر رہے ہو تو تمہیں بتا ہی دیتا ہوں کہ میں حقیر

فقیر بندہ پر تقصیر علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

''اوہ اوہ۔ تم۔ تم زندہ ہو۔ یہ۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ منوہر نے تو کہا تھا کہ اس نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو گولیوں سے چھلنی کر دیا تھا پھر تم کیسے زندہ ہو سکتے ہو''...... دوسری طرف سے شاگل نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''منوہر کو شاید تم نے ابھی اچھا نشانچی نہیں بنایا تھا وہ ابھی محض نشانہ بازی کی مشق کر رہا تھا۔ اس نے مشین گن میں غلطی سے اصل گولیوں کی بجائے ریڈ بلٹس لوڈ کر لی تھیں اور اس نے انہی ریڈ بلٹس سے ہمیں نشانہ بنایا تھا۔ ریڈ بلٹ سے بننے والے سیاہ اور سرخ نشان دیکھ کر وہ بے چارہ یہی سمجھ رہا تھا کہ اس نے ہمیں بھون کر رکھ دیا ہے لیکن ہمارے بھننے میں ابھی کسر باقی تھی بس اتنی سی بات ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو دوسری طرف سے شاگل کے تیز تیز سانس لینے کی آواز سنائی دی جیسے جنگلی بھینسا تیز تیز سانس لے رہا ہو۔

''تم سب بچ گئے ہو۔ اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ ویری بیڈ''۔ دوسری طرف سے شاگل نے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

''جلدی کرو۔ ہمیں یہاں سے فوراً نکلنا ہے ورنہ یہ عمارت کسی بھی لمحے میزائلوں سے تباہ ہوسکتی ہے۔ جلدی کرو''...... عمران نے

چیختے ہوئے کہا۔

''اس منوہر کا کیا کرنا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''میں نے اسے ہلاک نہ کرنے کا وعدہ کیا ہے جبکہ تم میں سے کوئی اس وعدے کا پابند نہیں ہے''...... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف لپکا۔ جیسے ہی وہ دروازے سے باہر آیا اسی لمحے اسے کمرے میں مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور منوہر کی لرزہ خیز چیخ کی آواز سنائی دی۔ کچھ ہی دیر میں وہ سب بھی کمرے سے باہر آ گئے۔

''جلدی کر اور نکلو یہاں سے''...... عمران نے چیخ کر کہا اور وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف دوڑنے لگے۔ وہ سب باہر برآمدے میں پہنچے۔ برآمدے میں آتے ہی وہ بے تحاشہ گیٹ کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ ابھی وہ گیٹ کے پاس پہنچے ہی تھے کہ یکلخت انہیں شائیں شائیں کی تیز آوازیں سنائی دیں اور انہوں نے ایک طرف سے سرخ رنگ کے میزائل آتے دیکھے۔ اس سے پہلے وہ کچھ سمجھتے اسی لمحے یکے بعد دیگر چار میزائل اس عمارت سے ٹکرائے اور دوسرے لمحے ماحول تیز اور خوفناک دھماکوں سے گونج اٹھا۔ وہ سب اچھل کر نیچے گرے دوسرے ہی لمحے انہوں نے آگ کا طوفان اور عمارت کا ملبہ اپنی طرف آتے دیکھا۔

گڑگڑاہٹ کی آواز سیڑھیوں والا دروازہ بند ہونے کی تھی اور وہ دروازہ ابھی آدھا ہی بند ہوا تھا کہ سیڑھیوں کے اوپر جو کمرہ تھا اس کی چھت دھماکے سے نیچے آ گری تھی جس کی تیز گونج اور گڑگڑاہٹ سے انہیں ایسا محسوس ہوا تھا جیسے تہہ خانے کی چھت گری ہو اور وہ اس کے نیچے دب گئے ہوں۔

''ہم بچ گئے ہیں۔ ہمیں جلد سے جلد یہاں سے نکل جانا چاہئے''...... کے ڈی نے اٹھتے ہوئے کہا جو ان سے پہلے سڑھیوں سے گر کر زمین پر پہنچ گیا تھا۔

''ہاں چلو''...... صدیقی نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے اٹھے اور طویل سرنگ میں دوڑتے چلے گئے۔ سرنگ میں روشنی کا انتظام تھا جو عمارت میں ہونے والے زور دار دھماکوں کے باوجود ختم نہ ہوئی تھی اس لئے انہیں تیزی سے بھاگنے میں کوئی مشکل پیش نہ آ رہی تھی۔ مسلسل اور کافی دیر تک دوڑنے کے بعد وہ سرنگ کے

آخری سرے پر پہنچ گئے۔ وہاں پر ویسی ہی سیڑھیاں موجود تھیں جیسی وہ اتر کر تہہ خانہ نما سرنگ میں داخل ہوئے تھے۔ کے ڈی انہیں لے کر سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آیا اور پھر اس نے دیوار کی سائیڈ موجود ایک ابھرے ہوئے پتھر کو ہتھیلی سے اندر پریس کر دیا۔ سرر کی آواز کے ساتھ وہاں بھی ایک دروازہ بن گیا۔

''آپ یہیں رکیں۔ میں باہر کا جائزہ لے کر آتا ہوں''۔ کے ڈی نے کہا تو ان چاروں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ کے ڈی نے احتیاط سے دوسری طرف جھانکا اور پھر باہر نکل گیا۔

''اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم بروقت تہہ خانے میں پہنچ گئے تھے ورنہ جس طرح سے اس رہائش گاہ کو میزائلوں سے اُڑایا گیا ہے ہمارا وہیں مقبرہ بن جاتا''...... چوہان نے کہا۔

''ہاں۔ شاید اس بار مادام رادھا نے ہمیں ہر صورت میں ہلاک کرنے کا ارادہ کر لیا تھا اس لئے اس نے دوسری کوئی کارروائی کرنے کے بجائے ڈائریکٹ رہائش گاہ پر میزائل فائر کرا دیئے''۔ صدیقی نے کہا۔

''اب ہمیں مزید احتیاط کی ضرورت ہے۔ اگر یہ مادام رادھا اور کافرستان سیکرٹ سروس ہمارے پیچھے لگی رہی تو ہم کسی صورت بھی ٹارگٹ پر نہیں پہنچ سکیں گے''...... چوہان نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے کے ڈی واپس آ گیا۔

''رہائش گاہ خالی ہے۔ وہ ابھی یہاں نہیں پہنچے ہیں۔ آئیں۔

اب ہمیں یہاں سے بھی نکل جانا چاہئے''...... کے ڈی نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلائے اور اس کے ساتھ دوسری عمارت میں آ گئے۔ عمارت زیادہ بڑی نہیں تھی لیکن جس عمارت کو تباہ کیا گیا تھا اس سے کافی فاصلے پر موجود تھی۔ کے ڈی انہیں لے کر باہر برآمدے میں پہنچ گیا۔ سامنے پورچ میں ایک بند وین موجود تھی۔

''ہم اس بند وین میں جائیں گے جو ہم نے احتیاطاً پہلے ہی یہاں پہنچا دی تھی''...... کے ڈی نے کہا تو ان چاروں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ کے ڈی نے انہیں وین کے عقب میں بٹھایا اور پھر اس نے دروازہ بند کر دیا اور پھر وہ خود ڈرائیونگ سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وین حرکت میں آئی اور پھر تیز رفتاری سے آگے بڑھتی رہی۔ وین مسلسل دو گھنٹوں تک دوڑتی رہی پھر اس کی رفتار کم ہونا شروع ہو گئی اور پھر کچھ دیر کچے راستے پر دوڑنے کے بعد ایک جگہ جا کر رک گئی۔ وین رکنے کے چند لمحوں بعد وین کا دروازہ کھلا تو انہیں کے ڈی کا چہرہ دکھائی دیا۔

''آ جائیں۔ ہم محفوظ مقام پر پہنچ چکے ہیں''...... کے ڈی نے کہا تو وہ چاروں وین سے نکل کر باہر آ گئے۔ انہوں نے دیکھا وہ مضافاتی علاقے کے کھیتوں سے بھرے ہوئے علاقے میں موجود تھے۔ سامنے ایک فارم ہاؤس تھا۔ فارم ہاؤس کے ارد گرد گھنے درخت موجود تھے۔

''یہ کون سی جگہ ہے''...... خاور نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے

پوچھا۔

''یہ شہر سے دور ایک مضافاتی علاقہ ہے۔ یہ فارم ہاؤس باس کا ایک خفیہ ٹھکانہ ہے جس کے بارے میں سوائے میرے کوئی نہیں جانتا۔ میں نے باس سے بات کی تھی اور انہیں ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا تھا انہوں نے ہی مجھے حکم دیا تھا کہ میں آپ کو یہاں لے آؤں۔ تھوڑی ہی دیر میں باس اپنے ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچ جائیں گے۔ وہ آپ کے لئے بے حد متفکر ہیں''...... کے ڈی نے کہا۔

''ہیلی کاپٹر۔ گڈ شو۔ اگر منگل سنگھ یہاں ہیلی کاپٹر لے آیا تو ہم یہاں نہیں رکیں گے بلکہ اس کے ساتھ ابھی جبالا کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ اب ہم مشن مکمل کرنے میں زیادہ دیر نہیں کر سکتے''...... نعمانی نے کہا اور پھر وہ سب کے ڈی کے ساتھ فارم ہاؤس کے ایک کمرے میں آ گئے جو سٹنگ روم کی طرز پر سجا ہوا تھا۔ وہ سب صوفوں پر بیٹھ گئے۔

''ہاں۔ اب ہمیں واقعی فاسٹ ایکشن کرنا ہو گا ورنہ یہ کافرستانی سیکرٹ سروس اور سپیشل سروس ہمارے پیچھے ہاتھ پیر دھو کر لگی رہے گی اور ہم ان سے بچنے کے لئے سوائے بھاگنے اور چھپنے کے اور کچھ نہ کر سکیں گے۔ ان سے بچنے، ان سے چھپنے یا ان کا مقابلہ کرنے میں سوائے وقت کی بربادی کے اور کچھ حاصل نہ ہو گا اس لئے ہم اب تیزی سے مین ٹارگٹ کی طرف جائیں گے اور اپنا

مشن مکمل کریں گے''...... صدیقی نے بھی فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''تو کیا آپ جبالا جانا چاہتے ہیں''...... ان کی باتیں سن کر کے ڈی نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ کیوں تم جبالا کا نام سن کر چونکے کیوں ہو''...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جبالا کے علاقے میں ہر طرف فورسز موجود ہیں جناب۔ وہاں سوائے ملٹری ہیلی کاپٹروں کے کوئی ہیلی کاپٹر نہیں جا سکتا۔ آپ نے باس کے ہیلی کاپٹر میں وہاں جانے کی کوشش کی تو جبالا میں داخل ہوتے ہی کئی جنگی ہیلی کاپٹر آپ کے پیچھے لگ جائیں گے یا پھر جبالا کے علاقے میں کئی خفیہ ٹھکانوں پر لگی ایئر کرافٹ گنوں سے آپ کے ہیلی کاپٹر کو نشانہ بنا کر تباہ کر دیا جائے گا''...... کے ڈی نے کہا۔

''تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہے کہ جبالا کے علاقے میں اس قدر حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں''...... چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمارا جبالا میں بھی ایک گروپ موجود ہے جناب۔ جن سے ہمارا مواصلاتی رابطہ رہتا ہے۔ ہماری سپیشل سپلائی اس علاقے میں بھی جاتی ہے لیکن جب سے اس علاقے کو فورسز نے گھیرا ہے اس علاقے میں جانے والے ہر انسان کی خصوصی اسکریننگ اور چیکنگ کی جاتی ہے اور وہاں نہ تو کوئی غیر متعلقہ گاڑی کو جانے کی

اجازت ہے اور نہ ہی کسی پرائیویٹ طیارہ یا ہیلی کاپٹر کو اس روٹ سے گزرنے کی اجازت ہے''...... کے ڈی نے جواب دیا۔

''اوہ۔ تو کیا اس طرف جانے کا ایسا کوئی راستہ نہیں ہے کہ ہم فورسز کی نظروں میں آئے بغیر وہاں پہنچ سکیں''...... چوہان نے کہا۔

''آپ جبالا کے کس مقام پر جانا چاہتے ہیں۔ مجھے بتائیں پھر میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ وہاں جانے کا کوئی راستہ موجود ہے یا نہیں''...... کے ڈی نے پوچھا۔

''تمہیں شاید تمہارے باس منگل سنگھ نے ہمارے بارے میں کچھ نہیں بتایا ہے اور نہ ہی تم یہ جانتے ہو کہ ہم یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''نہیں۔ باس نے مجھے کچھ نہیں بتایا۔ مجھے صرف اتنا کہا گیا تھا کہ آپ باس کے خاص ترین دوست ہیں جن کی حفاظت اور خدمت میرا فرض ہے''...... کے ڈی نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تم پھر جاؤ۔ جب منگل سنگھ آئے تو ہمیں بتا دینا''...... صدیقی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو کے ڈی نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

''جب منگل سنگھ نے اسے کچھ نہیں بتایا تھا تو ہمیں بھی احتیاط کرنی چاہئے تھی۔ ہمیں اس موضوع پر اس سے بات نہیں کرنی چاہئے تھی''...... خاور نے کہا۔

''میں نے اس کا چہرہ اور آنکھیں غور سے دیکھی ہیں۔ اس کے چہرے اور آنکھوں میں ہم سے غداری کا کوئی تاثر نہیں ہے۔ وہ ایک عام سا آدمی ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''پھر بھی ہم جب سے یہاں آئے ہیں ہمارے راستے میں رکاوٹیں اور پریشانیاں ہی آ رہی ہیں۔ پہلے ہمارے لئے سری لانکا سے نکلنا مشکل ہو رہا تھا اور اب یہاں آ کر ہمیں ایسا کوئی راستہ نہیں مل رہا ہے کہ ہم ہاتار جنگل پہنچ سکیں''...... چوہان نے کہا۔

''مل جائے گا ہمیں کوئی نہ کوئی راستہ''...... صدیقی نے کہا۔

''لیکن کب۔ ہم ایسے ہاتھ پر ہاتھ تو دھر کر بیٹھے نہیں رہ سکتے''...... نعمانی نے کہا۔

''اب کیا کریں۔ ہمیں ہاتار اور جبالا کے علاقے کی صحیح پوزیشن معلوم نہیں ہے۔ ادھر ادھر بھٹک کر مزید وقت ضائع کرنے سے بہتر ہے کہ ہم منگل سنگھ کا انتظار کر لیں۔ اس کے پاس ہیلی کاپٹر موجود ہے۔ اگر ہم جبالا بھی نہیں جا سکتے تو ہیلی کاپٹر سے کسی ایسے علاقے میں تو پہنچ سکتے ہیں جہاں سے اس جنگل میں داخل ہوا جا سکے۔ ہمارا مقصد اس جنگل میں داخل ہونا ہے اس کے بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا اور ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک اپنے ٹارگٹ کو ہٹ نہیں کر لیتے''...... صدیقی نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صدیقی چونک پڑا۔ اس نے فوراً جیب سے ڈی فون نکالا اور

اسکرین پر ڈسپلے دیکھنے لگا۔

''منگل سنگھ کی کال ہے''...... صدیقی نے کہا اور ساتھ ہی اس نے فون کا بٹن پریس کیا اور اسے کان سے لگانے کی بجائے اس کا لاؤڈر والا بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو''...... دوسری طرف سے منگل سنگھ کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''دوست بول رہا ہوں منگل سنگھ۔ تم کھل کر بات کر سکتے ہو یہ محفوظ فون ہے البتہ تمہارا فون محفوظ نہیں ہے تو بتا دو''...... صدیقی نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

''اوہ پھر ٹھیک ہے۔ میں بھی محفوظ فون سے ہی بات کر رہا ہوں''...... دوسری طرف سے منگل سنگھ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''کے ڈی نے تو بتایا تھا کہ تم خود یہاں آنے والے ہو پھر فون کیوں کیا ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''میں کچھ مصروف ہوں۔ ابھی مجھے آنے میں وقت لگے گا دوست۔ تم نے مجھے بتایا تھا کہ تم کافرستان کے میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کے لئے ہاتار جنگل میں جانا چاہتے ہو''...... منگل سنگھ نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ کیوں کیا ہوا''...... صدیقی نے چونک کر کہا۔

''میرا ساتھی کے ڈی جو تمہارے ساتھ ہے اس سلسلے میں اس سے بات کر لو۔ وہ ہاتار جنگل کے قریبی علاقے کا رہنے والا ہے۔ اس کا ایک گروپ بھی وہاں موجود ہے۔ وہ جنگل کے چپے چپے سے واقف ہے کیونکہ اس نے اسلحہ اور بہت سے دوسرے سامان کو چھپانے کے لئے اسی جنگل میں ایک خفیہ ٹھکانہ بنا رکھا ہے۔ میں تمہیں یہ سب بتانا بھول گیا تھا لیکن ابھی کچھ دیر پہلے مجھے کے ڈی نے فون کیا تھا اور اس نے مجھے بتایا تھا کہ تم جبالا کے علاقے میں جانا چاہتے ہو لیکن چونکہ میں نے اس سلسلے میں اس سے کوئی بات نہ کی تھی اس لئے وہ الجھن کا شکار تھا۔ میں نے اسے ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا ہے۔ تم اس سے بات کرو تو مجھے یقین ہے کہ وہ تمہاری اس سلسلے میں ضرور مدد کرے گا''...... دوسری طرف سے منگل سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا وہ بھروسے کا آدمی ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''ہاں۔ وہ میرا خاص آدمی ہے اور میرے کہنے پر تمہارے لئے اپنی جان بھی دے سکتا ہے''...... منگل سنگھ نے کہا۔

''تو کیا وہ ایسے کسی راستے کے بارے میں جانتا ہے جہاں سے ہم کسی سرکاری ایجنسی کی نظروں میں آئے بغیر جنگل میں پہنچ سکیں''...... صدیقی نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے بتایا ہے نا کہ وہ اس جنگل کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے اس لئے وہ تمہارے مشن میں بے حد کارآمد

ثابت ہوگا۔ اسے اپنے ساتھ رکھو تو سمجھ لو کہ تمہارے لئے اپنا مشن مکمل کرنا کچھ مشکل ثابت نہ ہوگا''...... منگل سنگھ نے جواب دیا۔

''تو یہ بات تم ہمیں پہلے ہی بتا دیتے۔ اب تک ہم اس سے اس معاملے پر کھل کر ڈسکس کر چکے ہوتے''...... صدیقی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''سوری دوست۔ رئیلی سوری''...... دوسری طرف سے منگل سنگھ نے بڑے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

''کیا تم بعد میں آؤ گے یہاں''...... صدیقی نے پوچھا۔

''اگر تمہیں میری ضرورت ہے تو ضرور آ جاؤں گا''...... منگل سنگھ نے کہا۔

''نہیں۔ اگر اس معاملے میں کے ڈی ہماری مدد کر سکتا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ تم رہنے دو۔ ہم اسی سے بات کر لیں گے اور اسے لے کر ہاتار جنگل کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ بس یہ بتا دو کہ ضروری سامان ہم اس سے لے سکتے ہیں یا اس کے لئے تم سے اجازت لینا ضروری ہوگا''...... صدیقی نے کہا۔

''کسی اجازت کی ضرورت نہیں ہے دوست۔ تم میرے محسن ہو اور میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ اگر کسی مرحلے پر تمہیں میری جان کی بھی ضرورت پڑی تو بس ایک بار کہہ دینا۔ منگل سنگھ دوستوں کا دوست ہے اور دوستوں کے لئے اپنی جان بھی دے سکتا ہے اور دوست کے کہنے پر کسی کی بھی جان لے سکتا ہے''...... منگل سنگھ نے

بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''تم جانتے ہو کہ میں اور میرے ساتھی تمہارے ملک کے خلاف کام کرنے جا رہے ہیں اس کے باوجود بھی تم ہمارا ساتھ دے رہے ہو کیا اس کا تمہیں کوئی رنج یا غم تو نہیں ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''کیسی باتیں کر رہے ہو دوست۔ تم نے مجھے ساری صورتحال بتا دی ہے۔ اگر تم مجھ پر اتنا بھروسہ کر سکتے ہو تو میں کیوں نہیں کر سکتا اور کافرستان کا یہ اقدام انسانیت کے خلاف ہے۔ وہ پاکیشیا پر میزائل فائر کر کے پاکیشیا میں تباہی لانا چاہتا ہے جس میں یقیناً بے گناہ اور معصوم لوگ بھی مارے جا سکتے ہیں۔ میں دشمنوں کا دشمن ہوں انسانیت کا نہیں۔ یہ میرا ملک ہے لیکن اس کے باوجود انسانیت کے خلاف کام کرنے والوں کے لئے میرے دل میں کوئی عزت نہیں ہے۔ اگر تم اس میزائل اسٹیشن کو تباہ کر دو گے تو اس سے پاکیشیا میں ہزاروں لاکھوں بے گناہ افراد کی زندگیاں بچ سکتی ہیں جن میں عورتیں، جوان، بوڑھے اور بچے بھی ہیں اور تم جانتے ہو کہ میں بے گناہوں پر ظلم نہیں کرتا اور نہ یہ برداشت کرتا ہوں۔ اس لئے میں تمہارے اس مشن میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تم چاہو تو اس مشن کو مکمل کرنے کے لئے میں تمہارے ساتھ بھی چل سکتا ہوں''...... منگل سنگھ نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ اگر تمہارا ساتھی کے ڈی اس معاملے میں ہماری مدد

کر سکتا ہے تو پھر تمہیں ہمارے ساتھ آنے کی ضرورت نہیں ہے"۔ صدیقی نے کہا۔

"تو پھر اسے لے جاؤ اپنے ساتھ وہ واقعی اس معاملے میں تمہارے لئے بہترین معاون اور گائیڈ ثابت ہو گا"...... منگل سنگھ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم اسے ہی اپنے ساتھ لے جائیں گے"۔ صدیقی نے کہا اور پھر اس نے گڈ بائی کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

"یہ اچھا ہے کہ ہم نے منگل سنگھ کو اصل بات نہیں بتائی تھی۔ اسے ہم نے یہی بتایا تھا کہ کافرستان نئے میزائلوں کا پاکیشیا پر تجربہ کرنا چاہتا ہے جس کے نتیجے میں پاکیشیا میں بھیانک تباہی پھیل جائے گی جس میں بے گناہ اور معصوم لوگ بھی مارے جا سکتے ہیں۔ اگر اسے بتا دیتے کہ کافرستان میزائل اسٹیشن سے پاکیشیا کے نئے ڈی میزائل پلانٹ کو نشانہ بنانا چاہتا ہے تو شاید وہ اس معاملے میں ہماری امداد نہ کرتا"...... چوہان نے کہا۔

"خاموش رہو۔ دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں"...... صدیقی نے کہا تو چوہان خاموش ہو گیا۔

"خاور۔ تم جا کر کے ڈی کو بلا لاؤ"...... صدیقی نے کچھ توقف کے بعد خاور سے کہا تو خاور نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اکیلا ہی واپس آ گیا۔ اس کے ساتھ کے ڈی نہیں تھا۔

"کیا ہوا کے ڈی کو نہیں لائے ساتھ"...... صدیقی نے چونک کر کہا۔

"وہ فون پر منگل سنگھ سے بات کر رہا ہے۔ منگل سنگھ اسے تفصیل بتا کر ہمارے ساتھ کام کرنے کا کہہ رہا ہے"...... خاور نے جواب دیا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کے ڈی بھی وہاں آ گیا۔

"آؤ کے ڈی بیٹھو"...... صدیقی نے کہا تو کے ڈی سر ہلا کر آگے بڑھا اور سامنے پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"باس نے مجھے ساری تفصیل بتا دی ہے۔ انہوں نے مجھے آپ سے تعاون کرنے اور آپ کا مشن مکمل کرنے میں امداد کرنے کی ہدایات دی ہیں۔ اب آپ بے فکر ہو کر مجھ سے بات کر سکتے ہیں"...... کے ڈی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"جب باس نے تمہیں سب کچھ بتا دیا ہے تو پھر ہمیں کچھ بتانے کی کیا ضرورت ہے۔ تمہارا باس بتا رہا تھا کہ تمہارا ہاتار جنگل میں بھی ایک ٹھکانہ ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ ہاتار سے ہم خاص قسم کی شراب اسمگل کرتے ہیں اور اسے محفوظ رکھنے کے لئے ہم نے ہاتار جنگل کے ایک حصے میں ایک خفیہ ٹھکانہ بنایا ہوا ہے لیکن آپ جس میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کے لئے جانا چاہتے ہیں میرا ٹھکانہ وہاں سے بہت دوری پر ہے اس لئے ہمیں اس ٹھکانے پر جانے کی ضرورت پیش نہیں

آئے گی‘‘...... کے ڈی نے کہا۔

’’تو کیا تم جانتے ہو کہ جنگل میں وہ میزائل اسٹیشن کہاں واقع ہے‘‘...... صدیقی نے چونک کر کہا۔

’’ہاں۔ میں نے آپ کو بتایا ہے نا کہ ہم جبالا میں ایک خاص قسم کی شراب کشید کرتے ہیں۔ اس شراب میں خاص جڑی بوٹیاں ملائی جاتی ہیں جو انتہائی نشہ آور ہوتی ہیں ان جڑی بوٹیوں کو ملانے سے شراب کی لذت اور اس میں نشے کی مقدار بے حد بڑھ جاتی ہے اور یہ شراب لوگوں میں بے حد مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ اس شراب کو ہم ریڈ واٹر کہتے ہیں اور اس میں ملائی جانے والی ساری جڑی بوٹیاں ہمیں اسی ہاتار جنگل سے ہی ملتی ہیں۔ جس جگہ میزائل اسٹیشن بنایا جا رہا تھا وہاں ریڈ واٹر کی بے حد ڈیمانڈ تھی اور جبالا میں ہمارے ریڈ کلب کے ساتھ معاہدہ کیا گیا تھا کہ میزائل اسٹیشن میں ریڈ واٹر کی سپلائی کی ذمہ داری ہماری ہو گی۔ ہمیں یہ تو نہیں بتایا گیا تھا کہ وہاں میزائل اسٹیشن بنایا گیا ہے۔ صرف اتنا بتایا گیا تھا کہ حکومت کی طرف سے وہاں ایک خفیہ کیمپ بنایا جا رہا ہے جہاں ملٹری سروس کی ٹریننگ کی جائے گی۔ بہرحال ہمیں اس سے کوئی غرض نہ تھا ہمارا کام تو وہاں ریڈ واٹر کی سپلائی کا تھا جس کا ہم منہ مانگا معاوضہ حاصل کر رہے تھے۔ ہم ہر ہفتے ریڈ واٹر کی ایک ہزار بوتلیں وہاں لے جاتے تھے جس کی ہمیں نقد پے منٹ کی جاتی تھی۔ معاہدے میں یہ بات شامل تھی کہ بوتلیں میں اپنی نگرانی میں

وہاں پہنچاؤں گا۔ میرے ساتھ صرف ایک ڈرائیور کو جانے کی اجازت ہو گی اور بس۔ میں ہمیشہ یہی سمجھتا رہا کہ وہاں واقعی کوئی ٹریننگ کیمپ تیار کیا جا رہا ہے لیکن پھر وہاں کے ایک آدمی نے ریڈ واٹر کے نشے میں مجھے بتایا کہ وہاں ٹریننگ کیمپ نہیں بلکہ ایک طاقتور میزائل اسٹیشن بنایا جا رہا ہے۔ اس لئے باس نے جیسے ہی مجھے اس میزائل اسٹیشن کے بارے میں بتایا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ اسی میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ باس نے مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ اس میزائل اسٹیشن سے پاکیشیا کو ٹارگٹ کیا جائے گا۔ یہی بات میرے دوست نے بھی مجھے بتائی تھی‘‘...... کے ڈی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

’’کیا بتایا تھا تمہارے دوست نے‘‘...... صدیقی نے چونک کر کہا۔

’’یہی کہ وہاں بننے والا میزائل اسٹیشن پاکیشیا میں خوفناک تباہی لے آنے کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ جیسے ہی میزائل اسٹیشن تیار ہو گا لانچر پیڈز پر میزائل لگا کر انہیں پاکیشیا فائر کر دیا جائے گا‘‘۔ کے ڈی نے کہا۔

’’اور کیا بتایا تھا تمہارے دوست نے‘‘...... صدیقی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

’’کچھ نہیں بس یہی سب بتایا تھا اس نے‘‘...... کے ڈی نے جواب دیا تو صدیقی کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھیوں کے چہروں پر

بھی اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے کہ اسے اصل بات کا علم نہ تھا۔

"کیا تمہارے اس دوست کا تعلق اسی میزائل اسٹیشن سے تھا"۔ صدیقی ۔نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

"ہاں۔ وہ انجینئر تھا۔ میزائل اسٹیشن بنانے والے چیف انجینئر کا رائٹ ہینڈ۔ چونکہ وہاں اسے پینے کے لئے شراب مخصوص حد تک ملتی ہے جبکہ وہ ریڈ واٹر کا حد سے زیادہ شیدائی تھا اس لئے ہفتے میں اسے جب بھی چھٹی ملتی تھی تو وہ سیدھا میرے کلب میں آ جاتا تھا اور پھر وہ بوتلوں پر بوتلیں چڑھانا شروع کر دیتا تھا"۔ کے ڈی نے کہا۔

"کیا نام ہے اس کا"...... خاور نے پوچھا۔

"مہادیو"...... کے ڈی نے کہا۔

"کیا اب بھی یہ مہادیو تمہارے جبالا والے کلب میں آتا ہے"...... خاور نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ اب میزائل اسٹیشن پر نہیں ہے"...... کے ڈی نے کہا۔

"وہاں نہیں ہے تو کہاں ہے"...... چوہان نے پوچھا۔

"پچھلے دنوں ایکریمیا میں اس کی بیوی کا کار ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا تو وہ ایکریمیا چلا گیا تھا اور ابھی وہیں پر موجود ہے"۔ کے ڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے تو وہاں خاصے تعلقات معلوم ہوتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ تم ہمیں آسانی سے ہاتار جنگل میں لے جا سکتے ہو"...... نعمانی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مجھے وہاں جانے کی اجازت تو ہے اور میں اپنے ساتھ آپ سب کو بھی لے جا سکتا ہوں لیکن......" کے ڈی کہتے کہتے رک گیا۔

"لیکن کیا"...... ان سب نے ایک ساتھ پوچھا۔

"جبالا اور دوسرے مین راستوں سے مجھے بھی وہاں جانے کی اجازت نہیں ہے۔ مجھے ہاتار جنگل میں جانے کے لئے کرامبا کے علاقے سے جانا پڑتا ہے جو ان تمام علاقوں سے یکسر ہٹ کر ہے اور ہاتار جنگل میں جانے کے لئے انتہائی طویل ترین راستوں میں شمار ہوتا ہے"...... کے ڈی نے کہا۔

"اوہ۔ کتنا فاصلہ ہے اس راستے سے ہاتار جنگل پہنچنے میں"۔ صدیقی نے پوچھا۔

"یہ سمندری راستہ ہے جو ہمیں لانچ پر طے کرنا پڑتا ہے۔ سمجھ لیں کہ ہمیں کافرستان کے دس بڑے شہری علاقوں کو کراس کرنا پڑے گا"...... کے ڈی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو کیا ہم سمندری راستے سے ہاتار جنگل میں پہنچ سکتے ہیں"...... چوہان نے کہا۔

"نہیں جنگل کا کوئی حصہ سمندر سے نہیں لگتا۔ سمندر کے راستے

ہم کرامبا کے علاقے میں پہنچ سکتے ہیں جہاں سے جیپوں کے ذریعے ہم جنگل میں جا سکتے ہیں اور ہم زیادہ تر اسی راستے کا انتخاب کرتے ہیں۔ اس راستے سے جنگل میں جانے اور پھر اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے ہمیں خاصا وقت تو لگ جاتا ہے لیکن بہرحال ہمارے لئے وہی ایک راستہ ہے جہاں سے ہم جنگل میں آزادی سے داخل ہو سکتے ہیں اور وہاں سے واپس بھی آ جاتے ہیں''...... کے ڈی نے جواب دیا۔

''اس راستے پر ہم سفر کریں تو کتنے دنوں میں کرامبا کے علاقے میں پہنچ جائیں گے''...... صدیقی نے پوچھا۔

''اگر ہم مسلسل سفر کریں تو یہ ایک سو بیس گھنٹوں کا سفر ہو گا''...... کے ڈی نے کہا۔

''ایک سو بیس گھنٹے مطلب پانچ دن''...... خاور نے کہا۔

''ہاں پانچ دن اور پانچ راتیں اور اگر ہم کہیں رک جائیں یا راستے میں لانچ خراب ہو جائے تو یہ سفر اتنا ہی طویل ہو جاتا ہے''...... کے ڈی نے جواب دیا۔

''اور کرامبا سے جنگل کتنے فاصلے پر ہے''...... نعمانی نے پوچھا۔

''تیز رفتار جیپوں پر ہم چار سے پانچ گھنٹوں میں جنگل میں پہنچ سکتے ہیں''...... کے ڈی نے جواب دیا۔

''کیا ہم ہیلی کاپٹر سے سمندر کے اوپر سے ہوتے ہوئے کرامبا نہیں پہنچ سکتے''...... چوہان نے پوچھا تو کے ڈی چونک پڑا۔

''اوہ ہاں۔ کیوں نہیں۔ اگر ہم ہیلی کاپٹر استعمال کریں تو یہ سفر بے حد سمٹ سکتا ہے ہم دس سے پندرہ گھنٹوں میں کرامبا پہنچ جائیں گے''...... کے ڈی نے کہا تو ان کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''اور منگل سنگھ کے پاس ذاتی ہیلی کاپٹر ہے۔ کیا ہم اس ہیلی کاپٹر سے وہاں پہنچ سکتے ہیں''...... خاور نے پوچھا۔

''اگر باس اس کی اجازت دے دیں تو ایسا ہو سکتا ہے''۔ کے ڈی نے کہا۔

''تو ٹھیک ہے میں منگل سنگھ سے بات کرتا ہوں۔ وہ میری بات سے انکار نہیں کرے گا''...... صدیقی نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... کے ڈی نے کہا۔

''یہ تم خود کو کے ڈی کیوں کہتے ہو''...... خاور نے پوچھا۔

''میرے نام کا مخفف ہے''...... کے ڈی نے مسکرا کر کہا۔

''اور تمہارا نام کیا ہے''...... چوہان نے پوچھا۔

''کرم داد''...... کے ڈی نے جواب دیا تو وہ چونک پڑے۔

''اوہ۔ تم مسلمان ہو''...... نعمانی نے کہا۔

''الحمدللہ۔ میں مسلمان ہوں''...... کے ڈی نے کہا تو ان کے چہروں پر مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''گڈ۔ پھر تو ہم تم پر مکمل طور پر بھروسہ اور اعتماد کر سکتے ہیں''...... خاور نے کہا۔

''اعتماد اور بھروسے کا ایک ہی مطلب ہے جناب اور مجھے معلوم ہے کہ آپ نے باس سے جھوٹ کہا ہے کہ ہاتار جنگل میں بنایا جانے والا میزائل اسٹیشن پاکیشیا کی آبادیوں پر فائر کر کے انسانیت کے خلاف استعمال کیا جائے گا''...... کے ڈی نے مسکرا کر کہا تو وہ چاروں اچھل پڑے۔

''جھوٹ۔ کیا۔ کیا مطلب''...... ان سب نے کہا۔

''میں نے آپ کو جس دوست انجینئر کے بارے میں بتایا ہے اس نے نشے کی حالت میں مجھے بتا دیا تھا کہ یہ میزائل اسٹیشن پاکیشیا کے ایک علاقے میں بننے والے ڈی میزائل پلانٹ کو تباہ کرنے کی غرض سے بنایا جا رہا ہے اگر پاکیشیا اپنے علاقے میں ڈی میزائل پلانٹ تیار کرنے میں کامیاب ہو گیا تو اس پلانٹ میں تیار ہونے والے تمام میزائل صرف اور صرف کافرستان کی تباہی کے لئے استعمال ہوں گے اس لئے حکومتی سطح پر اس پلانٹ کو بننے سے پہلے ہی تباہ کرنے کا حتمی پروگرام بنایا گیا ہے۔ میں کافرستانی ہوں لیکن ایک مسلمان بھی ہوں اور میری تمام تر دلی ہمدردیاں پاکیشیا کے ساتھ ہیں۔ پاکیشیا اسلام کا قلعہ ہے اور اسلام کے اس قلعے کو جتنا بھی طاقتور ہونے کا موقع ملے گا اس کے مقابلے میں غیر مسلم قوتیں اتنی ہی کمزور ہوں گی اور جب تک غیر مسلم قوتیں کمزور نہیں ہوں گی اس وقت تک ان ممالک میں رہنے والے مسلمان ان کے ہاتھوں مرتے رہیں گے۔ میرا واضح اشارہ وادی

مشکبار کی جانب ہے جہاں کافرستانی فوج نے مشکباریوں کی زندگیاں اجیرن کر رکھی ہیں''...... کے ڈی نے جذباتی لہجے میں کہا۔

''بہت خوب۔ ہم تمہارے جذبات کی قدر کرتے ہیں کرم داد''...... چوہان نے کہا۔

''یہ جذبات میرے ہی نہیں دنیا کے ہر مسلمان کے دلوں میں موجزن ہیں اور ہر کوئی ان مشکباریوں کے لئے دعا ہی کر سکتا ہے ورنہ اس معاملے میں تو پوری دنیا آنکھوں سے دیکھ کر بھی اندھی بنی ہوئی ہے۔ بہرحال آپ فکر نہ کریں۔ میں ایک مسلمان ہوں اور آپ پاکیشیا کے مفاد کے لئے جو کچھ کرنے جا رہے ہیں اس کے لئے میں دل و جان سے آپ کے ساتھ ہوں''...... کے ڈی نے کہا۔

''کیا منگل سنگھ جانتا ہے کہ تم مسلم ہو''...... نعمانی نے پوچھا۔

''ہاں۔ وہ غیر مسلم ہے لیکن اس کے جذبات بھی مجھ سے مختلف نہیں ہیں۔ اگر آپ انہیں اصل بات بتا دیں تب بھی وہ آپ کی ہر ممکن مدد کرے گا۔ آپ نے اس کی جان بخشی تھی۔ آپ کا وہ احسان مرتے دم تک نہیں بھول سکتا۔ اگر میں نے اس کے دل میں کسی کے لئے قدر دیکھی ہے تو وہ آپ ہی ہیں اور اس کی زبان آپ چاروں کی تعریف کرتے نہیں تھکتی''...... کے ڈی نے کہا۔

''یہ اس کا حسن ظن ہے ورنہ ہم اس قابل کہاں''...... صدیقی نے کہا۔

"یہ آپ کی انکساری ہے جناب۔ ورنہ آپ کس قابل ہیں یہ میں اور منگل سنگھ ہی جانتے ہیں"...... کے ڈی نے کہا۔

"شکریہ"...... ان چاروں نے کہا۔

"شکریہ کی بات نہیں۔ آپ پاکیشیائی ہیں اور مسلم ہے اس لئے مجھے واقعی آپ کی خدمت کر کے اور آپ کے پاکیشیا کے لئے کسی بھی مشن میں ساتھ دینے پر دلی خوشی ہو گی اور اس کے لئے میں کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں"...... کے ڈی نے کہا۔

"تو پھر تم ایسا کرو کہ منگل سنگھ سے بات کرو اور اسے سارے حالات بتا کر اس سے ہیلی کاپٹر حاصل کرنے کی کوشش کرو تاکہ جلد سے جلد ہم کراما پہنچ سکیں"...... صدیقی نے کہا۔

"میری بجائے اس معاملے میں آپ خود ان سے بات کریں گے تو زیادہ مناسب ہوگا"...... کے ڈی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ہی اس سے بات کر لیتا ہوں"...... صدیقی نے مسکرا کر کہا تو جواب میں کے ڈی بھی مسکرا دیا پھر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

شاگل کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔ وہ زخمی شیر کی طرح اپنے آفس کے وسط میں دونوں ہاتھ پشت پر باندھے ٹہل رہا تھا۔ اس کی آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں۔ وہ بار بار دروازے کی طرف اس انداز میں دیکھ رہا تھا جیسے وہ کسی کا خاص طور پر انتظار کر رہا ہو۔ اسے ٹاپ ریڈ گروپ کے انچارج منوہر نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کی اطلاع دی تھی۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہلاک ہونے کا سن کر شاگل کو اس بات پر یقین ہی نہیں آیا تھا کہ عمران اس قدر آسانی سے منوہر کے ہاتھوں ہلاک ہو سکتا ہے۔ ٹاپ سیکشن کا انچارج منوہر ایک ٹاپ ایجنٹ تھا اور اس میں وہ تمام تر خوبیاں اور صلاحیتیں بدرجہ اتم موجود تھیں جو عمران جیسے ٹاپ ایجنٹ سے ٹکرانے کے لئے ضروری تھیں۔

شاگل کو اس بات کا بھی یقین تھا کہ ریڈ ٹاپ سیکشن کا انچارج

منوہر اس سے جھوٹ نہیں بول سکتا ہے۔ منوہر نے اسے یہ بھی بتایا تھا کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے سے پہلے ان کا میک اپ بھی صاف کرایا تھا اور پھر اس عمران اور اس کے ساتھیوں کی تصویریں بھی بنائی تھیں اور اس کے بعد اس نے اور مادام ریتا نے عمران سے باتیں بھی کی تھیں جس کے نتیجے میں انہیں یقین ہو گیا تھا کہ وہ اصل عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ یہ کنفرم ہوتے ہی کہ عمران اور اس کے ساتھی اصل ہیں منوہر نے انہیں گولیوں سے بھون دیا تھا۔

شاگل نے احتیاطاً منوہر سے بات کرنے کے بعد ہیڈکوارٹر کے وائس چیکنگ کمپیوٹرائزڈ سنٹر سے یہ تصدیق کرائی تھی کہ اس سے فون پر بات کرنے والا اصل منوہر ہے یا کوئی اور کیونکہ اسے شبہ ہو رہا تھا کہ کہیں عمران منوہر کی آواز میں اس سے بات نہ کر رہا ہو لیکن وائس چیکنگ کمپیوٹرائزڈ سنٹر نے اس بات کی تصدیق کر دی کہ فون پر جس نے اس سے بات کی تھی وہ اصل منوہر کی آواز تھی جس پر شاگل کو قدرے یقین ہو گیا کہ منوہر نے اسے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے اور اس نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔

اس نے دوبارہ منوہر کو کال کیا اور پھر جب منوہر نے اسے چیف کہنے کی بجائے باس کہا تو وہ بری طرح سے چونک پڑا کیونکہ منوہر اسے ہمیشہ چیف کہتا تھا اس نے کبھی باس کا لفظ استعمال نہ کیا

تھا۔ اس کے باس کہنے پر شاگل کو شک ہوا اور پھر جب عمران نے اصل آواز میں اس سے بات کی تو غم و غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور وہ جیسے غصے سے پاگل سا ہو گیا۔ اس نے فوراً اٹیک سیکٹر کے انچارج سے بات کی اور اسے نئے بننے والے ٹاپ سیکشن کے ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن بتا کر وہاں فوری طور پر بلاسٹنگ میزائل فائر کرنے کا حکم دیا۔ اس کے حکم پر عمل کیا گیا اور اٹیک سیکٹر سے ٹاپ سیکشن کے نئے ہیڈ کوارٹر پر یکے بعد دیگرے چار میزائل فائر کر دیئے گئے۔ ان میزائلوں نے ٹاپ سیکشن کا ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر تباہ کر دیا۔

ہیڈ کوارٹر پر میزائل برسانے کے بعد اس نے اپنے نمبر ٹو شیکھر کو بھیجا تھا تاکہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ہیڈ کوارٹر کے ملبے سے نکال کر لے آئے تاکہ وہ ان کی لاشیں پرائم منسٹر کے سامنے رکھ سکے اور کافرستان سیکرٹ سروس کا گراف اونچا کر سکے۔

شیکھر کو گئے دو گھنٹوں سے زیادہ وقت ہو چکا تھا لیکن ابھی تک وہ لوٹ کر نہیں آیا تھا۔ وہ ٹہلتا ہوا یہی سوچ رہا تھا کہ اسی لمحے دروازہ کھلنے کی آواز سن کر وہ چونک پڑا۔ اس نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے شیکھر اندر داخل ہو رہا تھا۔ اندر داخل ہوتے ہی اس نے فوجی انداز میں شاگل کو سیلوٹ کیا۔

''کیا ہوا''...... شاگل نے اسے دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

''ملبہ بہت زیادہ ہے چیف۔ میں نے آدمیوں کو ملبہ ہٹانے کے کام پر لگا دیا ہے۔ جب تک سارا ملبہ ہٹا نہیں لیا جاتا اس وقت تک ان میں سے کسی کی لاش ملنا مشکل ہے''...... شیکھر نے جواب دیا تو شاگل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تو دو گھنٹے سے کہاں جا کر مر گئے تھے۔ یہ بات تم مجھے فون پر نہیں بتا سکتے تھے''...... شاگل نے غراتے ہوئے کہا۔

''میں کوشش کر رہا تھا چیف کہ ملبہ جلد سے جلد ہٹ جائے لیکن ملبہ ہٹانے کے لئے مجھے ہیوی مشینری کی ضرورت تھی جسے شہر سے منگوانے میں وقت لگ گیا''...... شیکھر نے کہا۔

''ہونہہ۔ ملبہ ہٹانے میں کتنا وقت لگ جائے گا''...... شاگل نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''آپ نے اٹیک سیکٹر سے نائن ون میزائل فائر کرائے تھے چیف جو انتہائی گہرائی تک تباہی لاتے ہیں۔ ان چار میزائلوں نے عمارت کے ساتھ ساتھ زمین کا بھی بڑا حصہ تباہ کر دیا ہے۔ ملبہ دور دور تک پھیل گیا ہے اور جگہ جگہ پہاڑیاں سی بن گئی ہیں۔ بہرحال صبح تک سارا ملبہ صاف کر دیا جائے گا اس ملبے کے نیچے اگر انسانی لاشوں کے ٹکڑے بھی ہوئے تو انہیں بھی نکال لیا جائے گا''۔ شیکھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اردگرد کی چیکنگ کرائی تھی۔ کہیں وہ میزائل اٹیک سے پہلے ہی عمارت سے نہ نکل گئے ہوں''...... شاگل نے کہا۔

''اس بات کا کوئی امکان نہیں تھا چیف کہ وہ عمارت سے نکل کر بھاگ سکیں۔ اٹیک سیکٹر سے عمارت کے چاروں اطراف میزائل فائر کئے گئے تھے وہ کسی بھی طرف سے نکل رہے ہوتے تو میزائلوں کی زد میں آ سکتے تھے اور ایسا ہی ہوا ہو گا''...... شیکھر نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے لیکن مجھے نجانے کیوں اب بھی اس بات کا یقین نہیں آ رہا ہے عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں''...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''آپ کے فون بند کرنے کے ایک منٹ کے اندر اندر اٹیک سیکٹر سے میزائل فائر ہو گئے تھے چیف اور ان میزائلوں کے عمارت تک پہنچنے اور اسے تباہ کرنے میں زیادہ سے زیادہ تیس سیکنڈ کا وقت لگا ہو گا۔ ان کے تصور میں بھی یہ بات نہ ہو گی کہ آپ اتنی جلدی ان پر میزائل اٹیک کرا سکتے ہیں اس لئے آپ کو اس بات پر یقین کر لینا چاہئے کہ اس بار وہ سب واقعی ہلاک ہو چکے ہیں''۔ شیکھر نے کہا۔

''منوہر نے بھی مجھے اتنے ہی وثوق سے ان کی ہلاکت کا یقین دلایا تھا نانسنس لیکن کیا ہوا۔ بہرحال اب یہ سوچو کہ میری صرف عمران سے بات ہوئی تھی۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ عمارت کے اندر ہی ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ میزائل اٹیک میں صرف عمران ہی نشانہ بنا ہو اور اس کے ساتھی عمارت سے باہر رہ جانے کی وجہ سے بچ نکلے ہوں''...... شاگل نے کہا۔

”اوہ۔ یس باس اس بات کا بھی قوی امکان ہے۔ لیکن عام طور پر تو یہی دیکھا گیا کہ جہاں عمران ہوتا ہے اس کے ساتھی بھی اس کے اردگرد اور آس پاس ہی موجود رہتے ہیں“...... شیکھر نے کہا۔

”اب کی ہے تم نے عقل کی بات نانسنس۔ اگر وہ سب عمران کے ساتھ تھے تو واقعی وہ سب بھی عمران کے ساتھ میزائل اٹیک میں ہلاک ہو گئے ہوں گے۔ ایک بار مجھے ان سب کی لاشیں یا ان کی لاشوں کے ٹکڑے مل جائیں تو ہی مجھے سکون آئے گا۔ جب تک ان کی لاشیں نہیں مل جاتیں اس وقت تک میرا سانس سینے میں ہی اٹکا رہے گا“...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”چیف۔ آپ نے کہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی بلیک برڈ میزائل اسٹیشن کی بجائے شامار پہاڑیوں میں موجود اسپیس سنٹر کو تباہ کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں“...... شیکھر نے کہا۔

”ہاں۔ میزائل اسٹیشن کی بجائے ان کا فوکس اسپیس سنٹر ہی ہو گا کیونکہ عمران کو میں جانتا ہوں وہ تمہاری طرح احمق نہیں ہے کہ منہ اٹھائے میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کے لئے ہاتا جنگل کی طرف چلا جائے۔ وہ جانتا ہے کہ اس کے ایک میزائل اسٹیشن تباہ کرنے سے مسئلہ حل نہیں ہو گا۔

کافرستان کا ایک میزائل اسٹیشن تباہ ہوا تو اس کی جگہ دوسرا میزائل اسٹیشن تیار کر لیا جائے گا ایک کے بعد ایک میزائل اسٹیشن

تیار ہوتا رہے گا اور اس کے ملک میں موجود ڈی میزائل پلانٹ پر ہمیشہ خطرہ بنا رہے گا کہ وہ کب کافرستان کے میزائلوں کا نشانہ بن جائے۔ وہ یہی کوشش کرے گا کہ فساد کی اس جڑ اسپیس سنٹر کو ہی تباہ کر دیا جائے جہاں سے اسپائی سیٹلائٹ کو کنٹرول کیا جاتا ہے۔ اگر اس کنٹرولنگ سنٹر کو تباہ کر دیا جائے تو پاکیشیا کے سر پر منڈلانے والی تلوار ہٹ جائے گی کیونکہ میزائل اسٹیشن تو پھر سے بنایا جا سکتا ہے لیکن نئے سرے سے اسپیس سنٹر بنانا کافرستان کے لئے اتنا آسان ثابت نہ ہو گا اس کے لئے برسوں کی محنت درکار ہوتی ہے اور کثیر سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے جس کا کافرستان متحمل نہیں ہو سکتا ہے“۔ شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر ہمارا سارا فوکس ہاتا جنگل کی بجائے شامار کی پہاڑیوں پر مرکوز ہونا چاہئے چیف تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی اور گروپ کسی طور پر شامار پہاڑیوں میں موجود اسپیس سنٹر تک نہ پہنچ سکے“...... شیکھر نے کہا۔

”وہاں کے حفاظتی انتظامات پہلے ہی انتہائی سخت اور فول پروف ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی ان پہاڑیوں تک نہیں پہنچ سکتے۔ میں نے ان تمام راستوں کی بھی ہارڈ سیکشن سے پکٹنگ کرا دی ہے جن راستوں سے گزر کر عمران اور اس کے ساتھی شامار پہاڑیوں کی طرف جا سکتے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی تو ہلاک ہو چکے ہیں اگر پاکیشیا سے کوئی اور ٹیم آئی تو وہ بھی کسی طرح اس علاقے تک

نہیں پہنچ سکے گی''...... شاگل نے کہا۔

''میں جانتا ہوں چیف کہ آپ نے ہارڈ گروپ کو وہاں بھیجا ہے جس کی انچارج مادام شوبھا ہے لیکن کیا آپ کے خیال میں مادام شوبھا اور اس کے ساتھی عمران یا اس کے ساتھیوں کا راستہ روکنے کی صلاحیت رکھتے ہیں''...... شیکھر نے کہا تو شاگل چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو''...... شاگل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''چیف ہمیں ڈاج دینے کے لئے پاکیشیا سے دو ٹیمیں بھی تو کافرستان پہنچ سکتی ہیں۔ ان میں سے ایک ٹیم ہاتار جنگل کی طرف جا سکتی ہے تاکہ ہماری توجہ اسی طرح مبذول رہے اور دوسری ٹیم شامار پہاڑیوں کی طرف جائے۔ ہاتار کی طرف جانے والی ٹیم بظاہر یہی ظاہر کرے کہ وہ صرف میزائل اسٹیشن کی تباہی کے لئے آئے ہیں جبکہ ان کا اصل ٹارگٹ اسپیس سنٹر ہو۔ عمران اور اس کے ساتھی اگر یہاں موجود تھے تو ظاہر ہے انہوں نے اسپیس سنٹر کو ہی نشانہ بنانا ہوگا کیونکہ اگر ان کا ارادہ میزائل اسٹیشن تباہ کرنے کا ہوتا تو وہ دارالحکومت کی بجائے کرامبا کے علاقے میں ہوتے اور اس راستے سے وہ جنگل میں پہنچ سکتے تھے۔ وہ سمندری راستے کے ذریعے کافرستان آئے ہیں اور سمندری راستے سے کرامبا پہنچنا ان کے لئے بھلا کیا مشکل ہوسکتا تھا''...... شیکھر نے کہا۔

''اس بات کا مادام شوبھا سے کیا تعلق''...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مادام شوبھا کا گروپ نیا ہے چیف اور مادام شوبھا عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں جانتی تو ہے لیکن اس کا ان سے کبھی ٹکراؤ نہیں ہوا ہے اور نہ ہی وہ ان کے کام کرنے کے انداز کو جانتی ہے۔ ممکن ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی میزائل اٹیک میں ہلاک ہوگئے ہوں۔ اگر ان کی ہلاکت کی اطلاع دوسرے گروپ کو ملے گی تو کیا وہ اپنا راستہ تبدیل نہ کر دیں گے کہ میزائل اسٹیشن کی بجائے اسپیس سنٹر کو تباہ کرنے کا مشن پورا کریں۔ جب تک وہ اسپیس سنٹر کو تباہ نہ کر لیں گے اس وقت تک ان کا مشن پورا نہیں ہو سکتا ہے اور ممکن ہے کہ ان کا کوئی اور گروپ بھی یہاں دارالحکومت میں ہی ہو''...... شیکھر نے کہا۔

''مجھے اب بھی تمہاری کوئی بات سمجھ میں نہیں آ رہی ہے نانسنس۔ تم جو کہنا چاہتے ہو صاف صاف کہو''...... شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''باس یہ یقینی بات ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اسپیس سنٹر کے ساتھ میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی تعداد دس ہے۔

اب ہم نہیں جانتے کہ ٹاپ سیکشن کے ہیڈ کوارٹر میں عمران سمیت کتنے افراد موجود تھے۔ ایسا بھی ممکن ہے کہ وہاں واقعی اکیلا

عمران ہو اور باقی سب وہاں سے نکل گئے ہوں۔ اگر ایسا ہوا ہے تو وہ اپنے مشن کو پورا کرنے کے لئے اور زیادہ فعال ہو جائیں گے اور ان کی پہلی ترجیح یہی ہوگی کہ وہ فاسٹ ایکشن کر کے شامار سنٹر کو تباہ کر دیں اگر وہ سب بھی ہلاک ہو گئے ہیں تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا دوسرا گروپ جس کے ذمہ عمران نے ہاتار جنگل میں میزائل اسٹیشن کی تباہی کا مشن لگایا ہوگا تو ان کی بھی ڈائریکشن تبدیل ہوسکتی ہے اور وہ میزائل اسٹیشن کی تباہی کا خیال دل سے نکال کر اسپیس سنٹر کو تباہ کرنے کے لئے جا سکتے ہیں اور میں واشگاف الفاظ میں کہتا ہوں کہ مادام شوبھا میں وہ صلاحیتیں نہیں ہیں کہ وہ عمران کے کسی بھی ساتھی کا راستہ روک سکے''۔ شیکھر نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''تو تم کیا چاہتے ہو کہ میں مادام شوبھا اور اس کے سیکشن کو وہاں سے ہٹا لوں''...... شاگل نے کہا۔

''یس چیف۔ اگر آپ مادام شوبھا اور اس کے سیکشن کو وہاں سے نہیں ہٹانا چاہتے تو پھر آپ بلیک سیکشن کو بھی وہاں تعینات کر دیں۔ بلیک سیکشن کا انچارج گپتا ہے اور گپتا نہ صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کے کام کرنے کا انداز جانتا ہے بلکہ وہ کئی بار ان سے ٹکرا بھی چکا ہے اور اگر کوئی عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ کر سکتا ہے تو وہ گپتا اور اس کا بلیک سیکشن ہے جس کے مقابلے پر عمران کے ساتھی تو کیا خود عمران بھی آ جائے تو اسے بھی لینے کے

دینے پڑ سکتے ہیں''...... شیکھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ گپتا واقعی انتہائی ذہین اور باصلاحیت آدمی ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا سامنا کرنے اور ان سے لڑنے کا حوصلہ مجھ میں اور گپتا میں ہے۔ جس طرح میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے راستے کی دیوار بن کر انہیں آگے بڑھنے اور ان کے مشن پورا کرنے کے سے روکتا ہوں اسی طرح گپتا بھی اپنی مثال آپ ہے۔ اگر اسے مادام شوبھا کے ساتھ منسلک کر دیا جائے تو عمران کے ساتھی یا خود عمران بھی کیوں نہ ہو وہ کسی بھی صورت میں آگے نہ بڑھ سکیں گے اور گپتا کی شکل میں یقیناً انہیں موت کا ہی سامنا کرنا پڑے گا''...... شاگل نے کہا۔

''تو پھر گپتا کو کال کریں چیف اور انہیں فوری طور پر شامار کے علاقے میں بھیج دیں۔ گپتا نے اس علاقے کا چارج سنبھال لیا تو ہم اس بات سے قطعی طور پر مطمئن ہو جائیں گے کہ عمران اور اس کے ساتھی وہاں کسی طرح پہنچ سکیں گے۔ وہ یہاں دارالحکومت یا شامار کے اردگرد کے علاقوں میں ہی سر ٹکراتے رہ جائیں گے۔ ایسی صورت حال میں وہ یقینی طور پر کسی نہ کسی کے سامنے آ جائیں گے اور جیسے ہی ان کا پتہ چلے گا ہم جا کر فوراً ان کی گردنیں دبوچ سکتے ہیں''...... شیکھر نے کہا۔

''ویل ڈن۔ تمہارے دماغ میں واقعی عقل موجود ہے۔ عمران کے ہلاک ہونے کا تو مجھے یقین ہے لیکن اس کے ساتھی اس کے

ساتھ تھے یا نہیں یہ اس وقت تک کنفرم نہیں ہو سکتا جب تک ملبے سے ان کی لاشیں نہ مل جائیں۔ اگر ہلاک ہونے والا عمران تھا اور باقی سب پہلے ہی عمارت سے نکل چکے ہوں گے تو وہ واقعی اور زیادہ الرٹ ہو جائیں گے اور ان کی یہی کوشش ہو گی کہ وہ جلد سے جلد ٹارگٹ تک پہنچ کر اسے ہٹ کر سکیں اور تمہاری یہ بات بھی درست معلوم ہو رہی ہے کہ اس بار عمران اپنے ساتھیوں کے دو گروپ بنا سکتا ہے جس میں سے ایک گروپ عمران کی سرکردگی میں اسپیس سنٹر کو تباہ کرنے جا سکتا ہے اور دوسرا گروپ ہاتار جنگل میں میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے پہنچ سکتا ہے اور اگر دوسرے گروپ کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی خبر مل گئی تو وہ میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کی بجائے اسپیس سنٹر کو تباہ کرنے کو ترجیح دیں گے''...... شاگل نے کہا۔

''یس چیف''...... شیکھر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم سرکاری طور پر گپتا کو لیٹر بھجوا دو تا کہ وہ فوری طور پر اپنا گروپ لے کر مادام شوبھا کو جوائن کر لے اور اپنے افراد سے کہو کہ وہ جلد سے جلد ملبہ ہٹائیں میں یہ جاننے کے لئے بے چین ہو رہا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہوئے ہیں یا نہیں''...... شاگل نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... شیکھر نے کہا۔ اس نے شاگل کو سلام کیا اور پھر مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ شاگل

کے چہرے پر بدستور پریشانی اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اس نے ٹاپ سیکشن کے ہیڈ کوارٹر کو میزائلوں سے تباہ تو کرا دیا تھا لیکن میزائلوں کی تباہی ایک سے ڈیڑھ منٹ بعد ہوئی تھی اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے یہ وقفہ وہاں سے نکلنے کے لئے کافی تھا وہ اس دوران عمارت سے نکل کر دور بھی جا سکتے تھے اور شاگل دل ہی دل میں یہی دعا مانگ رہا تھا کہ اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایسا کوئی موقع نہ ملا ہو اور وہ واقعی اس عمارت کے ملبے تلے ہمیشہ کے لئے دفن ہو گئے ہوں۔

"گیٹ کے نچلے حصے کی طرف لڑھک جاؤ کہنیاں زمین سے لگا کر اپنے سر زمین کی طرف جھکا لو"...... آگ اور ملبے کے طوفان کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر عمران نے چیختے ہوئے کہا اور خود بھی تیزی سے کروٹیں بدلتا ہوا گیٹ کی طرف لڑھکتا چلا گیا اور گیٹ کے قریب پہنچ کر اس نے اپنا جسم پلٹایا اور دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ کر اور کہنیاں زمین پر ٹکا کر اپنا سر بازوؤں میں چھپا لیا۔ اس سے پہلے کہ آگ اور ملبہ ان پر گرتا وہ سب گیٹ کے نچلے حصے کی جڑ سے لگ گئے۔ عمران کے ساتھی بھی عمران کی پوزیشن میں زمین سے چپک گئے تھے ملبہ پوری قوت سے گیٹ سے ٹکرایا اور گیٹ اکھڑ کر دور جا گرا اور عمران اور اس کے ساتھیوں پر مٹی اور چھوٹے چھوٹے کنکروں کی برسات ہونا شروع ہو گئی۔ کنکر اور مٹی ان کی کمر پر گر رہی تھی۔ ان کے جسم مٹی اور چھوٹے چھوٹے کنکروں میں مکمل طور پر چھپ گئے۔ پھر جیسے ہی گرد و غبار اور آگ کا طوفان ختم ہوا

عمران فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی ایک ایک کر کے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ گرد و غبار میں اٹ کر وہ بھوت جیسے دکھائی دے رہے تھے۔

"تم سب ٹھیک ہو"...... عمران نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"صرف بھوت بنے ہیں باقی سب ٹھیک ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم مردوں کے بھوت بننے کا تم کہہ سکتی ہو لیکن اپنے اور جولیا کے لئے بھوت کہنا مناسب نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ ہماری بھی تو آپ جیسی ہی حالت ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"بھوت مذکر ہوتے ہیں اور تم دونوں مؤنث ہو اس لئے تم دونوں بھوت نہیں بن سکتیں بلکہ تم اپنے اور جولیا کے لئے بھوتنیاں کہتی تو بہتر ہوتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

"اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم میزائل بلاسٹ ہونے سے پہلے برآمدے سے گزر کر گیٹ کے پاس آ گئے تھے۔ اگر ہم عمارت میں ہوتے تو عمارت کے ساتھ ہمارے بھی پرخچے اُڑ گئے ہوتے"...... صفدر نے اپنا لباس جھاڑتے ہوئے کہا۔

"یہ تو عمران صاحب کی چھٹی حس کا کمال ہے کہ انہیں عمارت پر میزائلوں کے حملے کا پہلے ہی احساس ہو گیا تھا اور یہ ہمیں عمارت سے فوراً باہر نکال لائے تھے ورنہ واقعی ہمارا انجام برا ہوتا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اللہ کو ابھی ہماری زندگیاں مقصود تھیں اس لئے ہم بچ گئے اس میں عمران کا کیا کمال ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی اس میں بھلا عمران کا کیا کمال ہو سکتا ہے۔ عمران کا کمال تو شادی کے بعد ہی ہو گا۔ کیوں جولیا"...... عمران نے کہا تو وہ سب عمران کی بات سن کر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے جبکہ جولیا اور تنویر عمران کی بات کا مطلب سمجھ کر برے برے منہ بنانے لگے۔

"آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ آپ کی شادی کے بعد جب آپ کا بیٹا ہو گا تو آپ اس کا نام کمال رکھیں گے"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے شادی کے بعد ہی کمال ہو سکتا ہے اس سے پہلے تو سوچا بھی نہیں جا سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"یہ تم نے کیا بیہودہ باتیں کرنی شروع کر دی ہیں نانسنس"۔ جولیا نے عمران کو غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بے ہودہ سے اگر تم بے کو نکال دو تو ہودا فارسی کا لفظ ہے

اس کے معنی، درست، بجا اور برحق ہوتے ہیں اور اس سے پتہ چل رہا ہے کہ تم میری بات سے متفق ہو جو اسے درست قرار دے رہی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا غرا کر رہ گئی۔

"کبھی تو موقع محل دیکھ لیا کرو نانسنس۔ ہم کہاں اور کس حال میں ہیں۔ ہمیں یہاں سے نکلنے کا سوچنا چاہئے اور تم یہاں باتیں بگھار رہے ہو"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا کروں۔ بگھاری تو دال جاتی ہے لیکن تنویر کے سامنے بھلا میری دال کیسے گل سکتی ہے اس لئے باتیں بگھار کر ہی کام چلا رہا ہوں"...... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

"عمران صاحب۔ ہمیں زیادہ دیر یہاں نہیں رکنا چاہئے۔ دشمن ہماری لاشیں تلاش کرنے کے لئے کسی بھی وقت یہاں پہنچ سکتے ہیں"۔ ناٹران نے کہا جو اب تک خاموش کھڑا ان کی باتیں سن رہا تھا۔

"ٹھیک ہے چلو"...... عمران نے کہا اور پھر وہ ناٹران کے ہمراہ دور نظر آنے والے گھنے درختوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"آپ یہاں رکیں۔ میں درختوں کے جھنڈ سے جیپ نکال کر لاتا ہوں جو میں نے پہلے سے ہی وہاں چھپائی ہوئی ہے"۔ ناٹران نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ناٹران تیز تیز چلتا ہوا درختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑی جیپ لے کر آ گیا۔ عمران سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ باقی

سب جیپ کے پچھلے حصے میں سوار ہو گئے اور ناٹران انہیں لے کر روانہ ہو گیا۔ وہ جیپ درختوں کے اندر بنے ہوئے راستوں میں دوڑا رہا تھا تاکہ اگر وہاں ان کی چیکنگ کے لئے کوئی ہیلی کاپٹر آ جائے تو وہ آسانی سے انہیں نظر نہ آ سکیں۔ درختوں کے جھنڈ سے کچھ فاصلے پر ایک نہر بہہ رہی تھی۔ ناٹران جیپ اس نہر کے ساتھ ساتھ دوڑا رہا تھا۔ کافی دور جا کر ایک پل آیا تو اس نے جیپ اس پل پر ڈال دی اور پھر وہ جیپ ایک طویل میدانی علاقے میں دوڑاتا لے گیا۔ دو گھنٹے مسلسل سفر کرنے کے بعد ناٹران انہیں لے کر ایک چھوٹے سے قصبے میں آ گیا۔

''یہ ہولتان قصبہ ہے۔ یہاں ہم محفوظ رہ سکتے ہیں''...... ناٹران نے کہا۔

''ہم یہاں خود کو محفوظ کرنے کے لئے نہیں بلکہ کام کرنے آئے ہیں اور ہمارا مقصد شامار پہاڑیوں میں پہنچنے کا ہے جہاں ہمیں اسپائی سیٹلائٹ کو کنٹرول کرنے والے اسپیس سنٹر کو تباہ کرنا ہے''۔ تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''پہلے ہم اپنے حلیئے تو درست کر لیں اس کے بعد ہم پلاننگ بنائیں گے اور پھر شامار کی پہاڑیوں کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ ایسی حالت میں ہم کسی اور طرف گئے تو آسانی سے دھر لئے جائیں گے۔ یہ تو ہمارے چہروں پر گرد و غبار ہے جس سے ہمارے چہرے چھپ گئے ہیں ورنہ ہم اس وقت میک اپ میں نہ ہونے کی

وجہ سے آسانی سے مارک ہو سکتے ہیں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''عمران ٹھیک کہہ رہا ہے تنویر۔ جب تک ہم اپنے حلیئے درست نہیں کر لیتے اور دوبارہ میک اپ نہیں کر لیتے ہمارا اس طرح کھلے عام گھومنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم چپ بیٹھو''...... جولیا نے قدرے ناگواری سے کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ناٹران مختلف راستوں سے جیپ گزار کر ایک حویلی میں لے آیا۔ حویلی نئے طرز کی تھی اور خاصی وسیع و عریض تھی۔

''یہ کس کی حویلی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یہ اس قصبے کے سردار دلیر سنگھ کی حویلی ہے اور سردار دلیر سنگھ اپنا ہی آدمی ہے لیکن وہ ان دنوں اپنے کسی نجی کام کے سلسلے میں گریٹ لینڈ گیا ہوا ہے۔ اس کے آدمی سردار دلیر سنگھ کی طرح میرا حکم بھی مانتے ہیں''...... ناٹران نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ناٹران نے جیپ حویلی کے گیٹ کے سامنے روکی اور اپنا ہاتھ سر سے بلند کر کے دو انگلیاں کھول کر انگریزی حرف وی کی شکل میں بنائیں۔ جیسے ہی اس نے وکٹری کا نشان بنایا اسی لمحے گیٹ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ گیٹ کھلتے ہی ناٹران جیپ اندر لے گیا اور پھر اس نے جیپ پورچ میں لے جا کر روک دی جہاں نئے ماڈل کی دو جدید کاریں اور ایک بند باڈی والی وین کے ساتھ دو

جیپیں بھی موجود تھیں۔

جیپ رکتے ہی وہ سب اتر آئے۔ اسی لمحے برآمدے میں ایک ادھیڑ عمر آدمی نمودار ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ناٹران، عمران اور اس کے ساتھیوں کو سلام کیا۔

''یہ سب سردار دلیر سنگھ کے مہمان ہیں نٹور لال۔ انہیں اندر مہمان خانے میں لے جاؤ''...... ناٹران نے اس ادھیڑ عمر آدمی سے مخاطب ہو کر کہا تو ادھیڑ عمر آدمی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ان کے حلیئے دیکھ کر اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرے تھے لیکن اس نے زبان سے ایک بات بھی نہ کی تھی۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک نئے اور جدید طرز کے فرنیچر اور قیمتی سامان سے آراستہ ہال نما کمرے میں تھے۔ کمرے میں ان کی ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔

''آپ سب نہا دھو کر اپنی حالت درست کر لیں۔ میں آپ سب کے لئے نئے لباسوں کا بندوبست کراتا ہوں''...... نٹور لال نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر میں ناٹران بھی وہاں آ گیا۔ عمران، ناٹران سے باتیں کرنے لگا جبکہ باقی سب نہا دھو کر اپنے حلیئے درست کرنے لگے۔ ان کے بعد عمران اور ناٹران نے بھی اپنے حلیئے درست کیئے۔ نٹور لال نے ان کے ماپ کے لباس انہیں لا کر دے دیئے تھے۔ ان سب نے وہ لباس پہن لئے۔ ناٹران کے کہنے پر نٹور لال ان کے کھانے پینے کا انتظام کرنے لگا اور پھر کھانے پینے سے فارغ ہو کر

وہ سب سٹنگ روم میں آ کر بیٹھ گئے۔

''میرے خیال میں اب ہمیں وقت ضائع کئے بغیر یہاں سے شامار پہاڑیوں کی طرف روانہ ہو جانا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم ادھر ادھر بھٹکتے رہ جائیں اور شاگل یا سپیشل سروس کی چیف مادام رادھا پھر ہم تک پہنچ جائیں۔ اس طرح آخر ہم کب تک ان سے چھپتے اور بھاگتے پھریں گے''...... جولیا نے سنجیدگی سے کہا۔

''مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں عمران صاحب۔ اب تو ہمیں منوہر کے ذریعے اسپیس سنٹر کی اصل لوکیشن کا بھی پتہ چل چکا ہے تو پھر ہم یہاں رک کر اپنا وقت کیوں ضائع کر رہے ہیں۔ ہمیں فوراً اپنا مشن مکمل کرنے کے لئے نکل پڑنا چاہئے''...... صفدر نے بھی جولیا کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔

''اس کا جواب ناٹران کے پاس ہے۔ جواب دو انہیں ناٹران''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''بس آج رات تک اور انتظار کر لیں۔ صبح ہوتے ہی ہم یہاں سے نکل جائیں گے اور پھر کاہنگ کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ کاہنگ۔ ان شامار پہاڑیوں کے قریب واقع ایک قصبہ ہے۔ ہم وہاں پہنچ گئے تو ہمارے لئے شامار پہاڑیوں میں داخل ہونا مشکل ثابت نہ ہو گا۔ میرے آدمی کاہنگ جانے کے انتظامات کر رہے ہیں اور سارے انتظامات صبح تک مکمل ہو جائیں گے''۔ ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ ضروری ہے کہ ہم صبح تک احمقوں کی طرح انتظار کریں''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''تو ہم نے کب تمہیں عقلمند بننے سے منع کیا ہے۔ تم عقلمندوں کی طرح ابھی جانا چاہو تو جا سکتے ہو''...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''میں سنجیدگی سے بات کر رہا ہوں عمران''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تو میں تم سے کون سا مذاق کر رہا ہوں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''میرا خیال ہے کہ عمران صاحب کو کسی کی آمد کا انتظار ہے''...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے جبکہ عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی۔

''کسی کی آمد کا انتظار۔ کیا مطلب''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''شاگل یا مادام رادھا کو اگر یہ بات معلوم ہو گئی کہ ہمیں منوہر کے ذریعے شامار کی پہاڑیوں میں موجود اسپیس سنٹر کا علم ہو چکا ہے تو ظاہر ہے وہ ہمیں کھل کر کام نہیں کرنے دیں گے اس لئے لامحالہ وہ اب یہاں ہمارے مقابلے پر خود آ سکتے ہیں یا پھر اپنے طاقتور گروپس کو بھیج سکتے ہیں جو ان کے خیال کے مطابق ہمارا مقابلہ کر سکتے ہوں اور یقیناً عمران صاحب کو اسی ایجنٹ کی آمد کا انتظار ہو

گا''...... کیپٹن شکیل نے اپنی بات کی پوری وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''کیپٹن شکیل بالکل درست کہہ رہا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو ہم واقعی اسپیس سنٹر کے بارے میں مزید معلومات حاصل کر سکتے ہیں''۔ صالحہ نے چونکتے ہوئے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا آنے والا ایجنٹ خود ہمیں بتائے گا کہ اسپیس سنٹر کہاں ہے یا وہ ہمیں وہاں اپنے ساتھ لے جائے گا''۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ وہ خود کچھ نہیں بتائے گا۔ انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ہمیں شامار پہاڑیوں میں موجود اسپیس سنٹر کا علم ہے۔ وہ یہاں آ کر ہمارے خلاف کوئی نہ کوئی ٹریپ بچھائے گا اور وہ جو بھی ٹریپ بچھائے گا اس اسپیس سنٹر کے گرد ہی بچھائے گا اور وہ ایجنٹ اور اس کے آدمی لازماً ہماری نظروں میں آ جائیں گے اور پھر ان سے ہی اسپیس سنٹر کے درست محل و وقوع کا پتہ لگایا جا سکتا ہے''۔ صالحہ نے جواب دیا۔

''گڈ شو صالحہ۔ تم نے واقعی بہترین تجزیہ کیا ہے۔ میرا بھی یہی اندازہ تھا''...... کیپٹن شکیل نے صالحہ کی طرف تحسین بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''بس ہو گیا اب میرا حال تمام شد''...... عمران نے رو دینے

والے لہجے میں کہا تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ نہ شد سے تمہاری کیا مراد ہے''۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پہلے کیپٹن شکیل ہی تھا جو میرے دل و دماغ میں گھس کر میری ہر بات سمجھ لیتا تھا اور اب صالحہ بھی ایسا ہی کر رہی ہے۔ یہ تو وہی بات ہو گئی۔ یک نہ شد دو شد۔ اب سوچو میرا کیا ہو گا''...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''اگر کیپٹن شکیل اور صالحہ کی باتیں درست ہیں تو پھر ہمیں آنے والے اس ایجنٹ کو پکڑ کر اس سے ساری بات اگلوانی ہوگی''۔ جولیا نے کہا۔

''یہ کام عمران اگر میرے ذمہ لگا دے تو میں اس ایجنٹ سے اسپیس سنٹر کی ہر بات اگلوا لوں گا''...... تنویر جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا، نے یکلخت چہک کر کہا۔

''اس کے لئے ہمیں کاہنگ جانا پڑے گا اور چونکہ یہ طویل سفر ہے اس لئے ناٹران ہمارے لئے خصوصی انتظامات کرا رہا ہے تا کہ ہم بخیر و عافیت وہاں پہنچ سکیں''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ انہوں نے ایک رات وہاں آرام کیا اور پھر دن نکلتے ہی ناٹران انہیں ایک بند باڈی والی وین میں لے کر روانہ ہو گیا۔ دو روز کے مسلسل سفر کے بعد ناٹران انہیں لے کر کاہنگ پہنچ گیا۔ کاہنگ میں ناٹران نے ایک رہائش گاہ ہائر کی تھی

اس نے سب کو وہاں منتقل کر دیا۔ طویل اور تھکا دینے والے سفر نے ان کی حالت خراب کر دی تھی اس لئے وہ اب سوائے ریسٹ کرنے کے اور کچھ نہ کرنا چاہتے تھے۔ ناٹران نے انہیں کھانا کھلایا، کافی سرو کی اور پھر وہ آرام کرنے کے لئے الگ الگ کمروں میں چلے گئے اور پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ سب گہری نیند سو گئے۔ عمران بھی اپنے کمرے میں آ کر بیڈ پر لیٹ گیا اور ان سارے حالات کا تجزیہ کرنے لگا۔ یکلخت عمران کو تیز اور انتہائی نامانوس بو کا احساس ہوا۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنا سانس روکتا اسی لمحے اس کا سر چکرایا اور وہ بے ہوش ہوتا چلا گیا۔

پھر جس طرح اس کے ذہن میں تیزی سے تاریکی چھائی تھی اسی تیزی سے غائب ہو گئی تو اس نے چونک کر آنکھیں کھولیں لیکن دوسرے لمحے یہ دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت کاہنگ والی رہائش گاہ کی بجائے ایک ہال نما کمرے میں موجود تھا۔ وہ ایک فولادی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے بازو بھی کرسی کے بازوؤں پر رکھے ہوئے تھے۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا جسم کسی گوند سے چپکا دیا گیا ہو۔ اس نے سر گھما کر دیکھا تو اس کے ساتھی بھی ایسی ہی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ سب بے ہوش تھے۔ وہاں ایک لمبا چوڑا اور ورزشی جسم والا نوجوان تھا جس کے ہاتھ میں ایک لمبے منہ والی

بوتل تھی اور وہ بوتل سب سے آخر میں موجود کیپٹن شکیل کی ناک سے لگا رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے چونکہ کاہنگ کی طرف سفر کرنے سے پہلے میک اپ کر لیا تھا اس لئے وہ سب اسی میک اپ میں تھے۔ اسی لمحے وہ نوجوان مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

''سنو''...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ آدمی اس کی آواز سن کر رک گیا اور پھر مڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کیا بات ہے''...... اس آدمی نے کرخت لہجے میں کہا۔

''ہم کہاں ہے اور یہ میرے جسم کو کیا ہوا ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے میرے جسم میں گردن سے نیچے جان ہی نہ ہو''...... عمران نے کہا اس کے لہجے میں حیرت اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

''سوری۔ میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دے سکتا''۔ نوجوان نے کہا اور پھر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا۔

''حیرت ہے میں نے اس سے کون سا الجبرے کا سوال پوچھا تھا جو وہ مجھے جواب نہیں دے سکتا تھا''...... عمران نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کے ساتھی ایک ایک کر کے ہوش میں آتے چلے گئے۔ ان کے ساتھ ناٹران بھی موجود تھا۔

''یہ ہم کہاں ہیں اور ہمارے جسموں کو کیا ہوا ہے''...... ناٹران

نے عمران کا نام لینے سے گریز کرتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

''مجھے کیا معلوم۔ میں تو اپنے کمرے میں سونے کی کوشش کر رہا تھا۔ آنکھ کھلی تو یہاں تھا اور بیڈ کی بجائے کرسی پر اس طرح بے حس و حرکت بیٹھا ہوا ہوں۔ میری تو سچ میں عقل ہی ماؤف ہو گئی ہے''...... عمران نے کہا۔ وہ سب اپنے جسموں کو حرکت دینے سے معذور تھے۔ عمران کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اس بار بھی انہیں وہی انجکشنز لگائے گئے ہیں جو منوہر نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو بے حس و حرکت کرنے کے لئے لگائے تھے۔ منوہر نے تو انہیں بے حس و حرکت کرنے کے انجکشن لگا کر رسیوں سے بھی بندھوا دیا تھا لیکن یہاں انہیں رسیوں سے نہ باندھا گیا تھا۔ وہ بے حس و حرکت ہو کر کرسیوں پر ایسے بیٹھے ہوئے تھے جیسے کرسیوں میں موجود میگنٹ پاور نے انہیں گرفت میں لے رکھا ہو۔ وہ سب حیرت اور پریشانی کے عالم میں مقامی زبان میں ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے۔ ان کی یہی کوشش تھی کہ وہ ایک دوسرے کو نام لے کر نہ پکاریں۔ کیونکہ ان کی آوازیں کہیں سنی بھی جا سکتی تھیں اس لئے وہ انتہائی محتاط انداز میں باتیں کر رہے تھے جیسے چند دوست عجیب و غریب اور ناقابل یقین حالات کا شکار بن گئے ہوں اور خود کو اپنی رہائش گاہ کی بجائے نئی جگہ پر پا کر واقعی پریشان ہوں۔ ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور

شاگل اندر داخل ہوا۔ شاگل کو دیکھ کر عمران اور اس کے ساتھی دنگ رہ گئے۔ وہ سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ اس بار وہ شاگل کی قید میں ہوں گے۔ شاگل اکیلا نہیں تھا اس کے ساتھ فوجی وردی میں ایک اور ادھیڑ عمر آدمی تھا جس کے کاندھے پر لگے ہوئے سٹارز سے پتہ چل رہا تھا کہ وہ کرنل ہے۔ اس آدمی کے سینے پر اس کے نام اور رینک کا بیج بھی لگا ہوا تھا جس پر گپتا لکھا ہوا تھا۔ گپتا کے انداز میں بے پناہ پھرتی تھی۔ فراخ پیشانی اور چمکدار آنکھیں اس کی ذہانت کی غماز تھیں۔ وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھے اور ان کے سامنے پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ان دونوں کے پیچھے دو مشین گن بردار بھی تھے جو اندر آتے ہی ان دونوں کے پیچھے بڑے مؤدبانہ اور چوکس انداز میں کھڑے ہو گئے تھے۔

''تم میں سے علی عمران کون ہے''...... گپتا نے ان سب کی طرف باری باری دیکھتے ہوئے کہا۔ شاگل بھی ان کی جانب گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''ہم اپنا نام بعد میں بتائیں گے پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو اور ہمیں یہاں کیوں لایا گیا ہے۔ ہمارا کیا قصور ہے۔ ہم تو مقامی افراد ہیں''...... عمران نے انتہائی پریشانی سے اور بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ عام آدمی کے انداز میں بات کر رہا تھا۔

''جو سوال پوچھا جا رہا ہے اس کا جواب دو''...... شاگل نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''ہم تو مقامی افراد ہیں جناب۔ میرا نام مادھو ہے۔ یہ سورج ہے، یہ کاشی ناتھ ہے اور سب سے آخر میں بیٹھا ہوا سکھویر سنگھ ہے اور ان خواتین کا نام سادھنا اور ارادھنا ہے''۔ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''میرا نام گپتا ہے اور یہ کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل ہیں''...... گپتا نے کہا۔

''گپتا، چیف شاگل۔ لیکن ہمیں یہاں کیوں لایا گیا ہے اور ہمارے جسموں کو کیا ہوا ہے ہم حرکت کیوں نہیں کر پا رہے ہیں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''تم سب کو مفلوج کیا گیا ہے۔ ہم نے تمہاری رہائش گاہ پر ریڈ کیا تھا اور تم سب کو اٹھا کر یہاں لے آئے تھے۔ تمہارے کاغذات ہم نے چیک کئے ہیں۔ سب کاغذات درست ہیں لیکن تم پچھلے تیس گھنٹوں سے مسلسل سفر کر رہے تھے۔ تم سب ہولٹان سے چلے تھے اور پھر تم نے چند جگہوں پر کچھ دیر کے لئے ریسٹ کیا تھا لیکن زیادہ تر تمہارا سفر جاری رہا تھا۔ ہم مسلسل تمہاری نگرانی کرتے رہے ہیں۔ ہولٹان سے تمہارا کاہنگ آنے کا مقصد کیا ہے یہ بتاؤ''...... گپتا نے کرخت لہجے میں کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ سمجھ گیا کہ ان کے مسلسل سفر کو چیک کیا گیا ہے اور وہ انتہائی طویل فاصلہ طے کر کے یہاں پہنچے تھے اسی لئے انہیں اس طرح ان کی رہائش گاہ سے بے ہوش کر اٹھا کر پوچھ گچھ کے

لئے یہاں لایا گیا تھا۔

”ہم یہاں محض گھومنے پھرنے اور سیر و تفریح کے لئے آئے ہیں جناب اور ہمارا یہاں آنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ آپ نے ہمارے سیاحت کے کاغذات چیک نہیں کئے“...... عمران نے اس بار منہ بنا کر کہا۔

”ہم نے سب کاغذات چیک کر لئے ہیں۔ ہم نے یہاں لا کر تمہارے میک اپ چیک کئے ہیں۔ ہم ہر قسم کے کیمیکلز، لوشن اور میک اپ واشر استعمال کر چکے ہیں لیکن تمہارے چہروں پر سے میک اپ واش نہیں ہوا ہے۔ ہم نے ڈبل کراس ریز کا بھی استعمال کیا تھا لیکن اس کے باوجود تمہارے میک اپ جوں کے توں موجود ہیں جبکہ یہاں موجود میک اپ چیکر مشین مسلسل کاشن دے رہی ہے کہ تم سب میک اپ میں ہو۔ پھر ہم تمہیں ہوش میں لائے تاکہ تم آپس میں باتیں کرو اور تمہاری باتوں سے ہم سمجھ سکیں کہ تم کون ہو لیکن تم لوگوں نے جان بوجھ کر ایسی باتیں کرنی شروع کر دیں تاکہ ہم تمہارے بارے میں کوئی اندازہ نہ لگا سکیں۔ تم میں سے کسی نے ایک بار بھی ایک دوسرے کا نام نہیں لیا تھا اگرچہ تم سب بہت چالاک اور ہوشیار بننے کی کوشش کر رہے ہو لیکن اس کے باوجود میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ تم عام افراد نہیں ہو۔ پاکیشیائی ایجنٹ ہو“...... شاگل نے غراتے ہوئے کہا۔

”پاکیشیائی ایجنٹ۔ کیا مطلب جناب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے

ہیں۔ ہم بھلا پاکیشیائی ایجنٹ کیسے ہو سکتے ہیں اور ہم میں سے کوئی بھی میک اپ میں نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کی کاشن مشین خراب ہو اور وہ آپ کو غلط کاشن دے رہی ہو“...... عمران نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

”تمہارا یہ اعتماد مجھے اور زیادہ شک میں مبتلا کر رہا ہے۔ سچ بتا دو ہم تم سے رعایت کریں گے لیکن اگر تم اسی طرح سے جھوٹ بولتے رہے تو پھر تمہارا انجام برا ہو گا“...... گپتا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”ہم سچ بول رہے ہیں جناب“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ تم سچ نہیں بول رہے ہو۔ مجھے یقین ہے کہ تم عمران ہو علی عمران“...... شاگل نے گرجتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران اچھل پڑا جیسے وہ شاگل کی گرج سے واقعی خائف ہو گیا ہو۔

”آ۔ آ۔ آپ کو غلط فہمی ہو رہی ہے جناب۔ میں علی عمران نہیں ہوں“...... عمران نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کے چہرے پر زمانے بھر کا خوف طاری تھا۔ شاگل اور گپتا کی نظریں اس کے چہرے کا جائزہ لے رہی تھیں اور عمران کے چہرے پر ظاہر ہونے والا خوف اور پریشانی ان دونوں کے الجھن کا باعث بنی ہوئی تھی۔

”ہونہہ۔ یہ آسانی سے نہیں مانے گا۔ ایسا کرو گپتا کہ انہیں پندرہ منٹ کا وقت دے دو۔ یہ پندرہ منٹ میں اچھی طرح سے سوچ لیں۔ اگر یہ اصلیت بتا دیں تو پھر ہم ان کے ساتھ رعایت

کریں گے اور انہیں یہاں سے واپس بھیجنے کے انتظامات کر دیں گے لیکن اگر پندرہ منٹ بعد بھی یہ اپنے اسی بیان پر ڈٹے رہے تو پھر انہیں گولیاں مار دینا۔ غیر متعلق لوگوں کو یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جانا چاہئے''...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''او کے''...... گپتا نے کہا اور وہ بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ شاگل تیز تیز قدم بڑھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''سوچ لو۔ پندرہ منٹ ہیں تمہارے پاس۔ یہ پندرہ منٹ تمہاری زندگی کے ضامن بھی بن سکتے ہیں اور تمہاری موت کے لمحات بھی''...... گپتا نے کہا اور پھر وہ ایک جھٹکے سے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا اور پھر دروازے سے نکلتا چلا گیا۔

''ہمارے ساتھ یہ سب آخر ہو کیا رہا ہے نٹور لال۔ تم نے تو کہا تھا کہ کاہنگ بے حد پرفضاء اور پرسکون علاقہ ہے جہاں قدیم ترین کھنڈرات بھی موجود ہیں اور یہاں کی آب و ہوا بھی بہت اچھی ہے اور تم ہمیں اس سارے علاقے کی سیر کراؤ گے پھر یہ سب''...... جولیا نے انتہائی خوف اور پریشانی کے عالم میں کہا۔

''مجھے کیا معلوم تھا کہ یہاں آتے ہی یہ سب کچھ ہو جائے گا۔ یہ تو وہی مثال ہوئی کہ سر منڈواتے ہی اولے پڑ گئے۔ نجانے یہ لوگ ہمیں پاکیشیائی ایجنٹ کیوں سمجھ رہے ہیں۔ یہ خود کہہ رہے ہیں

کہ ہمارے کاغذات درست ہیں۔ اگر انہیں پھر بھی شک ہے تو یہ ان کاغذات کی دارالحکومت سے تصدیق کرا لیں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہ لوگ زبردستی ہمیں ایجنٹ بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ اگر ہم ان کی بات نہ مانیں گے تو یہ ہمیں ہلاک کر دیں گے۔ یہ کہاں کا انصاف ہوا''...... صفدر نے بھی خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے تو یہ بے حد خطرناک لوگ لگ رہے ہیں۔ کچھ کریں مادھو صاحب ورنہ ہم سب بے موت مارے جائیں گے''...... صالحہ نے کہا۔

''اب میں کیا کروں۔ میں نے انہیں بتایا تو ہے کہ ہم وہ لوگ نہیں ہیں جن کی انہیں تلاش ہے لیکن وہ ہماری بات کا یقین ہی نہیں رہے ہیں''...... عمران نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے عمران اپنے جسم کو مخصوص انداز میں حرکت دینے کی بھی کوشش کر رہا تھا۔ وہ یہ تو سمجھ گیا تھا کہ انہیں میگنٹ چیئرز پر جکڑا گیا تھا۔ ان کی گردنیں چونکہ کرسی کی پشت سے اوپر تھیں اس لئے وہ صرف گردنوں کو ہی حرکت دے سکتے تھے جبکہ ان کے جسم کرسیوں سے چپکے ہوئے تھے جنہیں وہ معمولی سی بھی حرکت نہ دے پا رہے تھے۔ عمران خود کو اس میگنٹ چیئر سے نجات دلانے کے لئے کوئی ترکیب سوچنے میں مصروف ہو گیا۔

''مادھو اگر تم اس طرح سوچتے رہے تو یہ پندرہ منٹ نکل جائیں گے اور پھر ہم سب بے موت مارے جائیں گے''...... جولیا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ آخر میں انہیں اس بات کا کیسے یقین دلاؤں کہ ہم واقعی دشمن نہیں ہیں۔ ان کی دشمنی دشمن ملک کے ایجنٹوں سے ہوسکتی ہے ہم سے نہیں اور انہیں یہ حق نہیں ہے کہ یہ اپنے ہی ملک کے بے گناہ افراد کو مار دیں''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر کیا واقعی ہماری موت کا وقت آ گیا ہے''...... صالحہ نے روہانسی آواز میں کہا۔

''مجھے تو ایسا ہی لگ رہا ہے۔ جب وہ ہماری کوئی بات مان ہی نہیں رہے تو ہم اور کر بھی کیا سکتے ہیں۔ اب ظاہر ہے ہم ان سے جھوٹ تو بول نہیں سکتے کہ ہم پاکیشیائی ایجنٹ ہیں یہ تو خود اپنے پیروں پر کلہاڑا مارنے والی بات ہو گی''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تم کیوں خاموش ہو کاشی ناتھ۔ تم ہی ہمیں یہاں سیر کرانے کے لئے لائے ہو''...... عمران نے ناٹران سے مخاطب ہو کر کہا جو واقعی اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

''میں اب کیا کہوں۔ میری تو عقل ہی ماؤف ہو کر رہ گئی ہے''...... ناٹران نے بے بسی کے عالم میں کہا۔ پھر پندرہ منٹ گزر گئے اور گپتا اپنے دو مسلح افراد کے ساتھ وہاں آ گیا۔ اس بار اس کے ساتھ شاگل نہیں آیا تھا۔

''تو پھر کیا سوچا ہے تم نے''...... گپتا نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''ہم پاکیشیائی ایجنٹ نہیں ہیں جناب اور نہ ہی ہمارا کسی بھی ان ایجنٹ سے کوئی تعلق ہے۔ اگر آپ ہماری بات پر یقین کر سکتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ آپ چاہیں تو ہمیں گولیاں مار سکتے ہیں''...... عمران نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تو پھر سب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ''...... گپتا نے غراتے ہوئے کہا۔

''آپ ہمیں بے موت مار رہے ہیں جناب۔ یہ غلط ہے بالکل غلط''...... صفدر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''کیا غلط ہے اور کیا صحیح ہے مجھے اس کا علم ہے۔ ساونت، کمار''...... گپتا نے پہلے ان سے اور پھر اپنے ساتھ آئے ہوئے مشین گن برداروں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس''...... ان دونوں نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''گولیاں مار کر ان سب کو ہلاک کر دو''...... گپتا نے چیختے ہوئے کہا تو وہ دونوں مشین گنیں لے کر ان کے سامنے آ گئے۔ اب تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر موجود تشویش اور زیادہ پھیل گئی۔

''ایک بار پھر سوچ لیں جناب۔ بے گناہ افراد کو ہلاک کرنے سے آپ کو کوئی اعزاز نہیں ملے گا۔ ہم اس ملک کے شریف النفس

اور عزت دار شہری ہیں''...... عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''فائر''...... گپتا نے یکلخت چیختے ہوئے کہا تو دونوں مسلح افراد نے یکلخت ٹریگر دبا دیئے۔ دوسرے لمحے ماحول یکلخت ان سب کی تیز چیخوں سے گونج اٹھا لیکن ان کے منہ سے نکلنے والی چیخیں غیر ارادی تھیں کیونکہ مسلح افراد نے جیسے ہی ٹریگر دبائے مشین گنوں سے محض ٹھک ٹھک کی آوازیں ہی نکلی تھیں۔ ان سب کو خاموش ہوتے دیکھ کر گپتا یکلخت زور دار قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

''مشین گنیں خالی تھیں۔ میں تم لوگوں کو آخری حد تک دیکھنا چاہتا تھا۔ تم واقعی پاکیشیائی ایجنٹ نہیں ہو سکتے۔ پاکیشیائی ایجنٹ انتہائی زیرک، مضبوط دل والے اور نہایت قوت ارادی کے مالک ہوتے ہیں۔ خالی مشین گنیں چلنے سے اس طرح نہیں چیختے جس طرح سے تم چیخے ہو''...... گپتا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تت۔ تت۔ تو کیا آپ کو یقین آ گیا ہے کہ ہم پاکیشیائی ایجنٹ نہیں ہیں''...... عمران نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''ہاں۔ آ گیا ہے یقین''...... گپتا نے کہا۔

''تو پھر ہمیں یہاں سے جانے دیں جناب ورنہ مشین گنوں سے نکلنے والی گولیوں کی تڑتڑاہٹ کی آوازوں سے پہلے ہماری جان نکل جائے گی''...... عمران نے خوف بھرے لہجے میں کہا تو گپتا ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''ایک شرط پر تمہیں یہاں سے جانے کی اجازت مل سکتی

ہے''...... گپتا نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''ہمیں آپ کی ہر شرط منظور ہے جناب۔ آپ جو کہیں گے ہم وہی کریں گے۔ ہمیں اپنی جانوں سے زیادہ پیارا کچھ نہیں ہے''۔ جولیا نے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔

''ہم جیسے تم سب کو یہاں لائے ہیں اسی طرح واپس تمہاری رہائش گاہ میں پہنچا دیں گے۔ آج کا دن اور آج کی رات تم یہاں رک سکتے ہو لیکن کل صبح ہوتے ہی تمہیں یہاں سے واپس جانا ہو گا۔ یہ علاقہ غیر متعلق افراد کے لئے مکمل طور پر بند کر دیا گیا ہے اس لئے ہم تمہیں یہاں رکنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ اگر تم کل صبح تک واپس روانہ نہ ہوئے تو تمہیں کوئی رعایت نہیں دی جائے گی اور فوراً گولیوں سے بھون دیا جائے گا''...... گپتا نے کرخت لہجے میں کہا۔

''ہمیں منظور ہے جناب۔ دل و جان سے منظور ہے۔ آپ کہیں تو ہم آج ہی یہاں سے واپس روانہ ہو جائیں گے''۔ عمران نے فوراً کہا۔

''نہیں۔ ہم نے تمہارے کاغذات تصدیق کے لئے دارالحکومت بھیجے ہیں۔ وہ کل صبح ہمیں مل جائیں گے۔ اگر کاغذات کی تصدیق ہو گئی تو تم سب یہاں سے واپس جا سکو گے ورنہ نہیں''...... گپتا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جیسا آپ کا حکم''...... تنویر نے کہا۔

''نہیں۔ ایف ایف سکس کے انجکشن لگا کر بے ہوش کر دو اور پھر انہیں بند باڈی والی وین میں ڈال کر واپس ان کی رہائش گاہ میں چھوڑ آؤ''...... گپتا نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے مشین گن برداروں سے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور گپتا مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا اور پھر وہ دروازے سے باہر نکل گیا۔

''شکر کرو کہ تمہاری جانیں بچ گئی ہیں ورنہ باس گپتا ان انسانوں میں سے نہیں ہے جو حراست میں لینے والے افراد کو اس طرح سے زندہ چھوڑ دے''...... ایک مشین گن بردار نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ گپتا صاحب کی مہربانی ہے جو انہیں ہم پر رحم آ گیا ورنہ ہم واقعی بے موت مارے جاتے''۔ عمران نے کہا۔ اس آدمی نے اپنی مشین گن اپنے ساتھی کو پکڑائی اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک بڑی سرنج نکال لی۔ اس سرنج میں ہلکے زرد رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔ سرنج کی سوئی پر کیپ لگا ہوا تھا۔ اس آدمی نے سوئی سے کیپ ہٹا کر ایک طرف اچھالا اور عمران کی طرف آ گیا۔

''کک کک۔ کیا ہے یہ انجکشن''...... عمران نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''خاموش رہو''...... اس آدمی نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس نے عمران کی گردن کی دائیں سائیڈ پر انگوٹھا دبا کر اس کی ایک رگ

ائی کی اور پھر اس نے سرنج کی سوئی عمران کی گردن کی رگ میں ار دی۔ عمران کو سوئی چبھنے کا احساس ہوا۔ اس آدمی نے ایک سی ی انجکشن عمران کی گردن میں انجیکٹ کیا اور پھر اس نے سوئی نکال ی اور عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر کی طرف بڑھ گیا۔ ابھی وہ فدر کو انجکشن لگا ہی رہا تھا کہ عمران کو اپنی آنکھوں کے سامنے ادھیرا سا پھیلتا ہوا محسوس ہوا۔ اس نے سر جھٹک کر ذہن پر ھانے والا اندھیرا دور کرنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ دوسرے ے اس کی گردن ڈھلک گئی اور اس کے دماغ میں اندھیرا بھرتا چلا یا اور پھر جس تیزی سے اس کا ذہن اندھیرے میں ڈوبا تھا اسی ی سے اس کے دماغ میں روشنی بھر گئی۔ عمران نے آنکھیں لیں اور پھر وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہے۔ یہ تو ہماری رہائش گاہ ہے۔ وہ کی کرسیاں اور وہ جگہ کہاں گئی۔ کیا میں کوئی خواب دیکھ رہا ''...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے ادھر ر دیکھا تو اس کے باقی ساتھی بھی وہاں موجود تھے۔ تھوڑی ہی یں ان سب کو بھی ہوش آ گیا اور ہوش میں آتے ہی ان کی ی حالت عمران سے مختلف نہ ہوئی تھی۔ عمران نے ان کی طرف ہ کر آئی کوڈ میں انہیں سمجھایا کہ وہ یہاں بھی اسی طرح سے ل کریں جیسے وہ گپتا اور شاگل کی قید میں کر رہے تھے۔

''یہ تو کمال ہو گیا ہے۔ گپتا نے ہمیں واقعی زندہ چھوڑ دیا ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ گپتا کو ہماری باتوں پر یقین آ گیا تھا کہ ہم
بے گناہ ہیں''...... صالحہ نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔
''ہاں۔ اور ہم نے جھوٹ بھی نہیں بولا تھا۔ ہمارا دور دور تک
پاکیشیائی ایجنٹوں سے کوئی واسطہ نہ تھا تو وہ بھلا ہمیں بلا وجہ کیسے
ہلاک کر سکتے تھے''...... صفدر نے کہا۔
''تھینک گاڈ۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے واقعی ہمیں نئی زندگی مل گئی
ہو یا ہم موت کے منہ سے زندہ نکل آئے ہوں''۔ جولیا نے کہا۔
''اتنا خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ گپتا نے ہمیں یہاں
صرف آج کے دن اور آج کی رات گزارنے کا کہا ہے۔ اس کے
کہنے پر عمل کرتے ہوئے ہم صبح ہوتے ہی یہاں سے واپس چلے
جائیں گے''...... عمران نے کہا۔
''ہاں۔ اب ہم یہاں کسی بھی صورت میں نہیں رکیں گے۔ میرا
تو بس نہیں چل رہا ہے ورنہ میں تم سب کو لے کر ابھی واپس چلا
پڑوں''...... جولیا نے کہا۔ عمران نے انہیں اسی طرح باتیں کرتے
رہنے کا اشارہ کیا پھر وہ تیزی سے ایک الماری کی طرف بڑھا۔ اس
الماری میں اس کا سامان موجود تھا۔ اس نے اپنا بیگ نکالا اور اسے
کھولنے لگا۔ اس کا بیگ پہلے بھی کھول کر شاید چیک کیا جا چکا
لیکن عمران نے بیگ کی خفیہ پاکٹ کھولی اور اس میں سے ایک
چپٹا سا باکس نکال لیا۔ اس نے باکس کھولا اور اس میں سے ایک
چھوٹی سی مشین نکال لی جس پر ایک چھوٹی سی اسکرین بھی لگی ہوئی

تھی۔ عمران نے مشین کا ایک بٹن پریس کیا تو مشین سے ہلکی ہلکی
آواز نکلنے لگی اور ساتھ ہی اسکرین روشن ہو گئی اور سائیڈ پر لگا ہوا
ایک سرخ رنگ کا بلب سپارک کرنا شروع ہو گیا۔ عمران نے مشین
کے دو تین بٹن پریس کئے اور پھر وہ اس مشین کو لے کر کمرے میں
گھومنے پھرنے لگا وہ کمرے میں موجود ایک ایک چیز کے پاس اس
مشین کو لے جا رہا تھا۔ مشین پر اسے کوئی کاشن نہ مل رہا تھا۔ وہ
دروازے کی طرف بڑھا تو اچانک مشین کی اسکرین روشن ہو گئی اور
اس پر ایرر کا نشان ابھر آیا۔ اس نشان کو دیکھ کر عمران کے ہونٹوں
پر مسکراہٹ آ گئی۔ وہ واش روم میں گیا اور پھر واش روم سے نکل
کر پوری عمارت میں گھومنے پھرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ
گیا۔ اس نے مشین کو آف کیا اور پھر اسے واپس بیگ کے خفیہ
خانے میں رکھ دیا۔ اس کے ساتھی اسی طرح مسلسل ایک دوسرے
سے باتیں کر رہے تھے۔ ان سب کے لہجوں سے پریشانی جھلک
رہی تھی جیسے وہ جلد سے جلد وہاں سے واپس چلے جانا چاہتے
ہوں۔
''اب ہمیں اپنے اپنے کمروں میں جا کر تھوڑی دیر ریسٹ کر
لینا چاہئے''...... عمران نے انہیں آئی کوڈ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا
تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔
''ٹھیک ہے۔ واقعی بے ہوش رہنے کے باوجود ہمیں ابھی تک
اپنے جسموں میں کسلمندی کا احساس ہو رہا ہے۔ تھوڑی دیر ہم

ریسٹ کر لیں گے تو شاید ہم نارمل ہو جائیں“...... صفدر نے کہا اور پھر وہ تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازہ کھولا اور پھر وہ باری باری زمین پر یوں پاؤں مارنے لگے جیسے وہ کمرے سے ایک ایک کر کے نکل رہے ہوں۔ عمران نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر اس نے میز کی ایک دراز کھولی اور اس میں پڑی ہوئی ایک نوٹ بک اور ایک پین نکال لیا۔ اس نے تیزی سے نوٹ بک پر کچھ لکھا اور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

”پوری عمارت میں وائس بگ لگے ہوئے ہیں۔ ہماری آوازیں اب بھی سنی جا رہی ہیں۔ اس لئے اب ہم خاموش رہیں گے اور تحریر کے ذریعے ایک دوسرے سے بات چیت کریں گے“۔ عمران نے پیڈ پر جو لکھا تھا جولیا نے اسے پڑھا اور پھر اس نے نوٹ بک صفدر کی طرف بڑھا دی۔ صفدر نے عمران کا نوٹ پڑھ کر کیپٹن شکیل کو دے دیا اسی طرح سب نے باری باری عمران کا لکھا ہوا نوٹ پڑھا اور پھر ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”اب کیا کرنا ہے۔ اگر وہ ہماری آوازیں سن رہے ہیں تو پھر یقینی طور پر باہر وہ ہماری نگرانی بھی کر رہے ہوں گے“...... جولیا نے نوٹ پیڈ پر لکھا۔

”ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہو گا ورنہ صبح تک اگر دارالحکومت سے کاغذات جو کہ جعلی ہیں واپس آ گئے تو اس بار گپتا یا شاگل ہم سے بات چیت کرنے کے لئے ہمیں اغوا نہیں کریں گے بلکہ اس

عمارت کو ہی میزائلوں سے اُڑا دیں گے“...... عمران نے جواب میں تحریر لکھی۔

”لیکن باہر مسلح افراد کی موجودگی میں ہم یہاں سے کیسے نکل سکتے ہیں“...... صفدر نے کہا۔

”ظاہر ہے یا تو ہمیں انہیں ڈاج دے کر نکلنا پڑے گا یا پھر انہیں ہلاک کر کے“...... عمران نے کہا۔

”اس کے لئے پہلے تو یہ دیکھنا ہو گا کہ باہر کتنے افراد موجود ہیں جو ہماری نگرانی پر مامور ہیں اس کے بعد ہی فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ انہیں ڈاج دے کر نکلا جائے یا ہلاک کر دیا جائے“...... جولیا نے کہا۔

”یہ میں چیک کر آتا ہوں“...... ناٹران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور ناٹران تیزی سے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

”اگر ان کی تعداد زیادہ ہوئی تو کیا کریں گے“...... جولیا نے نوٹ پیڈ پر لکھ کر عمران کو دیا۔

”ناٹران نے بتایا تھا کہ اس عمارت کے خفیہ تہہ خانے میں ہر قسم کا اسلحہ موجود ہے جن میں گیس کیپسول اور گنیں بھی شامل ہیں۔ ہم ان پر فائرنگ نہیں کریں گے بلکہ انہیں بے ہوش کر کے یہاں سے نکل جائیں گے“...... عمران نے جواب دیا۔

”اس طرح تو انہیں یقین ہو جائے گا کہ ہم وہی ہیں جن کی

انہیں تلاش ہے''...... جولیا نے کہا۔

''یہ بات تو انہیں صبح کاغذات کی حقیقت معلوم ہونے پر بھی پتہ چل جائے گی اس لئے اب ہمارے پاس رسک لینے کے سوا کوئی آپشن نہیں ہے''...... عمران نے جواب دیا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی ہی دیر میں ناٹران واپس آ گیا۔

''باہر بیس مسلح افراد موجود ہیں جنہوں نے غیر محسوس انداز میں چاروں طرف سے اس رہائش گاہ کو گھیر رکھا ہے''...... ناٹران نے نوٹ پیڈ پر تحریر لکھی تو سب کے چہروں پر الجھن اور گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں ہوتے چلے گئے۔

سیاہ رنگ کی جدید اور انتہائی طاقتور انجن والی دو فورڈ جیپیں نہایت تیز رفتاری سے درختوں کے درمیان سے ہوتی ہوئیں آگے بڑھی جا رہی تھیں۔ ڈرائیونگ سیٹ پر کے ڈی بیٹھا ہوا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صدیقی بیٹھا ہوا تھا اور پچھلے حصے میں چوہان، خاور اور نعمانی موجود تھے اور اس جیپ کے پیچھے آنے والی جیپ میں کے ڈی کے چھ ساتھی موجود تھے۔

کے ڈی، صدیقی اور اس کے ساتھیوں کو لانچ کے ذریعے کراما لے آیا تھا۔ راستے میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا تھا اس لئے وہ خیر و عافیت سے کراما پہنچنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ ان کا یہ سفر بے حد طویل ثابت ہوا تھا لیکن بہرحال انہیں اس بات کی خوشی تھی کہ وہ طویل سفر کر کے ہی سہی جبالا کے علاقے میں پہنچ گئے تھے۔ جبالا میں واقعی کے ڈی کا خاصا اثر رسوخ تھا۔ قصبے کے لوگ اس سے بے حد عزت اور احترام سے پیش آئے تھے۔ کے ڈی

انہیں لے کر اپنے آبائی گھر میں آ گیا تھا۔ اس کا یہ آبائی گھر کسی بڑی اور جدید حویلی سے کم نہ تھا جہاں اس کی حیثیت گاؤں کے بڑے جاگیر دار یا سردار کی تھی۔

انہوں نے ایک رات حویلی میں قیام کیا۔ حویلی کے ملازمین نے کے ڈی کے کہنے پر ان کی خوب آؤ بھگت کی تھی اور پھر دن نکلتے ہی کے ڈی نے دو جیپیں تیار کرائیں اور اپنے ساتھ چھ مسلح افراد کو لیا اور پھر وہ ہاتار جنگل جانے کے لئے روانہ ہو گئے۔

''کیا تم نے مخصوص اسلحہ ساتھ لے لیا ہے''...... صدیقی نے کے ڈی سے پوچھا۔

''ہاں۔ سارا اسلحہ جیپوں کے خفیہ خانوں میں چھپا ہوا ہے۔ آپ نے مجھے جو لسٹ دی تھی اس کے مطابق میں سارا اسلحہ ساتھ لے آیا ہوں''...... کے ڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا اس علاقے میں بھی کوئی چیکنگ سپاٹ موجود ہے۔ میرا مطلب ہے کوئی چیک پوسٹ''...... صدیقی نے پوچھا۔

''اس طرف جنگل گھنا ہونے کے ساتھ ساتھ خطرناک ہے اس لئے رات کو تو کجا دن کے وقت بھی کوئی جنگل میں جانے کی کوشش نہیں کرتا اس لئے یہاں کوئی چیکنگ پوسٹ نہیں بنائی گئی ہے''۔ کے ڈی نے کہا۔

''تو کیا جنگل میں بھی کوئی مسلح آدمی موجود نہیں ہیں''۔ صدیقی نے پوچھا۔

''اس علاقے سے تقریباً بیس کلو میٹر کے دائرے میں ہمیں کوئی مسئلہ پیش نہیں آئے گا۔ لیکن بیس کلو میٹر کا فاصلہ طے کرتے ہی ہمیں مشکلات پیش آ سکتی ہیں''...... کے ڈی نے جواب دیا۔

''کیسی مشکلات''...... صدیقی نے پوچھا۔

''آگے راستہ انتہائی دشوار گزار ہے اور کچھ علاقے تو ایسے ہیں جہاں خوفناک دلدلیں موجود ہیں اور درندوں اور خطرناک حشرات الارض کی بھی کوئی کمی نہیں ہے''...... کے ڈی نے کہا۔

''کیا تم نے کبھی وہ دلدلیں پار کی ہیں''...... چوہان نے پوچھا۔

''ہاں۔ مجھے اور میرے ساتھیوں کو مخصوص ٹھکانے پر چونکہ آنا جانا پڑتا ہے اس لئے ہمیں وہ دلدلیں پار کرنی ہی پڑتی ہیں''۔ کے ڈی نے جواب دیا تو صدیقی اور اس کے ساتھی چونک پڑے۔

''وہ کیسے۔ دلدل میں بھلا کوئی آدمی کیسے آگے بڑھ سکتا ہے۔ اگر کوئی دلدل میں پھنس جائے تو وہ اس میں دھنس جاتا ہے''۔ خاور نے کہا۔

''ہم نے دلدلوں پر بڑے بڑے رسے باندھ رکھے ہیں ایک رسہ اوپر ہوتا ہے اور ایک رسہ نیچے۔ درخت پر چڑھ کر ہم نچلے رسے پر قدم رکھتے ہیں اور اوپر موجود رسے کو پکڑ کر نچلے رسے پر پل کی طرح چلتے ہوئے دوسرے درخت پر پہنچ جاتے ہیں اور پھر اسی طرح راستے میں آنے والی مختلف دلدلوں کے اوپر سفر کرتے ہوئے ہم اپنا سفر جاری رکھتے ہیں''...... کے ڈی نے جواب دیا۔

''اوہ۔ یہ تو دلدل کراس کرنے کا بڑا آسان طریقہ ہے''۔ چوہان نے کہا۔

''اتنا بھی آسان نہیں ہے۔ چند دلدلیں چھوٹی ہیں لیکن چند دلدلیں بے حد طویل ہیں۔ وہاں بھی ہم نے بڑے بڑے رسے باندھے ہوئے ہیں لیکن ان رسوں پر مسلسل چلتے رہنا آسان نہیں ہوتا۔ ہمارا کوئی نہ کوئی ساتھی گر جاتا ہے اور پھر ہم اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتے اور اسے دلدل میں ڈوبتے اور مرتے ہی دیکھتے رہ جاتے ہیں''...... کے ڈی نے جواب دیا۔

''اب ہمیں جنگل میں کتنی دور جانا ہے''...... نعمانی نے پوچھا۔

''کافی طویل فاصلہ ہے لیکن دو گھنٹوں میں ہم جنگل کے اندرونی حصے میں پہنچ جائیں گے۔ آگے کا سفر ہم پیدل طے کریں گے اور پیدل چلتے ہوئے ہم دلدلی علاقے تک پہنچیں گے اور پھر کہاں جانا ہے اس کا فیصلہ ہم دلدلی علاقہ پار کرنے کے بعد ہی کریں گے''...... کے ڈی نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ان کا یہ سفر واقعی دو گھنٹوں تک جاری رہا اور پھر جب جنگل اور زیادہ گھنا ہو گیا اور زمین پر گھنی اور خودرو جھاڑیوں کا سلسلہ شروع ہوا تو کے ڈی نے جیپ روک لی۔

''بس ہم اس سے آگے جیپیں نہیں لے جا سکیں گے''...... کے ڈی نے کہا اور اس نے جیپ کا انجن بند کیا اور اچھل کر جیپ سے نیچے اتر آیا۔ صدیقی اور اس کے ساتھی بھی جیپ سے اتر آئے۔

پیچھے آنے والی جیپ بھی رک گئی تھی اور کے ڈی کے ساتھی بھی جیپ سے اتر آئے۔

''جیپ سے سارا سامان نکال لو''...... کے ڈی نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو اس کے ساتھی جیپوں کے خفیہ خانے کھولنے اور ان میں سے سامان نکالنا شروع ہو گئے۔ انہوں نے دو بڑے بڑے تھیلے نکالے اور پھر انہیں کھول کر ان تھیلوں میں سے مشین گنیں اور دوسرا سامان نکالنے لگے۔ وہ اپنے ساتھ چند سفری بیگ بھی لائے تھے۔ انہوں نے سفری بیگ کھولے اور بڑے تھیلوں میں سے اسلحہ اور ضرورت کا سامان ان میں ڈالنے لگے اور پھر سارے سفری بیگ بند کر کے انہوں نے سب میں بانٹ دیئے۔ ایک ایک سفری بیگ انہوں نے صدیقی اور اس کے ساتھیوں کو بھی دے دیا تھا۔ ان سفری بیگوں میں اسلحے کے ساتھ کھانے کے خشک ڈبے اور پینے کے لئے پانی کی بوتلیں بھی شامل تھیں۔ صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے تھیلوں سے ایک ایک مشین گن نکالی اور پھر تھیلے بند کر کے اپنے کمروں پر لاد لئے اور پھر وہ سب جنگل کی طرف چل پڑے۔

''کیا ان جنگلوں میں قبیلے بھی موجود ہیں''...... صدیقی نے کے ڈی کے ساتھ چلتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں اس جنگل میں کوئی قبیلہ موجود نہیں ہے۔ سب قصبوں، دیہاتوں اور شہری علاقوں میں رہتے ہیں''...... کے ڈی نے کہا۔ وہ

سب کانٹے دار جھاڑیوں سے بچتے ہوئے جنگل کے اندر بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ابھی چونکہ دن تھا اس لئے جنگل گھنا ہونے کے باوجود تاریک نہ تھا اور وہ دن کی روشنی میں صاف راستوں سے گزرتے ہوئے مسلسل آگے بڑھے جا رہے تھے۔

''اس طرح پیدل چلتے ہوئے ہم کب تک اس علاقے میں پہنچ جائیں گے جہاں میزائل اسٹیشن موجود ہے''...... صدیقی نے پوچھا۔

''اگر ہم سیدھے راستے پر جائیں تو ہمیں کئی روز لگ جائیں گے لیکن میں آپ کو کھائیوں اور دلدلی علاقوں سے گزار کر لے جاؤں گا جو قدرے شارٹ کٹ ہے اور اگر ہم رکے بغیر سفر کریں تو ہم اس علاقے میں کل صبح تک پہنچ سکتے ہیں اور اگر ہم نے آرام کیا تو پھر ہمارا یہ سفر کل شام تک جاری رہ سکتا ہے''...... کے ڈی نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم کہہ رہے ہو کہ جنگل پرخطر ہے۔ یہاں درندوں کے ساتھ زہریلے حشرات الارض بھی موجود ہیں۔ اگر ہمیں رات رکنا پڑے یا اندھیرے میں بھی اپنا سفر جاری رکھنا پڑے تو درندوں اور زہریلے حشرات الارض سے بچنے کا تم نے کیا انتظام کیا ہے''...... چوہان نے پوچھا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ میری ساری زندگی ان جنگلوں گزری ہے۔ جنگل کے درندوں سے کیسے بچنا ہے اور زہریلے حشرات الارض سے خود کو کیسے بچانا ہے یہ میں بخوبی جانتا ہوں۔ میں

سارے انتظامات مکمل کر کے آیا ہوں''...... کے ڈی نے جواب دیا تو صدیقی اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات پھیل گئے۔

''تو پھر ہماری یہی کوشش ہو گی کہ ہم اپنا سفر مسلسل جاری رکھیں''...... نعمانی نے کہا۔

''نہیں۔ ہمارے لئے راستے میں آرام کرنا ضروری ہے اگر ہم مسلسل سفر کرتے رہے تو ہم پر تھکاوٹ غالب آ جائے گی اور دشمن کے علاقے میں پہنچ کر اگر ہمیں ان کا مقابلہ کرنا پڑا تو تھکاوٹ کی وجہ سے ہم آسانی سے ان کے قابو میں آ سکتے ہیں یا ان کا شکار بن سکتے ہیں۔ ہم وقفے وقفے سے آرام کرتے ہوئے جائیں گے تو فریش رہیں گے اور دشمن کے علاقے میں پہنچ کر ان کے سامنے آنے پر خود اعتمادی اور قوت کے ساتھ ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں''...... کے ڈی نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بات تو ٹھیک ہے۔ دشمنوں کے مقابلے کے لئے ہمیں ہر وقت الرٹ اور محتاط رہنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم ہر وقت تازہ دم رہیں''...... خاور نے کہا۔ وہ مسلسل آگے بڑے چلے جا رہے تھے۔

''اب ہمیں دلدلوں تک پہنچنے میں کتنی دور چلنا پڑے گا''۔ صدیقی نے پوچھا۔

''ابھی دو گھنٹے اور لگیں گے''...... کے ڈی نے کہا تو صدیقی نے

اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ کافی دیر چلتے رہے۔ وہ جوں جوں آگے بڑھتے جا رہے تھے جنگل گھنا ہوتا جا رہا تھا اور راستے اتنے ہی تنگ لیکن کے ڈی ان کے آگے یوں چلا جا رہا تھا جیسے اس کی زندگی ساری عمر ان جنگلوں میں ہی گزری ہو۔ اب جنگل کے مختلف حصوں سے مختلف جانوروں کی آوازیں بھی آنی شروع ہو گئی تھیں جن میں شیروں کی دھاڑیں اور ہاتھیوں کی چنگھاڑیں بھی شامل تھیں۔ اچانک چلتے چلتے کے ڈی رک گیا۔

''کیا ہوا''...... اسے رکتے دیکھ کر صدیقی نے چونک کر کہا۔

''ہمیں گھیرا جا رہا ہے''...... کے ڈی نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''اوہ۔ کس طرف سے''...... صدیقی نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''چاروں طرف سے۔ میں ان کے قدموں کی آوازیں سن رہا ہوں''...... کے ڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کون ہو سکتے ہیں یہ لوگ''...... صدیقی نے پوچھا۔

''جنگل میں کوئی قبیلہ نہیں ہے اور جنگل کے اس حصے میں قصبوں سے بھی کوئی نہیں آتا۔ یہ بھاری بوٹوں کی آوازیں ہیں جس کا مطلب ہے کہ فوجی ٹائپ کے لوگ اس طرف آ رہے ہیں اور وہ بھی پیدل''...... کے ڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے اور وہ جنگلی شیر کی

طرح چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔

''لیکن تم نے تو کہا تھا کہ اس علاقے میں کوئی فورس نہیں ہے''...... صدیقی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''میں نے سچ کہا تھا لیکن شاید ان لوگوں کو اس بات کا پتہ چل گیا ہے کہ ہم اس علاقے میں ہیں اس لئے وہ خصوصی چیکنگ کے لئے آ رہے ہیں''...... کے ڈی نے کہا۔

''کیا وہ تمہارے جاننے والے ہیں''...... چوہان نے پوچھا۔

''نہیں۔ جاننے والے ہوتے تو وہ چاروں طرف سے نہ آتے''...... کے ڈی نے کہا۔

''تو اب کیا کریں''...... صدیقی نے پوچھا۔

''ہم ان سے لڑے بغیر آگے نہیں جا سکیں گے اور نہ وہ ہمیں جانے دیں گے''...... کے ڈی نے کہا۔

''تو پھر ہمیں فائٹنگ کے لئے تیار ہو جانا چاہئے''...... نعمانی نے کہا۔

''ہاں''...... کے ڈی نے کہا۔

''سب تیار ہو جاؤ۔ اپنا اسلحہ سنبھال لو اور کے ڈی تم راستہ بتاتے جانا''...... صدیقی نے کہا۔ ان سب نے مشین گنیں سنبھال لیں اور پھر وہ کے ڈی کے پیچھے گھنی جھاڑیوں میں ایک قطار کی صورت میں آگے بڑھنا شروع ہو گئے۔

''کتنے فاصلے پر ہیں وہ لوگ''...... صدیقی نے کے ڈی سے

مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ابھی کافی فاصلے پر ہیں۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ ہم جھاڑیوں سے ہی گزرتے ہوئے انہیں کسی طرح سے ڈاج دے کر نکل جائیں۔ دلدلی علاقے میں پہنچ کر ہی ہم ان سے بچ کر نکل سکتے ہیں''...... کے ڈی نے کہا۔

''لیکن کیسے۔ وہ اگر یہاں آئے ہیں تو ظاہر ہے دلدلوں سے گزر کر ہی اس طرف آئے ہوں گے''...... چوہان نے کہا۔

''نہیں۔ وہ ہیلی کاپٹروں سے یہاں پہنچے ہوں گے۔ جنگل میں داخل ہوتے ہوئے میرے حساس کانوں میں دو ہیلی کاپٹروں کی آوازیں پڑی تھیں لیکن میں نے اس وقت کوئی توجہ نہ دی تھی۔ اب لگ رہا ہے کہ وہ لوگ خصوصی طور پر ہیلی کاپٹروں سے یہاں پہنچے ہیں لیکن میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا ہے کہ ان لوگوں کو ہماری آمد کی اطلاع کیسے ملی''...... کے ڈی نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ تمہارے قصبے میں سے کسی آدمی نے انہیں اطلاع دی ہو''...... خاور نے کہا۔

''نہیں۔ میرے آدمیوں میں ایسا کوئی نہیں ہے جو مجھ سے غداری کرنے کے بارے میں سوچ بھی سکتا ہو''...... کے ڈی نے جواب دیا۔

''تو پھر ہو سکتا ہے کہ ان کا کوئی آدمی تمہارے قصبے میں کہیں چھپا ہوا ہو اور اس نے جنگل میں موجود فورس کو بتا دیا ہو''۔ چوہان

نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ اس علاقے میں کسی کے آنے جانے پر پابندی نہیں ہے''...... کے ڈی نے کہا۔ وہ جھاڑیوں میں راستہ بناتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا جا رہا تھا۔ سب اس کے پیچھے چل رہے تھے۔ کے ڈی کی کوشش تھی کہ وہ گھنی اور قد آدم جھاڑیوں میں سے گزرے تاکہ دور سے بھی کوئی انہیں نہ دیکھ سکے لیکن ابھی وہ تھوڑا ہی آگے گئے ہوں گے کہ اچانک بے شمار مسلح افراد چاروں طرف جھاڑیوں میں سے جیسے امنڈ پڑے۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ انہیں دیکھتے ہی وہ سب رک گئے کیونکہ مسلح افراد کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ وہ ایک انچ بھی آگے نہ بڑھ سکتے تھے۔

''اسلحہ گرا دو ورنہ سب کے سب مارے جاؤ گے''...... ان میں سے ایک نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''گرا دو اسلحہ۔ ان کی تعداد زیادہ ہے۔ ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے''...... کے ڈی نے آہستہ آواز میں کہا تو صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے طویل سانس لئے اور پھر ان سب نے اسلحہ گرانا شروع کر دیا۔ کے ڈی نے سب سے پہلے مشین گن گرائی تھی۔

''اپنے کاندھوں سے بھی تھیلے اتار کر نیچے پھینک دو''...... اسی آدمی نے کڑک کر کہا جس نے انہیں اسلحہ گرانے کا کہا تھا تو وہ سب کاندھوں سے سفری بیگ اتار کر نیچے پھینکنے لگے۔

"ان کا اسلحہ اور سامان اٹھا لو"...... اس آدمی نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو چند مشین گن بردار تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے ان کی گری ہوئی مشین گنیں اور تھیلے اٹھانے شروع کر دیئے۔

"چیک کرو ان تھیلوں کو"...... اس آدمی نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو وہ تھیلے لے کر ایک طرف بڑھ گئے اور پھر ان تھیلوں کو کھول کر ان میں موجود اسلحہ اور دوسرا سامان نکالنے لگے۔

"کون ہو تم اور کیا چاہتے ہو"...... صدیقی نے چیخ کر کہا۔

"ہمارا تعلق ریڈ گارڈ سے ہے اور ہمیں اس علاقے کا کنٹرول سنبھالنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ ہمیں آتے ہی اطلاع ملی تھی کہ گیارہ افراد بھاری اسلحہ لے کر جنگل میں داخل ہوئے ہیں اس لئے ہم نے فوراً سارے علاقے کو گھیر لیا اور چاروں طرف سے دائرہ سمیٹتے ہوئے یہاں پہنچ گئے۔ اب تم بتاؤ کون ہو تم اور اس قدر بھاری اسلحہ لے کر کہاں جا رہے ہو"...... اس آدمی نے چیختے ہوئے کہا وہ شاید ان کا انچارج معلوم ہو رہا تھا۔

"میرا نام کے ڈی ہے اور میں جبالا قصبے کا سردار ہوں۔ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ جنگل میں شکار کی غرض سے آیا ہوں۔ جنگل کے ان حصوں میں میرا کنٹرول ہے۔ میری اجازت کے بغیر تم یہاں کیسے آ سکتے ہو"...... کے ڈی نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کے ڈی۔ تمہارا مطلب ہے ریڈ کلب کا مالک جو ریڈ واٹر کا سپلائر ہے"...... اس آدمی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں وہی کے ڈی ہوں"...... کے ڈی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم نے یہاں آ کر کنٹرول سنبھال لیا اور اپنے چند آدمی جبالا میں بھی بھیج دیئے تھے۔ ہم نے دو آدمی تمہارے ریڈ کلب میں بھی بھیجے تھے جہاں سرکاری آرڈر پہنچا دیا گیا ہے کہ جب تک جنگل کے اس حصے میں ہم موجود ہیں اس وقت تک کسی بھی علاقے میں ریڈ واٹر کی سپلائی نہیں ہو گی اور نہ ہی تمہارا کوئی آدمی اس جنگل کی طرف آئے گا۔ کیا تمہیں سرکلر نہیں ملا ہے"۔ اس آدمی نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے کوئی سرکلر نہیں ملا ہے اگر ملا ہوتا تو میں یہاں کیوں آتا"...... کے ڈی نے کہا۔ اسی لمحے ایک آدمی نے آگے بڑھ کر اس کے کان میں کچھ کہا تو انچارج بے اختیار چونک پڑا۔

"ہونہہ۔ کیا تم واقعی یہاں شکار کھیلنے کے لئے ہی آئے ہو"۔ انچارج نے کے ڈی کی طرف تیز اور غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ یہ سچ ہے"...... کے ڈی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو مسٹر کے ڈی۔ تمہارے تھیلوں سے ملنے والا اسلحہ جانوروں کے شکار کے لئے نہیں بلکہ انسانی شکار کے لئے ہے اور تمہارے پاس اتنا گولہ بارود ہے جس سے تم اس

سارے جنگل کو تباہ کر سکتے ہو۔ بولو اتنا اسلحہ کیوں لائے ہو"۔ انچارج نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہاں پہلے سے موجود ملٹری فورس کو علم ہے کہ ہم ریڈ واٹر کی سپلائی کے ساتھ اسلحے کی بھی سپلائی کرتے ہیں۔ یہ اسلحہ ہم بارما اور تومل باغیوں کو مہیا کرتے ہیں اور ان سے بھاری معاوضہ حاصل کرتے ہیں۔ اگر تمہیں یقین نہیں ہے تو وائلڈ کمانڈوز کے انچارج کرنل مہاویر سے پوچھ لو۔ وہ اس معاملے میں میرے راستے میں رکاوٹ پیدا نہیں کرتا"...... کے ڈی نے کہا۔

"کرنل مہادیو کو یہاں سے رخصت کر دیا گیا ہے۔ اب ان جنگلوں پر ریڈ گارڈ کا کنٹرول ہے جس کا انچارج کرنل آکاش ہے اور ہم کرنل آکاش کے حکم کے پابند ہیں۔ سمجھے تم"...... انچارج نے سخت لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... کے ڈی نے پوچھا۔

"میجر کلدیپ"...... انچارج نے کہا۔

"دیکھو۔ میجر کلدیپ ہم جنگل کے راستے کڈولا کے علاقے کی طرف جا رہے ہیں۔ آپ لوگ جنگل میں کیا کر رہے ہیں اور اس سارے جنگل میں آپ کیوں پھیلے ہوئے ہیں اس سے ہمیں کوئی مطلب نہیں ہے اور نہ ہی ہمارا ارادہ آپ کے خلاف کچھ کرنے کا ہے اس لئے بہتر ہے کہ آپ ہمارے آڑے نہ آئیں۔ ہمیں اپنے راستے پر جانے دیں"...... کے ڈی نے سخت لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم مجھے دھمکی دے رہے ہو"...... میجر کلدیپ نے چونکتے ہوئے کہا۔ کے ڈی کی بات سن کر اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"نہیں۔ میں آپ سے درخواست کر رہا ہوں جناب"...... کے ڈی نے خود کو فوراً سنبھالتے ہوئے کہا۔

"ریڈ گارڈ کسی کی درخواست اور کسی کی سفارش نہیں مانتے۔ میں چاہوں تو تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو بھاری اسلحہ اور گولہ بارود لے جانے کے جرم میں یہیں فائرنگ کر کے ہلاک کر سکتا ہوں لیکن چونکہ تمہارے بارے میں مجھے خاص طور پر بتایا گیا ہے اس لئے میں تمہیں چھوڑ رہا ہوں۔ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم یہیں سے اپنے ساتھیوں کو لے کر واپس چلے جاؤ ورنہ......" میجر کلدیپ نے سخت لہجے میں کہا۔

"ورنہ کیا"...... کے ڈی نے چونک کر کہا۔

"ورنہ تم سب کو گولیاں مار کر تمہاری لاشیں کھائیوں میں پھینک دی جائیں گی"...... میجر کلدیپ نے سخت لہجے میں کہا۔ کے ڈی نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا تو صدیقی تیزی سے آگے بڑھا۔

"ایک منٹ۔ تم رکو میں بات کرتا ہوں"...... صدیقی نے کہا تو کے ڈی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں صرف کے ڈی کے بارے میں جانتا ہوں۔ تم کون ہو میں نہیں جانتا اور میں غیر متعلق افراد سے بات کرنے کا قائل نہیں

ہوں۔ پیچھے ہٹ جاؤ“...... میجر کلدیپ نے صدیقی کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”میں آپ سے زیادہ بات نہیں کروں گا جناب۔ بس آپ مجھے ایک منٹ دے دیں“...... صدیقی نے کہا۔

”ایک منٹ تو کیا میں تمہیں ایک سیکنڈ بھی نہیں دوں گا۔ نانسنس۔ چلو پیچھے ہٹو۔ ورنہ گولی مار دوں گا“...... میجر کلدیپ نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا اور ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ صدیقی کے سینے کی طرف کر دیا تو صدیقی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور پیچھے ہٹ گیا۔

”ٹھیک ہے ہمارا سامان ہمیں واپس کر دو۔ ہم واپس چلے جاتے ہیں“...... کے ڈی نے کہا۔

”نہیں۔ یہ خطرناک سامان ہے یہ تمہیں واپس نہیں کیا جا سکتا ہے۔ تمہیں خالی ہاتھ ہی یہاں سے واپس جانا ہو گا“...... میجر کلدیپ نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

”یہ تو زیادتی ہے جناب۔ آپ ہمارا سامان کیسے ضبط کر سکتے ہیں“...... کے ڈی نے کہا۔

”ریڈ گارڈ کچھ بھی کر سکتی ہے سمجھے تم۔ اب جاؤ یہاں سے۔ فوراً“...... میجر کلدیپ نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

”سانس روک لو“...... صدیقی نے قریب کھڑے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر بڑبڑانے والے انداز میں کہا تو اس کے ساتھی

چونک پڑے۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے کیا کہا ہے۔ بولو اونچا بولو“۔ میجر کلدیپ نے چونکتے ہوئے کہا۔

”کچھ نہیں“...... صدیقی نے سنجیدگی سے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنا دایاں پاؤں اٹھا کر بوٹ کی ایڑی زور سے زمین پر ماری۔ یکلخت دھماکہ ہوا اور صدیقی نے سانس روک لیا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ تم نے پیر زمین پر کیوں مارا ہے اور......“ میجر کلدیپ نے چیختے ہوئے کہا وہ تیزی سے آگے بڑھا لیکن دوسرے لمحے وہ خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح الٹ کر گرتا چلا گیا۔ صرف وہی نہیں بلکہ انہیں جتنے بھی مسلح افراد نے گھیر رکھا تھا وہ سب الٹ الٹ کر گرتے چلے گئے۔ گرنے والوں میں کے ڈی اور اس کے ساتھی بھی شامل تھے۔ ان سب کو اس طرح الٹ الٹ کر گرتے دیکھ کر چوہان، نعمانی اور خاور حیران رہ گئے۔ انہوں نے صدیقی کی بات سنتے ہی سانس روک لئے تھے۔

”بس کافی ہے۔ اب تم سانس لے سکتے ہو“...... چند لمحے توقف کے بعد صدیقی نے سانس لیتے ہوئے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ یہ سب کیسے بے ہوش ہو گئے“...... خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میرے بوٹ کی ایڑی میں ڈبل تھری زائم گیس کے کیپسول

تھے جو انتہائی سریع الاثر بے ہوشی کی گیس سے بھرے ہوئے تھے۔ میں نے بوٹ کی ایڑی زمین پر مار کر انہیں توڑ دیا تھا جن سے گیس نکل کر ہر طرف پھیل گئی اور یہ سب بے ہوش ہو گئے''۔ صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یہ تم نے بہت اچھا کیا ہے جو ان سب کو ایک ساتھ بے ہوش کر دیا ہے ورنہ مجھے واقعی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی کہ اتنے مسلح افراد کا گھیرا توڑ کر ہم کیسے نکلیں گے''...... خاور نے کہا۔

''یہ میجر کلدیپ ضرورت سے زیادہ ہی تیز بننے کی کوشش کر رہا تھا اس لئے میرے پاس اس کے سوا دوسرا کوئی چارہ نہ تھا''۔ صدیقی نے جواب دیا۔

''کے ڈی اور اس کے ساتھی بھی بے ہوش ہو گئے ہیں''۔ نعمانی نے کہا۔

''یہ شاید میری بڑبڑاہٹ نہیں سن سکے''...... صدیقی نے کہا۔

''سب بے ہوش پڑے ہیں۔ کیا کرنا ہے اب''...... چوہان نے کہا۔

''یہ ہمارے لئے نعمت غیر مترقبہ بن کر آئے ہیں۔ اس لئے اب ہم ان کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں''...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نعمت غیر مترقبہ۔ وہ کیسے''...... چوہان نے چونک کر کہا۔

''یہ ہیلی کاپٹروں سے یہاں پہنچے ہیں۔ اب ان کے ہیلی کاپٹر

ہمارے کام آئیں گے اور ہمیں نہ طویل سفر کرنا پڑے گا اور نہ ہی دلدلوں کو رسیوں کے پل سے گزر کر پار کرنا پڑے گا''۔ صدیقی نے کہا۔

''ضروری تو نہیں کہ ان کے ہیلی کاپٹر یہیں موجود ہوں۔ یہ بھی تو ممکن ہے کہ ہیلی کاپٹر انہیں یہاں پہنچا کر واپس لوٹ گئے ہوں''...... خاور نے کہا۔

''کے ڈی نے دو ہیلی کاپٹروں کی آوازیں سنی تھیں۔ ان کی تعداد کسی طور پر سو سے کم نہیں ہے اس لئے ظاہر ہے یہ سب دو ہیلی کاپٹروں میں تو آئے نہیں ہوں گے۔ انہیں جنگل کے اس حصے میں پہنچانے کے لئے بار بار یہاں ہیلی کاپٹروں کو لایا اور لے جایا گیا ہو گا۔ زیادہ ہیلی کاپٹروں کے بارے میں تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن یہ میجر کلدیپ ہے اس کے استعمال کے لئے ایک آدھ ہیلی کاپٹر تو یہاں ضرور موجود ہو گا۔ ہمارے لئے ایک ہیلی کاپٹر ہی کافی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ ہیلی کاپٹر ہے کہاں''۔ صدیقی نے کہا۔

''انہوں نے جس تیزی سے ہمیں گھیرا تھا اس سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ ہم سے زیادہ دور نہیں تھے۔ انہوں نے ضرور جنگل کے کسی صاف ستھرے حصے پر ہی اپنے کیمپ لگا رکھے ہوں گے اور ہیلی کاپٹر کی لینڈنگ کے لئے بھی ظاہر ہے انہیں صاف ستھری اور مسطح جگہ کی ضرورت ہو گی۔ ہیلی کاپٹر کہاں ہے اس کے

بارے میں ہم ان میں سے کسی ایک کو ہوش میں لا کر بھی پوچھ سکتے ہیں''...... خاور نے کہا۔

''ہاں۔ چونکہ انہوں نے ہمیں چاروں طرف سے گھیرا تھا اس لئے یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ ان کے کیمپ کہاں ہیں اور ہیلی کاپٹر کہاں موجود ہو سکتا ہے اس لئے ان میں سے کسی ایک کی زبان کھلوانی ضروری ہے''...... نعمانی نے کہا۔

''تم نے انہیں جس گیس سے بے ہوش کیا ہے اس کا اثر کب تک رہے گا۔ میرا مطلب ہے کہ انہیں جلدی ہوش تو نہیں آ جائے گا''...... چوہان نے پوچھا۔

''اس گیس کا اثر زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے تک رہ سکتا ہے اس کے بعد انہیں ہوش آنا شروع ہو جائے گا''...... صدیقی نے جواب دیا۔

''اوہ۔ ایک گھنٹہ تو بہت کم ہے۔ ان کی تعداد سو سے زائد ہے اور اگر ہم انہیں باندھنا شروع کریں تو ایک گھنٹے میں بیس پچیس افراد کو ہی باندھ سکیں گے۔ باقی سب کو ہوش آ گیا تو وہ ہمیں پھر سے گھیر سکتے ہیں''...... خاور نے کہا۔

''کیا ضرورت ہے یہ سر درد لینے کی کہ ہم انہیں باندھتے پھریں''...... چوہان نے منہ بنا کر کہا۔

''تو پھر کیا انہیں یہاں ایسے ہی چھوڑ کر چلے جائیں''...... نعمانی نے کہا۔

''نہیں۔ ایسے چھوڑ کر جانا ہمارے حق میں سود مند نہیں ہو گا''۔ صدیقی نے کہا۔

''تو پھر انہیں ختم کرنا ہی ہمارے مفاد میں ہو گا ورنہ یہ ہمارے لئے مشکلات کا سبب بن سکتے ہیں''...... خاور نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کر دو انہیں ختم''...... صدیقی نے سنجیدگی سے کہا تو وہ تینوں چونک پڑے۔ صدیقی کے لہجے میں کرختگی اور سختی تھی۔

''صدیقی ٹھیک کہہ رہا ہے۔ دشمنوں سے رعایت کرنا ہمارے لئے نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔ ان سب کو ہلاک کئے بغیر ہم آگے نہیں جا سکیں گے''...... چوہان نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''کے ڈی اور اس کے ساتھیوں کو ہوش میں لاؤ تاکہ یہ بھی تمہاری مدد کر سکیں۔ میں میجر کلدیپ کو ایک طرف لے جا کر باندھ دیتا ہوں اور اسے ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ کرتا ہوں''...... صدیقی نے کہا۔

''کیسی پوچھ گچھ''...... چوہان نے چونک کر کہا۔

''اس سے ہمیں میزائل اسٹیشن کی اصل لوکیشن کا علم ہو سکتا ہے اور وہاں کیا حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں ان کے بارے میں بھی پتہ چل سکتا ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''سب کچھ کے ڈی نے ہمیں پہلے ہی بتا دیا تھا پھر تم کیوں اس پر وقت ضائع کرنا چاہتے ہو''...... چوہان نے منہ بنا کر کہا۔

”ضروری نہیں ہے کہ کے ڈی کو سب کچھ معلوم ہو۔ کے ڈی کے کہنے کے مطابق پہلے جنگل کا کنٹرول ملٹری انٹیلی جنس کے ہاتھوں میں تھا جبکہ میجر کلدیپ کے کہنے کے مطابق اب جنگل کا کنٹرول ریڈ گارڈ کے ہاتھوں میں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے تمام سیکورٹی انتظامات اور حفاظتی سسٹم بدل دیئے ہوں“...... صدیقی نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ممکن ہے“......خاور نے کہا۔

”اس کی جسامت خاور جیسی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ خاور لے لے۔ باقی تم دونوں ان میں سے دو افراد کا قد کاٹھ دیکھ لو اور پھر ان کے لباس بدل لو۔ میں بھی ایسا ہی کرتا ہوں۔ ہم ریڈ گارڈ کی جگہ لے کر ان کے ہیلی کاپٹر کا استعمال کریں گے تو فائدے میں رہیں گے“...... صدیقی نے کہا تو ان تینوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ صدیقی نے آگے بڑھ کر میجر کلدیپ کو اٹھایا اور اسے لے کر کچھ فاصلے پر موجود درختوں کے جھنڈ میں آ گیا۔ اس نے جیب سے رسی کا ایک بنڈل نکالا اور اس سے میجر کلدیپ کو باندھنے لگا یہ رسی اس کی جیب میں پہلے سے ہی موجود تھی کیونکہ رسی کی جنگل میں اسے کہیں بھی ضرورت پڑ سکتی تھی۔ میجر کلدیپ کو اچھی طرح سے باندھ لینے کے بعد صدیقی نے اس کے منہ اور ناک پر ہاتھ رکھ دیا۔ اسی لمحے دوسری طرف سے مسلسل اور تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں شاید اس کے ساتھیوں نے کے

ای اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ریڈ گارڈ کے آدمیوں پر فائرنگ کھول دی تھی۔ اسی لمحے میجر کلدیپ کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہوئے تو صدیقی نے اس کے منہ اور ناک سے ہاتھ ہٹا دیئے اور اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ کچھ ہی دیر میں میجر کلدیپ نے آنکھیں کھول دیں۔ ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ بندھا ہوا ہے۔

”یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہوا اور مجھے کیوں باندھا ہے اور یہ فائرنگ“...... میجر کلدیپ کا جیسے ہی شعور جاگا اس نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

”تمہارے سارے ساتھیوں کو میں نے گیس سے بے ہوش کر دیا تھا میجر کلدیپ۔ میرے ساتھی اب انہیں بے ہوشی کی حالت میں گولیاں مار کر ہلاک کر رہے ہیں“...... صدیقی نے سفاکانہ لہجے میں کہا تو میجر کلدیپ بری طرح سے چونک پڑا۔

”گولیاں مار رہے ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ تم بزدل۔ تم بے ہوش افراد پر گولیاں چلا کر انہیں ہلاک کر رہے ہو۔ کیوں“...... میجر کلدیپ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

”جنگ اور محبت میں سب کچھ جائز ہوتا ہے۔ تم بھی ہمارے مقابلے پر سو سے زائد افراد کو لائے تھے یہ آگے چل کر ہمارے لئے مشکل پیدا کر سکتے تھے اور چونکہ ابھی ہمیں دور جانا ہے اس

لئے ہم انہیں زندہ رکھنے کا رسک نہیں لے سکتے تھے۔ اس لئے انہیں ہلاک کرنا ضروری تھا''...... صدیقی نے کہا۔

''یہ بزدلی ہے۔ سراسر بزدلی اور تم ہو کون اور میرے ساتھیوں کو اس طرح بے دردی سے کیوں ہلاک کر رہے ہو''...... میجر کلدیپ نے غصیلے اور پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

''ہم خدائی فوجدار ہیں اور ہم جنگل میں بلیک برڈ میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کے لئے آئے ہیں جسے پاکیشیا کے ڈی میزائل پلانٹ کو نشانہ بنانے کے لئے ان جنگلوں میں بنایا گیا ہے''۔ صدیقی نے کہا تو میجر کلدیپ بری طرح سے چونک پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو''...... میجر کلدیپ نے چونکتے ہوئے کہا۔

''میں نے کہا ہے نا کہ ہم خدائی فوجدار ہیں اب تم ہمیں پاکیشیائی ایجنٹ کہو یا کچھ اور''...... صدیقی نے منہ بنا کر کہا۔

''مجھ سے کیا چاہتے ہو''...... میجر کلدیپ نے غرا کر کہا۔

''تم اپنی فورس کے ساتھ یہاں یقینی طور پر ہیلی کاپٹروں سے آئے ہو۔ مجھے بتاؤ کہ ہیلی کاپٹر کہاں ہیں''...... صدیقی نے پوچھا۔

''ہیلی کاپٹر ہمیں یہاں پہنچا کر واپس چلے گئے تھے''...... میجر کلدیپ نے کہا۔

''کہاں واپس گئے تھے''...... صدیقی نے پوچھا۔

''ہمیں جبالا سے یہاں بھیجا گیا تھا۔ جبالا سے ہمارے جیسے کئی

مسلح گروپس کو جنگل کے چاروں طرف پھیلایا گیا ہے۔ ہمیں ہمارے مقام پر پہنچانے کے بعد ہیلی کاپٹر واپس چلے گئے تھے۔ اب وہ واپس جبالا گئے ہیں یا کہیں اور اس کے بارے میں مجھے کچھ بھی علم نہیں ہے''...... میجر کلدیپ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''کیا تم ضرورت کے وقت یہاں کسی ہیلی کاپٹر کو منگوا سکتے ہو''...... صدیقی نے پوچھا۔

''ہاں۔ نہیں''...... میجر کلدیپ نے پہلے ہاں اور پھر نہیں کرتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب ہوا ہاں اور نہیں کا''...... صدیقی نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''میرے منہ سے ہاں غلطی سے نکل گیا تھا''...... میجر کلدیپ نے کہا تو صدیقی بے اختیار مسکرا دیا۔

''اس لئے تم نے فوراً نہیں کہہ دیا''...... صدیقی نے کہا۔

''ہاں''...... میجر کلدیپ نے کہا۔

''اچھا یہ بتاؤ کہ تمہیں جن ہیلی کاپٹروں میں لایا گیا ہے کیا یہ ہیلی کاپٹر میزائل اسٹیشن کے نزدیک جا سکتے ہیں یا نہیں''...... صدیقی نے پوچھا۔

''نہیں۔ کسی بھی ہیلی کاپٹر کو میزائل اسٹیشن کے ایک ہزار میٹر کے دائرے میں جانے کی اجازت نہیں ہے۔ ہیلی کاپٹروں کو میزائل

اسٹیشن سے ایک ہزار میٹر دور بنائے گئے مخصوص ہیلی پیڈز پر ہی اتارا جاتا ہے۔ ایک ہزار میٹر کے دائرے میں ایسی ریز پھیلی ہوئی ہیں کہ کوئی بھی ہیلی کاپٹر اس دائرے میں داخل ہو گا تو اس کا انجن بلاک ہو جائے گا اور وہ ہیلی کاپٹر آؤٹ آف کنٹرول ہو کر نیچے گر کر تباہ ہو جائے گا''...... میجر کلدیپ نے جواب دیا۔

''گڈ۔ تم اس میزائل اسٹیشن کے بارے میں کافی کچھ جانتے ہو''...... صدیقی نے کہا تو میجر کلدیپ نے فوراً ہونٹ بھینچ لئے جیسے اس نے بے خیالی میں یہ بات بتا دی ہو اور اب اسے اپنا منہ کھولنے پر افسوس ہو رہا ہو۔

''مجھ سے کیا چاہتے ہو''...... میجر کلدیپ نے غراتے ہوئے کہا۔

''میں چاہتا ہوں کہ تم ایمرجنسی کال کر کے ایک ہیلی کاپٹر یہاں بلاؤ''...... صدیقی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ ایسا نہیں ہو سکتا''...... میجر کلدیپ نے کہا۔

''کیوں نہیں ہو سکتا ایسا''...... صدیقی نے جواباً غراتے ہوئے کہا۔

''میں جانتا ہوں تم ہیلی کاپٹر یہاں بلا کر اس پر قبضہ کرنا چاہتے ہو تاکہ اس ہیلی کاپٹر کی مدد سے تم میزائل اسٹیشن کے قریب پہنچ سکو۔ مگر یاد رکھو میرا نام میجر کلدیپ ہے اور میں ریڈ گارڈ کا سیکنڈ چیف ہوں۔ میں مر تو سکتا ہوں لیکن ملک سے غداری نہیں کر سکتا۔

میں کسی بھی صورت میں ہیلی کاپٹر نہیں بلاؤں گا چاہے تم مجھے گولی ہی کیوں نہ مار دو''...... میجر کلدیپ نے سخت اور کرخت لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تم یہی چاہتے ہو تو میں تمہاری یہ خواہش پوری کر دیتا ہوں''...... صدیقی نے مشین پسٹل کی نال اس کے سر سے لگاتے ہوئے کہا تو میجر کلدیپ کا رنگ زرد ہو گیا۔

''کک کک۔ کیا مطلب''...... میجر کلدیپ نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''میں جانتا ہوں کہ تم انتہائی تربیت یافتہ ہو اور تمہاری قوت مدافعت بھی بے حد زیادہ ہے۔ میں تم پر تشدد کروں گا تو اس کا تم پر کوئی اثر نہیں ہو گا کیونکہ تم میں گینڈے کی سی طاقت ہے لیکن مشین پسٹل میں جو گولیاں ہیں یہ گینڈے اور بکری کے ساتھ یکساں سلوک کرتی ہیں''...... صدیقی نے غراتے ہوئے کہا تو میجر کلدیپ کا رنگ سرخ ہو گیا۔

''تم چاہتے کیا ہو''...... میجر کلدیپ نے کہا۔

''ایک ہیلی کاپٹر یہاں بلاؤ''...... صدیقی نے کہا۔

''میں ایسا نہ کروں تو''...... میجر کلدیپ نے ایک بار پھر غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''تو پھر مجھے تمہاری کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارے تمام ساتھیوں کو ہلاک کیا جا چکا ہے۔ اب صرف تم ہی زندہ بچے ہو۔

اگر تم تعاون کرو گے تو میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا دوسری صورت میں تمہیں بھی تمہارے ساتھیوں کے پیچھے روانہ کر دیا جائے گا''۔ صدیقی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم میجر کلدیپ کو دھمکیاں دو''۔ میجر کلدیپ نے یکلخت طیش میں آتے ہوئے کہا اور اس نے بندھے ہونے کے باوجود اچھل کر صدیقی پر حملہ کرنا چاہا لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی وہ چیختا ہو پہلو کے بل نیچے زمین پر ایک دھماکے سے جا گرا۔ گولیاں اس کے دونوں کاندھوں پر لگی تھیں۔

''میں چاہوں تو تمہاری ایک ایک ہڈی کو پیس کر رکھ سکتا ہوں لیکن میرے پاس ایسے کھیل تماشوں کا وقت نہیں ہے۔ اب تم بتاؤ کہ ہیلی کاپٹر بلاؤ گے یا نہیں''...... صدیقی نے سرد لہجے میں کہا۔

''تم۔ تم۔ میں تمہاری بوٹیاں اُڑا دوں گا۔ تم۔ تم''...... میجر کلدیپ نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس نے ایک بار پھر تیزی سے اٹھنے اور صدیقی کی طرف چھلانگ لگانے کی کوشش کی لیکن ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور ماحول میجر کلدیپ کی تیز چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس بار صدیقی نے اس کی دونوں ٹانگوں پر فائرنگ کی تھی۔ اس کی دونوں ٹانگیں چھلنی ہوگئی تھیں۔

''بولو۔ ہیلی کاپٹر بلاؤ گے یا نہیں''...... صدیقی نے حلق کے بل

چیختے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں نہیں بلاؤں گا۔ تم مجھے مجبور نہیں کر سکتے۔ میں تمہارے لئے کوئی آسانی پیدا نہیں کروں گا۔ مار دو۔ مجھے گولیاں مار دو۔ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کروں گا''...... میجر کلدیپ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا تو صدیقی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے جسم سے تیزی سے خون بہہ رہا تھا۔ وہ کچھ دیر تڑپتا رہا اور پھر ساکت ہو گیا اور اس کی آنکھیں بے نور ہوگئیں۔

''تم احمق ہو میجر کلدیپ۔ تم چاہتے تو آسانی سے جان بچا سکتے تھے''...... صدیقی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس نے آگے بڑھ کر میجر کلدیپ کی تلاشی لی اور پھر اس کی جیبوں سے نکلنے والی چیزوں کو اپنے قبضے میں لے لیا اور پھر اس نے میجر کلدیپ کے کاندھوں سے اس کے اسٹار اتارنے شروع کر دیئے۔ اس نے میجر کلدیپ کے سینے پر لگا ہوا اس کے نام کا بیج بھی اتار لیا۔ چونکہ میجر کلدیپ کی وردی خون آلودہ ہوگئی تھی اس لئے وہ صدیقی کے کسی کام کی نہ تھی جبکہ اسٹارز اور بیج کے ساتھ دوسری چیزیں اس کے کام آ سکتی تھیں۔ صدیقی نے اس کی لاش وہیں چھوڑی اور پھر وہ درختوں کے جھنڈ سے نکل کر اپنے ساتھیوں کے پاس آ گیا جو اپنا کام پورا کر چکے تھے اور وہاں موجود میجر کلدیپ کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا تھا۔

''کیا ہوا۔ کچھ بتایا میجر کلدیپ نے''...... اسے دیکھ کر چوہان

نے اس کے قریب آ کر پوچھا۔

"نہیں۔ وہ بے حد سخت جان تھا۔ کچھ بتانے کے لئے تیار نہ تھا اس لئے میں نے اسے گولیاں مار دی ہیں"...... صدیقی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پوچھا کیا تھا تم نے اس سے"...... چوہان نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر کے بارے میں۔ اس نے کہا تھا کہ ہیلی کاپٹر انہیں جنگل کے اس حصے میں پہنچا کر واپس چلے گئے تھے۔ میں نے اسے ایمرجنسی طور پر ہیلی کاپٹر منگوانے کا کہا تھا لیکن وہ میری کوئی بات نہ مان رہا تھا اور وہ انتہائی تربیت یافتہ اور گینڈے جیسی طاقت رکھنے والا انسان تھا اس لئے مجھے بھی یہی لگ رہا تھا کہ وہ مجھے کوئی جواب نہ دے گا اس لئے اسے زندہ رکھنے کا کوئی فائدہ نہ تھا"۔ صدیقی نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہاں کوئی ہیلی کاپٹر موجود نہیں ہے"۔ چوہان نے کہا۔

"ضروری نہیں ہے کہ اس نے سچ ہی کہا ہو۔ ہم اس سارے علاقے کو سرچ کریں گے۔ اگر کوئی ہیلی کاپٹر مل گیا تو ٹھیک ہے ورنہ ہم کے ڈی کے ساتھ آگے کا سفر جاری رکھیں گے"...... صدیقی نے کہا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چوہان سرخ وردی میں تھا جو اس نے میجر کلدیپ کے کسی ساتھی کی اتار کر پہن لی تھی۔ نعمانی نے ایک سرخ لباس لا کر صدیقی کو بھی دے دیا۔

"خاور تمہارا قد کاٹھ میجر کلدیپ جیسا ہے۔ یہ سٹارز اور بیج تم لگا لو"...... صدیقی نے خاور سے مخاطب ہو کر کہا تو خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور صدیقی نے بیج اور سٹارز اسے دے دیئے۔

"کے ڈی"...... صدیقی نے کے ڈی سے مخاطب ہو کر کہا تو کے ڈی جو اس سے کچھ فاصلے پر تھا مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا اس کے قریب آ گیا۔

"فرمائیں"...... کے ڈی نے کہا۔

"تم ان جنگلوں کے بارے میں سب کچھ جانتے ہو۔ کیا تم یہ بتا سکتے ہو کہ ارد گرد ایسا کون سا علاقہ ہو سکتا ہے جہاں پر ہیلی کاپٹر اتارا جا سکتا ہو"...... صدیقی نے کہا۔

"یہاں نزدیک تو ایسی کوئی جگہ نہیں ہے جہاں پر کسی ہیلی کاپٹر کو لینڈ کیا جا سکتا ہو البتہ دلدلی علاقے کے پاس چند ٹھوس اور مسطح چٹانیں موجود ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہیلی کاپٹروں کو وہیں اتارا گیا ہو اور پھر یہ سب پیدل چل کر یہاں پہنچے ہوں"...... کے ڈی نے کہا۔

"تو چلو۔ دلدلی علاقے کی طرف چلتے ہیں۔ اگر وہاں ہیلی کاپٹر مل گیا تو ٹھیک ہے ورنہ ہم دلدلیں پار کر کے آگے جائیں گے"...... صدیقی نے کہا تو کے ڈی نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ سب اپنا سامان اٹھانے لگے۔

’’وہ سب بچ کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں مادام رادھا اور یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔ میں نے اپنے ٹاپ سیکشن کے ہیڈ کوارٹر پر جو میزائل فائر کرائے تھے ان کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا۔ وہ پہلے ہی وہاں سے نکل کر جا چکے تھے اور ملبہ اٹھانے کے بعد ان میں سے کسی ایک کی بھی لاش نہیں ملی تھی اور میرے منع کرنے کے باوجود تم نے عمران کے دوسرے گروپ کی رہائش گاہ پر میزائلوں سے حملہ کرا دیا لیکن وہاں سے بھی ملبہ ہٹانے پر کچھ نہیں ملا تھا۔ اگر تم مجھے دوسرے گروپ کے بارے میں بتا دیتی تو میں انہیں گھیرنے کے لئے بہتر پلاننگ کرتا لیکن تم۔ تم نے میرے کہنے کے باوجود ہٹ دھرمی کا ثبوت دیا۔ کیوں۔ بولو۔ جواب دو مجھے‘‘...... شاگل نے مادام رادھا پر بری طرح سے گرجتے ہوئے کہا جو اس کے سامنے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔

شاگل نے اسے خصوصی طور پر کال کر کے اپنے آفس میں بلایا تھا۔ شاگل کو اطلاع مل چکی تھی کہ مادام رادھا نے ایک رہائش گاہ پر حملہ کیا تھا اور اس حملے کی نگرانی کرنے خود بھی وہاں پہنچ گئی تھی۔ جس رہائش گاہ پر اس نے میزائلوں سے حملہ کرایا تھا وہاں عمران کا چار افراد پر مشتمل کوئی دوسرا گروپ موجود تھا۔ مادام رادھا نے اس بار انہیں کوئی موقع نہ دینے کا فیصلہ کرتے ہوئے اس رہائش گاہ کو میزائلوں سے تباہ کر دیا تھا۔ اس کے خیال کے مطابق وہ چاروں اس رہائش گاہ کے ساتھ ہی ختم ہو چکے ہوں گے۔ چونکہ مادام رادھا ان چار افراد کی ہلاکت کی تصدیق کرنا چاہتی تھی اس لئے اس نے فوراً ہیوی مشینری منگوا کر رہائش گاہ کا سارا ملبہ ہٹوا لیا تھا تاکہ ملبے تلے سے وہ ان چاروں افراد کی لاشیں یا ان کی لاشوں کے ٹکڑے نکال سکے لیکن ملبے تلے انہیں نہ کوئی لاش ملی تھی اور نہ کسی لاش کا ٹکڑا جس سے مادام رادھا مایوس ہو کر رہ گئی تھی۔

’’مجھے اچانک ان چاروں کے بارے میں رپورٹ ملی تھی۔ اگر ان کے بارے میں آپ کو اطلاع دینے کی کوشش کرتی تو اس میں وقت ضائع ہوتا اور انہیں وہاں سے نکل جانے کا موقع مل جاتا اور میں ایسا نہیں چاہتی تھی اس لئے میں نے اپنی نگرانی میں اس رہائش گاہ پر اٹیک کیا لیکن......‘‘ مادام رادھا نے کہا تو شاگل غرا کر رہ گیا۔

’’لیکن۔ کیا ہوا وہ پھر بھی بچ کر نکل گئے‘‘...... شاگل نے چیختے

ہوئے کہا۔

''میں نے اپنے آدمیوں کو پھیلا دیا ہے۔ جلد ہی ان کا پتہ چل جائے گا''...... مادام رادھا نے کہا۔

''اب خاک پتہ چلے گا ان کا۔ وہ نجانے کہاں سے کہاں نکل گئے ہوں''...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں کچھ کہنا چاہتی ہوں چیف شاگل''...... مادام رادھا نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''ہاں کہو۔ خاموش کیوں بیٹھی ہو''...... شاگل نے منہ بنا کر کہا۔

''ہم ان کی تلاش میں اگر ایسے ہی کام کرتے رہے تو پھر سوائے ناکامی کے ہمارے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ وہ ہمیں مسلسل ڈاج دے کر نکلتے رہیں گے اور ہم بس لکیر ہی پیٹتے رہ جائیں گے''...... مادام رادھا نے کہا تو شاگل چونک پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتی ہو۔ کھل کر کہو''...... شاگل نے چونکتے ہوئے کہا۔

''عمران اور اس کے ساتھی ہاتار کے میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ یہ درست ہے کہ ہاتار جنگل میں ملٹری فورس کے ساتھ اب ریڈ گارڈ بھی سیکورٹی کے لئے موجود ہے لیکن میں یقین کے ساتھ کہتی ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ملٹری انٹیلی جنس تو کیا ریڈ گارڈ بھی نہ سنبھال سکیں گے۔ عمران اور اس کے ساتھی انہیں بھی ڈاج دے کر میزائل اسٹیشن تک پہنچ جائیں گے

اور پھر ان کے لئے میزائل اسٹیشن تباہ کرنا مشکل ثابت نہ ہو گا اور عمران اور اس کے ساتھی بھی جتنا مرضی ادھر ادھر بھاگتے رہیں لیکن ہر طرف سے گھوم پھر کر انہیں ہاتار جنگل میں آنا ہی پڑے گا۔ یہ بات انہیں بھی معلوم ہو گی کہ وہ جنگل میں نہ تو کسی ہیلی کاپٹر سے پہنچ سکتے ہیں اور نہ کسی طیارے سے پیرا شوٹ پہن کر اتر سکتے ہیں۔ جنگل میں وہ جیپوں اور گاڑیوں کے بغیر سفر کریں گے۔ اس لئے کیوں نہ ہم بھی اس جنگل میں پھیل جائیں اور جنگل کو ہر طرف سے مکمل طور پر گھیر لیں۔ پھر عمران اور اس کے ساتھی جس راستے سے بھی جنگل میں داخل ہوں گے ہماری نظروں سے نہ بچ سکیں گے اور ہم جنگل میں آسانی سے ان کا شکار کھیل سکیں گے''۔ مادام رادھا نے کہا۔

''ہونہہ۔ مجھے میزائل اسٹیشن کی تباہی سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ اس طرف یقیناً عمران کا دوسرا گروپ گیا ہو گا اور اگر وہ جنگل میں گھسنے اور میزائل اسٹیشن تک پہنچنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اس سے میری صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا''...... شاگل نے غراتے ہوئے کہا تو مادام رادھا چونک پڑی۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں چیف شاگل''۔ مادام رادھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ ہاتار جنگل میں ملٹری فورس اور ریڈ گارڈ موجود ہے۔ مجرموں کو وہاں پہنچنے سے روکنے کی ذمہ داری ان

کی ہے اور اگر وہ اپنی ذمہ داری پوری نہیں کریں گے تو یہ ان کی کوتاہی ہو گی ہماری نہیں''...... شاگل نے اسی انداز میں کہا۔

''اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کو جنگل میں جانے سے روکنے کی ذمہ داری ان کی ہے تو پھر ہم کیا کر رہے ہیں''...... مادام رادھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمیں ہر حال میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنا ہے اور بس''...... شاگل نے کہا۔

''یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی تو ہیں جو ہاتار جنگل میں جا کر میزائل اسٹیشن تباہ کر دینا چاہتے ہیں''...... مادام رادھا نے کہا۔

''تم احمق ہو مادام رادھا۔ تمہارے دماغ میں عقل نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ میں بار بار تمہیں بتا رہا ہوں کہ عمران نے اپنی ٹیم کے دو گروپ بنائے ہوئے ہیں۔ ایک گروپ کا مشن ہاتار جنگل میں جا کر میزائل اسٹیشن کی تباہی ہے اور یہ مشن عمران کے نزدیک اتنا مشکل نہیں اور نہ ہی یہ مشن عمران کا ہے''...... شاگل نے بھڑکتے ہوئے کہا۔

''تو پھر عمران کا مشن کیا ہے''...... مادام رادھا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''عمران یہاں مشن شامار مکمل کرنے کے لئے آیا ہے''۔ شاگل نے کہا تو مادام رادھا بے اختیار اچھل پڑی۔

''مشن شامار۔ کیا مطلب۔ یہ کون سا مشن ہے''...... مادام رادھا

نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ تم میں عقل کی کمی ہے۔ تمہارا ذہن بس اسی بات پر اٹکا ہوا ہے کہ عمران یہاں صرف ہاتار جنگل میں موجود میزائل اسٹیشن تباہ کرنا چاہتا ہے اور بس''۔ شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میرے علم میں تو یہی ہے''...... مادام رادھا نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''جبکہ عمران کا اصل ٹارگٹ شامار پہاڑیوں میں موجود وہ اسپیس سنٹر ہے جہاں سے اسپائی سیٹلائٹ کو کنٹرول کیا جاتا ہے''۔ شاگل نے کہا تو مادام رادھا یکلخت اچھل پڑی۔

''اوہ اوہ۔ اس کے بارے میں تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا کہ عمران کا اصل ٹارگٹ شامار اسپیس سنٹر ہو سکتا ہے''...... مادام رادھا نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔

''عقل ہوتی تو کچھ سوچتی نا''...... شاگل نے منہ بنا کر کہا تو مادام رادھا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

''اگر عمران کا ٹارگٹ شامار اسپیس سنٹر ہے تو پھر ہمیں اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ عمران کو کسی بھی صورت میں اسپیس سنٹر تک نہیں پہنچنے دینا چاہئے۔ یہ درست ہے کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی ہاتار میں موجود بلیک برڈ میزائل اسٹیشن تباہ کر بھی دیں تو اس سے کافرستان کو اتنا نقصان نہ ہو گا۔ ہم ایک کے بعد ایک نیا

میزائل اسٹیشن بنا سکتے ہیں لیکن اگر انہوں نے شامار اسپیس سنٹر تباہ کر دیا تو پھر کافرستان کو واقعی ناقابل تلافی نقصان ہو گا۔ ایک تو اسپیس سنٹر تباہ ہو جائے گا اور دوسرا خلاء میں کافرستان کا بھیجا ہوا اسپائی سیٹلائٹ بھی ناکارہ ہو جائے گا''...... مادام رادھا نے کہا۔

''ہاں۔ اس لئے میں شروع سے ہی شامار اسپیس سنٹر پر توجہ دے رہا تھا''...... شاگل نے کہا۔

''تو پھر ہمیں شامار کے پورے علاقے کو اپنے گھیرے میں لے لینا چاہئے تاکہ عمران اور اس کے ساتھی وہاں پہنچ ہی نہ سکیں اور اگر وہ وہاں آئیں تو ہمارے ہاتھوں مارے جائیں''...... مادام رادھا نے کہا۔

''اس کے لئے میں نے پہلے ہی تمام انتظامات کرا دیئے ہیں۔ شامار اسپیس سنٹر پر خصوصی فورسز پہلے سے ہی موجود ہیں لیکن میں نے شامار کے علاقے کی طرف جانے والے تمام راستے بلاک کر دیئے ہیں۔ وہاں میرا ہارڈ اور بلیک سیکشن موجود ہے۔ ہارڈ سیکشن کی انچارج مادام شوبھا ہے جبکہ بلیک سیکشن کا انچارج گپتا ہے۔ ان کی نظروں میں آئے بغیر وہاں سے کوئی پرندہ بھی شامار نہیں پہنچ سکتا''...... شاگل نے کہا۔

''اس کے باوجود ہمیں بھی وہاں پہنچ کر اپنے طور پر بھی ایسے انتظامات کر لینے چاہئیں کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی مادام شوبھا اور گپتا کو ڈاج دے کر نکلنے کی کوشش کریں تو ان کے راستے کی ہم

دیوار بن جائیں''...... مادام رادھا نے کہا۔

''اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے گپتا ہی کافی ہے''...... شاگل نے غرا کر کہا تو مادام رادھا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تو پھر آپ نے مجھے کس لئے بلایا ہے''...... مادام رادھا نے اس بار قدرے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تمہاری ناقص حکمت عملی کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کافرستان آنے کا موقع ملا ہے۔ میں نے ایک بار تمہیں منع کیا تھا لیکن اس کے باوجود تم نے میری باتوں پر عمل نہیں کیا اور اپنے گروپ کو لے کر عمران کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے نکل کھڑی ہوئی۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ یا تو میں پرائم منسٹر صاحب سے بات کر کے تمہارے بارے میں سب کچھ بتا دوں اور تمہیں اس معاملے سے پیچھے ہٹانے کے آرڈرز جاری کرا دوں اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ میں تمہیں اب کھلا چھوڑ کر اپنی من مانی کرنے کی اجازت نہ دوں اور تمہیں اپنے ساتھ ہی رکھوں''۔ شاگل نے کہا۔

''اوہ۔ تو آپ مجھے اپنا محکوم بنا کر ساتھ رکھنا چاہتے ہیں''۔ مادام رادھا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں تمہیں اپنا محکوم نہیں بنانا چاہتا لیکن تم سے دوبارہ کوئی ایسی غلطی سرزد نہ ہو کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو پھر سے

بچ نکلنے کا موقع مل جائے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ مل کر کام کرو۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف جو بھی کارروائی کرنی ہو ہم دونوں مل کر کریں گے تا کہ عمران اور اس کے ساتھی ہر صورت میں اپنے انجام تک پہنچ سکیں''...... شاگل نے کہا۔

''اگر ایسا ہے تو پھر مجھے آپ کا یہ آپشن منظور ہے۔ واقعی ایک اور ایک مل کر گیارہ ہوتے ہیں۔ ہم دونوں ایک ہو جائیں تو عمران ہماری طاقت اور ذہانت کا مقابلہ نہیں کر سکے گا''...... مادام رادھا نے کہا۔

''لیکن اس کے لئے تمہیں ہر وقت میرے ساتھ ہی رہنا پڑے گا اور میں تم سے جو کہوں گا تمہیں اس پر عمل بھی کرنا پڑے گا''۔ شاگل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا مجھے آپ کے احکامات کی پابندی کرنی ہو گی''...... مادام رادھا نے ایک بار پھر چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ جب تک ہم میں یگانگت نہیں آئے گی عمران ہمیں اسی طرح ڈاج دے کر نکلتا رہے گا اور اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو وہ نہ صرف شامار اسپیس سنٹر تباہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے بلکہ ہاتار جنگل میں موجود میزائل اسٹیشن کو بھی تباہ کر دیں گے''۔ شاگل نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

''آپ کے ذہن میں کیا ہے۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی شامار مشن مکمل کرنے آئے تو ہم انہیں کیسے روک سکتے ہیں''۔ مادام

رادھا نے کہا۔

''اس کے لئے میں نے یہی سوچا ہے کہ ہم شامار کے علاقے کو اور زیادہ سائنسی اور مشینی آلات سے ناقابل تسخیر بنا دیں۔ شامار پہاڑی تک سوائے ان انجینئرز اور سائنس دانوں کے اور کسی کو جانے کی اجازت نہ ہو جو اس اسپیس سنٹر سے منسلک ہیں بلکہ میں یہ بھی سوچ رہا ہوں کہ میں ہر بات پرائم منسٹر کے سامنے رکھ کر شامار اسپیس سنٹر کے تمام انجینئرز اور سائنس دانوں کو کچھ عرصہ کے لئے اسپیس سنٹر کے اندر ہی محصور کرا دوں تا کہ نہ کوئی اس سنٹر میں جائے اور نہ باہر آئے۔ اگر ایسا ہوا تو عمران اور اس کے ساتھی بھلا کب تک ٹکریں مارتے رہیں گے۔ اس دوران اسپیس سنٹر کو پاکیشیا کے ڈی میزائل پلانٹ کا ٹارگٹ بھی مل جائے گا اور پھر ہم فوری طور پر بلیک برڈ میزائل فائر کر کے پاکیشیا کے ڈی میزائل پلانٹ کو تباہ کر دیں گے''...... شاگل نے کہا۔

''یہ واقعی ایک اچھا آئیڈیا ہے۔ اگر تمام انجینئرز اور سائنس دانوں کو اسپیس سنٹر کے اندر محدود کر کے اسپیس سنٹر کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا جائے تو عمران اور اس کے ساتھی لاکھ سر پٹک لیں وہ اندر داخل نہ ہو سکیں گے اور شامار کے پورے علاقے پر ہمارا قبضہ ہو گا تو وہ شامار اسپیس سنٹر کے نزدیک بھی نہ پہنچ سکیں گے''۔ مادام رادھا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا تم جانتی ہو کہ اسپیس سنٹر کا چیف انچارج کون ہے''۔

شاگل نے کہا۔

''کیوں آپ کو نہیں معلوم''...... مادام رادھا نے چونک کر کہا۔

''معلوم ہے لیکن اس سائنس دان کا نام میرے دماغ سے نکل گیا ہے''...... شاگل نے کہا۔

''اسپیس سنٹر کے چیف انچارج ڈاکٹر پرکاش ہے''...... مادام رادھا نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ یاد آ گیا۔ میں پرائم منسٹر سے بات کرنے سے پہلے ڈاکٹر پرکاش سے بات کر لیتا ہوں تاکہ اس سے پوچھ سکوں کہ شامار اسپیس سنٹر کو سیلڈ کیا بھی جا سکتا ہے یا نہیں''۔ شاگل نے کہا تو مادام رادھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اس سے پہلے کہ وہ رسیور اٹھاتا اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل چونک پڑا۔ اس نے رسیور اٹھا لیا۔

''چیف شاگل بول رہا ہوں''...... شاگل نے مخصوص کرخت اور سخت لہجے میں کہا۔

''گپتا بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے بلیک سیکشن کے انچارج گپتا کی آواز سنائی دی تو شاگل چونک پڑا۔

''یس کوئی خاص بات''...... شاگل نے کہا۔

''یس چیف۔ ان لوگوں کے کاغذات کی رپورٹ ہمیں موصول ہو گئی ہے''...... دوسری طرف سے گپتا نے کہا۔

''کن لوگوں کے کاغذات''...... شاگل نے کہا۔

''وہی جو طویل سفر کرتے ہوئے کاہنگ پہنچے تھے اور ہم نے انہیں ان کی رہائش گاہ سے بے ہوش کر کے اٹھا لیا تھا''...... گپتا نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ کیا رپورٹ ہے کیا ان کے کاغذات اصل ہیں''۔ شاگل نے پوچھا۔

''نو چیف۔ یہ نقلی کاغذات ہیں۔ ان کا دارالحکومت کے کسی ڈیپارٹمنٹ میں ریکارڈ موجود نہیں ہے''...... دوسری طرف سے گپتا نے کہا تو شاگل بری طرح سے اچھل پڑا۔

''اوہ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کی ہمیں تلاش ہے اور انہوں نے پھر ہمیں ڈاج دینے کی کوشش کی تھی''۔ شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ انہوں نے واقعی ہمیں ڈاج دیا تھا اور کسی مرحلے پر شک کی گنجائش نہیں چھوڑی تھی کہ ہم انہیں پاکیشیائی ایجنٹ ثابت کر سکتے''...... گپتا نے کہا۔

''تو کیا کیا ہے تم نے ان کا۔ کیا وہ ابھی تک تمہاری قید میں ہی ہیں''...... شاگل نے پوچھا۔

''نو چیف۔ میں نے ان کی باتوں سے مطمئن ہو کر انہیں واپس ان کے ٹھکانے پر پہنچا دیا تھا۔ انہیں وہاں پہنچانے سے پہلے میں نے ان کے ٹھکانے پر وائس بگ لگا دیئے تھے اور اس ٹھکانے کی نگرانی پر مسلح افراد کو مامور کر دیا تھا تاکہ جب تک ان کے

کاغذات کی رپورٹ نہ مل جائے ہم ان پر نہ صرف مسلسل نظر رکھ سکیں بلکہ انہیں کھل کر باتیں کرنے کا موقع دیں۔ اس طرح ان کی اصلیت کا پتہ چل سکتا تھا لیکن......'' گپتا نے کہا اور پھر وہ کہتے کہتے رک گیا۔

''لیکن۔ لیکن کیا''...... شاگل نے غصے اور بے بسی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''وہ خاموشی سے اس ٹھکانے کو چھوڑ کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ میں نے کاغذات کے بارے میں پتہ چلتے ہی فوری طور پر وہاں ریڈ کیا تھا لیکن وہ عمارت خالی پڑی ہوئی تھی۔ البتہ مشینی سرچنگ سے پتہ چلا ہے کہ وہاں ایک تہہ خانہ تھا جہاں سے ایک خفیہ سرنگ نکلتی تھی۔ وہ سب اسی سرنگ کے راستے نکلے ہیں۔ سرنگ زیادہ طویل نہیں ہے اور ایک دوسری رہائش گاہ میں نکلتی ہے ہم نے اس رہائش گاہ کو بھی سرچ کیا لیکن وہ وہاں سے بھی نکل کر جا چکے تھے''...... گپتا نے کہا تو شاگل غرا کر رہ گیا۔

''تم سے کس نے کہا تھا کہ انہیں بے ہوش کر کے واپس ان کے ٹھکانے پر پہنچاؤ۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ وہ لوگ شک کے دائرے میں ہیں۔ میں نے تمہیں اتنے اختیار دے رکھے ہیں کہ تم انہیں شک کی بنیاد پر بھی گولی مار سکتے تھے پھر تم نے ایسا کیوں نہیں کیا۔ بولو۔ جواب دو''...... شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''سوری چیف۔ ان کی باتیں سن کر مجھے اطمینان ہو گیا تھا کہ وہ

واقعی عمران اور اس کے ساتھی نہیں ہیں۔ وہ بے حد ڈرے اور سہمے ہوئے تھے۔ مجھے نجانے کیوں ان پر ترس آ رہا تھا۔ اس لئے میں نے انہیں جانے دیا لیکن اس کے باوجود میں نے ان کی نگرانی کے لئے آدمی مامور کر دیئے تھے۔ کاش مجھے ان پر معمولی سا بھی شک ہو جاتا کہ وہ ڈرامہ کر رہے ہیں تو میں واقعی انہیں گولیاں مار دیتا''...... دوسری طرف سے گپتا نے کہا۔

''تم لوگ کسی بھی کام کے نہیں ہو۔ میں نے تو تمہیں خصوصی طور پر وہاں تعینات کیا تھا کہ تم عمران کی ٹکر کے آدمی ہو اور اگر عمران تمہارے ہاتھ آیا تو وہ تمہارے ہاتھوں نہیں بچ سکے گا لیکن اس نے تمہیں بھی احمق بنا دیا۔ نانسنس''...... شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''رئیلی سوری چیف''...... دوسری طرف سے گپتا نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''شٹ اپ یو نانسنس۔ سوری کہنے سے تمہاری غلطی معاف نہیں کی جا سکتی۔ جب میں نے تمہیں انہیں شوٹ کرنے کے آرڈرز دے دیئے تھے تو تمہیں ان پر رحم کرنے کی کیا ضرورت تھی''۔ شاگل نے گرجتے ہوئے کہا۔

''غلطی ہو گئی چیف۔ پلیز مجھے معاف کر دیں۔ آئندہ میں کسی پر رحم نہیں کھاؤں گا اور جو بھی میرے شک کے دائرے میں آئے گا میں اسے پہلے گولی ماروں گا اور پھر اس کے بارے میں معلومات

حاصل کروں گا کہ وہ اصل آدمی تھا یا نہیں''...... گپتا نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نانسنس''...... شاگل نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

''ہمیں یہ سارے کام اپنے سیکشنوں اور گروپس پر نہیں چھوڑنا چاہئے چیف شاگل ورنہ یہ لوگ انہیں اسی طرح دھوکہ دیتے رہیں گے اور ہم اپنے آفسز میں بیٹھے ان کی ناکامیوں کی رپورٹ ہی سنتے رہ جائیں گے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو روکنے اور انہیں ہلاک کرنے کے لئے ہمیں خود حرکت میں آنا پڑے گا اس کے علاوہ اب اور کوئی چارہ نہیں ہے''...... مادام رادھا نے کہا جو خاموشی سے شاگل اور گپتا کی باتیں سن رہی تھیں۔

''تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ اب میں خود عمران اور اس کے ساتھیوں کا شکار کروں گا۔ وہ مجھ سے نہیں بچ سکیں گے''...... شاگل نے کہا۔

''تو پھر ہمیں فوراً ایک بار پھر شامار پہاڑیوں میں اپنا کیمپ لگا لینا چاہئے''...... مادام رادھا نے کہا تو شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل نے ہاتھ بڑھا کر فون کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... شاگل نے رسیور کان سے لگا کر سخت اور کرخت لہجے میں کہا۔

''مادام شوبھا بول رہی ہوں چیف''...... دوسری طرف سے ہارڈ

سیکشن کی انچارج مادام شوبھا کی آواز سنائی دی۔

''کیوں کال کیا ہے''...... شاگل نے منہ بنا کر کہا۔

''چیف۔ پوائنٹ نائن پر سات اجنبی افراد جاتے ہوئے دکھائی دیئے ہیں۔ وہ ایک پہاڑی کریک سے گزر کر میلاک پہاڑیوں کی طرف جا رہے ہیں''...... دوسری طرف سے مادام شوبھا نے کہا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

''سات اجنبی۔ کون ہیں وہ''...... شاگل نے پوچھا۔

''ان کے بارے میں میرے دو ساتھیوں نے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی ہے چیف جو میلاگ پہاڑیوں کے پاس موجود ہیں۔ ان کے کہنے کے مطابق ان میں پانچ مرد اور دو عورتیں ہیں اور ان کے پاس سفری بیگ بھی موجود ہیں۔ بظاہر ایسا لگ رہا ہے جیسے وہ میلاگ پہاڑیوں سے گزر کر باگام جانا چاہتے ہوں جہاں قدیم کھنڈرات موجود ہیں۔ ان اطراف میں پہاڑیوں پر بھی قدیم مورتیوں کی تصویریں بنی ہوئی ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ سیاح ہوں۔ انہیں اس لئے چیک کیا گیا ہے کہ ہم نے اس علاقے کو ہر قسم کی آمد و رفت کے لئے بند کر رکھا ہے اس لئے میں نے آپ سے ان کے بارے میں بات کرنا مناسب سمجھا''...... دوسری طرف سے مادام شوبھا نے کہا۔

''کیا وہ شامار پہاڑیوں تک پہنچ سکتے ہیں''...... شاگل نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''نو چیف۔ اس کے لئے انہیں ٹاکوان پہاڑیوں سے گزرنا پڑے گا اور پھر جب تک وہ ہاگن پہاڑی کو کراس نہیں کرتے اس وقت تک ان کا شامار پہاڑی کی طرف جانا ناممکن ہے''...... مادام شوبھا نے کہا۔

''ان کی تعداد سن کر میرے ذہن میں ہلچل ہونا شروع ہو گئی ہے اور تم بتا رہی ہو کہ ان میں پانچ مرد اور دو عورتیں بھی موجود ہیں''...... شاگل نے کہا۔

''یس چیف''...... مادام شوبھا نے کہا۔

''کیا تمہارے پاس گیس کیپسول گن ہے''...... شاگل نے پوچھا۔

''اوہ۔ کیا آپ انہیں بے ہوش کرانا چاہتے ہیں''...... مادام شوبھا نے کہا۔

''ہاں''...... شاگل نے جواب دیا۔

''لیکن چیف اگر وہ دشمن ہیں تو انہیں بے ہوش کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ ہمارے ٹارگٹ پر ہیں ہم ابھی انہیں فائرنگ کر کے ہلاک کر دیتے ہیں''...... مادام شوبھا نے کہا۔

''جتنا میں کہہ رہا ہوں اتنا کرو۔ نانسنس''...... شاگل نے سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس۔ ٹھیک ہے چیف۔ جیسا آپ کا حکم''...... شاگل کی سرد آواز سن کر مادام شوبھا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تمہارا کیمپ کہاں پر موجود ہے''...... شاگل نے کہا۔

''ٹیگان پہاڑی کے پاس ہمارا کیمپ موجود ہے چیف''۔ مادام شوبھا نے جواب دیا۔

''او کے۔ ان سب کو بے ہوش کر کے اپنے کیمپ میں لے جاؤ۔ میں اور مادام رادھا تھوڑی دیر تک وہاں پہنچ رہے ہیں۔ وہاں آ کر میں خود ان سے پوچھ گچھ کروں گا۔ بس یہ یاد رہے کہ میرے اور مادام رادھا کے آنے سے پہلے ان میں سے کسی کو ہوش نہیں آنا چاہئے''...... شاگل نے کہا۔

''او کے چیف''...... مادام شوبھا نے کہا تو شاگل نے رسیور رکھ دیا۔

''کیا ضرورت تھی انہیں بے ہوش کرنے کی۔ انہیں وہیں گولیاں مارنے کا حکم دے دیتے''...... مادام رادھا نے کہا۔

''جب تک یہ کنفرم نہ ہو جائے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں انہیں گولیاں مارنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اگر وہ عمران اور اس کے ساتھی ہوتے تو وہ ٹارگٹ کی طرف پیش قدمی کرتے۔ ٹارگٹ کے مخالف سمت نہ جاتے''...... شاگل نے کہا۔

''اوہ ہاں''...... مادام رادھا نے کہا۔

''آؤ۔ چل کر ان سے بات کرتے ہیں اور اب ہم مادام شوبھا کے ہی کیمپ میں رہیں گے''...... شاگل نے اٹھتے ہوئے کہا تو مادام رادھا بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کو ناٹران نے ایک تہہ خانے میں بنی ہوئی سرنگ سے نکالا اور پھر انہیں لے کر کچھ فاصلے پر موجود دوسری کوٹھی میں لے آیا۔ یہ کوٹھی خالی تھی۔ باہر پورچ میں دو کاریں موجود تھیں۔ ایک کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ناٹران بیٹھ گیا جبکہ عمران سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا اور جولیا اور صالحہ عقبی سیٹوں پر بیٹھ گئیں جبکہ دوسری کار کی ڈرائیونگ سیٹ صفدر نے سنبھال لی تھی۔ سائیڈ سیٹ پر تنویر بیٹھ گیا تھا اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل اور پھر ناٹران جب کوٹھی سے کار لے کر نکلا تو صفدر بھی اس کے پیچھے کار باہر لے آیا اور پھر دونوں کاریں تیزی سے سڑکوں پر دوڑتی چلی گئیں۔

"اب وہ اس ٹھکانے کو لاکھ چیک کرتے رہیں لیکن وہ ہمیں تلاش نہیں کر سکیں گے"...... جولیا نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن جلد ہی انہیں تہہ خانے اور سرنگ کا علم ہو جائے گا اور ہماری وجہ سے ناٹران کے دو بہترین ٹھکانے اس کے ہاتھ سے نکل جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ سب میرے عارضی ٹھکانے ہیں عمران صاحب۔ میں مستقل طور پر کوئی ایک ٹھکانہ نہیں رکھتا۔ وقتاً فوقتاً بدلتا رہتا ہوں"۔ ناٹران نے جواب دیا۔

"شکر ہے تم شادی کرنے کے بارے میں نہیں سوچتے ورنہ جس طرح تم ٹھکانے بدلتے ہو اسی طرح بیویاں بھی بدلتے رہتے تو کوئی تمہیں کیا کہہ سکتا تھا"...... عمران نے کہا تو ناٹران بے اختیار ہنس پڑا۔

"شادی تو ایک ہوتی ہے عمران صاحب اور ایک ہی سے ہوتی ہے"...... ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سنا جولیا تم نے"...... عمران نے عقبی آئینے میں جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو میں نے کب کہا ہے کہ دس شادیاں ہوتی ہیں"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"اسی لئے تو کہتا ہوں کہ شجر سے پیوستہ رہا کرو ہو سکتا ہے بہار آ ہی جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ اور ناٹران بے اختیار ہنس پڑے جبکہ جولیا نے کچھ کہنے کے لئے کھولا لیکن پھر ناٹران کی وجہ سے خاموش ہو گئی۔

"اب ہم جا کہاں رہے ہیں"...... جولیا نے بات بدلنے کے لئے ناٹران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس علاقے میں خطرہ بڑھ گیا ہے۔ گپتا کو جب اس رہائش گاہ میں ہم نہیں ملیں گے تو وہ اپنی پوری فورس سارے علاقے میں پھیلا دے گا اور پاگل کتوں کی طرح ہماری تلاش شروع کر دیں گے۔ اس سے پہلے کہ وہ ہماری تلاش شروع کریں میں آپ کو واڈیان کے علاقے میں لے جاؤں گا۔ وہاں ایک چھوٹا سا جنگل ہے۔ اس جنگل کے راستے ہم جنوبی پہاڑیوں تک پہنچ سکتے ہیں۔ وہاں بے شمار ایسی پہاڑیاں ہیں جن میں کریک بنے ہوئے ہیں۔ ہم ان کریک سے نکل کر مختلف اطراف میں جا سکتے ہیں اور پھر ایک لمبا چکر کاٹ کر شامار کی طرف بھی پہنچ سکتے ہیں"...... ناٹران نے جواب دیا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"ان پہاڑیوں میں میلاگ پہاڑی بھی موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ وہ جنگل کی دوسری طرف ہے۔ دو پہاڑیوں کے درمیان سے گزر کر ہم میلاگ پہاڑی کی طرف جا سکتے ہیں لیکن اس طرف جانے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ یہ پہاڑی، شامار پہاڑی کی مخالف سمت میں ہے"...... ناٹران نے کہا۔

"لیکن اگر ہم اس پہاڑی کا درہ کراس کر کے جوتان کے علاقے کی طرف چلے جائیں اور پھر ایک لمبا چکر کاٹ کر اوسٹن اور

گوپی پہاڑی کو کراس کریں تو ہم کالاخ وادی میں پہنچ سکتے ہیں اور پھر ان پہاڑیوں سے ہوتے ہوئے ہمارے لئے شامار پہاڑی کی طرف جانا مشکل نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا تو ناٹران چونک پڑا۔

"آپ ان سب پہاڑیوں کے نام اور راستوں کے بارے میں جانتے ہیں"...... ناٹران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں علی عمران ہوں۔ گھسیارہ نہیں اور میں یہاں مشن مکمل کرنے آیا ہوں پہاڑیوں میں بھیڑ بکریاں چرانے نہیں"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو ناٹران کے چہرے پر یکلخت شرمندگی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ اسے اپنا سوال واقعی احمقانہ معلوم ہوا تھا کہ عمران جس مشن پر کام کر رہا ہے اس کے بارے میں اسے معلومات نہیں ہوں گی تو اور کسے ہوں گی۔

"آئی ایم سوری عمران صاحب"...... ناٹران نے شرمندہ بھرے لہجے میں کہا۔

"کس بات کی سوری کر رہے ہو کہ تم نے مجھے گھسیارہ نہیں سمجھا"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو ناٹران ایک بار پھر مسکرا دیا۔

"نہیں۔ مجھے آپ سے احمقانہ سوال نہیں کرنا چاہئے تھا"۔ ناٹران نے کہا۔

"سوال نہیں کرو گے تو جواب کیسے معلوم ہو گا تمہیں اور جواب نہیں معلوم ہو گا تو تمہاری معلومات میں کیسے اضافہ ہو گا"......

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ تو آپ اس لطیفے والی بات کر رہے ہیں عمران صاحب کہ ایک بچہ اپنے باپ سے پوچھتا ہے کہ چاند پر اترنے والے پہلے انسان کا نام کیا تھا تو باپ جواب دیتا ہے کہ اسے نہیں معلوم۔ بچہ پوچھتا ہے کہ دنیا میں کتنے دریا ہیں تو باپ وہی جواب دیتا ہے کہ مجھے نہیں معلوم۔ بچہ پھر پوچھتا ہے کہ دنیا کی سب سے بلند ترین پہاڑی چوٹی کون سی ہے تو جواب میں باپ مجھے نہیں معلوم کہہ دیتا ہے جس پر بچہ خاموش ہو جاتا ہے۔ بچے کے خاموش ہونے پر باپ کہتا ہے پوچھو بیٹا اور سوال پوچھو۔ اگر پوچھو گے نہیں تو تمہاری معلومات میں اضافہ کیسے ہو گا''...... صالحہ نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تو آپ مجھے وہ چھوٹا بچہ تصور کر رہے ہیں''...... ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے نہیں۔ اگر میں نے تمہیں چھوٹا بچہ سمجھا تو تم نے مجھے اپنا باپ بنا لینا ہے اور اگر تم نے ایسا کیا تو میرا حقیقت میں باپ بننے کا مستقبل تاریک ہو جانا ہے۔ کیوں جولیا''...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنسنے لگے۔

''اپنا منہ بند رکھو''...... جولیا نے کہا۔

''جو حکم''...... عمران نے بڑے سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور فوراً اپنا منہ بند کر لیا۔ اس کی اس حرکت پر وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر

ہنس پڑے۔ مین سڑک پر آتے ہی ناٹران نے کار کی رفتار بڑھا دی۔ ان کے پیچھے صفدر نے بھی اپنی کار کی رفتار بڑھا دی اور پھر وہ مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے مضافات کی طرف جانے والے راستے پر آ گیا۔ چونکہ اس طرف ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی اس لئے ناٹران نے کار کو ہوائی جہاز کی طرح اُڑانا شروع کر دیا۔ نہایت تیز رفتاری سے سفر کرتے ہوئے وہ دو گھنٹوں بعد ایک چھوٹے سے جنگل میں پہنچ گئے۔ اس جنگل کی دوسری طرف انہیں طویل پہاڑی سلسلے دکھائی دے رہے تھے۔

''کیا ہم کاروں میں ان پہاڑیوں کی طرف جا سکتے ہیں''۔ عمران نے ناٹران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نہیں۔ جنگل کی دوسری طرف کھائیاں ہیں۔ ان کھائیوں سے ہم پیدل تو گزر سکتے ہیں لیکن کاریں نہیں لے جا سکتے لیکن بہرحال آپ فکر نہ کریں میں کار جنگل کے اس حصے تک لے جاؤں گا جہاں جوانگ کی ایک پہاڑی موجود ہے۔ اس پہاڑی سے گزر کر ہم دوسری طرف موجود میلاگ پہاڑی کی طرف جا سکتے ہیں''۔ ناٹران نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ناٹران جنگل میں بنی ہوئی پختہ اور ناپختہ سڑکوں پر کار دوڑاتا رہا۔ جیسے جیسے وہ کار آگے لے جا رہا تھا دور نظر آنے والی پہاڑیاں قریب آتی جا رہی تھیں اور انہیں جنگل کے ساتھ ایک کھائی دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ یہ کھائی گہری نہ تھی مگر اس کھائی کی حالت ایسی نہ

تھی کہ اس میں کار کو چند میٹر دور تک بھی لے جایا جا سکے۔ پھر جب جنگل کا اختتام ہونا شروع ہوا تو ناٹران نے کار ایک سائیڈ پر روک لی۔ اس کے کار روکتے ہی پیچھے آنے والی صفدر کی بھی کار رک گئی۔

''بس۔ اب ہمیں آگے کا سفر پیدل طے کرنا پڑے گا''۔ ناٹران نے کار کا انجن بند کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے چلو''...... عمران نے کہا اور پھر وہ کار سے نکل کر باہر آ گیا۔ ناٹران، جولیا اور صالحہ بھی کار سے اتر آئیں اور ان کے پیچھے آنے والی دوسری کار سے صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بھی کار سے نکل کر باہر آ گئے۔ وہ اپنے سفری بیگ ساتھ لے آئے تھے جو انہوں نے کاروں کی ڈگیوں میں رکھے ہوئے تھے۔ ڈگیاں کھول کر انہوں نے اپنے سفری بیگ نکالے اور انہیں کاندھوں پر ڈال کر آگے بڑھے اور پھر جنگل سے نکل کر کھائی میں آ گئے۔ کھائی خشک تھی۔ وہاں جگہ جگہ جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں جن میں وہ آسانی سے چھپ سکتے تھے۔ لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے وہاں بڑی بڑی چٹانیں اور پتھر بھی بکھرے ہوئے تھے اس لئے وہ ان کے درمیان سے ہوتے ہوئے پہاڑی کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ پہاڑی کے قریب آ کر وہ ایک چھوٹے راستے سے چکر کاٹ کر دوسری طرف آئے اور پھر سامنے موجود دوسری پہاڑیوں کی طرف بڑھنے لگے۔

''وہ سامنے والی پہاڑی میلاگ ہے''...... ناٹران نے سامنے

موجود ایک پہاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیا ہم ان پہاڑیوں سے گزر کر شامار پہاڑی کی طرف جا سکتے ہیں''...... صفدر نے پوچھا۔

''نہیں۔ یہ پہاڑی شامار سے مخالف سمت میں ہے''...... ناٹران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ تو پھر ہمیں اس طرف جانے کی کیا ضرورت ہے۔ ہمیں شامار پہاڑی کی طرف جانا چاہئے''...... تنویر نے کہا۔

''ہم ان پہاڑیوں سے ہوتے ہوئے ایک لمبا چکر کاٹ کر شامار پہاڑی کی طرف ہی جائیں گے۔ یہ وہ راستے ہیں جہاں پر چیکنگ سپاٹ نہیں ہیں اور نہ ہی کوئی مسلح فورس ان علاقوں میں کہیں موجود ہے۔ اگر ہم ڈائریکٹ اس طرف جائیں گے ہمیں جگہ جگہ نہ صرف چیکنگ کا سامنا کرنا پڑے گا بلکہ پہاڑیوں میں چھپے ہوئے مسلح افراد بھی ہمیں آسانی سے دیکھ سکتے تھے اس لئے عمران صاحب نے اس راستے کا انتخاب کیا ہے کیونکہ ہم شامار پہاڑی کی طرف جاتے ہوئے جس قدر محفوظ رہ سکیں ہمارے لئے اتنا ہی بہتر ہو گا''۔ ناٹران نے کہا۔

''لیکن ہمارے پاس زیادہ تعداد میں اسلحہ موجود نہیں ہے۔ شامار پہاڑیوں کی طرف جاتے ہوئے ظاہر ہے ہمیں جگہ جگہ مسلح افراد کا مقابلہ کرنا پڑ سکتا ہے۔ ہمارے پاس محض چند مشین پسٹل اور بے

ہوش کرنے والے گیس پسٹل ہیں اور بس‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

’’ہم میلاگ پہاڑی کراس کر کے میلاگی قصبے میں جائیں گے۔ وہاں میں ایسے چند افراد کو جانتا ہوں جن سے ہم بھاری تعداد میں مخصوص اسلحہ حاصل کر سکتے ہیں‘‘...... ناٹران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

’’کیا یہ علاقہ واقعی سیف ہے‘‘...... عمران نے پہاڑی کے قریب پہنچ کر چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ وہاں ہو کا عالم تھا۔ ہر طرف گہری خاموشی اور سکوت تھا۔ دور دور تک نہ کوئی چرند تھا اور نہ کوئی پرند۔

’’جی ہاں۔ میرے خیال میں تو یہاں دور دور تک کوئی موجود نہیں ہے لیکن ہم جیسے ہی میلاگ پہاڑی درہ کراس کر کے میلاگی قصبے میں داخل ہوں گے وہاں آپ کو یہ سکوت اور خاموشی نہیں ملے گی‘‘...... ناٹران نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ سب آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے درے میں داخل ہو گئے۔ درے میں داخل ہوتے ہی تنویر کو یکلخت عجیب سا احساس ہوا اور وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔

’’کیا ہوا‘‘...... اسے رکتے دیکھ کر ان سب نے بھی رک کر کہا۔

’’مجھے خطرے کی بو آ رہی ہے‘‘...... تنویر نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

’’اپنی ناک کا علاج کراؤ۔ مجھے تو یہاں دور دور تک کسی بو کا

احساس نہیں ہو رہا ہے‘‘...... عمران نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

’’لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے‘‘...... تنویر نے کہا۔

’’کاش کہ کچھ ہو جائے اور کچھ نہیں تو تمہیں یہی احساس ہو جائے کہ آخر ہم کب تک کنوارے رہیں گے‘‘...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

’’ہم سے تمہاری کیا مراد ہے‘‘...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

’’کیوں جولیا۔ اسے ہم کا مطلب بتا دوں‘‘...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے جبکہ تنویر اور جولیا برے برے منہ بنانے لگے۔

’’مجھے تو ان باتوں سے اب معاف ہی رکھا کرو‘‘...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’ارے۔ اگر تم معاف ہو گئی تو پھر میں بھلا خود کو ہم کیسے کہہ سکتا ہوں‘‘...... عمران نے مسمسی سی صورت بناتے ہوئے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

’’اچھا اب فضول باتیں نہ کرو اور آگے بڑھو‘‘...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

’’جو حکم‘‘...... عمران نے بڑے سعادت بھرے لہجے میں کہا تو ان سب کی ہنسی تیز ہو گئی۔ وہ سب ایک بار پھر آگے بڑھنے لگے۔ ابھی وہ آدھا درہ گزرے ہوں گے کہ اچانک ایک پہاڑی پر سے

ان کے گرد پتھروں کے ٹکڑے گرنے لگے۔ وہ چونک پڑے لیکن اس سے پہلے کہ وہ گرنے والے پتھروں کے ٹکڑوں کو دیکھتے یکلخت یکے بعد دیگرے متعدد ہلکے ہلکے دھماکے ہوئے۔

"ان پتھر کے ٹکڑوں کے ساتھ گیس کیپسول بھی گرے ہیں۔ سانس روک لو۔ فوراً"...... یکلخت عمران نے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی اس نے خود بھی سانس روک لیا لیکن دوسرے لمحے عمران کا دماغ چکرایا اور وہ الٹ کر گرتا چلا گیا۔ اس کے دماغ میں ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں اندھیرا پھیل گیا تھا۔ البتہ بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی الٹ الٹ کر گرتے دیکھا تھا۔ پھر اس کے تاریک ذہن میں روشنی پھیلی تو اس نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی تو اسے معلوم ہوا کہ وہ رسیوں سے بندھا ہوا فرش پر پڑا ہے۔ اس کے ذہن میں فوراً ہی بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر گھوم گیا۔ جب انہوں نے درے سے گزرتے ہوئے اوپر سے پتھر سے گرتے محسوس کئے تھے جن کے ساتھ گیس کیپسول بھی گرے تھے گیس کیپسولوں سے دھماکے ہوئے اور وہ ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں بے ہوش ہو گیا تھا۔ اس نے دیکھا اس کے ساتھی بھی اس کے قریب اسی طرح رسیوں سے بندھے پڑے تھے۔ وہ ایک بڑے سے لکڑی کے بنے ہوئے کیبن میں موجود تھے۔ عمران کی آنکھوں کے سامنے تختوں کی ایک موٹی دیوار تھی۔

"انہیں اٹھا کر دیواروں کے ساتھ لگا کر بٹھا دو تاکہ چیف آئے تو وہ ان سے آسانی سے بات کر سکے"...... اچانک عمران کو عقب سے ایک عورت کی آواز سنائی دی تو عمران نے اپنا جسم ساکت کر لیا۔

"یس مادام"...... دوسری آواز سنائی دی پھر کسی نے جھک کر اسے بازو سے پکڑا اور گھسیٹ کر ایک طرف کر کے ایک جھٹکے سے اٹھا کر دیوار سے اس کی کمر لگاتے ہوئے اسے بٹھا دیا۔ سامنے ایک بھاری سی کرسی پڑی تھی جس پر ایک نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس لڑکی پر نظریں پڑتے ہی عمران چونک پڑا کیونکہ وہ اس لڑکی کو پہچانتا تھا۔ وہ لڑکی کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کے ساتھ کام کرتی تھی اور اس کا نام مادام شوبھا تھا۔ لڑکی کے سامنے ایک چھوٹی سی میز رکھی ہوئی تھی جس پر وائرلیس فون رکھا ہوا تھا۔ عمران نے اس آدمی کی طرف دیکھا جس نے اسے اٹھا کر بٹھایا تھا۔ یہ لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تھا۔ وہ اب ناٹران کو گھسیٹ کر دیوار کے پاس لا رہا تھا۔ میز کے پاس ان کے سفری بیگ رکھے ہوئے تھے جن میں مشین پسٹل اور بے ہوش کرنے والے گیس پسٹل موجود تھے۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے اپنے آپ کو ذرا سا آگے کر لیا تاکہ اس کے عقب میں بندھے ہوئے دونوں ہاتھ حرکت کر سکیں۔ اس نے اپنی انگلیوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا تاکہ ناخنوں میں موجود بلیڈ

نکال کر وہ رسی کاٹ سکے۔

"اسے ہوش آ گیا ہے مادام"...... اس آدمی نے عمران کو ہوش میں دیکھ کر کہا۔

"کیا فرق پڑتا ہے۔ یہ بندھا ہوا ہے اور بندھی ہوئی حالت میں یہ بھلا ہمارا کیا بگاڑ سکتا ہے"...... مادام شوبھا نے کہا تو اس آدمی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے عمران کے سارے ساتھیوں کو ہوش میں آ گیا۔ خود کو اس طرح ایک کیبن میں پا کر وہ سب حیران رہ گئے اور عمران کی طرف دیکھنے لگے۔ عمران نے آئی کوڈ میں انہیں اشارہ کیا کہ وہ ابھی خاموش رہیں اور ایسے بنے رہیں جیسے انہیں پوری طرح سے ہوش نہ آیا ہو۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک کیبن کا دروازہ کھلا اور یہ دیکھ کر عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کہ دروازے سے شاگل اور اس کے ساتھ سپیشل سروس کی چیف مادام رادھا اندر داخل ہو رہے تھے۔

"تو ہم ایک بار پھر ان کی قید میں پہنچ گئے"...... عمران نے دل ہی دل میں کہا۔ مادام شوبھا اور اس کے ساتھی نے شاگل اور مادام رادھا کا پرتپاک استقبال کیا اور پھر مادام شوبھا کے کہنے پر نوجوان نے ان کے لئے وہاں کرسیاں لا کر رکھ دیں۔ شاگل ان سب کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔ وہ چند لمحے سب کو دیکھتا رہا پھر اس کی نظریں عمران پر جم گئیں۔ عمران پر نظریں پڑتے ہی اس کی آنکھوں

میں چمک آ گئی۔ اس نے کرسی اٹھائی اور لا کر عمران کے سامنے رکھ دی اور اپنی نظریں عمران پر جما دیں۔

"اپنا نام بتاؤ"...... شاگل نے عمران کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

"آپ نے ہمیں کیوں پکڑا ہے چیف شاگل"...... عمران نے مقامی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم مجھے جانتے ہو۔ کون ہو تم"۔ شاگل نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق گپتا کے بلیک سیکشن سے ہے جناب۔ انہوں نے ہمیں اس طرف چیکنگ کے لئے بھیجا تھا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیکنگ۔ کیا مطلب۔ میلاگ پہاڑیوں میں کیسی چیکنگ"۔ شاگل نے چونک کر کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ حفاظتی انتظامات سے بچنے کے لئے میلاگ کا لمبا چکر کاٹ کر دوسری پہاڑیوں سے ہوتے ہوئے شامار پہاڑی کی طرف جا سکتے ہیں اس لئے گپتا صاحب نے ہمیں خصوصی طور پر میلاگ کے علاقے کی سرچنگ کرنے کے لئے بھیجا تھا تاکہ ہم وہاں آنے والے غیر ملکی ایجنٹوں کو چیک کر سکیں اور ان پر نظر رکھ سکیں"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"اپنا نام بتاؤ"...... شاگل نے اسے تیز نظروں سے گھورتے

ہوئے کہا۔

''انیل کمار۔ میرا نام انیل کمار ہے جناب''...... عمران نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ جھوٹ مت بولو۔ میں جانتا ہوں تم عمران ہو اور یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ ہیں۔ بولو یہ سچ ہے نا''۔ شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ نہیں جناب۔ ایسی بات نہیں ہے۔ آپ بے شک گپتا صاحب کو کال کر کے ان سے معلوم کر لیں تاکہ آپ کو پوری طرح اطمینان ہو جائے''...... عمران نے کہا۔

''مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے گپتا سے رابطہ کرنے کی۔ مجھے یقین ہے کہ تم عمران ہو اور یہ تمہارے ساتھی ہیں''...... شاگل نے اسی طرح سے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تب میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب''...... عمران نے قدرے مایوسانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ البتہ اس دوران اس نے اپنے ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسیاں ناخنوں کے بلیڈوں سے کاٹ لی تھیں لیکن چونکہ اس کے دونوں پیروں پر بدستور رسیاں بندھی ہوئی تھیں اور دونوں ٹانگیں سامنے کی جانب تھیں اس لئے وہ ظاہر ہے انہیں کھول نہیں سکتا تھا۔

''یہ تمہارے تھیلے ہیں نا''...... شاگل نے مادام شوبھا کی میز کے پاس رکھے ہوئے تھیلوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ یہ ہمارے ہی تھیلے ہیں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''کیا ہے ان تھیلوں میں''...... شاگل نے اس بار سر گھما کر مادام شوبھا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تھیلوں میں کھانے کے خشک ڈبے، منرل پانی کی بوتلیں، مشین پسٹل اور بے ہوش کر دینے والی گیس کے پسٹل موجود ہیں جناب''...... مادام شوبھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا میں تم سے پوچھ سکتا ہوں کہ تمہارے پاس یہ بے ہوش کرنے والی گیس کپسول والے پسٹل کہاں سے آئے ہیں کیونکہ کافرستان سیکرٹ سروس کے کسی سیکشن کے پاس ایسے گیس پسٹل نہیں ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم کافرستان سیکرٹ سروس کے بلیک سیکشن کے رکن نہیں ہو بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ ہو''...... شاگل نے غراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ مجھے آپ کو اب ساری بات بتانی ہی پڑے گی''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا بتانا چاہتے ہو''...... شاگل نے چونکتے ہوئے کہا۔

''گپتا صاحب نے ہمیں ایک مشن پر بھیجا تھا''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"مشن۔ کیا مطلب۔ کون سا مشن"...... شاگل نے اور زیادہ چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے پیچھے کھڑی مادام شوبھا اور مادام رادھا بھی عمران کی بات سن کر چونک پڑیں۔

"اس علاقے میں مادام شوبھا کا کنٹرول ہے اور گپتا صاحب اور مادام شوبھا میں شروعات سے چپقلش چلی آ رہی ہے۔ نہ گپتا صاحب، مادام شوبھا اور اس کے ہارڈ گروپ کو پسند کرتے ہیں اور نہ ہی مادام شوبھا، گپتا صاحب اور ان کے بلیک سیکشن سے خوش ہیں۔ ان کا جب بھی ایک دوسرے سے سامنا ہوتا ہے تو یہ ایک دوسرے کو کاٹ کھانے کو دوڑتے ہیں اور ان کا بس نہیں چلتا کہ یہ ایک دوسرے کو پورے گروپ سمیت ختم کر دیں۔ جب گپتا صاحب کے علم میں یہ بات آئی کہ یہاں مادام شوبھا بھی اپنے پورے گروپ کے ساتھ موجود ہیں تو انہوں نے ہمیں مادام شوبھا اور ان کے ساتھیوں پر حملہ کر کے انہیں ہلاک کرنے کا ٹاسک دے دیا۔ پلان وہ تھا کہ ہم یہاں آ کر ان پر پہلے بے ہوش کر دینے والے کیپسول سے گیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کریں اور پھر ان سب کو بے ہوشی کی ہی حالت میں گولیاں مار دیں"...... عمران نے کہا تو شاگل کا چہرہ یکلخت غصے سے سرخ ہو گیا۔

"کیا۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ نانسنس"...... شاگل نے بری طرح سے گرجتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹھیک کہہ رہا ہے چیف۔ میں واقعی گپتا کو پسند نہیں کرتی اور

گپتا بھی مجھ سے نفرت کرتا ہے۔ وہ پہلے بھی مجھ پر کئی بار قاتلانہ حملے کرا چکا ہے لیکن یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں اس کے حملوں سے ہر بار بچ نکلی تھی۔ اس بار بھی گپتا نے مجھے اور میرے گروپ کو ختم کرنے کی پلاننگ کی ہو گی"...... مادام شوبھا نے نفرت زدہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ جو بھی ہے۔ انہیں ہر حال میں مرنا پڑے گا۔ تم دونوں ان کے تھیلوں سے مشین پسٹل نکالو اور انہیں ہلاک کر دو"۔ شاگل نے کرسی سے اٹھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ وہ کرسی کے قریب سے ہٹتا اسی لمحے عمران کی ٹانگیں سمٹیں اور دوسرے لمحے وہ کسی مینڈک کی طرح اچھل کر پہلے سیدھا ہوا اور پھر وہ یکلخت اچھل کر شاگل سے ٹکرایا۔ شاگل کے منہ سے زور دار چیخ نکلی۔ وہ کرسی سے ٹکرایا اور پھر کرسی سمیت پیچھے کھڑی مادام شوبھا اور مادام رادھا سے ٹکرا کر انہیں ساتھ لیتا ہوا الٹ کر گرتا چلا گیا۔ اسی لمحے ناٹران بھی اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے اس دوسرے آدمی پر چھلانگ لگائی جو اب ہاتھ میں مشین پسٹل لئے ایک طرف کھڑا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ مشین پسٹل سیدھا کرتا، ناٹران نے اس کے قریب آتے ہی یکلخت اس سے مشین پسٹل جھپٹ لیا۔ اس سے پہلے کہ وہ آدمی کچھ سمجھتا ناٹران کی ٹانگ چلی اور وہ آدمی اچھل کر پیچھے گرا۔ اس نے گرتے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے ناٹران نے مشین پسٹل کا رخ اس کی

طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ اس آدمی کے منہ سے زور دار چیخیں نکلیں اور وہ ساکت ہوتا چلا گیا۔ ناٹران نے مشین پسٹل کا رخ عورتوں کی جانب کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ زمین سے اٹھتی ہوئی مادام شوبھا اور مادام رادھا کو جھٹکے لگے اور وہ گولیاں کھا کر دوبارہ گر گئیں۔ انہیں گرتے دیکھ کر اٹھتا ہوا شاگل اپنی جگہ پر ساکت ہو کر رہ گیا۔

''شاگل کو نہ مارنا''...... عمران نے ناٹران کو مشین پسٹل کا رخ شاگل کی طرف کرتے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا تو ناٹران رک گیا۔ شاگل آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر دہشت سی چھائی ہوئی تھی۔ عمران جھکا اور اپنے پیروں پر بندھی ہوئی رسیاں کھولنے لگا۔ ناٹران نے آگے بڑھ کر مشین پسٹل کی نال شاگل کے سر سے لگا دی اور شاگل بے بس ہو کر رہ گیا۔

''تم دونوں نے ہاتھوں کی رسیاں کیسے کھول لیں''...... شاگل نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''رسیوں اور ہتھکڑیوں میں کوئی فرق نہیں ہوتا اور میں نے ابھی شادی نہیں کی ہے اس لئے میں بھلا کسی ہتھکڑی اور رسی کا عادی کیسے ہو سکتا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شاگل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے کوئی جواری آخری بازی بھی ہار گیا ہو۔ عمران نے پیروں کی

رسیاں کھول لی تھیں اور اب وہ آزاد تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر ناٹران سے مشین پسٹل لے لیا۔

''تم نے کیسے کھولی رسیاں''...... عمران نے پوچھا۔

''میرے ہاتھوں کی رسیاں ڈھیلی تھیں۔ بس تھوڑی سی کوشش کرنی پڑی تھی''...... ناٹران نے مسکرا کر کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ان سب کو بھی کھول دو''...... عمران نے کہا تو ناٹران نے اثبات میں سر ہلایا اور عمران کے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

''کرسی پر بیٹھ جاؤ''...... عمران نے شاگل کی کنپٹی پر مشین پسٹل رکھتے ہوئے کہا تو شاگل بے بسی سے منہ بناتا ہوا ایک طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے باقی ساتھی رسیاں کھلتے ہی اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

''سب باہر جا کر دھیان رکھو۔ تب تک میں چیف پاگل۔ اوہ سوری میرا مطلب ہے شاگل سے بات کر لیتا ہوں''...... عمران نے ان سب سے مخاطب ہو کر کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اپنے تھیلے اٹھا کر انہوں نے مشین پسٹل نکالے اور پھر تیزی سے باہر نکلتے چلے گئے۔ البتہ جولیا، عمران کے ساتھ وہیں رک گئی تھی۔

''ہاں تو چیف پاگل۔ اوہ سوری۔ نجانے تمہارا نام ذہن میں آتے ہی کیوں زبان پھسل جاتی ہے۔ بہرحال شاگل صاحب اب

تم خود ہمیں اپنی رہنمائی میں اسپیس سنٹر تک لے جاؤ گے۔ سمجھے۔ اگر تم نے حماقت کرنے کی کوشش کی تو پھر تمہارا انجام کیا ہو سکتا ہے اس کا تم شاید تصور بھی نہ کر سکو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کاش میں تم سے پوچھ گچھ کے چکروں میں نہ پڑا ہوتا۔ تم سب کو فوراً گولیاں مار دیتا تو بہتر ہوتا''...... شاگل نے غراتے ہوئے کہا۔

''یہی کاش تو ایک لفظ ہے جس نے ابھی تک مجھے زندہ رکھا ہوا ہے۔ بہرحال اب اس کاش وکاش کو چھوڑو اور بتاؤ کہ تم ہمیں اسپیس سنٹر میں لے جاؤ گے یا میں ٹریگر دبا دوں۔ راستہ تو میں بہرحال خود بھی تلاش کر سکتا ہوں''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ تم مجھے ایک بار پھر شکست دینے میں کامیاب ہو گئے ہو عمران۔ لیکن اگر میری زندگی رہی تو میں ایک روز تمہیں شکست دے کر ہی رہوں گا''...... شاگل نے غراتے ہوئے کہا۔

''تم خواہ مخواہ اس پر اپنا وقت ضائع کر رہے ہو عمران۔ اسے میرے حوالے کر دو پھر دیکھنا یہ کس طرح زبان کھولتا ہے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیوں شاگل۔ کر دوں میں تمہیں اس کے حوالے۔ بس یہ یاد رکھنا کہ میں تمہارا لحاظ کر جاتا ہوں لیکن یہ ڈپٹی چیف ہے اور اسے رحم اور لحاظ کے ابجد کا بھی علم نہیں ہے۔ یہ حقیقتاً خونخوار شیرنی کی

طرح تمہیں پھاڑ کھائے گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شاگل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ٹھیک ہے۔ اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ میں تمہارے ساتھ تعاون کروں۔ چلو میں تمہیں اسپیس سنٹر کی طرف جانے والے راستے پر لے چلتا ہوں۔ میں تمہیں اسپیس سنٹر کے دروازے تک پہنچا دوں گا۔ اس کے بعد تم اس دروازے کو کھول کر اسپیس سنٹر میں کیسے داخل ہو گے یہ کام تمہارا ہو گا میرا نہیں کیونکہ اگر تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے تو میں اپنی صفائی میں یہ ضرور کہہ سکوں گا کہ میں نے تمہیں دروازہ کھول کر خود اسپیس سنٹر کے اندر نہیں پہنچایا تھا''...... شاگل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''ٹھیک ہے۔ تم ہمیں اسپیس سنٹر کے دروازے تک پہنچا دو۔ اس کے بعد اسے کھول کر ہم خود اندر داخل ہو جائیں گے لیکن یاد رہے۔ اگر تم نے کوئی چالاکی دکھائی یا مجھ جیسے احمق کو مزید احمق بنانے کی کوشش کی تو پھر یہ نہ کہنا کہ اس بار میں نے تمہارا کوئی لحاظ نہیں کیا''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں کوئی چکر نہیں چلاؤں گا''...... شاگل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے اپنا اور جولیا نے اپنا تھیلا اٹھایا جو مادام شوبھا کی میز کے پاس رکھا ہوا تھا۔ شاگل اٹھا تو عمران اور جولیا اس کے پیچھے آ گئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین

پسٹل تھے۔ وہ تینوں باہر آئے تو باہر سب موجود تھے البتہ وہاں شاگل کے ساتھی یا مادام رادھا کا کوئی مسلح آدمی دکھائی نہ دے رہا تھا۔

"ہم نے چیک کر لیا ہے۔ اس طرف کوئی موجود نہیں ہے۔ البتہ سامنے والی پہاڑی میں ایک کریک موجود ہے۔ میں نے اس کریک سے دوسری طرف جا کر چیک کیا ہے۔ دوسری طرف ایک کافی بڑا بیس کیمپ موجود ہے جہاں ہر طرف مسلح افراد پھیلے ہوئے ہیں اور آگے موجود پہاڑیوں پر بھی مسلح افراد موجود ہیں"...... عمران کو باہر آتے دیکھ کر ناٹران نے آگے بڑھ کر کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کس طرف چلنا ہے"...... عمران نے شاگل سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"سامنے والی پہاڑی کی طرف چلو۔ وہاں ایک غار ہے۔ ہم اس غار کے ذریعے غار در غار ہوتے ہوئے شامار کے علاقے میں پہنچیں گے اور پھر اسی راستے سے ہم اسپیس سنٹر میں بھی داخل ہو جائیں گے"...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا جیسے وہ واقعی خود کو بے بس پا رہا ہو۔ عمران اور اس کے ساتھی اس پہاڑی کی طرف بڑھتے چلے گئے جس کے بارے میں شاگل نے انہیں بتایا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک پہاڑی کے پاس پہنچ گئے جہاں واقعی ایک غار کا دہانہ تھا لیکن دہانہ بند تھا اس کے آگے ایک بڑی

چٹان رکھی ہوئی تھی۔

"یہ دہانہ تو بند ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کی جڑ میں جہاں سرخ دائرہ بنا ہوا ہے وہاں تین بار ٹھوکر مارو"...... شاگل نے کہا تو عمران نے ناٹران کو اشارہ کیا تو ناٹران آگے بڑھا اس نے دیکھا چٹان کے نچلے حصے میں واقعی سرخ رنگ کا ایک چھوٹا سا دائرہ بنا ہوا تھا۔ ناٹران نے اس دائرے پر تین بار ٹھوکر ماری تو گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ چٹان کسی میکنزم سسٹم کے تحت دائیں طرف گھومتی چلی گئی اور غار کا دہانہ ظاہر ہو گیا۔

"اندر جا کر چیک کرو"...... عمران نے صفدر اور تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ دونوں تیزی سے غار میں داخل ہو گئے اور اندر جا کر غائب ہو گئے۔

"میں پھر کہہ رہا ہوں شاگل۔ اگر تم ہمیں کوئی چکر دینے یا ہمیں کسی جال میں پھنسانے کی کوشش کر رہے ہو تو باز آ جاؤ۔ ورنہ تمہارے ساتھ ساتھ یہاں جتنی بھی فورسز ہیں میں سب کو ختم کر دوں گا اور کافرستان کو ایسا ناقابل تلافی نقصان پہنچاؤں گا کہ تم کافرستان کی حالت دیکھ کر جب تک زندہ رہو گے خون کے آنسو بہاتے رہ جاؤ گے"...... عمران نے شاگل سے مخاطب ہو کر نہایت سرد لہجے میں کہا۔

"مم مم۔ میں کوئی چکر نہیں چلا رہا۔ اب جبکہ میرے پاس اور کوئی آپشن ہی نہیں ہے تو پھر میں تمہارا ساتھ نہ دے کر بے موت

کیوں مارا جاؤں''...... شاگل نے سر جھٹک کر کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے صفدر اور تنویر غار سے نکل کر باہر آ گئے۔

''غار زیادہ طویل نہیں ہے اور اندر سے بالکل خالی ہے اور بند ہے''...... صفدر نے کہا۔

''یہ کیا بات ہوئی۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ ہم غار در غار اندر سفر کر سکتے ہیں لیکن میرے ساتھی تو کہہ رہے ہیں کہ غار زیادہ طویل نہیں ہے اور دوسری طرف سے بند ہے''...... عمران نے شاگل کو گھورتے ہوئے کہا۔

''اندر چلو۔ میں بند غار کو اندر جا کر کھول دوں گا''...... شاگل نے کہا۔ اس کے لہجے میں اطمینان دیکھ کر عمران کے ذہن میں خلش سی ہو رہی تھی لیکن اگر شاگل کی بات واقعی سچ تھی تو پھر یہ بات اس کے مفاد میں جاتی تھی کہ وہ غاروں کے اندر سے ہوتا ہوا نہ صرف شامار پہاڑی تک پہنچ سکتا تھا بلکہ اسپیس سنٹر کے اندر بھی جا سکتا تھا اور اس طرح وہ اور اس کے ساتھی وہاں ہر طرف پھیلی ہوئی فورس کی نظروں میں آنے سے بھی بچ سکتے تھے۔

''ٹھیک ہے چلو۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا''...... عمران نے سر جھٹک کر کہا اور پھر اس نے سب سے پہلے شاگل کو غار میں دھکیلا اور پھر وہ خود بھی اس کے پیچھے غار میں آ گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی غار میں آ گئے۔

''غار کا دہانہ بند کر دو ورنہ سب کو پتہ چل جائے گا کہ ہم کہاں ہیں''...... شاگل نے کہا۔

''یہ کام تم خود کر لو''...... عمران نے کہا تو شاگل آگے بڑھا اور اس نے دہانے کے پاس دیوار میں ایک جگہ ٹھوکر ماری تو ایک طرف ہٹی ہوئی چٹان پھر میکانکی انداز میں حرکت میں آئی اور غار کا دہانہ بند ہوتا چلا گیا۔ عمران نے غار کا دہانہ بند ہوتے دیکھ کر تیزی سے شاگل کی گردن پکڑی اور مشین پسٹل اس کے سر سے لگا دیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا کر رہے ہو تم''...... شاگل نے بوکھلا کر کہا۔

''دہانہ بند ہوتے ہی یہاں اندھیرا ہو جائے گا اور تم بھاگنے کی کوشش کر سکتے ہو پاگل انسان۔ اس لئے حفظ ماتقدم کے طور پر میں نے تمہاری گردن پکڑی ہے تاکہ تمہیں ایسا کوئی موقع نہ مل سکے کہ تم ہمیں ڈاج دے سکو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شاگل ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اسی لمحے غار کا دہانہ بند ہو گیا اور جیسے ہی غار کا دہانہ بند ہوا غار میں یکلخت تیز روشنی بھرتی پھیل گئی۔ غار روشن ہوتے دیکھ کر عمران اور اس کے ساتھی چونک پڑے۔

''ان غاروں میں ایسے سسٹم لگے ہوئے ہیں کہ جیسے ہی غار کے دہانوں کو بند کیا جاتا ہے غار میں خود بخود بلب روشن ہو جاتے ہیں تاکہ تاریکی نہ رہے''...... شاگل نے کہا۔

''ویل ڈن۔ پھر تو ان غاروں میں آکسیجن کی بھی کمی نہ ہو

گی‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہاں۔ ہم نے کئی غاروں میں جانا ہے اور سب غار غیر قدرتی ہیں اس لئے سب میں ایسے انتظامات کئے گئے ہیں جہاں نہ روشنی کی کمی ہو اور نہ ہوا اور آکسیجن کی‘‘...... شاگل نے جواب دیا۔

’’کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اسپیس سنٹر تک جانے کے لئے یہ غار در غار راستے کیوں بنائے گئے ہیں۔ کیونکہ بظاہر تو مجھے یہاں ان کا کوئی مصرف دکھائی نہیں دے رہا ہے‘‘...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’ان راستوں کے ذریعے ہی اسپیس سنٹر میں ساری مشینری پہنچائی گئی تھی اور کسی بھی سائنس دان یا انجینئرز کو مین راستوں کی بجائے انہی راستوں سے اسپیس سنٹر پہنچایا جاتا ہے تاکہ اس طرف آنے والوں کو کسی بھی حال میں اس بات کا علم نہ ہو سکے کہ سائنس دان اور انجینئرز کس راستے سے شامار پہاڑی کے اندر بنے ہوئے اسپیس سنٹر میں گئے ہیں۔ یہاں ایسے کئی راستے ہیں جو انتہائی خفیہ ہیں اور ان کے ذریعے ہی اسپیس سنٹر میں پہنچا جا سکتا ہے۔ ورنہ شامار پہاڑی محض ایک پہاڑی دکھائی دیتی ہے جس میں اندر داخل ہونے کا نہ کوئی راستہ ہے اور نہ کوئی کریک‘‘...... شاگل نے کہا۔

’’بہت خوب۔ اس کا مطلب ہے تم ہمارے ہاتھ نہ لگتے تو ہم شامار پہاڑی کے قریب پہنچ کر اندر داخل ہونے کا راستہ ہی تلاش کرتے رہ جاتے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہاں۔ یہی نہیں۔ ان پہاڑیوں کے اردگرد اور پوری شامار ہاڑی پر ریز گنیں لگی ہوئی ہیں۔ جیسے ہی تم شامار پہاڑی کے ریب جاتے۔ وہاں موجود ریز گنیں خود بخود حرکت میں آ جاتیں ار پھر تم کہیں بھی ہوتے وہ تمہیں ہٹ کر دیتیں‘‘...... شاگل نے واب دیا۔ وہ باتیں کرتے ہوئے غار میں آگے بڑھ رہے تھے۔ ہوڑی ہی دیر بعد وہ غار کے بند حصے میں پہنچ گئے۔

’’کیا دوسرا غار اس دیوار کے پیچھے ہے‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’ہاں‘‘...... شاگل نے کہا۔

’’تو کیا ان راستوں پر سیکورٹی کے کوئی انتظامات نہیں ہیں‘‘۔ ران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

’’دوسرے تمام غاروں میں سیکورٹی کے سخت انتظامات ہیں۔ اں سائنسی آلات بھی نصب ہیں۔ ان غاروں میں داخل ہونے لے افراد کو نہ صرف چیک کیا جاتا ہے بلکہ ضرورت پڑنے پر انہیں روں کے اندر ہی ہلاک کرنے کے بھی انتظامات ہیں لیکن یہ غار الحال ان تمام آلات سے پاک ہے۔ یہاں نہ تو کوئی سیکورٹی ظامات ہیں اور نہ چیکنگ کو کوئی نظام‘‘...... شاگل نے کہا۔

’’اس کی کوئی خاص وجہ ہے‘‘...... عمران نے حیرت بھرے لہجے ا کہا۔

’’اس راستے کو اس لئے صاف اور کلیئر رکھا گیا ہے تاکہ اگر ن ایجنٹ یا غیر متعلقہ فورس دوسرے راستوں کو سبوتاژ کر کے

اسپیس سنٹر میں داخل ہو جائیں تو ہم اپنی مسلح فورس کو فوری طور پر اس راستے سے اسپیس سنٹر میں پہنچا سکیں اور اسپیس سنٹر میں داخل ہونے والے دشمنوں کو کور کر سکیں"...... شاگل نے کہا۔

"اور تم ہمیں اس راستے سے اندر لے جا رہے ہو۔ کیا ایسا کر کے تم اپنے ملک کے ساتھ غداری کے مرتکب نہیں ہو رہے"۔ جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم سب موت بن کر مجھ پر مسلط ہو۔ اپنی جان بچانے کے لئے میں یہ سب نہ کروں تو کیا کروں"...... شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پہلے تو تم نے کبھی ایسا نہیں کیا تھا۔ تم ملک سے غداری کی بجائے مرنے کو ترجیح دیتے تھے"...... صفدر نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ اگر تم ایسا چاہتے ہو تو پھر مار دو مجھے۔ اس کے علاوہ میں اور کیا کہہ سکتا ہوں"...... شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہو۔ ضرورت پڑی تو ہم تم جیسے پاگل نہیں بنیں گے"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... شاگل نے چونک کر کہا۔

"میرے کہنے کا مطلب صاف ہے۔ تمہاری ذرا سی بھی عیاری تمہارے لئے بھاری پڑ سکتی ہے۔ تعاون کرو گے تو زندہ رہو گے ورنہ......" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے بلا وجہ مرنے کا کوئی شوق نہیں ہے"...... شاگل نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو چلو۔ کھولو یہ راستہ۔ دیکھتے ہیں کہ تمہیں اپنی زندگی کتنی عزیز ہے"...... عمران نے کہا تو شاگل آگے بڑھا اور اس نے چٹان پر ہاتھ رکھ کر دونوں ہاتھوں سے زور لگایا جیسے وہ اپنی طاقت سے چٹان کو دھکیلنے کی کوشش کر رہا ہو۔ اسی لمحے چٹان واقعی حرکت میں آئی اور دائیں بائیں ہونے یا شٹر کی طرح اوپر اٹھنے کی بجائے تیزی سے پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ پیچھے ہٹتے ہی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ وہ دائیں طرف گھوم گئی اور انہیں واقعی وہ غار دور تک جاتا ہوا دکھائی دیا۔ سامنے ایک جیپ موجود تھی جو غار کی دیوار کے پاس کھڑی تھی۔

"گڈ شو۔ لگتا ہے اس بار شاگل واقعی ہمارا دل سے ساتھ دے رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھی تیزی سے غار میں آئے اور غار کا جائزہ لینے لگے لیکن غار بالکل خالی تھا۔

کے ڈی انہیں لے کر دلدلی علاقے میں آ گیا۔ یہ دیکھ کر صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے ہونٹ بھینچ لئے کہ وہاں واقعی ہر طرف گہری اور خوفناک دلدلوں کا طویل سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ دلدلوں کا پانی نہ صرف گدلا تھا بلکہ ان پر درختوں کے پتوں اور جھاڑیوں کے بھی ڈھیر لگے ہوئے تھے جو تیز ہوا چلنے کی وجہ سے ٹوٹ کر ان دلدلوں پر آ گرے تھے اور ان سے دلدلیں مکمل طور پر ڈھک گئی تھیں۔ اگر صدیقی اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ کے ڈی اور اس کے ساتھی نہ ہوتے تو وہ ان دلدلوں کو شاید آسانی سے چیک نہ کر سکتے تھے اور وہ سب بے خیالی یا پھر رات کے اندھیرے میں ان دلدلوں کے اوپر سے گزرنے کی کوشش میں خاموش موت کا شکار بن جاتے۔ ان دلدلوں کے کچھ حصوں پر درخت اگے ہوئے تھے جن کی شاخیں پھیل کر دلدلوں میں بھی اتری ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

''یہ تو واقعی خوفناک دلدلیں ہیں''...... چوہان نے کہا۔

''ہاں۔ ان میں اگر ایک خرگوش کا بچہ بھی پھنس جائے تو اس کے لئے بھی بچنا ناممکن ہو جاتا ہے''...... کے ڈی نے جواب دیا۔

''لیکن یہاں تو ہمیں کسی درخت پر رسیاں بندھی ہوئی دکھائی نہیں دے رہی ہیں جن کے ذریعے تم ان دلدلوں سے گزرتے ہو''...... نعمانی نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''رسیوں کے پل دوسرے حصے میں ہیں۔ آئیں ہم ان دلدلوں کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں''...... کے ڈی نے کہا اور پھر وہ انہیں لے کر ایک طرف روانہ ہو گیا۔ وہ دلدلوں کے کنارے کنارے چلتے ہوئے جنگل کے بیچوں بیچ پہنچ گے۔ آگے جا کر انہیں درختوں کے جھنڈ دکھائی دیئے۔ ان جھنڈوں کے دوسری طرف بھی دلدلیں موجود تھیں۔ درختوں کے ایک جھنڈ کے درختوں میں واقعی رسے تنے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جو ایک درخت سے ہوتے ہوئے دلدل کے اوپر سے گزرتے ہوئے دور دوسرے درختوں کی طرف جا رہے تھے۔ یہ رسے درختوں سے اس انداز میں باندھے گئے تھے کہ ایک رسہ اگر نیچے تھا تو دوسرا رسہ نچلے رسے سے تقریباً چھ فٹ اوپر بندھا ہوا تھا تاکہ نچلے رسے پر پیر رکھ کر اوپر والے رسے کو پکڑ کر آسانی سے آگے بڑھا جا سکے۔ یہ دلدل پار کرنے کا آسان ترین طریقہ تھا۔ اس سے رسے پر چلنا بھی آسان ہو جاتا تھا اور اوپر والے رسے کو پکڑ کر چلنے سے

تھکاوٹ بھی طاری نہ ہوتی تھی۔ ایسے ہی رسوں کا یہ سلسلہ انہیں دور تک جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہر دلدل کے درختوں کا ایک دوسرے سے فاصلہ مختلف تھا اور درختوں پر بندھے ہوئے رسے بھی اتنی ہی طوالت کے تھے۔ مختلف درختوں سے بندھے ہوئے رسوں کا ایک جال سا بنا ہوا تھا جو مختلف اطراف میں مڑتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

”دلدلیں خطرناک ہیں اور کئی دلدلیں پانچ سو فٹ چوڑی ہیں۔ پھر تم نے ان درختوں پر اتنی مضبوطی سے رسے کیسے باندھ لئے“۔ خاور نے حیرت بھری نظروں سے کے ڈی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تو کے ڈی بے اختیار مسکرا دیا۔

”یہ رسے آج کے نہیں بلکہ کئی مہینوں سے یہاں بندھے ہوئے ہیں اور یہ رسے ہم نے باس کے ہیلی کاپٹر کی مدد سے باندھے تھے۔ پہلے ہم نے ان درختوں پر اپنے آدمیوں کو لٹکا کر اتارا اور پھر انہیں رسوں کے سرے تھما دیئے جنہوں نے یہاں ہر طرف رسوں کا جال بنا دیا“...... کے ڈی نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”شاید ریڈ گارڈ نے ان رسوں کو یہاں نہیں دیکھا تھا ورنہ وہ انہیں کاٹ بھی سکتے تھے“...... نعمانی نے کہا۔

”انہیں اس طرف آتے ہی ہماری اطلاع مل گئی تھی اس لئے وہ ہمیں گھیرنے کے لئے چلے آئے تھے اور آتے ہی ہمارے شکار بن

گئے۔ انہیں اس طرف آنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا اس لئے یہ رسے یہاں اسی طرح سلامت ہیں“...... کے ڈی نے جواب دیا۔

”تو چلو۔ ان دلدلوں کو پار کر لیتے ہیں“...... صدیقی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ پہلے میں جاتا ہوں۔ جب میں دوسرے درخت پر پہنچ جاؤں تو آپ میں سے کوئی ایک اس طرف سے رسوں کے پل پر آ جائے۔ یاد رہے ہم نے ان رسوں کو ایک ایک کر کے پار کرنا ہے۔ یہ رسے بظاہر مضبوط اور تنے ہوئے ہیں لیکن احتیاطاً ہم ان پر زیادہ وزن نہیں ڈالیں گے تاکہ یہ دیر تک اسی طرح یہاں بندھے اور تنے رہیں“...... کے ڈی نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر کے ڈی آگے بڑھا اور درخت کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے درخت کے تنے کو پکڑا اور پھر اس نے اوپر والا رسہ دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور پھر اس نے نچلے رسے پر پاؤں جما دیئے اور پھر وہ اوپر والا رسہ پکڑے نچلے رسے پر چلتا ہوا آہستہ آہستہ آگے بڑھنا شروع ہو گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ دوسرے درخت پر پہنچ چکا تھا۔

”اب میں جاتا ہوں“...... نعمانی نے کہا اور پھر وہ آگے بڑھا اور کے ڈی کے انداز میں اس نے اوپر والے رسے کو پکڑتے ہوئے نچلے رسے پر قدم جمائے اور پھر وہ آہستہ آہستہ دلدل کے اوپر سے گزرتا ہوا دوسرے درخت کی طرف بڑھنا شروع ہو گیا۔ اس دوران دوسرے درخت پر پہنچنے والا کے ڈی اس سے آگے

بندھے ہوئے رسے پر آ گیا تھا اور قدم بڑھاتا ہوا آگے موجود درخت کی طرف بڑھ رہا تھا۔ نعمانی رسے پر چلتا ہوا دوسرے درخت کے پاس آیا اور پھر وہ درخت کا تنا پکڑ کر رک گیا۔ کے ڈی ابھی دوسرے رسی پر تھا۔ جب وہ آگے موجود درخت پر پہنچا اور اس نے تیسرے درخت کی طرف جانے کے لئے رسے پر پاؤں رکھا تو نعمانی نے دوسرے رسے پر پیر جمائے اور وہ اس پر چلنے لگا۔ اسے دوسرے رسے پر جاتے دیکھ کر خاور رسے کے پل پر آ گیا اور پھر وہ جیسے جیسے آگے بڑھتے رہے باری باری وہ سب رسوں کے پل پر چلنا شروع ہو گئے۔

''یہ دلدلیں کتنی طویل ہیں کے ڈی''...... صدیقی نے اونچی آواز میں کے ڈی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہاں دو میل تک دلدلیں ہی دلدلیں ہیں لیکن آپ بے فکر رہیں۔ ہم نے ہر طرف رسے باندھ رکھیں ہیں۔ بس محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ ہم ان دلدلوں کو آسانی سے پار کر جائیں گے''۔ کے ڈی نے سر گھما کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اتنی طویل دلدلیں''...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ تو بہت کم ہیں جناب۔ اگر ہم جنوبی راستے سے جنگل میں داخل ہوتے تو جنگل کا وہ حصہ دس سے بارہ کلو میٹر تک دلدلوں پر مشتمل ہے''...... کے ڈی نے جواب دیا۔

''تب تو انہوں نے میزائل اسٹیشن لگانے کے لئے واقعی فول پروف اور انتہائی بہترین جگہ کا انتخاب کیا ہے۔ اس جنگل میں پیدل آنے والوں کے لئے واقعی شدید مشکلات ہیں جبکہ وہ ہیلی کاپٹروں پر آسانی سے جنگل کے کسی بھی حصے میں جا سکتے ہیں''۔ نعمانی نے کہا۔

''ہاں''...... صدیقی نے کہا۔

''اگر ہمارے ساتھ کے ڈی نہ ہوتا اور اس نے یہاں رسے نہ بندھوائے ہوتے تو ہم ان دلدلوں کو کیسے پار کرتے''...... چوہان نے پوچھا۔

''تب ہم اس طرف آنے کی بجائے کسی بیس کیمپ کا رخ کرتے اور وہاں سے کسی ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچنے کی کوشش کرتے اور پھر ہیلی کاپٹر سے یا تو اس جنگل میں پیرا ٹروپنگ کرتے یا پھر ہیلی کاپٹر کی کریش لینڈنگ سے یہاں پہنچتے''...... خاور نے جواب دیا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''واقعی یہ ان دلدلوں اور جنگل کو کراس کرنے کا آسان طریقہ ہوتا''...... نعمانی نے کہا۔

''ہاں۔ بشرطیکہ ہم جنگل میں موجود کسی ایئر کرافٹ گن یا میزائل کا نشانہ نہ بن جاتے''...... صدیقی نے کہا۔

''ہاں۔ اس جنگل میں صرف مخصوص ملٹری یا پھر ان ایجنسیوں کے ہی ہیلی کاپٹروں کو آنے کی اجازت ہے جو اس جنگل کی

حفاظت پر مامور ہیں۔ ورنہ اس طرف آنے والے کسی بھی ہیلی کاپٹر اور طیارے کو مار گرایا جاتا ہے چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو“...... کے ڈی نے جواب دیا۔

”ہم جن دلدلوں پر سفر کر رہے ہیں یہاں درخت نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اوپر کھلا آسمان ہے۔ اگر اس طرف دشمن کا کوئی ہیلی کاپٹر آ گیا تو نہ صرف وہ ہمیں آسانی سے دیکھ سکتے ہیں بلکہ ہمیں ہٹ بھی کر سکتے ہیں“...... خاور نے اوپر کھلے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”یہاں مس جولیا ہوتیں تو انہوں نے ایک ہی بات کہنی تھی“۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا“...... نعمانی نے پوچھا۔

”کہ بدشگونی کی باتیں نہ کیا کرو۔ کبھی کبھی منہ سے نکلی ہوئی بات بھی پوری ہو جاتی ہے“...... چوہان نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔ ابھی وہ تھوڑا ہی آگے گئے تھے کہ یکلخت انہیں دور سے ہیلی کاپٹروں کی آوازیں سنائی دیں۔

”لو۔ وہی بات ہوئی۔ منہ سے نکلی ہوئی بات پوری ہو گئی“۔ صدیقی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”دو ہیلی کاپٹروں کی آوازیں ہیں اور ایسا لگ رہا ہے جیسے وہ اسی طرف آ رہے ہوں“...... کے ڈی نے کہا۔

”جلدی۔ کرو سب اپنے قریب موجود درختوں پر پہنچ کر چھپ

جاؤ۔ صدیقی نے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا سامنے والے درخت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ درخت کے پاس آ کر اس نے تنا پکڑا اور پھر وہ رکے بغیر تیزی سے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی اور کے ڈی اور اس کے ساتھی بھی تیزی سے درختوں پر آ گئے۔ درخت زیادہ گھنے تو نہ تھے لیکن بہرحال وہ ان کے پتوں میں خود کو چھپا سکتے تھے۔ اگر ہیلی کاپٹر زیادہ بلندی پر ہوتے تو وہ انہیں آسانی سے دکھائی نہ دے سکتے تھے لیکن اگر ہیلی کاپٹر نیچے آ جاتے یا ہیلی کاپٹروں میں موجود افراد دوربینوں سے ان درختوں کو دیکھنے کی کوشش کرتے تو پھر ان کا چھپا رہنا ناممکن تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد انہوں نے سیاہ رنگ کے دو جنگی ہیلی کاپٹروں کو نچلی پرواز کرتے ہوئے تیزی سے وہاں سے گزرتے دیکھا۔ ہیلی کاپٹر گڑگڑاتے ہوئے ان کے عین سروں کے اوپر سے گزرتے چلے گئے۔

”یہ تو اسی طرف جا رہے ہیں جہاں ہم نے ریڈ گارڈ کے مسلح افراد کو ہلاک کیا ہے“...... چوہان نے کہا۔

”ہاں۔ شاید ریڈ گارڈ کے چیف نے اس طرف آنے والے اپنے ساتھیوں سے ٹرانسمیٹر پر بات کرنے کی کوشش کی ہو گی۔ جواب نہ ملنے پر وہ بے چین ہو گیا ہو گا اسی لئے اس نے خاص طور پر جنگی ہیلی کاپٹر اس طرف بھیجے ہوں گے“...... نعمانی نے کہا۔

”یہ تمہارا خیال بھی ہو سکتا ہے۔ یہ بھی تو ممکن ہے کہ ان ہیلی

کاپٹروں میں ریڈ گارڈ کے مزید مسلح افراد کو جنگل کے کسی اور حصے کی طرف لے جایا جا رہا ہو''...... صدیقی نے کہا۔

''ہونے کو کچھ بھی ہو سکتا ہے بہرحال شکر کرو کہ ہیلی کاپٹر گزر گئے ہیں اور نچلی پرواز ہونے کے باوجود ہم انہیں نظر نہیں آئے ہیں۔ ورنہ فوراً مڑ کر ہماری طرف آتے اور پھر ہر طرف فائرنگ کرنا شروع کر دیتے جس کے نتیجے میں ہمیں شدید نقصان پہنچ سکتا تھا''...... خاور نے کہا۔

''تم نے پھر بدشگونی کی باتیں کرنی شروع کر دیں''...... چوہان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں ایک عام سی بات کر رہا ہوں۔ بہرحال اس سے پہلے کہ ہیلی کاپٹر واپس آئیں ہمیں جلد سے جلد ان دلدلوں کو پار کرنا ہو گا۔ چلو آگے بڑھو سب''...... خاور نے کہا تو کے ڈی جو سب سے آگے تھا وہ درخت سے اترا اور آگے موجود رسوں پر پاؤں رکھتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ وہ کافی دیر چلتے رہے۔ اب تک وہ آدھے سے زیادہ فاصلہ طے کر چکے تھے لیکن آگے کا راستہ بھی ایسا ہی تھا دور تک دلدلیں ہی دلدلیں تھیں اور اب ان کے آگے جو درخت آ رہے تھے ان پر برائے نام ہی پتے تھے۔

''یہ راستہ تو شیطان کی آنت سے بھی لمبا ہو گیا ہے''...... خاور نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''مشن کے دوران ہمیں جن راستوں پر بھی سفر کرنا پڑے وہ

شیطان کی آنت ہی ثابت ہوتے ہیں''...... چوہان نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔ اسی لمحے انہیں دور سے ایک بار پھر ہیلی کاپٹروں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ چونک پڑے۔

''اوہ۔ ہیلی کاپٹر پھر اس طرف آ رہے ہیں''...... نعمانی نے چونک کر کہا۔

''اب کیا کریں۔ یہ سارے درخت ٹنڈ منڈ ہیں۔ ہم ان پر کیسے چھپیں گے''...... کے ڈی کے ایک ساتھی نے کہا۔

''ہیلی کاپٹر مشرق کی طرف سے آ رہے ہیں۔ اب ہمیں درختوں کے تنوں کے عقب میں چھپنا ہو گا۔ ہیلی کاپٹر جیسے جیسے اس طرف آئیں گے ہم تنوں کے ساتھ گھومتے چلے جائیں گے۔ اب یہی ایک طریقہ ہے ان ہیلی کاپٹر والوں کی نظروں سے بچنے کا''...... صدیقی نے کہا۔

''تو جلدی کرو۔ سب درختوں کے پاس پہنچ جاؤ''...... چوہان نے چیختی ہوئی آواز میں کہا اور وہ سب ایک بار پھر تیزی سے قریبی درختوں کی طرف بڑھنے لگے۔ لیکن ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھے ہوں گے کہ اچانک دور نظر آنے والے ہیلی کاپٹر درختوں کے پیچھے سے نکل کر ان کے سامنے آ گئے۔

''جلدی کرو جلدی''...... صدیقی نے چیختے ہوئے کہا تو رسوں پر ان کی رفتار اور تیز ہو گئی اور پھر وہ فوراً درختوں تک پہنچے اور ہیلی کاپٹروں کی مخالف سمت درختوں کے تنوں کے پیچھے چھپتے چلے

گئے۔ ہیلی کاپٹر گڑگڑاتے ہوئے تیزی سے اس طرف آ رہے تھے۔

کچھ ہی دیر میں وہ دلدلوں کے عین اوپر پہنچ گئے۔ وہ زیادہ بلندی پر نہیں تھے۔ دلدلوں پر پہنچتے ہی ہیلی کاپٹر ہوا میں معلق ہوئے اور پھر آہستہ آہستہ نیچے آنے لگے۔ صدیقی درخت کی آڑ سے سر نکالے ان ہیلی کاپٹروں کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر چونکہ کافی نیچے تھے اس لئے ان کی ونڈ اسکرینوں کے پیچھے سے پائلٹ اور سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے آدمی صاف دکھائی دے رہے تھے۔ سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے دونوں افراد کی آنکھوں پر دوربینیں لگی ہوئی تھیں اور وہ دوربینیں گھما گھما کر دلدلوں کے گرد موجود رسوں کے پلوں کا جائزہ لے رہے تھے۔

"انہوں نے رسے کے پل دیکھ لئے ہیں"...... صدیقی نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... چوہان نے کہا۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر پلٹے اور پھر اچانک دونوں ہیلی کاپٹروں نے ایک دوسرے سے مخصوص فاصلہ رکھ کر فرنٹ کے حصے آگے کی طرف جھکا دیئے۔ دوسرے لمحے ماحول مشین گنوں کی تیز اور خوفناک تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا۔ دونوں ہیلی کاپٹروں کے نیچے لگی ہوئی ہیوی مشین گنوں کے دہانے کھل گئے تھے اور انہوں نے مشین گنوں سے نکلنے والی گولیوں سے ان گھنے درختوں کو ادھڑتے دیکھا۔

"وہ ان درختوں کو نشانہ بنا رہے ہیں جو گھنے ہیں۔ ان کے

خیال میں ہم ان درختوں میں چھپے ہو سکتے ہیں"...... خاور نے کہا۔

"ہاں۔ ان درختوں کو تباہ کر کے وہ یہاں موجود ان تمام درختوں کو نشانہ بنائیں گے جن پر رسے بندھے ہوئے ہیں"۔ چوہان نے کہا۔

"تو پھر ہم اب ان سے خود کو کیسے بچائیں گے۔ ہم نے پلوں پر چلنا شروع کیا تو ہم فوراً ان کی نظروں میں آ جائیں گے اور پھر ان کی مشین گنوں کے رخ ڈائریکٹ ہماری طرف ہو جائیں گے"...... نعمانی نے کہا۔

"ہمارے پاس منی میزائل گنیں ہیں۔ اب ہمارے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ ہم ان دونوں ہیلی کاپٹروں کو تباہ کر دیں۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو ہمارا ان سے بچنا ناممکن ہو جائے گا"...... چوہان نے کہا۔

"کیا آپ واقعی ان ہیلی کاپٹروں کو نشانہ بنا سکتے ہیں"...... کے ڈی نے پوچھا۔

"ہاں۔ ہم نے درختوں کے ساتھ بندھے ہوئے رسوں پر اپنے پیر جما رکھے ہیں۔ ہمیں بس اپنے تھیلے کاندھوں سے اتار کر ان میں موجود منی میزائل گنیں نکالنی ہیں پھر آسانی سے یہ کام ہو جائے گا"۔ نعمانی نے کہا۔

"تو جلدی کریں۔ وہ ایک ایک کر کے درختوں کو تباہ کرتے ہوئے اب اسی طرف آنا شروع ہو گئے ہیں"...... کے ڈی نے کہا

تو صدیقی جس نے نچلے رسے پر اپنے پیر جمائے ہوئے تھے اور ایک ہاتھ سے اوپر موجود رسے کو تھام رکھا تھا۔ اس نے اوپر والا رسہ چھوڑا اور اپنا سینہ درخت کے تنے سے لگا کر کھڑا ہو گیا اور پھر اس نے کمر پر لدا ہوا بیگ اتارا اور اسے کھول کر اس میں سے منی میزائل گن نکالنے لگا۔ اس نے بیگ سے منی میزائل گن نکال کر ہاتھ میں لی اور بیگ بند کر کے دوبارہ کمر پر ڈال لیا۔ اس نے ایک بار پھر ہاتھ اٹھا کر رسے کو پکڑا اور درخت کے تنے کے پیچھے سے سر نکال کر ہیلی کاپٹروں کی طرف دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اس نے ان ہیلی کاپٹروں کے رخ یکلخت ان درختوں کی طرف ہوتے دیکھا جس کے تنوں کے پیچھے وہ چھپے ہوئے تھے۔ اس سے پہلے کہ صدیقی یا اس کا کوئی ساتھی کچھ کرتا یکلخت دونوں ہیلی کاپٹروں کی مشین گنوں سے سرخ شعلوں کی لکیریں سی نکل کر آگے بڑھیں اور ماحول یکلخت مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ انسانی چیخوں سے بھی بری طرح سے گونج اٹھا۔

وہ سب شاگل کے ساتھ مختلف غاروں سے گزرتے ہوئے آگے بڑھتے جا رہے تھے اور حیرت انگیز بات تھی کہ غاروں میں سفر کرتے ہوئے نہ تو کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آیا تھا اور نہ ہی شاگل نے انہیں کوئی چکر دینے کی کوشش کی تھی۔اس بار وہ ان کا اس انداز میں ساتھ دے رہا تھا جیسے وہ ان کا دشمن نہ ہو بلکہ دوست ہو۔مسلسل اور کافی دیر تک چلتے رہنے کے بعد وہ ایک بار پھر غار کے آخری سرے پر پہنچ گئے۔ اس بار غار کے دوسرے سرے پر انہیں چٹان کی بجائے فولاد کا بنا ہوا ایک دروازہ دکھائی دیا جو بند تھا۔

''یہ دروازہ ہے اسپیس سنٹر کا''...... شاگل نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔کھولو اسے''...... عمران نے کہا۔

''سوری۔ اسے کھولنا میرے بس کی بات نہیں ہے''...... شاگل

نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ اسے کھولنا تمہارے بس میں کیوں نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم لوگوں کے آنے کے خدشے کے پیش نظر اسپیس سنٹر کے ہر راستے کو سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ یہ راستہ بھی اندر سے بند ہے اور اسے صرف اندر سے ہی کھولا جا سکتا ہے اور یہ دروازہ اس قسم کا ہے کہ اسے تم ایٹم بم سے بھی تباہ نہیں کر سکتے ہو"۔ شاگل نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسی بات تھی تو تم ہمیں یہاں کیوں لائے ہو"۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں اس دروازے تک پہنچانے کا کہا تھا یہ نہیں کہا تھا کہ میں اس راستے کو کھول کر تمہیں اسپیس سنٹر کے اندر پہنچا سکتا ہوں"...... شاگل نے منہ بنا کر کہا۔

"چلو۔ تم نے اپنا وعدہ پورا کیا اب باقی کا کام ہم خود کر لیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے پشت سے تھیلا اتارا اور پھر اس نے تھیلا زمین پر رکھا اور اسے کھولنے میں مصروف ہو گیا۔ اس نے تھیلے میں ہاتھ ڈالا اور پھر جب اس کا ہاتھ تھیلے سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک پتلی لیکن لمبی سی چپٹی تار موجود تھی۔ عمران آگے بڑھ کر اس فولادی دروازے کے سامنے اکڑوں بیٹھ گیا اور غور سے دروازے کے نیچے زمین کو دیکھنے لگا۔ یہ جگہ ٹھوس پتھروں سے بنی ہوئی تھی اور چند لمحوں بعد وہ دروازے

کے عین نیچے دو پتھروں کے درمیان ایک معمولی سی جھری دریافت کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے وہ تار اس جھری کے اندر ڈالی اور اسے تیزی سے اندر کی طرف دھکیلتا چلا گیا۔ جب تار کا تھوڑا سا سرا باقی رہ گیا تو اس نے تھیلے سے ایک چھوٹی سی مشین نکالی اور پھر اسے کھول کر اس کے مخصوص خانے میں تار کا سرا لگا کر مشین کو آپریٹ کرنا شروع ہو گیا۔ پھر اس نے مشین کا ایک بٹن پریس کیا تو فولادی دروازہ بے آواز طریقے سے اس طرح سے کھلتا چلا گیا جیسے اسے اندر سے کسی نے باقاعدہ آپریٹنگ سسٹم کے تحت کھولا ہو۔ دروازہ کھلتے دیکھ کر شاگل کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔

"اوہ اوہ۔ یہ۔ یہ۔ یہ تم نے کیسے کر لیا۔ یہ دروازہ کیسے کھل گیا۔ یہ ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن۔ یہ جادو ہے۔ جادو"...... شاگل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ سب کچھ آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود اسے دروازہ کھلنے پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

"شاگل صاحب یہ سائنس واقعی جادو ہی ہے۔ جب تک اس کی حقیقت معلوم نہ ہو یہ حیرت انگیز اور ناممکن نظر آتا ہے لیکن حقیقت معلوم ہو جائے تو ہر جادو کا توڑ کیا جا سکتا ہے۔ ایسے دروازے سکس ون ایس ایس الیکٹرانک ریز سسٹم کے تحت تیار کئے جاتے ہیں۔ اس چپٹی تار میں یہ خاصیت ہے کہ اگر یہ ریز

سسٹم کے مخصوص ایڈجسٹنگ پوائنٹ تک پہنچ جائے تو یہ ریز کو کراس کر دیتی ہے اور میں جانتا ہوں کہ یہ سب کیسے کیا جاتا ہے اس لئے میں نے دروازے کے نچلے حصے سے اس تار کو دروازہ کھولنے والے سسٹم تک پہنچایا اور پھر اسے ایڈجسٹ کر دیا۔ کراس ریز فائر کی اور یہ دروازہ کھل گیا۔ ورنہ واقعی اسے ایٹم بم سے بھی نہ کھولا جا سکتا تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مم مم۔ مجھے اب تک اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا ہے کہ یہ سب ہو گیا ہے''...... شاگل نے کہا۔ دروازے کی دوسری طرف ایک پتلی سی گلی تھی۔ جس کا اختتام ایک راہداری کے آغاز پر ہو رہا تھا۔ وہ اس گلی میں داخل ہوتے ہوئے راہداری کے قریب آ گئے۔

''ناٹران۔ اسے ایچ ایف کر دو''...... عمران نے ناٹران سے مخاطب ہو کر کہا تو شاگل چونک پڑا۔

''ایچ ایف۔ کیا مطلب''...... شاگل نے چونک کر کہا۔

''ہاف آف''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو شاگل بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا اسی لمحے اس کے عقب میں موجود ناٹران کا ہاتھ حرکت میں آیا اور پھر اس سے پہلے کہ شاگل کے منہ سے چیخ نکلتی تنویر نے جھپٹ کر اس کا منہ پکڑ لیا۔ ناٹران نے شاگل کے سر پر مشین پسٹل کا دستہ مار دیا تھا۔ وہ لہرایا اور پھر تنویر کے ہاتھوں میں گرتا چلا گیا۔ ناٹران کی اس کے سر پر لگائی ہوئی ایک ہی ضرب کافی رہی تھی اور وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔

''اسے یہیں چھوڑو اور آؤ میرے ساتھ''...... عمران نے کہا تو تنویر نے شاگل کو زمین پر لٹایا اور پھر وہ سب عمران کے ساتھ آگے بڑھ گئے۔ راہداری میں بے آواز قدموں سے چلتے ہوئے وہ آگے بڑھے اور پھر وہ راہداری کے اختتام پر موجود ایک اور دروازے پر پہنچ گئے۔ اس دروازے کے پیچھے سے بے شمار مشینیں چلنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھی۔ عمران دیوار کے ساتھ نہایت احتیاط سے آگے بڑھ آیا۔

دروازے کے قریب رک کر عمران نے ادھ کھلے دروازے سے اندر جھانکا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ ابھر آئی۔ یہ اسپیس سنٹر کا کمپیوٹرائزڈ روم تھا۔ جہاں بے شمار افراد سائنس دانوں کی طرح سفید اوورآل پہنے مختلف کمپیوٹرز پر کام کر رہے تھے اور ان کے سامنے اسکرینیں روشن دکھائی دے رہی تھیں۔ ایک طرف شیشے کا شفاف کیبن دکھائی دے رہا تھا جو خالی تھا۔

''یہاں تو بہت سے افراد موجود ہیں۔ کیا سب کو ختم کرنا ہے''...... جولیا نے آگے بڑھ کر اندر ہال میں جھانکتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ہمارے پاس وافر تعداد میں گیس کیپسول موجود ہیں۔ ہم انہیں گیس سے بے ہوش کریں گے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ یہ ٹھیک ہے''...... جولیا نے کہا اور پھر عمران نے تھیلے سے گیس پسٹل نکالا اور دروازے کی درز سے پسٹل کی نال

اندر کرتے ہوئے پسٹل کا بٹن یکے بعد دیگرے دبا دیا۔ سٹک سٹک کی آوازوں کے ساتھ پسٹل کی نال سے کیپسول نکل کر ہال میں گرتے دکھائی دیئے۔

''تم سب سانس روک لو''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے خود بھی سانس روک لیا۔ عمران کی نظریں ہال میں جمی ہوئی تھیں۔ ہال میں ہلکا ہلکا نیلا دھواں سا پھیل رہا تھا اور اس دھویں کو سب چونک کر دیکھ رہے تھے اور پھر اپنی کرسیوں پر لڑھک رہے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں ہال میں موجود تمام افراد بے ہوش ہو گئے۔

''میں اندر جاتا ہوں۔ تم راہداری کے دوسرے حصوں میں جا کر ہر طرف گیس فائر کر دو''...... عمران نے کہا تو وہ سب تیزی سے راہداری کے دوسرے حصوں کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ عمران نے کچھ دیر توقف کیا اور پھر وہ ہال کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ ہال میں سوائے مشینوں کے چلنے کے اور کوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔ وہاں پچاس سے زائد افراد موجود تھے جو گیس سے بے ہوش ہو چکے تھے۔

عمران نے پورے ہال میں گھوم کر مشینوں اور کمپیوٹرز کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ پھر ایک کمپیوٹرائزڈ مشین کو دیکھ کر وہ چونک پڑا۔ اس نے مشین کے سامنے بیٹھے ہوئے بے ہوش آدمی کو کرسی پر سے اٹھا کر زمین پر ڈالا اور پھر وہ مشین کو آپریٹ کرنا شروع ہو گیا۔

بیس منٹ تک وہ مشین پر کام کرتا رہا لیکن پھر اس نے سر جھٹک دیا۔

''نہیں۔ شاید یہ مشین میری سمجھ سے بالا تر ہے۔ نجانے اسے کن سافٹ ویئرز اور پروگرامنگ کے تحت سیٹ کیا گیا ہے۔ اس پر میں گھنٹوں بھی لگا رہوں تو اسے سمجھنا میرے بس سے باہر ہو گا''۔ عمران نے منہ بنا کر کہا اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے زمین پر پڑے ہوئے اس آدمی کو اٹھا کر دوبارہ کرسی پر بٹھا دیا جسے اس نے اٹھا کر زمین پر ڈالا تھا۔ اس نے ہال کا ایک بار پھر راؤنڈ لگایا اور پھر اس نے اپنا تھیلا کاندھے سے اتارا اور اس کے ایک خفیہ خانے سے چار چھوٹے چھوٹے بٹن نکال لئے۔ یہ بٹن ایسے تھے جیسے عام طور پر ڈیجیٹل گھڑیوں کو چلانے کے لئے سیل استعمال کئے جاتے ہیں۔ عمران نے چاروں سیل ہال کی مختلف مشینوں کی درزوں میں چھپائے اور پھر اس کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔ وہ واپس مڑا ہی تھا کہ اسی لمحے اس کے ساتھی اندر آ گئے۔

''ہم نے سارے سنٹر میں بے ہوشی کی گیس پھیلا دی ہے۔ یہاں اگر حشرات الارض بھی ہوئے تو وہ بھی بے ہوش ہو گئے ہوں گے''...... جولیا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب چلو۔ میں نے اپنا کام کر لیا ہے۔ اب ہمیں یہاں سے نکلنا ہے''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا کیا ہے تم نے''۔ تنویر نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے ان مشینوں میں ڈی ایم مائیکرو بلاسٹر چھپا دیئے ہیں جو ریموٹ کنٹرولڈ ہیں۔ باہر دور جا کر میں ایک ڈی چارجر سے انہیں چارج کروں گا تو چاروں مائیکرو بلاسٹر ایک ساتھ پھٹ جائیں گے اور یہ سارا اسپیس سنٹر دھماکے سے تباہ ہو جائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"کیا ضرورت تھی مائیکرو بلاسٹر لگانے کی ہم فائرنگ کر کے ان تمام مشینوں کو ہی تباہ کر دیتے ہیں اور یہاں جتنے بھی سائنس دان اور انجینئرز موجود ہیں ان سب کو ختم کر دیتے ہیں"۔ تنویر نے کہا۔

"یہ ساری مشینیں ایٹمی بیٹریوں سے منسلک ہیں۔ اگر ہم نے ان پر فائرنگ کی تو ایٹمی بیٹریاں تباہ ہو جائیں گی جس کے نتیجے میں یہاں ہر طرف تباہی پھیل جائے گی اور پھر اس تباہی سے ہم بھی زندہ نہ بچ سکیں گے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو ہمیں واقعی یہاں سے نکل کر ہی اس اسپیس سنٹر کو تباہ کرنا ہوگا"...... جولیا نے کہا۔

"چلو۔ نکلو پھر یہاں سے"...... عمران نے کہا اور وہ سب تیزی سے مڑے اور اس دروازے کی طرف بڑھے جس سے وہ اندر داخل ہوئے تھے۔ ابھی وہ دروازے کے پاس پہنچے ہی تھے کہ یکلخت ہال کمرے میں تیز نیلے رنگ کی روشنی کا جھماکہ ہوا اور اس جھماکے کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم یکلخت بے جان ہو گیا ہو۔ یہی حال اس کے ساتھیوں کا بھی ہوا تھا۔

شاگل کو ہوش آیا تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر خود کو راہداری میں پا کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ شعور جاگتے ہی اس کے ذہن میں سابقہ منظر کسی فلم کی طرح چلنے لگے جب وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہاں لایا تھا اور عمران نے انتہائی حیرت انگیز طور پر اندر سے بند اسپیس سنٹر کا دروازہ کھول لیا تھا اور پھر آگے آتے ہی عمران نے اپنے ساتھی سے کہا تھا کہ اسے ایچ ایف کر دے۔ اس نے ایچ ایف کا مطلب پوچھا تو عمران نے اسے بتایا کہ ایچ ایف کا مطلب ہاف آف تھا اور پھر اس کے سر پر قیامت ٹوٹ پڑی اور وہ بے ہوش ہو گیا۔

"ہونہہ۔ تو وہ سب اسپیس سنٹر کے اندر چلے گئے ہیں"...... شاگل نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے سر میں شدید اینٹھن سی ہو رہی تھی۔ اس نے

سر پر ہاتھ پھیرا تو یہ محسوس کر کے اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا کہ اس کے سر کے پچھلے حصے پر ایک اور سرا ابھرا ہوا تھا۔ شاگل نے ایک لمحے توقف کیا اور پھر وہ تیزی سے راہداری کے آخری دروازے کے پاس آیا۔ اس نے راہداری کے دائیں بائیں دیکھا تو ہال میں تمام سائنس دان اور انجینئرز بے ہوش پڑے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان سب کو بے ہوش دیکھ کر شاگل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ دوسرے لمحے اسے عمران دکھائی دیا جو سفید رنگ کا ایک چھوٹا سا بٹن ایک مشین میں ڈال رہا تھا۔ اسی لمحے دوسری راہداری سے اسے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو شاگل چونک پڑا۔ وہ تیزی سے پیچھے ہٹا اور پیچھے راہداری کی دیوار کے پاس آ گیا۔ یہ شاید عمران کے ساتھی تھے جو اس طرف آ رہے تھے۔ شاگل نے پلٹ کر راہداری کی ایک دیوار پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا اور پھر جیسے ہی اس کا ہاتھ ایک ابھار پر آیا اس نے فوراً اس ابھار کو پریس کر دیا۔ اسی لمحے سرر کی آواز کے ساتھ دیوار میں ایک خلاء نمودار ہوا جہاں سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ شاگل فوراً ان سیڑھیوں پر آ گیا جیسے ہی وہ سیڑھیوں پر آیا اس کے پیچھے دیوار بند ہوتی چلی گئی۔ شاگل تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے موجود ایک تہہ خانے میں آ گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ اس کمرے میں بھی کئی مشینیں کام کر رہی تھیں۔ سامنے دیوار پر ایک بڑی اسکرین لگی ہوئی تھی جس پر اوپر موجود اسپیس سنٹر کے مختلف ہال اور کمرے دکھائی دے رہے

تھے۔ مشین کے سامنے دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے جو کرسیوں پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

”ہونہہ۔ تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے سارے اسپیس سنٹر کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی ہے جس کا اثر اس تہہ خانے میں بھی پہنچ گیا ہے“...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ تیزی سے ایک مشین کی طرف بڑھا اور اس نے مشین کے سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی کو اٹھا کر زمین پر ڈالا اور اس مشین کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس نے سامنے اسکرین کی طرف دیکھا اور تیزی سے مشین آپریٹ کرنا شروع کر دی۔

اسکرین پر مختلف مناظر ابھر رہے تھے۔ پھر اسکرین پر جیسے ہی بڑے ہال کا منظر دکھائی دیا شاگل کا ہاتھ رک گیا۔ یہ اوپر والا ہال تھا جہاں تمام سائنس دان اور انجینئرز بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور ایک طرف عمران اور اس کے ساتھی کھڑے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں پر نظر پڑتے ہی شاگل کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

”تو تم یہاں ہو۔ اب دیکھو میں تمہارا کیسا حشر کرتا ہوں“...... شاگل نے غراتے ہوئے کہا اس نے ایک بار پھر مشین کو آپریٹ کیا اور پھر اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو جیسے ہی واپس دروازے کی طرف جاتے دیکھا تو اس نے مشین پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی ہال کمرے میں یکبارگی نیلے رنگ کی روشنی کا جھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے عمران اور اس کے

ساتھی یوں ساکت ہوتے چلے گئے جیسے ملک الموت نے ان کی جانیں سلب کر لی ہوں۔

''ہا ہا ہا ہا۔ آئے تھے اسپیس سنٹر کو تباہ کرنے کے لئے۔ یہ عمران خود کو دنیا میں سب سے زیادہ ذہین سمجھتا ہے لیکن یہ نہیں سمجھ سکا کہ میں جان بوجھ کر انہیں یہاں لایا تھا تاکہ انہیں ہال دروازے سے گزار کر جیسے ہی آگے لے جاؤں اس کنٹرول روم میں بیٹھے ہوئے افراد ان کے پیروں تلے سے زمین نکال کر انہیں موت کے تہہ خانے میں پھینک دیں لیکن انہوں نے چالاکی سے کام لیتے ہوئے مجھے ہال میں لے جانے سے پہلے بے ہوش کر دیا۔ اگر یہ ہال میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنے سے پہلے داخل ہو جاتے تو یہاں بیٹھے ہوئے میرے ساتھی انہیں فوراً ہال دروازے کے پاس موجود خفیہ زمینی راستہ کھول کر نیچے گرا دیتے لیکن انہوں نے ہال میں داخل ہونے سے پہلے ہی بے ہوشی کی گیس فائر کر دی تھی جس کا اثر اس تہہ خانے میں بھی پہنچ گیا اور میرے ساتھی بھی بے ہوش ہو گئے لیکن میری قسمت اچھی تھی کہ مجھے جلد ہوش آ گیا۔ میں نے پہلے ہی ہر قسم کی بے ہوشی کی گیس سے بچنے کے لئے گولیاں کھا رکھی تھیں ورنہ شاید میں بھی گیس کے اثر سے طویل عرصے کے لئے بے ہوش ہو جاتا۔ بہرحال اس بار قسمت نے میرا ساتھ دیا ہے اور میں نے آخر کار ان سب کا شکار کر لیا ہے۔ اب یہ یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جائیں گے اور میں

نے دیکھ لیا ہے کہ عمران نے مائیکرو بلاسٹر کہاں چھپایا تھا۔ اس نے جہاں جہاں مائیکرو بلاسٹر چھپائے ہوں گے میں انہیں ہر جگہ سے ڈھونڈ نکالوں گا اور انہیں ڈی فیوز کر دوں گا۔ اس بار عمران اور اس کے ساتھی میری مدد سے یہاں تک تو پہنچ گئے تھے لیکن ان کے حصے میں سوائے ناکامی کے کچھ نہیں آئے گا اور اب ان کی یہ ناکامی ان کی موت پر ہی ختم ہو جائے گی''...... شاگل نے انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''تم نے دیکھ لیا عمران۔ اسے کہتے ہیں شکست۔ میں نے تمہارے سامنے وقتی طور پر ہتھیار ڈالے تھے۔ تم سے شکست قبول نہیں کی تھی۔ اب تم قطعی بے بس ہو۔ میں چاہوں تو تمہیں اسی حالت میں ختم کر سکتا ہوں لیکن میں تم سب کو یہاں نہیں واپس دارالحکومت اپنے ہیڈ کوارٹر لے جا کر ختم کروں گا۔ تم سیکرٹ ایجنٹ ہو اور میں چاہتا ہوں کہ تمہاری قسمت کا فیصلہ کافرستانی پرائم منسٹر کریں۔ ان کے حکم پر تمہیں گولیاں ماری جائیں گی تاکہ انہیں اپنی آنکھوں پر یقین آ سکے کہ شاگل واقعی گریٹ ہے۔ ذہین ہے جس نے آخر کار تم سب کو شکار کر لیا ہے''...... شاگل نے اسی طرح انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ دیوانگی کے عالم میں باقاعدہ رقص کرنا شروع کر دے۔

اس نے مشین کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک ہیڈ فون اٹھایا جس کے ساتھ مائیک بھی نصب تھا۔ اس نے مشین کے چند بٹن پریس کر

دیئے۔

"یس۔ گپتا اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... رابطہ ملتے ہی بلیک سیکشن کے انچارج گپتا کی آواز سنائی دی۔

"چیف شاگل بول رہا ہوں اسپیس سنٹر کے سیکورٹی کنٹرول روم سے۔ اوور"...... شاگل نے انتہائی کرخت اور سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس چیف۔ حکم۔ اوور"...... شاگل کی آواز سن کر گپتا نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سنو گپتا۔ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو جان بوجھ کر ٹنل سکس سے اسپیس سنٹر میں لایا تھا۔ ان کے سامنے میں جان بوجھ کر بے بس بن گیا تھا اور ان سے شکست قبول کر کے ان کے ساتھ تعاون کرنے کا ڈرامہ کیا تھا۔ عمران اور اس کے ایک ساتھی نے مادام شوبھا اور مادام رادھا کو ہلاک کر دیا تھا۔ وہ مجھے بھی ہلاک کر سکتے تھے اس لئے میں نے ان کے سامنے خود کو سرنڈر کرتے ہوئے ان کا ساتھ دے کر انہیں اسپیس سنٹر لانے اور انہیں انڈر گراؤنڈ ٹریپ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ ٹنل سکس کے راستے پر میں نے خصوصی انتظامات کرا رکھے تھے۔ یہاں ایک سیکورٹی کنٹرول روم تھا جہاں میں نے پہلے سے ہی اپنے آدمیوں کو بٹھا رکھا تھا۔ انہیں میں نے ہدایات دی تھیں کہ اگر میں اس راستے سے چند غیر متعلقہ افراد کو لے کر آؤں تو وہ ہال کے اندر داخل ہوتے ہی ہمارے پیروں کے نیچے سے زمین نکال دیں۔ اگر وہ ایسا

کرتے تو میں بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ایک بند تہہ خانے میں جا گرتا۔ جیسے ہی وہ تہہ خانے میں گرتے سیکورٹی روم میں بیٹھے ہوئے افراد وہاں ایس ایس ریز پھیلا دیتے تاکہ سب کے سب فوراً ساکت ہو جاتے۔ میں نے پہلے ہی ہر قسم کی ریز اور بے ہوشی کی گیس سے بچنے کے لئے گولیاں کھا رکھی تھیں۔ تہہ خانے میں جب ایس ایس ریز فائر کی جاتی تو اس کا اثر صرف عمران اور اس کے ساتھیوں پر ہوتا مجھ پر ان ریز کا کوئی اثر نہ ہوتا۔ جب عمران اور اس کے ساتھی بے حس وحرکت ہو جاتے تو میرے ساتھی مجھے اس تہہ خانے سے نکال لیتے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو اسی تہہ خانے میں گولیوں سے چھلنی کر دیا جاتا لیکن سیکورٹی کنٹرول روم تک آنے سے پہلے عمران نے مجھے بے ہوش کرا دیا اور پھر وہ مین ہال کی طرف بڑھ گئے۔ اگر وہ ڈائریکٹ ہال میں داخل ہو جاتے تو میرے آدمیوں کی نظروں میں آ جاتے اور میرے آدمی انہیں تہہ خانے میں پھینک دیتے۔ لیکن عمران نے ہال میں داخل ہونے سے پہلے ہر طرف بے ہوشی کی گیس کے کیپسول فائر کر دیئے جس سے گیس ہر طرف پھیل گئی اور اس کا اثر سیکورٹی کنٹرول روم تک بھی پہنچ گیا جس سے یہاں موجود میرے دونوں ساتھی بھی بے ہوش ہو گئے۔ عمران نے اسپیس سنٹر میں بھی ہر طرف بے ہوشی کی گیس پھیلائی تھی جس سے وہاں موجود تمام افراد بے ہوش ہو گئے تھے۔ عمران نے اس موقع کا فائدہ اٹھایا اور

ہال میں جگہ جگہ مائیکرو بلاسٹر لگانے شروع کر دیئے۔ وہ اور اس کے ساتھی مائیکرو بلاسٹر لگا کر یہاں سے نکل جانا چاہتے تھے لیکن ان کی بدقسمتی اور میری خوش قسمتی تھی کہ مجھے ہوش آ گیا اور میں فوراً سیکورٹی روم میں پہنچ گیا۔ یہاں آتے ہی میں نے مشین کا کنٹرول سنبھالا اور ہال میں موجود عمران اور اس کے ساتھیوں پر ایس ایس ریز فائر کر دی جس کے نتیجے میں وہ سب ساکت ہو گئے ہیں۔ اب جب تک انہیں اینٹی ایس ایس انجکشن نہ لگا دیئے جائیں اس وقت تک وہ حرکت نہیں کر سکیں گے۔ اسپیس سنٹر پر اب میرا کنٹرول ہے۔ اوور''...... شاگل نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ چیف۔ آپ نے یہ سب کر کے بہت رسک لیا تھا۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش کرنے کی بجائے آپ کو ہلاک کر دیتے تو۔ اوور''...... دوسری طرف سے گپتا نے ساری باتیں سن کر کہا۔

''عمران اور اس کے ساتھیوں کا شکار کرنے کے لئے رسک تو لینا ہی تھا نانسنس۔ رسک لئے بغیر انہیں قابو کرنا ناممکن تھا۔ مجھے یقین تھا کہ اگر میں عمران سے خلوص دل سے تعاون کروں گا تو وہ مجھے ہلاک نہیں کرے گا میں نے عمران کے سامنے خود کو نارمل رکھنے کی بے حد کوشش کی تھی اور میری یہ کوشش کامیاب رہی تھی اور عمران کو اس بات کا پتہ نہیں چل سکا کہ میں اس کے سامنے اداکاری کر رہا ہوں۔ بہرحال۔ اب تم فوراً ٹنل ون کا راستہ کھول

کر اندر آ جاؤ۔ تمہارے پاس ڈی سکسٹی ون سرچر مشین ہے۔ اس مشین سے اسپیس سنٹر کے اندر آ کر تم سرچنگ کرو اور عمران نے یہاں جتنے بھی مائیکرو بلاسٹنگ بم لگائے ہیں انہیں وہاں سے ہٹا دو اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہاں سے نکال کر لے جاؤ۔ انہیں تم اسی حالت میں ہیلی کاپٹر کے ذریعے دارالحکومت میں سی پوائنٹ پر لے جاؤ گے۔ میں جلد ہی وہاں پہنچ جاؤں گا۔ اوور''۔ شاگل نے کہا۔

''انہیں زندہ وہاں لے جانے کی کیا ضرورت ہے چیف۔ آپ حکم دیں تو ہم انہیں اسی حالت میں یہاں ہلاک کر دیتے ہیں اور پھر ان کی لاشیں اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ اوور''...... گپتا نے کہا۔

''جیسا کہہ رہا ہوں اس پر عمل کرو نانسنس۔ انہیں ہلاک کرنا ہوتا تو میں بھی کر سکتا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ ان سب کی موت پرائم منسٹر کے سامنے ہو تاکہ انہیں یقین آ جائے کہ چیف شاگل ہی وہ انسان ہے جو عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ کرنے کی ہمت رکھتا ہے اور انہیں زندہ گرفتار بھی کر سکتا ہے۔ پرائم منسٹر کو اس بات کا تب ہی یقین آئے گا جب ہم عمران اور اس کے ساتھیوں کو ان کے سامنے ہلاک کریں گے۔ سمجھ گئے تم۔ نانسنس۔ اوور''...... شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''یس۔ یس چیف۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ اوور''...... شاگل کی غصیلی آواز سن کر گپتا نے فوراً کہا۔

"تو جلدی کرو۔ ابھی یہاں تمام سائنس دان اور انجینئرز بے ہوش ہیں۔ ان کی بے ہوشی کے دوران تم اسپیس سنٹر کو بلاسٹرز سے صاف کر دو اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہاں سے نکال کر لے جاؤ تاکہ جب سائنس دانوں اور انجینئرز کو ہوش آئے تو انہیں اس بات کا علم ہی نہ ہو سکے کہ یہاں کیا ہوا تھا۔ وہ اپنی اس پراسرار بے ہوشی کے بارے میں بعد میں جو سوچنا چاہیں سوچتے رہیں۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"یس چیف۔ میں اپنے ساتھیوں کو لے کر آ رہا ہوں۔ اوور"...... گپتا نے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل نے کہا اور اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کی نظریں بدستور اسکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں ہال کے دروازے کے پاس عمران اور اس کے ساتھی بدستور پتھر کے بتوں کی طرح ساکت دکھائی دے رہے تھے۔

ہیلی کاپٹروں کی گولیاں ان درختوں پر پڑی تھیں جن کے تنوں کے ساتھ کے ڈی کے ساتھی لپٹے ہوئے تھے۔ گولیوں نے ان درختوں کو ادھیڑ کر رکھ دیا تھا۔ کئی گولیاں درختوں کے تنوں کو چیرتی ہوئیں ان سے چمٹے ہوئے افراد کے جسموں میں گھس گئی تھیں اور وہ چیختے ہوئے اچھل اچھل کر دلدلوں میں گرتے چلے گئے۔ اپنے ساتھیوں کو گولیوں کا شکار ہوتے دیکھ کر کے ڈی کا رنگ ہلدی کی طرح زرد ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ ہیلی کاپٹر دوسرے درختوں کے تنوں پر فائرنگ کرتے اسی لمحے صدیقی اور خاور نے تنوں کے پیچھے سے منی میزائل گنوں والے ہاتھ نکالے۔

"فائر"...... صدیقی نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے منی میزائل کا بٹن پریس کر دیا۔ منی میزائل گن سے شرارے سے نکلے اور پھر ایک منی میزائل بجلی کی سی تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ خاور نے بھی صدیقی کے فائر کہتے ہی میزائل فائر کر

دیا تھا۔ ہیلی کاپٹر والوں نے آگ کے شعلے اپنی طرف آتے دیکھ کر تیزی سے ہیلی کاپٹر ہٹانے کی کوشش کی لیکن میزائل بجلی کی سی تیزی سے ایک ساتھ ہیلی کاپٹروں سے ٹکرائے۔ دوسرے لمحے ماحول زور دار دھماکوں سے گونج اٹھا اور دونوں ہیلی کاپٹروں کے پرخچے اُڑتے چلے گئے اور ہیلی کاپٹروں کے جلتے ہوئے ڈھانچے دلدلوں میں گرتے دکھائی دیئے۔

''ویری گڈ۔ آپ نے دونوں ہیلی کاپٹروں کو تباہ کر کے نہایت ذہانت کا ثبوت دیا ہے۔ ایک ہیلی کاپٹر بھی بچ جاتا تو ہماری موت یقینی تھی''...... ہیلی کاپٹروں کو نشانہ بنتے دیکھ کر کے ڈی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لیکن افسوس کہ ہم تمہارے ساتھیوں کو نہ بچا سکے''...... صدیقی نے کہا۔

''شاید ان کی قسمت میں یہاں اور ایسی موت لکھی تھی''...... کے ڈی نے کہا۔

''بہرحال ہمیں ان کی موت کا دکھ ہے''...... چوہان نے کہا۔

''اب سوائے دکھ اور افسوس کرنے کے ہم کر بھی کیا سکتے ہیں۔ آئیں اب ہم جلد سے جلد یہاں سے نکل چلتے ہیں کیونکہ ان ہیلی کاپٹروں کی تباہی زیادہ دیر چھپی نہیں رہے گی ہو سکتا ہے کہ اس بار یہاں ہیلی کاپٹروں اور جنگی طیاروں کا اسکوارڈن ہی آ جائے''۔ کے ڈی نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور وہ ایک

بار پھر رسوں کے پلوں پر آگے بڑھنا شروع ہو گئے۔ ایک گھنٹے کی مزید مسافت کے بعد وہ رسوں کے پلوں سے گزر کر دلدلی علاقے سے نکل آئے اور پھر وہ گھنے جنگل میں مڑتے چلے گئے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک انہوں نے مزید ہیلی کاپٹروں کی آوازیں سنیں۔

''شاید ہیلی کاپٹروں کا پورا اسکوارڈن آ رہا ہے لیکن اب ہمیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم گھنے جنگل میں ہیں۔ یہاں وہ ہمیں آسانی سے تلاش نہیں کر سکیں گے''...... ہیلی کاپٹروں کی آوازیں سن کر کے ڈی نے کہا۔

''لیکن شک کی بنیاد پر وہ یہاں ہر طرف بم اور میزائل برسا سکتے ہیں''...... چوہان نے کہا۔

''نہیں۔ وہ ایسی حماقت نہیں کریں گے۔ اگر انہوں نے جنگل کے ان حصوں میں بمباری کی اور میزائل برسائے تو جنگل میں ہر طرف آگ لگ جائے گی جس پر خود ان کے لئے بھی قابو پانا مشکل ہو جائے گا۔ یہاں ہر طرف درخت ہیں اور دور تک خشک جھاڑیوں کا طویل سلسلہ پھیلا ہوا ہے جسے یہ تباہ نہیں کریں گے''...... کے ڈی نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ہیلی کاپٹر نچلی پرواز کرتے ہوئے درختوں کے اوپر سے گزر کر اسی طرف بڑھتے جا رہے تھے جہاں انہوں نے دو ہیلی کاپٹروں کو مار گرایا تھا۔ کے ڈی انہیں مختلف راستوں سے گزارتا ہوا لے جا رہا

تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ انہیں ایک چھوٹی سی پہاڑی کے پاس لے آیا جو درختوں اور جھاڑیوں سے مکمل طور پر ڈھکی ہوئی تھی۔ کے ڈی انہیں لے کر اس پہاڑی کے ایک غار میں آ گیا۔ غار کافی کشادہ تھا اور صاف ستھرا تھا جیسے انسانی ہاتھوں نے باقاعدہ اسے صاف کر کے استعمال کے قابل بنایا ہو۔

''ضرورت کے وقت ہم اس غار میں بھی پناہ لیتے ہیں تاکہ اگر فورسز ہماری تلاش میں آئیں تو وہ آسانی سے ہمیں تلاش نہ کر سکیں''...... کے ڈی نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''ہم کافی طویل سفر کر کے آئے ہیں خاص طور پر رسوں پر چلنے کی وجہ سے ہمارے اعصاب شل ہو گئے ہیں اور ہمیں واقعی آرام کی طلب محسوس ہو رہی تھی۔ اچھا کیا جو تم ہمیں یہاں لے آئے ہو۔ اب ہم یہاں کچھ دیر آرام کریں گے اور اس کے بعد آگے روانہ ہوں گے''...... نعمانی نے کہا۔ اور پھر وہ سب وہاں ریسٹ کرنے لگے۔ باہر سے ہیلی کاپٹروں کی آوازیں مسلسل سنائی دے رہی تھیں۔ دلدل میں گرے ہوئے ہیلی کاپٹروں کے ٹکڑے اور باقی ماندہ رسوں کے پل دیکھ کر ہیلی کاپٹروں میں موجود افراد کو اس بات کا اندازہ لگانے میں دیر نہ لگی ہو گی کہ دشمن جنگل کے کس حصے میں گئے ہیں اس لئے وہ ان گھنے درختوں کے اوپر نچلی پرواز کر کے ان دشمنوں کو تلاش کر رہے تھے۔ اچانک صدیقی چونک کر اٹھ بیٹھا۔

اس کے چہرے پر تشویش کے سائے لہرا رہے تھے۔

''کیا ہوا''...... اسے اٹھتے دیکھ کر خاور نے چونک کر کہا باقی سب بھی حیرت سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''گھنے درختوں پر سے تو وہ شاید ہمیں نہ دیکھ سکیں لیکن رسوں کے پلوں کو دیکھ کر انہیں اس بات کا اندازہ ضرور ہو گیا ہو گا کہ ہم جنگل میں کہاں موجود ہو سکتے ہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے وہ ابھی تک اسی علاقے میں ہر طرف گھومتے پھر رہے ہیں''...... کے ڈی نے جواب دیا۔

''اگر انہوں نے رسیاں لٹکا کر ٹروپرز کو یہاں اتار دیا تو''۔ صدیقی نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''اوہ۔ ایسی صورت میں تو یہاں ہر طرف مسلح افراد پھیل جائیں گے اور پھر ہمارے لئے یہاں سے نکلنا مشکل ہو جائے گا''۔ چوہان نے کہا۔

''تو پھر اب کیا کریں۔ اگر وہ اس پہاڑی تک پہنچ گئے تو ہم اس غار میں ہی محصور ہو کر رہ جائیں گے''...... نعمانی نے کہا۔

''اگر ہم اس غار میں محصور ہوئے تو انہیں ہم پر حملہ کرنے کا موقع مل جائے گا وہ اس غار کے اندر بھی میزائل فائر کر سکتے ہیں''...... خاور نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں۔ میں نے غار کا دہانہ جھاڑیوں میں چھپا دیا ہے۔ اگر ٹروپرز یہاں آئے تو وہ آسانی سے اس دہانے کو تلاش نہ

کر سکیں گے''...... کے ڈی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر کر لیا تو''...... خاور نے کہا۔

''تو پھر ہم یہاں سے آگے روانہ ہو جائیں گے۔ اس غار کا دوسرا دہانہ یہاں سے دور ایک کھائی میں نکلتا ہے۔ ہم اس کھائی میں پہنچ کر جنگل کے دوسرے حصے میں پہنچ جائیں گے اور پھر وہاں سے ہمارے لئے آگے جانا اور زیادہ آسان ہو جائے گا''...... کے ڈی نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے انہیں باہر دور دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں۔

''اوہ۔ وہ شاید یہاں بمباری کر رہے ہیں''...... چوہان نے چونکتے ہوئے کہا۔

''یہ گیس بموں کے دھماکے ہیں۔ شاید وہ نیچے آنے سے پہلے ہر طرف گیس بم پھینک رہے ہیں تاکہ ہم سب بے ہوش ہو جائیں تو وہ رسیوں سے نیچے آ کر ہمیں جنگل میں تلاش کر سکیں''...... کے ڈی نے کہا۔

''تم تو اس اطمینان سے باتیں کر رہے ہو جیسے ان گیس بموں کا ہم پر کوئی اثر نہ ہو گا''...... خاور نے منہ بنا کر کہا۔

''ہم جس پہاڑی غار میں چھپے ہوئے ہیں یہ پہاڑی سرسبز ہے اور اس پہاڑی پر مختلف جڑی بوٹیاں اگی ہوئی ہیں۔ میں نے جن بوٹیوں اور جھاڑیوں سے غار کا دہانہ چھپایا ہے ان میں رولک ملورا کی جڑی بوٹیاں بھی ہیں جو ہر قسم کی زہریلی گیس سلب کر لیتی

ہے۔ کوئی بھی زہریلی گیس غار میں داخل نہیں ہو گی اور نہ ہم پر اس کا کوئی اثر ہو گا''...... کے ڈی نے کہا۔

''کافی ذہین ہو۔ ہر خطرے سے بچنے کا تم نے کوئی نہ کوئی انتظام کر رکھا ہے''...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں ان جنگلوں کا کیڑا ہوں۔ یہاں کیا ہے اور خطروں سے بچنے کے لئے کیا کرنا ہے اس کی میں مکمل معلومات رکھتا ہوں''۔ کے ڈی نے جواب دیا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ اطمینان سے بیٹھے رہے واقعی وہاں کسی گیس کی معمولی سی بو بھی داخل نہ ہوئی تھی۔ چونکہ وہ غار کے دہانے سے کافی دور تھے اس لئے وہ اس بات کا بھی اندازہ نہ لگا سکتے تھے کہ ہیلی کاپٹروں سے مسلح افراد کو ان کی سرچنگ کے لئے رسیوں سے نیچے اتارا گیا ہے یا نہیں لیکن دور سے انہیں ہیلی کاپٹروں کی آوازیں مسلسل سنائی دے رہی تھیں جو اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ اس سارے علاقے کو خصوصی طور پر چیک کر رہے ہیں۔

''ہم نے کافی دیر آرام کر لیا ہے۔ میرا خیال ہے اب ہمیں چلنا چاہئے''...... صدیقی نے اٹھتے ہوئے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر ان سب نے اپنے بیگ اٹھا کر پشت پر ڈالے اور پھر وہ غار کے دوسری سمت چل پڑے۔ کافی آگے جا کر غار نشیب کی طرف اترنا شروع ہو گیا۔ وہ نشیب میں اترتے چلے گئے۔ غار کی چھت پر جگہ جگہ کریک دکھائی دے رہے تھے جہاں

سے نہ صرف روشنی اندر آ رہی تھی بلکہ انہیں ہوا کے جھونکے بھی محسوس ہو رہے تھے اس لئے انہیں وہاں روشنی کے ساتھ آکسیجن کی بھی کوئی کمی محسوس نہ ہو رہی تھی۔ کافی دیر نشیب میں اترنے کے بعد وہ غار کے دوسرے دہانے کے پاس پہنچ گئے۔ یہ دہانہ بھی جھاڑیوں اور سبز جڑی بوٹیوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ اس طرف سے انہیں کسی ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔

”آپ یہاں رکیں۔ میں باہر چیک کر کے آتا ہوں“...... کے ڈی نے کہا اور پھر وہ جھاڑیاں ہٹاتا ہوا احتیاط سے دہانے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

”خاصا ذہین اور تیز آدمی ہے۔ ہمارے لئے بے حد کارآمد ثابت ہو رہا ہے“...... نعمانی نے کے ڈی کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ واقعی اچھا آدمی ہے اور خلوص دل سے ہمارا ساتھ دے رہا ہے“...... صدیقی نے کہا۔

”اس نے عمران صاحب اور ناٹران کی کمی پوری کر دی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر یہ مسلسل ہمارے ساتھ تعاون کرتا رہا تو ہم میزائل اسٹیشن تک ضرور پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں گے“...... خاور نے کہا۔

”امید تو یہی ہے“...... نعمانی نے کہا تو وہ چونک پڑے۔

”کیوں۔کیا تمہیں اس پر کوئی شک ہے“...... صدیقی نے

چونک کر کہا۔

”نہیں۔ میں نے ایسا کب کہا“...... نعمانی نے کہا۔

”تمہارا بات کرنے کا انداز تو ایسا ہی تھا جیسے تم کسی شک میں مبتلا ہو“...... چوہان نے مسکرا کر کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں۔ میں کسی اور خیال میں کھویا ہوا تھا“۔ نعمانی نے کہا۔

”کس خیال میں“...... صدیقی نے پوچھا۔

”کے ڈی ہمیں میزائل اسٹیشن تک پہنچا تو دے گا لیکن ہم ان میزائل اسٹیشن کو تباہ کیسے کریں گے“...... نعمانی نے کہا۔

”تباہ کیسے کریں گے۔ کیا مطلب۔ ہمارے پاس ریموٹ کنٹرول بم ہیں اور ڈائنامائٹس بھی موجود ہیں جو ہم نے کے ڈی سے منگوائے تھے۔ ان کی مدد سے ہم آسانی سے میزائل اسٹیشن تباہ کر سکتے ہیں“...... چوہان نے کہا۔

”نہیں۔ ہم ڈائنامائٹس لگا کر اس میزائل اسٹیشن کو تباہ نہیں کر سکتے ہیں۔ میزائل اسٹیشن میں بلیک برڈ میزائل نصب ہیں جن کے بارے میں عمران صاحب نے ہمیں بتایا تھا کہ یہ بے حد خطرناک، طاقتور اور تباہ کن میزائل ہیں۔ اگر ہم نے ان میزائلوں کو تباہ کیا تو ان کی تباہی کے اثرات دور تک پھیل جائیں گے۔ ان میزائلوں کو تباہ کرنے سے پہلے ہمیں ان کی تباہی کی رینج سے دور بھی جانا ہوگا ورنہ ہم بھی ان میزائلوں کی تباہی کی زد میں آ سکتے ہیں“...... نعمانی

نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ یہ بات تو ہے۔ اس صورت میں ہمیں وہاں ریموٹ کنٹرولڈ بم فکسڈ کرنے ہوں گے تاکہ ہم بلاسٹنگ رینج سے دور جا کر ان بموں کو بلاسٹ کر سکیں''۔ خاور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ میزائل اسٹیشن تباہ کرنے کے لئے ہمیں اس جنگل سے ہی نکلنا ہو گا۔ میزائلوں کی بلاسٹنگ کے بعد جنگل میں ہر طرف آگ ہی آگ پھیل جائے گی۔ ایسا نہ ہو کہ ہمارے جنگل سے نکلنے سے پہلے آگ پورے جنگل میں پھیل جائے اس لئے ہمیں اس میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کے لئے ہر حال میں جنگل سے باہر جانا ہو گا''...... نعمانی نے کہا۔

''چلو ٹھیک ہے۔ ہم میزائل اسٹیشن کو جنگل سے باہر جا کر تباہ کریں گے لیکن پہلے ہم میزائل اسٹیشن میں بم تو لگا دیں''۔ صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے کے ڈی واپس آ گیا۔

''سارا راستہ کلیئر ہے۔ آ جائیں''...... کے ڈی نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ ایک ایک کر کے کے ڈی کے پیچھے دہانے سے باہر آ گئے۔ باہر ایک طویل کھائی تھی جو خشک تھی لیکن یہ کھائی بھی جھاڑیوں اور جنگلی جڑی بوٹیوں سے بھری ہوئی تھی۔ وہ کچھ دیر کھائی میں چلنے کے بعد ایک بار پھر گھنے جنگل

میں داخل ہو گئے۔ کے ڈی انہیں اس جنگل میں صاف ستھرے راستوں سے لے جا رہا تھا۔ ان کا جنگل کے کسی درندے یا خطرناک سانپ سے بھی سابقہ نہ پڑا تھا۔ وہ سارا دن سفر کرتے رہے پھر رات کو انہوں نے ایک صاف جگہ پر آرام کیا اور دن نکلتے ہی ایک بار پھر اپنے سفر پر روانہ ہو گئے۔ دو تین مرتبہ آرام کرنے کے بعد وہ شام کے وقت جنگل کے تقریباً انتہائی سرے پر پہنچ گئے۔

''بس ہم مخصوص مقام پر پہنچ چکے ہیں۔ وہ سامنے درختوں کے گھنے جھنڈ کے پیچھے کھلا علاقہ ہے جہاں پر فورس بھی موجود ہے اور وہیں پر میزائل اسٹیشن بھی بنایا گیا ہے جو ایک گہری کھائی میں ہے''...... کے ڈی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم درختوں اور جھاڑیوں کی آڑ میں آگے بڑھتے رہیں گے۔ سب اپنا اسلحہ نکال لو اب اسلحے کی کسی بھی وقت ضرورت پڑ سکتی ہے''...... صدیقی نے کہا اور پھر اس نے اپنی جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ باقی سب نے بھی اپنے مشین پسٹل نکال لئے اور پھر وہ احتیاط سے درختوں اور جھاڑیوں کی آڑ میں آگے بڑھنے لگے۔

''ہوشیار۔ میں نے آہٹ سنی ہے''...... اچانک خاور نے کہا تو سب اس طرح سے چوکنے ہو گئے جیسے جنگل میں موجود ہرن شکاری کی آہٹ پا کر چوکنے ہو جاتے ہیں۔

"آہٹ کی مخالف سمت پھیل جاؤ"...... صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ایک جھاڑی کی اوٹ میں چلا گیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی تقلید کی۔ ابھی وہ جھاڑیوں میں چھپے ہی تھے کہ یکلخت سامنے سے مشین گنوں کی فائرنگ شروع ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی کے ڈی کی چیخ سنائی دی۔ اسی لمحے صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے بھی مشین پسٹل سے اس طرف فائرنگ کرنی شروع کر دی جس طرف سے کے ڈی پر فائرنگ کی گئی تھی۔ وہ فائرنگ کرتے ہوئے تیزی سے جگہیں بدل رہے تھے لیکن چند لمحوں بعد جنگل انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ پھر صدیقی کو اپنے ساتھیوں کی بھی یکے بعد دیگرے چیخیں سنائی دیں اور پھر یکلخت وہاں خاموشی چھا گئی۔ اسی لمحے صدیقی نے ایک آدمی کو جھاڑی کے پیچھے سے نکلتے دیکھا تو اس نے لیٹے لیٹے مشین پسٹل کا رخ اس کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ ہوئی اور ایک آدمی چیختا ہوا گرتا دکھائی دیا۔ صدیقی نے جھاڑیوں پر مزید فائر کئے اور پھر وہ اٹھ کر تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کا چہرہ ستا ہوا تھا لیکن دوسرے لمحے جب اس نے اپنے ساتھیوں اور کے ڈی کو جھاڑیوں سے نکل کر اٹھتے دیکھا تو اس کے چہرے پر سکون آ گیا البتہ کے ڈی اور نعمانی قدرے زخمی دکھائی دے رہے تھے۔ کے ڈی کے کاندھے پر گولی لگی تھی جبکہ نعمانی کی ٹانگ کو ایک گولی چھو کر گزر گئی تھی۔

"تم دونوں زخمی ہو"...... صدیقی نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ زخم گہرے نہیں ہیں"...... نعمانی نے کہا۔ اسی لمحے اچانک چوہان نے سامنے درخت کی طرف چونک کر دیکھا اور پھر اس نے مشین پسٹل سے اس درخت پر فائرنگ کر دی۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ایک آدمی کی چیخ سنائی دی اور انہوں نے ایک آدمی کو درخت پر سے نیچے گرتے دیکھا۔

"مجھے شک ہوا تھا کہ اس درخت پر کوئی موجود ہے"...... چوہان نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ سب ایک بار پھر آگے بڑھے اور پھر درختوں کے جھنڈ میں پہنچ گئے۔

"آٹھ دس افراد اس طرف آ رہے ہیں"...... کے ڈی نے کہا۔

"کہاں اور کس طرف سے۔ جلدی بتاؤ"...... صدیقی نے کہا اور کے ڈی نے اسے سمت اور فاصلہ بتانا شروع کر دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم یہیں رکو۔ میں ابھی آتا ہوں"...... صدیقی نے کہا اور پھر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا گھنی جھاڑیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جھاڑیوں کی عقبی طرف پہنچ کر ایک درخت کی اوٹ میں ہو گیا کیونکہ اسے اب دور سے واقعی آٹھ افراد دکھائی دے رہے تھے جو مشین گنیں لئے جھکے جھکے انداز میں دوڑتے ہوئے اسی طرف آ رہے تھے۔ صدیقی مشین پسٹل ہاتھ میں لئے خاموشی سے بیٹھا رہا پھر جیسے ہی یہ آٹھوں افراد اس کے مشین پسٹل کی رینج میں آئے اس نے یکلخت مشین پسٹل کا رخ ان کی طرف

کیا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی یکے بعد
دیگرے وہ آٹھوں کے آٹھوں افراد نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔
صدیقی اس وقت تک فائرنگ کرتا رہا جب تک وہ سب ہلاک نہ ہو
گئے۔ پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ان کے قریب جا کر
باقاعدہ ان سب کو چیک کیا اور جب اسے اطمینان ہو گیا کہ سب
ہلاک ہو چکے ہیں تو وہ واپس مڑا اور تیزی سے جھاڑیوں کے عقب
سے نکل کر اس طرف آیا جہاں کے ڈی اور اس کے باقی ساتھی
موجود تھے۔ اسی لمحے دور سے ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ اب وہ ہمیں یہاں ہیلی کاپٹروں سے تلاش کرنے آ
رہے ہیں۔ ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا"...... چوہان نے کہا۔

"آپ آئیں میرے ساتھ اس طرف"...... کے ڈی نے چیختے
ہوئے کہا اور تیزی سے دائیں طرف مڑ کر دوڑنا شروع ہو گیا۔
صدیقی اور اس کے ساتھی بھی تیزی سے اس کے پیچھے دوڑنے
لگے۔ وہ جھاڑیوں سے نکل کر گھنے درختوں کے جھنڈ میں آئے اور
پھر رکے بغیر ایک طرف دوڑتے چلے گئے۔

"یہ تم ہمیں کہاں لے جا رہے ہو کے ڈی"...... صدیقی نے
دوڑ کر کے ڈی کے قریب جا کر پوچھا۔

"مجھے یاد آ رہا ہے کہ یہاں کچھ فاصلے پر ایک جگہ زمین کی
کھدائی کر کے کھائی تک جانے کا راستہ بنایا جا رہا تھا تاکہ مسلح افراد
اس عمودی راستے سے گزر کر کھائی میں اتر سکیں اور وہاں سے نکل

کر باہر آ سکیں لیکن کافی عرصے بعد جب میں دوبارہ یہاں آیا تو
وہ راستہ سیلڈ کر دیا گیا تھا شاید اس راستے کی ضرورت ختم ہو گئی
تھی۔ اگر ہم اس راستے کو پھر سے کھول لیں تو ہم کھائی سے
ڈائریکٹ میزائل اسٹیشن کے لئے بنائی گئی بڑی عمارت میں بھی
داخل ہو سکتے ہیں"...... کے ڈی نے کہا۔

"بہت خوب۔ کہاں ہے وہ راستہ۔ جلدی بتاؤ"...... صدیقی نے
مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ کے ڈی انہیں مختلف راستوں سے
گزارتا ہوا ایک چھوٹی پہاڑی غار میں لے آیا۔ غار کے ارد گرد کوئی
موجود نہ تھا اور غار بھی خالی پڑا ہوا تھا۔

"اس غار میں نیچے جانے کا راستہ بنایا گیا تھا"...... کے ڈی
نے کہا تو وہ سب کے ڈی کے ساتھ غار کے دوسرے سرے پر پہنچ
گئے۔ صدیقی نے غار کی چیکنگ کرنی شروع کر دی۔

"یہاں ہے وہ سرنگ جو نیچے جاتی ہے"...... صدیقی نے ایک
جگہ پاؤں مارتے ہوئے کہا۔

"یہ جگہ کافی نرم اور کھوکھلی معلوم ہو رہی ہے لیکن اب اسے کھولا
کیسے جائے۔ کے ڈی کے مطابق اس راستے کو سیلڈ کر دیا گیا
ہے۔ ظاہر ہے اسے کنکریٹ یا پھر ریڈ بلاکس سے ہی سیلڈ کیا گیا
ہو گا جس پر ایٹم بم کا بھی اثر نہیں ہوتا"...... نعمانی نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔

"اس راستے کو بلاسٹ کرنا پڑے گا"...... صدیقی نے کہا۔

"لیکن اس طرح تو یہاں پھیلی ہوئی فورس اور میزائل اسٹیشن میں موجود لوگ چونک پڑیں گے"...... خاور نے کہا۔

"چونکتے ہیں تو چونکتے رہیں۔ ہمیں ہر حال میں اپنا مشن مکمل کرنا ہے اور بس"...... صدیقی نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"کے ڈی تمہارے بیگ میں الیون ہنڈرڈ بم موجود ہو گا۔ وہ نکالو"...... صدیقی نے چند لمحے سوچنے کے بعد کے ڈی سے مخاطب ہو کر کہا تو کے ڈی نے فوراً پشت سے تھیلا اتارا اور اسے کھولنا شروع کر دیا۔ اسی لمحے غار کے باہر انہیں دور سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں۔

"وہ شاید اسی طرف آ رہے ہیں"...... نعمانی نے کہا۔

"کوئی پرواہ نہیں"...... صدیقی نے کہا جواب دیا۔ کے ڈی نے تھیلے سے ایک تکونا بم نکال کر اسے تھما دیا۔ صدیقی نے آگے بڑھ کر اور پھر غور سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس نے اس تکونے بم کا ایک بٹن پریس کیا اور اسے کھلی جگہ میں موجود ایک بڑی سی درز میں پھنسانا شروع کر دیا۔ ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دینے لگی تو صدیقی تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی تیزی سے پیچھے ہٹ گئے۔ کچھ دیر بعد ایک زور دار دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف گرد و غبار سا پھیل گیا اور پھر جب گرد و غبار ختم ہوا تو وہاں زمین میں ایک بڑا اور گہرا سوراخ دکھائی دینے لگا۔

صدیقی تیزی سے آگے بڑھا اور اس سوراخ پر جھک گیا۔

"ویل ڈن۔ یہ خصوصی پائپ ہے جس سے یہ سرنگ بنائی گئی ہے۔ پائپ ٹوٹ گیا ہے۔ ایم ایم تھری نکالو خاور"...... صدیقی نے کہا تو خاور نے بجلی کی سی تیزی سے ایک راڈ نکال کر صدیقی کو دے دیا۔ یہ سنہری رنگ کا راڈ تھا جس میں عجیب سی چمک تھی۔ صدیقی نے اس راڈ کی سائیڈ پر موجود ایک بٹن پریس کیا اور پھر اس نے راڈ کو اس سوراخ میں پھینک دیا اور تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی پیچھے ہٹ آئے۔ دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ایک بار پھر وہاں گرد و غبار پھیل گیا۔ صدیقی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر وہ سوراخ پر جھک گیا۔

"گڈ شو۔ سارا حفاظتی سسٹم آف ہو گیا ہے جلدی کرو ہمیں اس سوراخ میں کود کر نیچے جانا ہے"...... صدیقی نے تیز لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کہتا اس نے سوراخ میں چھلانگ لگا دی۔ نیچے پائپ تھا جو خشک تھا۔ صدیقی پشت کے بل پائپ میں گرا اور پھر تیزی سے اس پائپ پر گھسٹتا ہوا نیچے جاتا دکھائی دیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی پائپ میں کود پڑے اور پھر وہ سب تیزی سے پائپ میں سفر کرتے ہوئے کھائی کے ایک بڑے سوراخ سے نکل کر نیچے موجود گھنی جھاڑیوں پر گرتے چلے گئے۔ چونکہ سوراخ زیادہ بلندی پر نہ تھا اور نیچے گھنی جھاڑیاں تھیں اس لئے انہیں چوٹ نہ آئی تھی۔ لیکن نیچے گرتے ہی انہوں نے سامنے سے

بے شمار مسلح افراد کو تیزی سے اس طرف دوڑ کر آتے دیکھا۔

''ہمارے پاس بے ہوش کرنے والی گیس کے پسٹلز ہیں۔ گیس پسٹل نکال لو۔ ورنہ ہم اتنی تعداد میں یہاں موجود افراد کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے''...... صدیقی نے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی اس نے کاندھے سے تھیلا اتارا اور اسے کھول کر اس میں سے گیس پسٹل نکال لیا۔ سامنے سے آنے والے مسلح افراد نے ان کی طرف مسلسل فائرنگ کرنی شروع کر دی تھی۔ ماحول مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ کی آوازوں سے گونجنا شروع ہو گیا تھا لیکن وہ نہ صرف زمین سے چپکے ہوئے تھے بلکہ جھاڑیوں میں کرالنگ کرتے ہوئے تیزی سے ادھر ادھر بکھر گئے تھے۔ تھیلوں سے گیس پسٹل نکالتے ہی انہوں نے یکلخت ہر طرف کیپسول فائر کرنے شروع کر دیئے سٹک سٹک کی آوازوں کے ساتھ کیپسول نیلے رنگ کا دھواں چھوڑتے ہوئے ہر طرف گرتے دکھائی دیئے اور پھر یکلخت مشین گنیں خاموش ہو گئیں۔ گیس کے کیپسول فائر کرتے ہی انہوں نے سانس روک لئے تھے۔ انہیں ہر طرف نیلے دھویں کا غبار دکھائی دیا۔ وہ تھوڑی دیر یونہی جھاڑیوں میں دبکے رہے پھر جب انہوں نے نیلے دھویں کا غبار غائب ہوتے دیکھا تو انہوں نے آہستہ آہستہ سانس لینا شروع کر دیئے۔

''کام ہو گیا ہے۔ سامنے جو عمارت ہے وہی میزائل اسٹیشن ہے''...... کے ڈی نے جواب دیا۔

''عمارت مکمل طور پر بند دکھائی دے رہی ہے۔ شاید اسے سیلڈ کر دیا گیا ہے''...... صدیقی نے کہا کیونکہ اسے عمارت مکمل طور پر بند دکھائی دے رہی تھی۔

''ہاں۔ شاید انہوں نے ہمارے خطرے کے پیش نظر اس عمارت کو سیلڈ کیا ہے''...... چوہان نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اب کیا کریں''...... نعمانی نے کہا۔

''ہمارے پاس ڈبل ون میگا بلاسٹر موجود ہیں ہم انہیں عمارت کے نیچے زمین میں نصب کر دیتے ہیں۔ اس عمارت کی تباہی کے لئے چار میگا پاور بلاسٹر ہی کافی ہوں گے لیکن ہم یہاں دس بارہ میگا پاور بلاسٹر لگائیں گے اور پھر یہاں سے نکل چلیں گے۔ ان لوگوں کو اس بات کا پتہ بھی نہیں چلے گا کہ ہم نے عمارت کے گرد میگا پاور بلاسٹر لگائے ہیں۔ ہم بم لگاتے ہی یہاں سے نکل جائیں گے اور پھر دور جاتے ہی ان بلاسٹرز کو ڈی چارج کر دیں گے۔ یہاں زور دار دھماکے ہوں گے اور پوری عمارت تباہ ہو جائے گی اس عمارت کے تباہ ہونے سے میزائل بھی پھٹ جائیں گے اور یہ میزائل اسٹیشن مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا''...... صدیقی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ سب بے ہوش ہیں ہم ان کی بے ہوشی کا فائدہ اٹھا کر میگا پاور بم عمارت کی جڑوں میں لگا دیتے ہیں''...... چوہان نے کہا اور پھر وہ تیزی سے جھاڑیوں کی آڑ میں دوڑتے ہوئے عمارت کے پاس آئے اور پھر وہ عمارت کے چاروں طرف پھیل

گئے۔ وہ اس بات کی بھی احتیاط کر رہے تھے کہ کھائی کے کناروں پر سے کوئی نیچے نہ جھانک کر دیکھ لے۔ اگر اوپر کوئی موجود ہوا تو وہ انہیں آسانی سے چیک کر سکتا تھا لیکن شاید کھائی سے باہر موجود تمام مسلح افراد کو ان کی تلاش میں جنگل کی طرف بھیج دیا گیا تھا اس لئے اوپر انہیں کوئی دکھائی نہ دیا۔ انہوں نے اطمینان بھرے انداز میں عمارت کی جڑوں میں میگا بلاسٹر لگانے شروع کر دیئے۔ اس کام میں انہیں دس سے بارہ منٹ لگے ہوں گے۔

''کام ہو گیا ہے۔ چلو اب نکل چلو یہاں سے''...... صدیقی نے کہا۔

''لیکن ہم اس کھائی سے نکلیں گے کیسے۔ اس کھائی سے باہر نکلنے کا تو کوئی راستہ دکھائی نہیں دے رہا ہے''...... نعمانی نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''کوئی نہ کوئی راستہ تو ہو گا آخر یہ لوگ بھی تو کھائی سے اوپر جاتے اور نیچے آتے ہوں گے''...... خاور نے کہا۔

''یہ لوگ کھائی میں اترنے اور باہر جانے کے لئے ہیلی کاپٹروں کا استعمال کرتے تھے''...... کے ڈی نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''اوہ۔ تو پھر مشکل ہو جائے گی''...... نعمانی نے کہا۔

''نہیں۔ ابھی ہمارے پاس وقت ہے۔ شاید کھائی کے باہر کوئی موجود نہیں ہے۔ ہم کھائی کی دیواروں پر لٹکی ہوئی بیلیں پکڑ کر اوپر

جا سکتے ہیں۔ اس کام میں ہمیں تھوڑی مشکل کا تو سامنا کرنا پڑے گا لیکن بہرحال ہم کھائی سے نکل جانے میں کامیاب ہو جائیں گے''...... صدیقی نے کہا تو وہ سب چونک کر کھائی کی دیواروں کی طرف دیکھنے لگے جہاں لمبی لمبی بیلیں اوپر کے کناروں سے نیچے تک آتی دکھائی دے رہی تھیں۔

''ہاں۔ چلو''...... نعمانی نے کہا اور وہ ایک بار پھر تیزی سے جھاڑیوں کی آڑ میں کھائی کی دیوار کی طرف دوڑنا شروع ہو گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک دیوار کے قریب تھے۔ دیوار میں لٹکتی ہوئی بیلیں کافی لمبی اور مضبوط تھیں۔ ابھی وہ بیلیں پکڑ کر اوپر چڑھنا شروع ہی ہوئے تھے کہ یکلخت انہیں ایک ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑے۔

''ہیلی کاپٹر آ رہا ہے۔ جھاڑیوں میں چھپ جاؤ''...... صدیقی نے چیختے ہوئے کہا اور غوطہ لگا کر نیچے موجود جھاڑی میں گھستا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی فوراً جھاڑیوں میں پہنچ گئے۔ چند لمحوں بعد انہوں نے سیاہ رنگ کے ایک ہیلی کاپٹر کو اس طرف آتے دیکھا۔ اور پھر وہ ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ کھائی میں اترتا چلا گیا۔

''وہ کھائی میں اتر رہا ہے''...... چوہان نے کہا۔

''اترنے دو''...... صدیقی نے کہا۔ وہ بھی سر اٹھائے ہیلی کاپٹر کو نیچے آتا دیکھ رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر ابھی تھوڑا ہی نیچے آیا ہو گا کہ یکلخت ہوا میں معلق ہو گیا اور پھر وہ ایک محور کے گرد گھومنے لگا۔

''شاید ہیلی میں موجود افراد نے کھائی میں بے ہوش پڑے ہوئے مسلح افراد کو دیکھ لیا ہے''...... کے ڈی نے کہا۔

''ظاہر ہے۔ ہیلی کاپٹر سے وہ لوگ بھلا ان کی نظروں سے کیسے چھپے رہ سکتے تھے''...... صدیقی نے کہا۔ ہیلی کاپٹر چند لمحوں تک اسی طرح گھومتا رہا پھر اس نے آہستہ آہستہ اوپر اٹھنا شروع کر دیا۔

''اوہ اوہ۔ ہیلی کاپٹر واپس جا رہا ہے۔ اگر یہ یہاں سے چلا گیا تو پھر یہاں ہر طرف فورس امنڈ پڑے گی اور ہمارے لئے یہاں سے نکلنا ناممکن ہو جائے گا''...... خاور نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ ہم یہاں سے نکل جائیں گے''...... صدیقی نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''لیکن کیسے''...... نعمانی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''ہم یہاں موجود افراد کے لباس اتار کر پہن لیتے ہیں۔ اگر وہ لوگ آئے تو انہیں ہیلی کاپٹروں سے ہی نیچے آنا ہو گا اور وہ لوگ یقیناً یہاں بے ہوش پڑے ہوئے افراد کو اٹھا کر لے جائیں گے جبکہ باقی لوگ نیچے آ کر ہماری تلاش میں جٹ جائیں گے۔ ہم ایک بار کسی ہیلی کاپٹر میں پہنچ جائیں پھر ہم آسانی سے اس ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر سکتے ہیں اور ہیلی کاپٹر ہمارے لئے یہاں سے نکلنے کا باعث بھی بن جائے گا''...... صدیقی نے کہا۔

''تو یہ بات پہلے تمہارے دماغ میں کیوں نہیں آئی''...... خاور نے کہا۔

''کیونکہ میرا دماغ عمران صاحب اور کیپٹن شکیل جیسا نہیں ہے''...... صدیقی نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔ کچھ ہی دیر میں ہیلی کاپٹر بلندی پر گیا اور تیزی سے ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔

''چلو جلدی کرو۔ ہمارے پاس وقت کم ہے۔ جو آدمی تمہارے قد کاٹھ کا نظر آئے اسے لے کر گھنی جھاڑیوں میں چلے جانا''۔ صدیقی نے اٹھ کر تیزی سے اس سمت بھاگتے ہوئے کہا جہاں اس نے دس آدمیوں کو بے ہوش ہو کر گرتے دیکھا تھا۔ وہ آدمی ابھی تک ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ صدیقی نے ایک آدمی کو دیکھا جو اس کے قد کاٹھ کا تھا۔ وہ تیزی سے اس آدمی پر جھپٹا اور پھر وہ اسے کاندھے پر ڈال کر تیزی سے گھنی جھاڑیوں کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ اس آدمی کا لباس پہن کر واپس آ گیا۔ دس منٹ بعد اس کے ساتھی بھی اس کے پاس پہنچ گئے۔ ان سب کے جسموں پر بھی اب ریڈ گارڈ کے لباس دکھائی دے رہے تھے جیسے کھائی میں موجود مسلح افراد کے جسموں پر نظر آ رہے تھے۔ صدیقی اور اس کے ساتھیوں کے جسموں پر پہلے ہی ریڈ گارڈ کے لباس تھے جو انہوں نے ریڈ گارڈ کے افراد کے اتار کر پہنے تھے لیکن کھائی میں موجود افراد کے لباس ان لباسوں سے گہرے رنگ کے تھے اس لئے انہیں یہ لباس بدلنا ضروری تھے۔

''بس اب ان افراد کے قریب ہی لیٹ جاؤ اور ایسے بن جاؤ

جیسے سب کے سب گیس کے اثر سے بے ہوش پڑے ہوں‘‘۔ صدیقی نے کہا۔

’’کہیں وہ ہمیں پہچان نہ لیں‘‘...... کے ڈی نے کہا۔

’’نہیں۔ یہاں سو سے زائد افراد بے ہوش ہیں۔ وہ ایک ایک کا چہرہ چیک نہیں کریں گے۔ البتہ ان میں سے کسی کو ہوش آ گیا تو ہمارے لئے مشکل ہو گی لیکن میں نے یہاں جو گیس فائر کی ہے اس کا اثر چار سے پانچ گھنٹوں تک رہتا ہے اس لئے فکر کرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ بس یہ دعا کرو کہ ہیلی کاپٹر فورس ان کے ساتھ ہمیں بھی یہاں سے نکال کر لے جائے‘‘...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا اور زمین پر موجود جھاڑیوں پر ٹیڑھے میڑھے سے انداز میں لیٹ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے قریب لیٹ گئے تاکہ جب انہیں اٹھایا جائے تو ایک ساتھ اٹھایا جائے اور ایک ہی ہیلی کاپٹر میں اٹھا کر لے جایا جائے۔ ابھی وہ لیٹے ہی تھے کہ انہیں اوپر سے تیز شور کی آوازیں سنائی دیں۔ انہوں نے چونک کر دیکھا تو انہیں کھائی کے کناروں پر ریڈ گارڈز کے مسلح افراد دکھائی دیئے جو کھائی کے ہر کنارے پر دکھائی دے رہے تھے۔ اسی لمحے چار ہیلی کاپٹر وہاں پہنچ گئے اور پھر اچانک ان ہیلی کاپٹروں کو ہوا میں معلق کر دیا گیا۔ دوسرے لمحے ہیلی کاپٹروں سے موٹی اور لمبی رسیاں لٹکنے لگیں۔ رسیاں لٹکتے ہی ان پر ہیلی کاپٹروں سے مشین گن بردار لٹک کر تیزی سے نیچے اترنا شروع ہو گئے۔

’’اوہ۔ یہ تو ہیلی کاپٹر نیچے لانے کی بجائے ہیلی کاپٹروں سے آدمی اتار رہے ہیں‘‘...... کے ڈی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

’’یہ لوگ پہلے نیچے آ کر سب کو چیک کریں گے‘‘...... صدیقی نے کہا۔ تھوڑی ہی دیر میں مسلح افراد کھائی کی زمین پر اترے اور پھر وہ سب تیزی سے پھیلتے چلے گئے۔ وہ زمین پر پہلے سے بے ہوش پڑے ہوئے افراد کو چیک کرنا شروع ہو گئے۔

’’اپنے سانسوں کی رفتار دھیمی کر لو اور مکمل طور پر ساکت ہو جاؤ‘‘...... صدیقی نے کہا اور خود اس نے بھی ایسا ہی کیا۔ تھوڑی ہی دیر میں دو آدمی ان کے قریب آئے اور پھر وہ ان کے قریب آ کر ان کی نبض اور دل کی دھڑکن چیک کرنے لگے۔ انہیں چیک کر کے وہ دوسرے افراد کی طرف بڑھ گئے۔ ہیلی کاپٹر بدستور ہوا میں معلق تھے اور کھائی کی دیواروں کے ساتھ ہر طرف مسلح افراد پھیلے ہوئے تھے جنہوں نے مشین گنوں کے رخ نیچے جھکا رکھے تھے۔

’’ہیلو ہیلو۔ نریندر کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور‘‘...... اچانک ان کے قریب کھڑے ایک آدمی نے ٹرانسمیٹر آن کر کے کسی کو کال کرتے ہوئے کہا۔

’’یس۔ کرنل آکاش اٹنڈنگ۔ اوور‘‘...... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

’’چیف۔ ہم نے تمام افراد کو چیک کر لیا ہے۔ یہ سب بے ہوش ہیں اور ان کے جلد ہوش میں آنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

اوور''...... اس آدمی نے کہا۔

''میزائل اسٹیشن اور کھائی کی میکائز مشین سے چیکنگ کرو اور دیکھو یہاں آنے والے افراد نے کوئی گڑبڑ تو نہیں کی۔ اوور''۔ دوسری طرف سے کرنل آکاش نے کہا تو صدیقی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ وہ اس مشین کے بارے میں جانتا تھا۔ اس مشین سے زمین میں چھپی ہوئی بارودی سرنگوں اور دھماکہ خیز مواد کا پتہ چلایا جا سکتا تھا لیکن اس مشین سے میگا بلاسٹرز کو تلاش کرنا ناممکن تھا بلکہ ابھی تک ایسا کوئی سائنسی آلہ نہیں بنا تھا جو ان میگا بلاسٹرز کو تلاش کر سکتا ہو۔ اس لئے صدیقی مطمئن تھا۔

''لیس چیف۔ ہمارے ساتھی مشین سے کھائی کے ایک ایک حصے کی چیکنگ کر رہے ہیں۔ اوور''...... نریندر نے جواب دیا۔

''آل اوکے ہو جائے تو مجھے دوبارہ کال کرنا۔ اوور اینڈ آل''۔ کرنل آکاش نے کہا اور رابطہ منقطع کر دیا۔

''سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آخر یہاں آیا کون ہے اور اس نے یہاں ایسی کون سی گیس پھیلائی ہے جس سے یہاں سو سے زیادہ افراد بے ہوش ہو گئے ہیں''...... نریندر نے اپنے ساتھ کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے سوا اور کون یہاں آ سکتا ہے لیکن یہ واقعی حیرت کی بات ہے کہ یہاں اور کھائی کے اردگرد ہر طرف مسلح فورس موجود ہے۔ ان کی نظروں میں آئے بغیر کوئی کھائی میں کیسے

پہنچ سکتا ہے''...... دوسرے آدمی نے کہا۔

''ممکن ہے کہ وہ لوگ ابھی جنگل میں ہی موجود ہوں اور انہوں نے جنگل سے یہاں گیس کیپسول فائر کئے ہوں''...... نریندر نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔

''نہیں کھائی کے قریب کھلا علاقہ کافی بڑا ہے۔ اور یہاں سے جنگل کافی دور ہے۔ اتنی دور سے گیس کیپسول فائر نہیں کئے جا سکتے۔ اگر جنگل سے کیپسول فائر کئے گئے ہوتے تو وہ کھائی کے کناروں پر بھی گرتے اور کھائی کے باہر موجود افراد بھی اس گیس کے اثر سے بے ہوش ہو چکے ہوتے''...... نریندر نے کہا۔

''تو کیا تمہارے خیال میں انہوں نے کھائی کے قریب آ کر کھائی میں کیپسول فائر کئے ہیں''...... دوسرے آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اور انہوں نے کافی تعداد میں گیس کیپسول فائر کئے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک بھی اس گیس کے اثر سے محفوظ نہیں رہا ہے''...... نریندر نے کہا۔

''تو کیا اس گیس کا اثر نیچے میزائل اسٹیشن میں بھی ہوا ہو گا اور میزائل اسٹیشن میں موجود افراد بھی بے ہوش ہو گئے ہوں گے''۔ دوسرے آدمی نے کہا۔

''نہیں۔ میزائل اسٹیشن کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ وہاں مشینوں کے ذریعے مصنوعی آکسیجن مہیا کی جا رہی ہے۔ باہر کی ہوا

اندر جانے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے اس لئے اندر اس گیس کے اثرات نہیں پہنچے ہوں گے''...... نریندر نے کہا۔

''کہیں وہ لوگ کھائی میں تو موجود نہیں''...... دوسرے آدمی نے کہا۔

''ہم نے کھائی کی مکمل طور پر چیکنگ کی ہے۔ بظاہر تو یہاں کوئی دکھائی نہیں دے رہا ہے سوائے ہمارے آدمیوں کے''۔ نریندر نے کہا۔

''وہ سامنے جھاڑیاں ہیں۔ ان جھاڑیوں کو چیک کر لیں۔ اگر مجرم یہاں ہوئے تو وہ گھنی جھاڑیاں ان کے چھپنے کے لئے انتہائی کارآمد ثابت ہوسکتی ہیں''...... دوسرے آدمی نے کہا تو صدیقی اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر تشویش کے سائے لہرانے لگے کیونکہ انہوں نے جن افراد کے لباس اتار کر انہیں اپنے لباس پہنائے تھے ان سب بے ہوش افراد کو انہوں نے انہی جھاڑیوں میں چھپایا تھا جس طرف وہ آدمی اشارہ کر رہا تھا۔

''وہ تمہاری طرح احمق نہیں ہیں کہ ان جھاڑیوں میں چھپے ہوں۔ اگر وہ ان جھاڑیوں میں چھپے ہوتے تو ہم ہیلی کاپٹروں سے انہیں آسانی سے دیکھ سکتے تھے اور پھر کھائی کے کناروں پر بے شمار افراد موجود ہیں جو اوپر سے ان جھاڑیوں پر آسانی سے نظر رکھ سکتے ہیں''...... نریندر نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ بہرحال اب کیا کرنا ہے''...... دوسرے آدمی نے

کہا۔

''کرنا کیا ہے۔ مشینوں سے کھائی کی چیکنگ ہو جائے۔ اگر یہاں کوئی گڑبڑ نہ ہوئی تو ہیلی کاپٹروں سے ان تمام افراد کو اٹھا کر باہر کیمپوں میں لے جانا پڑے گا اور پھر وہیں جا کر انہیں ہوش میں لانے کی کوشش کی جاسکتی ہے''...... نریندر نے کہا تو ان کے چہروں پر قدرے سکون آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد مشینی چیکنگ کرنے والوں نے نریندر کے پاس آ کر اسے بتا دیا کہ انہوں نے ساری کھائی کی مشینی چیکنگ کر لی ہے۔ کھائی میں ایسا کچھ بھی موجود نہیں ہے جو میزائل اسٹیشن کے لئے خطرے کا باعث بن سکتا ہو۔ یہ سن کر نریندر نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر آن کیا اور پھر دوسری طرف کال دینے لگا۔

''کرنل آکاش اٹنڈنگ۔ اوور''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے کرنل آکاش کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''آل کلیئر چیف۔ کھائی سے ہمیں کوئی خطرناک مواد نہیں ملا ہے اور نہ ہی یہاں کوئی دشمن ایجنٹ موجود ہے۔ ہم نے تمام چیکنگ مکمل کر لی ہے۔ یہاں صرف ہمارے آدمی بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ نریندر نے کہا۔

''اچھی طرح سے چیک کرنا تھا۔ ان پر گیس کیپسول کہاں سے فائر کئے گئے ہیں۔ اوور''...... کرنل آکاش نے کہا۔

''شاید لانگ رینج گنوں سے یہ کیپسول جنگل کی طرف سے فائر

کئے گئے ہیں چیف کیونکہ کھائی کے باہر اور اندر ہمارے آدمیوں کے سوا کوئی موجود نہیں ہے۔ اوور''......نریندر نے کہا تو اس کا ساتھی اس کی طرف عجیب سی نظروں سے دیکھنے لگا جس نے نریندر سے یہی بات کی تھی لیکن اس نے اس کی بات مسترد کر دی تھی۔

''ٹھیک ہے۔ میں گروپس کو جنگل میں بھیج دیتا ہوں۔ تم ان تمام افراد کو کھائی سے اٹھا کر ناگا کیمپ میں پہنچا دو۔ وہ خود ہی انہیں چیک کر لیں گے۔ اوور''...... کرنل آکاش نے کہا۔

''یس چیف۔ اوور''......نریندر نے کہا تو دوسری طرف سے کرنل آکاش نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ کرنل آکاش سے رابطہ ختم ہونے کے بعد نریندر ہوا میں معلق ہیلی کاپٹروں کے پائلٹوں سے رابطہ کرنے لگا اور پھر اس نے پائلٹوں کو ہیلی کاپٹر نیچے لانے کی ہدایات دینی شروع کر دی۔

''سنو۔ ہیلی کاپٹروں میں دس دس افراد کو اٹھا کر ڈال دو۔ چار ہیلی کاپٹروں میں چالیس افراد کو لے جایا جا سکتا ہے۔ یہ چالیس افراد ناگا کیمپ میں پہنچ جائیں گے تو ہیلی کاپٹر انہیں وہاں چھوڑ کر واپس آ جائیں گے اور پھر دو مزید چکروں میں یہ باقی افراد کو بھی لے جائیں گے''...... نریندر نے چیخ کر اپنے ساتھیوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ ہیلی کاپٹروں سے رسیاں اوپر کھینچ لی گئی تھیں اور اب ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ نیچے آ رہے تھے۔ نیچے آنے کے باوجود ہیلی کاپٹروں نے لینڈ نہیں کیا تھا وہ زمین سے چند فٹ کی بلندی پر

ہی معلق ہو گئے اور پھر ہیلی کاپٹروں سے نیچے آنے والے افراد نے وہاں بے ہوش پڑے ہوئے افراد کو اٹھا اٹھا کر ہیلی کاپٹروں میں ڈالنا شروع کر دیا۔

''ہماری باری تو شاید ہیلی کاپٹروں کے دوسرے چکر میں ہی آئے گی''......نریندراور اس کے ساتھی کو وہاں سے ہٹ کر دور جاتے دیکھ کر چوہان نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن کوئی بات نہیں۔ ہمارے یہاں سے نکلنے کا ذریعہ تو پیدا ہو گیا ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''ہاں۔ یہ تو ہے''...... چوہان نے کہا۔

''کیا تم جانتے ہو کے ڈی کہ ناگا کیمپ یہاں سے کتنی دور ہے''...... صدیقی نے کچھ سوچ کر کے ڈی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ایک کیمپ تو ہے لیکن میں اس کا نام نہیں جانتا۔ وہ یہاں سے پچاس کلو میٹر دور اوکالو کے علاقے میں ہے۔ وہاں زخمیوں اور بیمار ہونے والے افراد کا باقاعدہ علاج کیا جاتا ہے''...... کے ڈی نے جواب دیا۔

''اوکالو۔ یہ کس سمت میں ہے اور وہاں سے دارالحکومت کتنی دور ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''یہ علاقہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جو شمال مغربی کنارے پر جنگل سے ہٹ کر ہے اور وہاں سے دارالحکومت جانے کے لئے نہایت طویل سفر کرنا پڑتا ہے۔ سمجھ لیں کہ جتنا ہم نے سمندر میں لانچ

سے یہاں کامبا پہنچنے کے لئے سفر کیا تھا اس سے زیادہ طویل راستہ ہے"...... کے ڈی نے کہا۔

"اور اگر ہم واپس سمندر کی طرف جانا چاہیں تو"...... صدیقی نے پوچھا۔

"اس کے لئے ظاہر ہے ہمیں کامبا جانا پڑے گا۔ کامبا اوکالو سے زیادہ دور نہیں ہے۔ اوکالو سے مختلف سواریاں مل جاتی ہیں جن کے ذریعے ہم آسانی سے کامبا پہنچ سکتے ہیں"...... کے ڈی نے کہا۔

"گڈ۔ تو پھر ہمیں کوئی ہیلی کاپٹر ہائی جیک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ہم ہیلی کاپٹر ہائی جیک کریں گے تو ہمارے پیچھے ہیلی کاپٹروں کا پورا اسکوارڈن لگ جائے گا یا پھر اس ہیلی کاپٹر کو میزائل مار کر تباہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس کی بجائے اگر ہم ناگا کیمپ پہنچ جائیں تو وہاں سے ہم آسانی سے فرار ہو سکتے ہیں اور پھر ہم کامبا پہنچ کر اسی راستے سے واپس جا سکتے ہیں جہاں سے ہم یہاں پہنچے تھے۔ راستے میں جب لانچ اس جنگل کے پاس سے گزرے گی تو ہم وہاں سے ڈی چارجر کے ذریعے یہاں لگائے گئے بلاسٹرز کو بھی چارج کر کے بلاسٹ کر سکتے ہیں جس کے نتیجے میں میزائل اسٹیشن مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا"...... صدیقی نے کہا۔

"گڈ آئیڈیا۔ یہ واقعی شاندار ترکیب ہے۔ اس طرح ہم دشمنوں کی نظروں میں بھی نہیں آئیں گے اور ہمیں یہاں سے اور ناگا کیمپ

سے بھی نکلنے میں کسی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے گا"...... خاور نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو بس طے رہا۔ اب ہم ناگا کیمپ سے فرار ہوں گے"۔ صدیقی نے کہا۔ جب ہیلی کاپٹر چالیس بے ہوش افراد کو لے کر وہاں سے چلے گئے تھے۔ انہیں زیادہ دیر انتظار نہ کرنا پڑا کیونکہ ان ہیلی کاپٹروں کے جاتے ہی چار اور ہیلی کاپٹر وہاں پہنچ گئے تھے جن میں ان سب کو اٹھا کر لاد دیا گیا۔ یہ دیکھ کر صدیقی اور اس کے ساتھی کے دلوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی کہ ان سب کو ایک ساتھ اٹھا کر ایک ہی ہیلی کاپٹر میں ڈالا گیا تھا۔ اب وہ انہیں کسی بھی کیمپ میں لے جاتے ایک ساتھ اور ایک جگہ رہ کر وہ ایک ساتھ ہی وہاں سے فرار ہونے کا پروگرام ترتیب دے سکتے تھے۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس نے خود کو ایک کرسی پر بیٹھا ہوا پایا۔ وہ اس وقت ایک ہال نما کمرے میں موجود تھا۔ اس کے قریب اور کرسیاں بھی رکھی ہوئی تھیں جن پر اس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران کا جسم بدستور بے حس و حرکت تھا۔ شاگل نے انہیں جس ریز سے ساکت کر رکھا تھا اس نے شاید اسی پر اکتفا کیا تھا کیونکہ اس نے انہیں کرسیوں پر بغیر باندھے بٹھا رکھا تھا اور وہ کرسی پر اکڑے ہوئے انداز میں بیٹھا تھا جیسے واقعی اس کا جسم پتھر کی طرح سخت اور بے جان ہو۔ شاگل اور اس کے ساتھیوں نے اسے اسپیس سنٹر میں بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے تھے اور پھر انہیں بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر یہاں لے آئے تھے۔ یہ کون سی جگہ تھی اس کے بارے میں عمران کو کوئی اندازہ نہ ہو رہا تھا۔ اس کے سامنے ایک اور کرسی رکھی ہوئی تھی جو خالی تھی اور کمرے میں اس کے اور اس کے ساتھیوں کے سوا کوئی موجود نہ تھا۔ ہوش میں

آتے ہی عمران کے دماغ میں سابقہ مناظر فلمی منظر کی طرح گھوم گئے جب وہ اپنا کام کر کے اسپیس سنٹر سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ نکلنے کے لئے دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک نیلے رنگ کی روشنی کا جھماکہ ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کے جسم سے یکلخت جان سلب کر لی گئی ہو۔ وہ مکمل طور پر ملنے جلنے سے قاصر ہو گیا تھا۔ پھر وہاں شاگل اور اس کے ساتھی پہنچ گئے۔ شاگل انہیں اس حالت میں دیکھ کر بے حد خوش دکھائی دے رہے تھے۔ جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کو زندہ پکڑ کر اس نے واقعی معرکہ مارا ہو۔

ابھی عمران یہ سب سوچ ہی رہا تھا کہ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور شاگل اندر داخل ہوا۔ اس کے ساتھ بلیک سیکشن کا انچارج گپتا اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان بھی تھا۔ شاگل کے چہرے پر مسرت کے تاثرات تھے اور فتح مندی سے اس کی گردن اکڑی ہوئی تھی۔ عمران کو ہوش میں دیکھ کر اس کے چہرے پر اور زیادہ خوشی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ وہ آگے آیا اور پھر سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ گپتا اور اس کے ساتھ آنے والا لمبا تڑنگا آدمی شاگل کی کرسی کے دائیں بائیں کھڑے ہو گئے۔

”تم نے دیکھا عمران۔ اسے کہتے ہیں شکست۔ اب تم قطعی بے بسی کی حالت میں میرے سامنے موجود ہو“...... شاگل نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا لیکن بھلا عمران اس کی بات کا کیا جواب

دیتا۔ وہ سن سکتا تھا اور دیکھ سکتا تھا لیکن اس کے بولنے کی طاقت بھی سلب ہو چکی تھی اس لئے وہ خاموشی سے شاگل کو دیکھتا رہا۔

''میں چاہتا تو تم سب کو اسی حالت میں اسپیس سنٹر کے اندر ہی ہلاک کر سکتا تھا لیکن اس طرح تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی موت کا یقین دلانے کے لئے مجھے پرائم منسٹر صاحب کو کئی ثبوت دینے پڑتے اور ثبوت دینے کے باوجود پرائم منسٹر کو تم سب کی موت کا یقین نہ آتا تو میں کیا کر سکتا تھا اس لئے میں نے تم سب کو جان بوجھ کر زندہ رکھا ہے تاکہ میں تم سب کو پرائم منسٹر صاحب کے سامنے ہلاک کراؤں۔ وہ تمہاری موت کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے تو پھر مجھے انہیں کوئی ثبوت دینے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی''...... شاگل مسرت بھرے لہجے میں کہتا چلا گیا۔ اس کے نہ صرف چہرے کے عضلات فرط مسرت سے کانپ رہے تھے بلکہ مسرت کی شدت سے اس کا پورا جسم لرز رہا تھا۔

''تم بول کیوں نہیں رہے ہو عمران۔ تمہاری زبان کیوں گنگ ہو گئی ہے۔ پہلے تو تم بولتے تھے تو کسی اور کو بولنے کا موقع ہی نہیں دیتے تھے اور اپنی باتوں سے دوسروں کو احمق بنا کر فرار ہونے میں کامیاب ہو جاتے تھے لیکن اب کیا ہوا۔ کہاں گئی تمہاری باتیں اور کہاں گئی تمہاری عیاری۔ کیا سب کچھ تمہاری ناک کے راستے نکل گیا ہے''...... شاگل نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

''ان پر ابھی ایس ایس ریز کا اثر باقی ہے چیف۔ ان کے جسم ساکت ہیں اسی لئے اس کی زبان بھی بند ہے''...... گپتا نے کہا تو شاگل چونک پڑا۔

''اوہ۔ تو اسی لئے یہ میری باتوں کا جواب نہیں دے رہا ہے''...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... گپتا نے کہا۔

''کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ صرف اس عمران کی زبان حرکت میں آ سکے۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس حالت میں یہ کیسی باتیں کرتا ہے''...... شاگل نے گپتا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس چیف۔ میں اسے سمکرتھراس میرا مطلب ہے ایس ٹی کا انجکشن لگا دیتا ہوں۔ اس انجکشن سے اس کی قوت گویائی بحال ہو جائے گی جبکہ اس کا باقی جسم اسی طرح سے ساکت رہے گا''۔ گپتا نے کہا اور مڑ کر تیزی سے دوڑتا ہوا ہال نما کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

''میں تم سب کو بے ہوش کرانے کے بعد یہاں بلیک سیکشن کے ہیڈ کوارٹر میں لے آیا ہوں عمران۔ اب تم اس اسپیس سنٹر سے سینکڑوں کلو میٹر دور ہو۔ تم نے اسپیس سنٹر کی مشینری میں جو چار میگا پاور بلاسٹر چھپائے تھے۔ ان سب کو ہم نے تلاش کر لیا تھا اور انہیں وہاں سے ہٹا دیا گیا ہے۔ ہم نے سپیشل گائیگر اور سرچنگ ریز کی مدد سے اسپیس سنٹر کے ایک ایک حصے کی چیکنگ کی تھی لیکن

ان چار میگا بلاسٹر کے علاوہ ہمیں وہاں اور کچھ نہیں ملا تھا۔ تم شاید ان میگا بلاسٹر کو ڈی چارج کر کے اسپیس سنٹر کو تباہ کرنے کا سوچ رہے تھے لیکن اس بار میں نے ذہانت سے کام لے کر نہ صرف اسپیس سنٹر کو تمہارے ہاتھوں تباہ ہونے سے بچا لیا ہے بلکہ تمہیں تمہارے تمام ساتھیوں سمیت اپنی گرفت میں لے لیا ہے۔ اب تمہارے پاس زندہ بچنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اس بار تمہارے حصے میں ناکامی آئی ہے جبکہ میں کامیابی سے ہمکنار ہوا ہوں اور میری یہ کامیابی میری زندگی کی سب سے بڑی کامیابی ہے''۔ شاگل نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے گپتا واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی۔ اس نے عمران کے پاس آ کر سرنج کی سوئی اس کی گردن کی ایک مخصوص رگ میں اتاری اور پھر سرنج میں موجود تھوڑے سے محلول کو ایک جھٹکے سے عمران کی گردن میں انجکٹ کر دیا اور پھر اس نے سوئی واپس کھینچ لی۔

''چیف۔ اب اس کی زبان حرکت میں آ جائے گی۔ لیکن جسم اسی طرح بے حس و حرکت رہے گا''...... گپتا نے شاگل سے مخاطب ہو کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''دیکھ لو۔ ایسا نہ ہو کہ اس انجکشن کی وجہ سے اس کا جسم میں بھی حرکت آ جائے''...... شاگل نے اس بار قدرے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

''نو چیف۔ ایس ٹی انجکشن کی خصوصیت ہے جتنا محلول انجکٹ

کیا جائے اتنے حصے تک ہی محدود رہتا ہے''...... گپتا نے کہا اور شاگل نے سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ایک ایک کر کے عمران کے سارے ساتھیوں کو ہوش آنا شروع ہو گیا۔ ہوش میں آنے کے باوجود وہ سب ساکت تھے۔

''ویل ڈن شاگل۔ اب مجھے یقین ہو گیا کہ تم واقعی پھر سے جوان بلکہ نوجوان ہو گئے ہو''...... چند لمحوں بعد اچانک عمران کے حلق سے آواز نکلی اور شاگل اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''ہا ہا ہا۔ تو مانتے ہو نا کہ آج تمہاری ساری اکڑ ختم ہو گئی ہے۔ آج تم حقیر اور بے بس انسان کی طرح میرے سامنے موجود ہو اور سن لو آج تمہاری کوئی چالاکی نہ چل سکے گی''...... شاگل نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں فتح اور مسرت کی زیادتی سے فانوس کی طرح چمک رہی تھیں۔

''پہلے یہ بتاؤ۔ کیا واقعی تم نے اسپیس سنٹر میں چھپائے ہوئے چاروں ایم بی نکال لئے ہیں۔ ایم بی سے مراد میگا بلاسٹر جو میں نے مشینوں میں چھپائے تھے''...... عمران نے بے نیازانہ لہجے میں پوچھا۔ اس محلول کی وجہ سے گردن سے اوپر والا حصہ نارمل انداز میں حرکت کرنے لگ گیا تھا جب کہ گردن سے نیچے اس کا جسم اسی طرح بے حس و حرکت تھا۔

''ہاں۔ یہ سچ ہے۔ لو یہی ہیں نا وہ چاروں ایم بی جو تم نے مشینوں کی درزوں میں ڈالے تھے''...... شاگل نے کہا اور ساتھ

ہی اس نے اپنے لباس کی جیب سے وہی ڈیجیٹل واچ والے سیل
نما میگا بلاسٹر نکال کر عمران کے سامنے کر دیئے جو عمران نے اسپیس
سنٹر کی مختلف مشینوں کی درزوں میں ڈالے تھے۔ ان چاروں میگا
بلاسٹرز کو دیکھ کر عمران کے چہرے پر مایوسی پھیل گئی۔ اور وہ ایک
طویل سانس لے کر رہ گیا۔ شاگل کے پاس چار میگا بلاسٹرز دیکھ کر
عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی مایوسی نظر آنے لگی۔

''ہونہہ۔ اس بار واقعی ہمارے ستارے گردش میں ہیں۔ میں
سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم مجھے اور میرے ساتھیوں کو اس طرح
بے بس کر سکتے ہو۔ کاش میں نے تمہیں راہداری میں بے ہوش
کرنے پر اکتفا نہ کیا ہوتا۔ تمہیں وہیں ہلاک کر دیتا تو میں اسپیس
سنٹر کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو جاتا''...... عمران نے ایسے
بڑبڑاتے ہوئے کہا جیسے خود کلامی کر رہا ہو۔

''صرف یہ میگا بلاسٹر ہی نہیں میں نے تمہارے تھیلے سے وہ ڈی
چارجر بھی نکال لیا ہے جس سے یہ چاروں بلاسٹر بلاسٹ کئے جا
سکتے تھے۔ اس بار مجھے خوشی ہے کہ تم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں
ہو سکے ہو اور میرے ہاتھ بھی آ گئے ہو۔ اب میں پرائم منسٹر کو کال
کرنے جا رہا ہوں۔ تاکہ وہ آئیں تو تم سب کو ان کے سامنے
فائرنگ اسکواڈ کے ذریعے ہمیشہ کی نیند سلایا جا سکے۔ مہاراج جاؤ
اور جا کر لانگ رینج ٹرانسمیٹر لے آؤ تاکہ میں پرائم منسٹر کو کال کر
کے انہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی ناکامی اور انہیں گرفتار

کرنے کی خوشخبری سنا سکوں اور انہیں یہاں آنے کی دعوت دوں
تاکہ وہ اپنی آنکھوں سے ان سب کو مرتا دیکھ سکیں''...... شاگل نے
مڑ کر ساتھ کھڑے دوسرے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں لے آتا ہوں ٹرانسمیٹر چیف''...... گپتا نے کہا۔

''لانگ ٹرانسمیٹر یہاں نہیں ہے باس۔ اس کے لئے تو نیچے بلیک
روم میں جانا پڑے گا کیونکہ لانگ رینج ٹرانسمیٹر وہاں پر نصب
ہے''...... مہاراج نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں بلیک روم میں جا کر پرائم منسٹر کو کال کر
لیتا ہوں۔ مہاراج ان کا خیال رکھے گا۔ ویسے بھی یہ حرکت تو نہیں
کر سکتے۔ تم میرے ساتھ آؤ گپتا''...... شاگل نے کہا اور اٹھ کر
کھڑا ہو گیا۔

''یس باس۔ مہاراج۔ خیال رکھنا''...... گپتا نے مہاراج سے
مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس۔ آپ فکر نہ کریں''...... مہاراج نے کہا اور گپتا اور
شاگل دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے اس ہال کمرے سے باہر نکلتے
گئے۔

''مسٹر مہاراج۔ کیا تم خالی ہاتھ ہمارا خیال رکھو گے۔ بھائی کوئی
مشین گن ہاتھ میں پکڑ لو ورنہ اگر اس شاگل کو خیال آ گیا کہ تم نے
خالی ہاتھ ہمارا خیال رکھا ہے تو وہ سب سے پہلے تمہارا خیال رکھنا
شروع کر دے گا اور اس کا خیال رکھنا بڑا سخت مرحلہ ہوتا ہے اس

لئے تم ہمارے ساتھ اپنا بھی خیال رکھو ورنہ یہ خیال رکھنا تمہارے لئے بھاری پڑ سکتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے مہاراج سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مجھے اس کی ضرورت تو نہیں ہے لیکن بہرحال ٹھیک ہے۔ چیف کا واقعی کچھ پتہ نہیں کہ کس وقت کس بات پر بگڑ جائے۔ اس لئے میں جا کر مشین پسٹل لے ہی آتا ہوں''...... مہاراج نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر وہ دروازے سے باہر نکل گیا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا جو بدستور اکڑے ہوئے انداز میں کرسیوں پر بیٹھے تھے۔

''کیا تم میں سے کسی کے جسم میں حرکت کا احساس بیدار ہو رہا ہے''...... عمران نے ان سے مخاطب ہو کر کہا لیکن ان میں سے کسی نے اس کی بات کا جواب نہ دیا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب جو کچھ بھی کرنا ہے مجھے ہی کرنا ہے''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ چند لمحوں بعد مہاراج ہاتھ میں مشین پسٹل پکڑے واپس آیا اور ان کے سامنے اس طرح ٹہلنے لگا جیسے وہ واقعی ان کا خاص طور پر خیال رکھ رہا ہو۔ چونکہ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ یہ لوگ معمولی سی حرکت بھی نہیں کر سکتے۔ اس لئے اس کا انداز البتہ بے حد ڈھیلا ڈھیلا سا تھا۔

''مسٹر مہاراج۔ کیا تم شادی شدہ ہو اگر ہو تو تمہارے کتنے بچے ہیں''...... عمران نے مہاراج نے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیا مطلب۔ کیوں پوچھ رہے ہو''...... مہاراج نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ میں تو ان سب کا حال احوال پوچھنا چاہتا تھا اور کچھ نہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مہاراج برے برے منہ بنانے لگا۔

''تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ چپ چاپ بیٹھے رہو۔ سمجھے تم''...... مہاراج نے غراتے ہوئے کہا۔

''میری سمجھ میں کوئی بات مشکل سے آتی ہے۔ اگر تم مجھے سمجھا سکتے ہو تو بتا دو ہو سکتا ہے کہ میں سمجھ جاؤں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو مہاراج غراتا ہوا اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

''اب اگر تمہارے منہ سے معمولی سی بھی آواز نکلی تو میں تمہیں گولی مار دوں گا''...... مہاراج نے غرا کر کہا اور اسی لمحے اچانک عمران کسی عقاب کی طرح مہاراج پر جھپٹا اور دوسرے لمحے مہاراج بری طرح چیختا ہوا اچھل کر دیوار کے ساتھ پڑی میز پر جا گرا۔ جبکہ اس کا مشین پسٹل عمران کے ہاتھ میں دکھائی دیا اور دوسرے لمحے ہال کمرہ مشین پسٹل کی خوفناک تڑتڑاہٹ اور مہاراج کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر گھومتے ہوئے مہاراج پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی تھی۔ مہاراج کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو گیا اور وہ ساکت ہو گیا۔ اسے گولیاں مارتے ہی عمران تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ کھلے دروازے کی اوٹ

میں جا کر کھڑا ہو گیا پھر تقریباً پانچ منٹ بعد راہداری میں تیز تیز قدموں کی آواز ابھری اور عمران چوکنا ہو گیا۔ دوسرے ہی لمحے آگے شاگل اور اس کے پیچھے گپتا دروازے سے گزر کر اندر داخل ہوئے اسی لمحے عمران کا بھرپور مکا گپتا کی گردن کی پشت پر پڑا اور گپتا بری طرح چیختا ہوا شاگل سے ٹکرایا اور پھر شاگل سمیت نیچے فرش پر جا گرا۔ دوسرے لمحے عمران کا بازو لہرایا اور مشین پسٹل کا دستہ نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے شاگل کے سر پر پڑا۔ اس کے حلق سے اس قدر زوردار چیخ نکلی جیسے روح اس کے جسم سے اسی چیخ کے ساتھ ہی نکل رہی ہو۔ گپتا ابھی تک فرش پر پڑا تڑپ رہا تھا۔ وہ شاید اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن عمران نے دوسرا وار اس کے سر پر جما دیا اور وہ بھی شاگل کی طرح ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ عمران مڑا اور پھر اس نے دروازے سے سر باہر نکال کر دیکھا۔ باہر ایک طویل راہداری تھی جو بالکل خالی دکھائی دے رہی تھی۔ خالی راہداری دیکھ کر عمران فوراً باہر آیا اور پھر پنجوں کے بل دوڑتا ہوا آگے بڑھا۔ راہداری کے دائیں طرف اسے ایک کمرہ دکھائی دیا تو وہ سائیڈ دیوار کے ساتھ لگ کر رک گیا اور پھر وہ کمرے کے دروازے کے پاس آ کر اندر کی سن گن لینے لگا۔ اندر سے کوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔ عمران نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر وہ دروازے کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے یکلخت دروازے پر زور سے ٹانگ ماری۔ دروازہ ایک دھماکے سے کھل

گیا۔ عمران مشین پسٹل لے کر اچھل کر اندر آ گیا لیکن کمرہ خالی تھا۔ سامنے ایک بڑی سی میز تھی جس پر ایک کافی بڑا اور انتہائی جدید میڈیکل ایڈ باکس پڑا تھا۔ میڈیکل ایڈ باکس دیکھ کر عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے اسے کھول کر اس کا سامان میز پر ڈالنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد میز پر بے شمار دوائیں اور سرنجیں اور اس قسم کا دوسرا سامان بکھرا پڑا تھا۔ عمران نے ان میں سے کاسنی محلول والی ایک بوتل اٹھائی اور اس کا لیبل پڑھ کر اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے ایک سرنج اٹھائی اور اس کی سوئی سے کیپ اتار کر شیشی سے محلول بھرنے لگا۔ اس نے سرنج بھری اور پھر وہ سرنج لے کر واپس اسی کمرے میں آ گیا جہاں اس کے ساتھی بدستور کرسیوں پر اکڑے ہوئے بیٹھے تھے۔ عمران نے ان سب کو ایک خاص مقدار میں محلول انجیکٹ کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب یکے بعد دیگرے حرکت میں آتے چلے گئے۔

"یہ تمہارا جسم خود بخود کیسے حرکت میں آ گیا"...... جولیا نے حرکت میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"قدرت کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت ضرور ہوتی ہے۔ شاگل نے گپتا کے ذریعے مجھے جو انجکشن لگایا تھا اس کا اثر اس کے خیال کے مطابق صرف میری قوت گویائی واپس لانے تک کے لئے تھا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ انجکشن اگر تیزی سے لگا دیا جائے تو

اس سے خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے اور خون کا دباؤ بڑھنے سے انجیکٹ کیا جانے والا محلول تیزی سے پورے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ میرے ساتھ بھی یہی ہوا۔ پہلے میری زبان حرکت میں آئی اور پھر محلول میرے سارے خون میں سرایت کرتا چلا گیا اور میرا ساکت جسم حرکت میں آ گیا۔ اس بار واقعی ہمیں انتہائی ذہانت سے ایک ایسے جال میں پھنسا لیا گیا تھا جس سے نکلنا تقریباً ناممکن تھا اور شاگل نے ہمیں گولی مارنے سے کبھی بھی نہ ٹلنا تھا''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جو بھی ہے عمران صاحب۔ ہمارے لئے تو یہ نہایت افسوس ناک بات ہے کہ ہم اسپیس سنٹر میں پہنچ جانے کے باوجود ناکام ہو گئے ہیں اور شاگل نے آپ کے اسپیس سنٹر کی مشینوں میں چھپائے ہوئے میگا بلاسٹر بھی تلاش کر لئے ہیں اور ہمیں اسپیس سنٹر سے اتنی دور لے آیا ہے کہ اب اگر ہم دوبارہ کوشش کریں تو شاید ہی وہاں تک دوبارہ پہنچ سکیں''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اس بات کا تو مجھے بھی افسوس ہے۔ میرے گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ لوگ اس بار میرے چھپائے ہوئے میگا بم ٹریس کر لیں گے۔ بہرحال اب کیا ہو سکتا ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''یہ سب تمہاری غلطی ہے عمران جو تم ہر بار شاگل کو زندہ چھوڑ دیتے ہو۔ اگر تم اسے بے ہوش کرنے کی بجائے وہیں گولی مار کر

پھینک دیتے تو ہم اس حال میں نہ ہوتے اور وہ اسپیس سنٹر بھی تباہ کر دیتے''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''شاگل نے اس بار میرے سامنے واقعی نیچرل اداکاری کی تھی جیسے وہ واقعی اپنی موت کے خوف سے ہمارا ساتھ دے رہا ہو۔ اس نے کسی مرحلے پر مجھے شک نہ ہونے دیا تھا۔ اگر مجھے ذرا سا بھی احساس ہو جاتا کہ شاگل کی کیا پلاننگ ہے تو میں واقعی اسے گولی مار دیتا لیکن بہرحال ماننا پڑے گا کہ شاگل نے ہمیں زبردست ڈاج دیا ہے اور ہمیں کامیاب ہونے کے باوجود ناکامی سے دوچار کر دیا ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تو کیا آپ نے واقعی اسپیس سنٹر کو تباہ کرنے کے لئے وہی چار میگا بلاسٹر وہاں چھپائے تھے''...... کیپٹن شکیل نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اور یہ چار میگا بلاسٹر اس اسپیس سنٹر کی تباہی کے لئے کافی تھے''...... عمران نے سنجیدگی سے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''اب کیا ہو گا۔ کیا اس اسپیس سنٹر کو تباہ کرنے کے لئے ہمیں پھر سے طویل جدوجہد کرنی پڑے گی''...... جولیا نے غصے اور پریشانی کے عالم میں ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے اس کے علاوہ اور ہم کر بھی کیا سکتے ہیں۔ ہمیں بہرحال مشن مکمل کرنا ہے اس کے لئے ہمیں ایک بار تو کیا سو بار

بھی جدوجہد کرنی پڑے تو ہم اس سے پیچھے نہیں ہٹیں گے اور ان کا شامار اسپیس سنٹر ہر صورت تباہ کر کے یہاں سے واپس جائیں گے۔ کیوں عمران صاحب"...... صالحہ نے کہا۔

"عمران سے کیا پوچھ رہی ہو۔ ہم جس مقصد کے لئے آئے ہیں اسے پورا کرنا ہمارا فرض ہے اور فرض کے لئے ہم اپنی جانیں لڑا دیں گے"...... تنویر نے کہا۔

"لیکن اب تو وہ لوگ اور زیادہ الرٹ ہو گئے ہوں گے اور انہوں نے اسپیس سنٹر کی سیکورٹی اور زیادہ ٹائٹ کر دی ہو گی ہوسکتا ہے کہ انہوں نے اسپیس سنٹر کو اب مکمل طور پر سیلڈ کر دیا ہو۔ ایسی صورت میں ہم دوبارہ اسپیس سنٹر میں کیسے داخل ہو سکتے ہیں"۔ صفدر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"پہلے تو اس شاگل اور اس گپتا کو ہلاک کرو اور پھر یہاں سے نکلو۔ اس کے بعد دیکھتے ہیں کہ ہمیں کیا کرنا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ انہیں ہلاک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں شاگل کا میک اپ کر کے اس کا لباس پہن لیتا ہوں۔ شاگل زندہ رہے گا تو اس کے میک اپ میں ہم دوبارہ اسپیس سنٹر جانے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اس کی ہلاکت پر ہر طرف ہلچل مچ جائے گی اور پھر ہمارے لئے واقعی اسپیس سنٹر میں جانا مشکل ہو جائے گا"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"شاگل نے شاید پرائم منسٹر کو کال کر دیا ہے ہوسکتا ہے کہ پرائم منسٹر یہاں پہنچ رہے ہو۔ اگر وہ یہاں آ جائیں تو ہم انہیں قابو میں کر کے ان کے ذریعے زیادہ آسانی سے اسپیس سنٹر میں داخل ہو سکتے ہیں اور اس بار ہم اندر جاتے ہی ہر طرف تباہی پھیلا دیں گے تاکہ اسپیس سنٹر کی ساری کی ساری مشینری ناکارہ ہو جائے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ یہ زیادہ مناسب آئیڈیا ہے۔ کیوں عمران"...... جولیا نے کہا۔

"آئیڈیا تو اچھا ہے لیکن میرے خیال میں پہلے ہمیں پاکیشیا میں چیف سے بات کر لینی چاہئے۔ انہیں ساری صورتحال سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اپنے طور پر کارروائی کرتے رہیں اور واپسی پر چیف ہمارا ناطقہ بند کر دے"...... عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ چیف سے بات کرنی کیوں ضروری ہے۔ ہمیشہ تو ہم مشن مکمل کرنے کے بعد ہی چیف کو رپورٹ دیتے ہیں"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"مشن ناکام ہونے کے بعد حالات بدل گئے ہیں۔ نجانے اب اسپیس سنٹر کی حفاظت کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ وہاں ایسی ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہو کہ شاگل اور پرائم منسٹر کو بھی اندر جانے کی اجازت نہ ہو۔ اگر ایسا ہوا تو پھر

ہمارے لئے مشن مکمل کرنا ناممکن ہو گا''۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ۔ تو پھر ہم کیا کریں گے''...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''ایسی صورتحال میں چیف سے مشورہ کرنا بے حد ضروری ہے''...... عمران نے کہا۔

''لانگ رینج ٹرانسمیٹر گپتا کے کہنے کے مطابق نیچے کسی بلیک روم میں موجود ہے۔ چیف سے بات کرنے کے لئے تمہیں وہیں جانا پڑے گا''...... جولیا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم سب باہر جا کر چیکنگ کرو اور جو دکھائی دے اسے ختم کر دو۔ پرائم منسٹر کے یہاں آنے سے پہلے شاگل اور گپتا کا کوئی آدمی عمارت میں زندہ نہیں ہونا چاہئے۔ میں جا کر چیف سے بات کر کے آتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''لیکن ہمارے پاس اسلحہ نہیں ہے''...... صفدر نے کہا۔

''راہداری کے آخر میں ایک کمرہ ہے۔ میں وہیں سے میڈیکل ایڈ باکس سے سرنج اور انجکشن کی شیشی لایا تھا۔ وہاں دو الماریاں ہیں جو کھلی ہوئی ہیں۔ میں نے ان میں وافر تعداد میں اسلحہ دیکھا ہے۔ وہ جا کر لے لو اور پوری عمارت میں پھیل جاؤ''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور سوائے ناٹران کے باقی سب تیزی ست وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ عمران نے

ناٹران کو شاگل اور گپتا پر نظر رکھنے کا کہا اور پھر وہ تیزی سے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ تقریباً بیس منٹ بعد اس کی واپسی ہوئی۔ تھوڑی دیر بعد جولیا اور اس کے ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے۔

''عمارت میں دس افراد موجود تھے جنہیں ہم نے ٹھکانے لگا دیا ہے ان کے علاوہ اندر باہر کوئی موجود نہ تھا اور یہ عمارت شہر سے ہٹ کر ایک ویران علاقے میں موجود ہے''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر تھکن اور اداسی کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

''کیا ہوا۔ یہ تمہارا چہرہ کیوں لٹکا ہوا ہے۔ ہو گئی چیف سے بات''...... جولیا نے اس کا لٹکا ہوا چہرہ دیکھ کر حیرت سے اور چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہو گئی ہے''...... عمران نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا۔

''تو کیا ہوا ہے۔ کیا کہا ہے چیف نے جو تم اس طرح منہ بنائے ہوئے ہو''...... جولیا نے اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''چیف سے میری لڑائی ہو گئی ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''لڑائی۔ کیا مطلب''...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''چیف نے مشن ناکام ہونے کا سخت نوٹس لیا ہے اور مجھے ناکارہ، بے کار اور نکمے انسان کا خطاب دے دیا اور اس کے ساتھ

ہی چیف نے حکم دیا ہے کہ میں تم سب کو لے کر واپس آ جاؤں''۔ عمران نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا تو ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ چیف ایسا کیسے کہہ سکتا ہے''...... جولیا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''مجھے بھی اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ چیف ناکامی کا سن کر اس قدر برہم ہو جائے گا۔ اس نے مجھے بے بہا کی سنائی ہیں۔ میں نے اسے سمجھانے کی بے حد کوشش کی تھی لیکن وہ شاید غصے میں پاگل ہو گیا تھا میری کوئی بات سن ہی نہیں رہا تھا جس پر میں نے بھی اسے کہہ دیا کہ اب یہ مشن وہ کسی اور ٹیم سے پورا کرا لے۔ میں اس مشن کو اب پورا نہیں کروں گا''..... عمران نے کہا۔

''کیا۔ کیا کہا تم نے۔ تم مشن پورا نہیں کرو گے۔ اسے ایسے ہی ادھورا چھوڑ دو گے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ جب میں کسی کام کا ہی نہیں ہوں۔ نکما، ناکارہ اور بے کار انسان ہوں تو پھر مجھے اتنا دردسر لینے کی کیا ضرورت ہے کہ میں اس قدر مشکلات، مصیبتوں اور پریشانیوں کے سمندر میں ڈبکی لگا کر اپنی جان جوکھم میں ڈالوں اور اتنا سب کچھ کرنے کے باوجود ایسے القابات میرے حصے میں آئیں تو میں اور کر بھی کیا سکتا ہوں''...... عمران نے مایوسی بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نہیں مانتا کہ چیف نے تم سے یہ سب کہا ہو گا۔ تم ڈرامہ

کر رہے ہو''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''میری بات پر یقین نہیں تو جاؤ۔ خود جا کر چیف سے بات کر لو۔ جب وہ تمہیں بے بہا کی سنائے گا تو تمہاری عقل بھی ٹھکانے پر آ جائے گی''...... عمران نے جلے کٹے لہجے میں کہا۔

''اگر چیف نے یہ سب کہا ہے تو یہ غلط ہے۔ چیف کو ایسا نہیں کہنا چاہئے تھا''...... صالحہ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''چیف نے عمران صاحب پر برہمی کا اظہار کیا ہے لیکن انہوں نے یہ کیوں کہا ہے کہ ہم بھی عمران صاحب کے ساتھ واپس آ جائیں۔ اس مشن کو وہ کسی اور ٹیم سے مکمل کرا لیں گے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''شاید چیف کو ہماری کارکردگی پر یقین نہیں ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''یہ غلط ہے۔ ہم پہلی بار کسی مشن میں ناکام نہیں ہوئے ہیں۔ کئی بار ہم نے مشن میں ایک بار ناکام ہونے کے باوجود بھی اسے آخرکار مکمل کیا ہے۔ اس بار بھی ہماری کوئی غلطی نہیں تھی۔ ہم نے بھرپور انداز میں مشن مکمل کرنے کی کوشش کی تھی۔ اب یہ الگ بات ہے کہ آخری لمحات میں ہم شاگل کے ہاتھ لگ گئے اور شاگل نے اسپیس سنٹر میں عمران کے چھپائے ہوئے میگا بلاسٹر تلاش کر لئے۔ اگر ہم ایک بار اسپیس سنٹر میں پہنچ سکتے ہیں تو ہم وہاں دوبارہ بھی جا سکتے ہیں اور اس اسپیس سنٹر کو تباہ کر سکتے ہیں''......

جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''چیف کا خیال ہے کہ اب اسپیس سنٹر کی حفاظت کے اور زیادہ فول پروف اور ٹائٹ سیکورٹی انتظامات کر دیئے گئے ہوں گے اس لئے ہمارے لئے اسپیس سنٹر کو تباہ کرنا تو درکنار اس کے قریب جانا بھی ناممکن بنا دیا جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''جو بھی ہو۔ ہم کوشش تو کر سکتے ہیں اور کچھ نہیں تو ہم کسی ایئر بیس سے کوئی جنگی طیارہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اسپیس سنٹر کی لوکیشن ہمیں معلوم ہے۔ اگر ہم کوئی جنگی طیارہ یا جنگی ہیلی کاپٹر حاصل کر لیں تو اس سے ہم میزائل فائر کر کے اسپیس سنٹر تباہ کر سکتے ہیں۔ چیف کو اس طرح ہمیں مشن ادھورا چھوڑ کر واپس آنے کا نہیں کہنا چاہئے''...... تنویر نے کہا۔

''اور پھر ہمارے دوسرے ساتھی بھی تو ہاتار جنگل کی طرف گئے ہوئے ہیں تاکہ وہ بلیک برڈ میزائل اسٹیشن کو تباہ کر سکیں۔ ہم انہیں ایسے ہی یہاں چھوڑ کر واپس کیسے جا سکتے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ جب سے ہم ان سے الگ ہوئے ہیں ہم نے ان کے بارے میں کوئی خبر نہیں لی ہے۔ نجانے وہ کہاں ہیں۔ انہوں نے اپنا مشن مکمل کیا ہے یا نہیں۔ آؤ۔ ان سے بات کرنے کی کوشش کرتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''لیکن ان سے آپ کیسے رابطہ کریں گے''...... صفدر نے کہا۔

''اگر ان کے پاس ڈی فون ہوئے تو میں لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر

ان سے بات کر سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اور اگر ان کے پاس ڈی فون نہ ہوئے تو''...... صالحہ نے کہا۔

''پھر ہمیں انہیں یہیں چھوڑ کر ہی نکلنا پڑے گا اور وہ خود واپس آتے رہیں گے''...... عمران نے لاپرواہی سے جواب دیا۔

''نہیں۔ ہم انہیں یہاں چھوڑ کر نہیں جائیں گے اور نہ ہی مشن ادھورا چھوڑ کر۔ آؤ میرے ساتھ میں چیف سے خود بات کرتی ہوں''...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

''کیوں۔ میری بات پر تمہیں یقین نہیں ہے جو تم خود چیف سے بات کرنا چاہتی ہو''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ میں چیف سے بات کر کے انہیں اس بات کا یقین دلاؤں گی کہ ہم اس مشن کو پورا کر سکتے ہیں۔ وہ ہمیں چند دنوں کی مہلت دے دیں''...... جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ سب اٹھے اور پھر وہ سب وہاں سے نکل کر نیچے تہہ خانے میں موجود مشین روم میں پہنچ گئے جہاں لانگ رینج ٹرانسمیٹر سسٹم نصب تھا۔

''پہلے میں چیف سے بات کروں گی پھر تم صدیقی سے رابطہ کرتے رہنا''...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر سسٹم آن کیا اور اس پر مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا اور پھر اس نے دوسری طرف کال دینا شروع کر دی۔

''چیف اٹنڈنگ۔ اوور''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے چیف ایکسٹو کی سخت اور انتہائی کرخت آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں چیف۔ اوور''...... عمران نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیوں کال کیا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو تم سے بات ہوئی تھی۔ اوور''...... چیف نے کہا۔

''میں نے اپنی مرضی سے کال نہیں کیا جناب۔ آپ کی چہیتی ڈپٹی چیف کا حکم تھا کہ میں آپ سے اس کی بات کراؤں۔ اس لئے میں نے ان کے حکم پر آپ کو دوبارہ کال کرنے کی جسارت کی ہے۔ اوور''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی جبکہ باقی سب عمران کی بات سن کر مسکرا دیئے۔

''کراؤ بات۔ اوور''...... چیف نے کہا۔

''جولیا بول رہی ہوں چیف۔ اوور''...... جولیا نے عمران کے ہاتھ سے مائیک لے کر کہا۔

''بولو۔ کیا کہنا ہے تمہیں۔ اوور''...... چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

''چیف۔ عمران بتا رہا ہے کہ آپ نے ہمیں مشن ادھورا چھوڑ کر واپس آنے کا حکم دیا ہے۔ اوور''...... جولیا نے ڈرے ڈرے سے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ تم سب وہاں پہنچنے کے باوجود اس اسپیس سنٹر کو تباہ

کرنے میں ناکام رہے ہو اور پھر شاگل کی گرفت میں آ گئے اور عمران کے کہنے کے مطابق شاگل نے اس کے لگائے ہوئے میگا بلاسٹر بھی اسپیس سنٹر سے ہٹا دیئے ہیں تو پھر تمہارا وہاں رکنے کا اب کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ایک بار اسپیس سنٹر میں جا کر ناکام ہونے کے بعد تم دوبارہ وہاں جا کر کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ میری اطلاع کے مطابق اسپیس سنٹر کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ وہاں اب شاگل تو کیا کافرستان کے پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ کا بھی داخلہ ناممکن بنا دیا گیا ہے۔ تم اگر وہاں دوبارہ جانے کی کوشش کرو گے تو سوائے ناکامی کے تمہارے کچھ ہاتھ نہ آئے گا اس لئے میں نے عمران سے کہا تھا کہ وہ اس مشن کو ڈراپ کر دے اور تم سب کو لے کر واپس پاکیشیا پہنچ جائے۔ اوور''...... چیف نے کہا۔

''لیکن چیف۔ ہم اس طرح مشن ادھورا چھوڑ کر واپس کیسے آ سکتے ہیں۔ آپ ہمیں ایک موقع دیں۔ ہم ہر صورت میں اس مشن کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اوور''...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''کوشش کرنے کا ایک ہی موقع ہوتا ہے اور وہ موقع تم سب گنوا چکے ہو۔ اب دوبارہ اسپیس سنٹر کی طرف جانا موت کے منہ میں جانے کے مترادف ہے اور میں نہیں چاہتا کہ تم بے موت مارے جاؤ۔ اس لئے میں نے جو حکم دیا ہے اس پر عمل کرو اور

عمران کے ساتھ جلد سے جلد واپس آ جاؤ۔ اوور اینڈ آل‘‘......
دوسری طرف سے چیف ایکسٹو نے نہایت سخت لہجے میں کہا اور اس سے پہلے کہ جولیا کچھ کہتی چیف نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ چیف کا اس قدر سخت غصیلا لہجہ سن کر وہ سب ساکت ہو کر رہ گئے۔ انہیں اپنے کانوں پر یقین ہی نہ آ رہا تھا کہ چیف ان سے اس لہجے میں بھی بات کر سکتا ہے اور انہیں مشن ادھورا چھوڑ کر فوراً پاکیشیا واپس آنے کا حکم دے سکتا ہے۔ چیف نے جولیا سے جس انداز میں بات کی تھی اس سے انہیں اس بات کا بخوبی اندازہ ہو گیا تھا کہ عمران نے انہیں جو کچھ بتایا تھا وہ غلط نہ تھا۔

’’اب کیا کریں۔ چیف تو واقعی بے حد غصے میں ہے‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’چیف کا حکم ہے کہ ہم واپس آ جائیں تو ٹھیک ہے۔ اب ہم اس مشن کو ڈراپ کر کے واپس چلے جائیں گے‘‘...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے چیف پر شدید غصہ آ رہا تھا جس نے اس کی بات سننا تک گوارا نہ کی تھی اور انہیں سختی سے مشن ڈراپ کرنے کہہ کر رابطہ ہی منقطع کر دیا تھا۔

’’چیف کا انداز تو بے حد بے رحمانہ تھا جیسے انہیں اس بات کا یقین ہی نہ ہو کہ ہم دوبارہ اسپیس سنٹر جا سکتے ہیں اور اسے تباہ کر سکتے ہیں‘‘...... تنویر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ اگر اس چوہے کو ہم پر اعتماد نہیں ہے تو ہمیں کیا

ضرورت ہے در در ٹھوکریں کھانے اور بے وجہ موت کے منہ میں جانے کی۔ اگر وہ نہیں چاہتا کہ ہم مشن مکمل کریں تو ایسا ہی سہی‘‘...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ تم صدیقی سے بات کرو۔ اگر اس نے مشن مکمل کر لیا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے بھی بلا لو۔ ہم انہیں بھی اب اپنے ساتھ لے کر واپس جائیں گے‘‘...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ ٹرانسمیٹر آن کر کے صدیقی سے رابطہ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ ان سب کے چہرے واقعی لٹک کر رہ گئے تھے۔

صدیقی اور اس کے ساتھی لانچ پر سوار تھے اور لانچ انتہائی تیز رفتاری سے سمندر کے پانی کا سینہ چیرتی ہوئی دوڑی چلی جا رہی تھی۔ صدیقی اور اس کے ساتھیوں کے چہروں کامیابی اور فتح مندی کے تاثرات تھے۔ انہیں بے ہوش سمجھ کر کھائی سے نکال کر ہیلی کاپٹروں کے ذریعے ایک کیمپ میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ کیمپ چونکہ ایک قصبے میں لگایا گیا تھا اور وہاں زیادہ تر ریڈ گارڈ فورس کے افراد موجود تھے اور انہوں نے بھی ریڈ گارڈ کے ہی لباس پہنے ہوئے تھے۔ کیمپ میں لائے گئے ریڈ گارڈ کے افراد کو کچھ ہی دیر بعد خود ہی ہوش آنا شروع ہو گیا تھا اس لئے انہوں نے بھی بے ہوش ہونے کی اداکاری ختم کر دی تھی اور اٹھ کر کیمپ سے نکل آئے تھے۔ چونکہ فورس کو قصبے میں گھومنے پھرنے کی کھلی آزادی تھی اس لئے انہیں وہاں سے نکلنے میں کسی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑا تھا۔ صدیقی کے کہنے پر چوہان اور کے ڈی نے ایک گھر میں نقب لگائی

اور وہاں سے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے سائز کے لباس نکال کر لے آئے تھے اور پھر انہیں قصبے سے کامبا جانے والی ایک بس مل گئی تھی اور وہ اس بس کے ذریعے کامبا روانہ ہو گئے تھے۔ کامبا پہنچ کر کے ڈی انہیں ایک خفیہ ٹھکانے پر لے آیا۔ جہاں انہوں نے نئے میک اپ کئے اور لباس بدل لئے۔

کے ڈی نے ٹرانسمیٹر کے ذریعے سمندر کے اسی حصے میں لانچ منگوائی جس کے ذریعے وہ کامبا پہنچے تھے اور پھر وہ سب خفیہ ٹھکانے سے نکل کر لانچ میں پہنچ گئے اور لانچ انہیں لے کر دارالحکومت کی طرف روانہ ہو گئی۔ انہیں لانچ میں سفر کرتے ہوئے کئی گھنٹے ہو گئے تھے اور اب وہ لانچ کے ذریعے ہاتار جنگل کے کنارے سے گزر رہے تھے۔ وہ کے ڈی کے ساتھ لانچ کے عرشے پر ریلنگ کے ساتھ کھڑے جنگل کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''یہاں لانچ کی رفتار کم کرا دو تاکہ یہاں سے گزرتے ہوئے ہم میزائل اسٹیشن کو تباہ کر کے اپنا مشن مکمل کر سکیں''...... صدیقی نے کے ڈی سے مخاطب ہو کر کہا تو کے ڈی نے ہاتھ میں پکڑا ہوا وائرلیس فون آن کیا اور اس پر لانچ کے پائلٹ کو ہدایات دینے لگا۔ پائلٹ نے لانچ کی رفتار کم کرنی شروع کر دی۔ لانچ کی رفتار کم ہوتے ہی صدیقی نے جیب سے ایک چھوٹا سا مشینی آلہ نکال لیا۔ اس نے اس آلے کو آن کیا اور اس پر لگے ہوئے چھوٹے چھوٹے بٹن پریس کرتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے مشین سے زوں زوں

کی ہلکی ہلکی آواز نکلی اور اس پر لگے ہوئے مختلف رنگوں کے بلب جلنا بجھنا شروع ہو گئے۔ صدیقی نے ایک اور بٹن پریس کیا تو مشین پر لگے ہوئے جلنے بجھنے والے بلب بجھ گئے اور ایک قدرے بڑا سبز بلب روشن ہو گیا۔

''اس مشن کو مکمل کرنے میں تم نے ہمارا بے حد ساتھ دیا ہے کے ڈی اور ہمیں موت کے منہ سے نکال کر لانے میں بھی تمہارا ہاتھ ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ہمارے اس مشن کو تم مکمل کرو۔ یہ لو مشین اور اس پر لگا ہوا سرخ بٹن پریس کر دو۔ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی میزائل اسٹیشن کے گرد لگے ہوئے میگا بلاسٹر چارج ہو جائیں گے اور پھر وہاں بھیانک تباہی پھیل جائے گی''...... صدیقی نے مشین کے ڈی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو کے ڈی کے چہرے پر مسرت کے تاثرات پھیل گئے جیسے میزائل اسٹیشن کی تباہی اس کے ہاتھوں کرانے پر اسے واقعی بے حد خوشی ہوئی ہو۔

''اوہ۔ آپ واقعی گریٹ ہیں جناب۔ میں نے تو محض آپ کا دوست ہونے کے ناطے ساتھ دیا تھا اور یہ میرا فرض تھا کہ میں آپ کو جس طرح یہاں لایا تھا اسی طرح یہاں سے نکال کر بھی لے جاتا۔ اس مشن کو مکمل کرنے کے لئے آپ مجھ پر اس قدر اعتماد کریں گے اس کا تو مجھے گمان بھی نہ تھا''۔ کے ڈی نے مسرت سے لرزتے ہوئے کہا۔

''تم نے ہمیں دوست سمجھا ہے تو ہم بھی تمہیں اپنا دوست سمجھتے ہیں اور یہ حقیقت جھٹلائی نہیں جا سکتی کہ میزائل اسٹیشن تک پہنچنے اور وہاں میگا بلاسٹر لگا کر کامیاب ہو کر واپس آنے میں تم نے ہمارا بھرپور انداز میں ساتھ دیا ہے اس لئے یہ اعزاز تمہیں ہی ملنا چاہئے کہ دشمن ملک کے اس میزائل اسٹیشن کو تم اپنے ہاتھوں تباہ کرو جو پاکیشیا میں خوفناک تباہی پھیلانے کے لئے یہاں قائم کیا گیا ہے''...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مم مم۔ میں آپ کا احسان مند ہوں جناب کہ آپ مجھے اس قدر عزت دے رہے ہیں ورنہ میں کس قابل''...... کے ڈی نے اسی طرح سے لرزتی ہوئی آواز میں کہا اور پھر اس نے کانپتے ہاتھوں سے صدیقی سے مشین لے لی۔

''اس کا سرخ بٹن پریس کر دو اور بس''...... چوہان نے کہا تو کے ڈی نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے مشین کا بٹن پریس کیا۔ مشین سے ہلکی سی گونج سنائی دی اور سبز رنگ کا بلب بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی سرخ رنگ کا ایک بلب جل اٹھا۔ اسی لمحے انہیں دور سے زور دار دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں۔

''وہ مارا۔ ہم کامیاب ہو گئے۔ ہم نے بالآخر بلیک برڈ میزائل اسٹیشن تباہ کر دیا۔ ہم نے کافرستان کے مذموم عزائم کو خاک میں ملا دیا۔ ہرا ہرا''...... خاور اور چوہان دھماکوں کی آوازیں سنتے ہی

یکلخت مسرت بھرے انداز میں اور اچھل اچھل کر نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ دھماکوں کی آواز بے حد دور سے سنائی دے رہی تھی۔ کچھ دیر تک آوازیں سنائی دیتی رہیں اور پھر ہر طرف خاموشی چھا گئی۔

''اب کافرستان کچھ بھی کر لے وہ کسی بھی طرح پاکیشیا پر بلیک برڈ میزائل فائر نہیں کر سکے گا۔ ان کا بھیانک منصوبہ ہم نے خاک میں ملا دیا ہے''...... نعمانی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر خصوصی کرم ہوا ہے جو ہم بغیر کوئی نقصان اٹھائے اپنا مشن مکمل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں ورنہ انہوں نے میزائل اسٹیشن کی حفاظت کے جو فول پروف انتظامات کر رکھے تھے بظاہر اس میزائل اسٹیشن تک پہنچنا بھی ہمارے لئے ناممکن نظر آ رہا تھا''...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں واقعی۔ اس معاملے میں کے ڈی نے ہمیں صحیح راہ دکھائی تھی اور وہ ہمیں اس خوفناک جنگل سے گزار کر اور فورسز کی نظروں سے بچا کر میزائل اسٹیشن تک لے گیا تھا۔ اگر یہ ہمارے ساتھ نہ ہوتا تو نجانے ہمیں کب تک جنگلوں میں بھٹکنا پڑتا''...... چوہان نے کہا۔

''جب قدرت کو ہمارے ہاتھوں کچھ کرانا منظور ہوتا ہے تو وہ خود ہمارے لئے آسانیاں پیدا کر دیتی ہے۔ اس بار بھی قدرت نے ہی ہمیں کے ڈی سے ملایا تھا جو ان جنگلوں اور میزائل اسٹیشن

کے بارے میں پہلے سے ہی سب کچھ جانتا تھا۔ ہماری یہ کامیابی کے ڈی کی مرہون منت ہے اور ہم اپنی اس کامیابی کو بھی اسی کے نام کرتے ہیں''...... صدیقی نے کہا تو کے ڈی کا چہرہ فرطِ مسرت سے سرخ ہوتا چلا گیا۔

''یہ سب آپ کا حسنِ ظن ہے جناب جو آپ میری اتنی تعریف کر رہے ہیں ورنہ میں اس تعریف کے قابل کہاں''...... کے ڈی نے بڑے شرمائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی شرماہٹ دیکھ کر وہ چاروں مسکرائے بغیر نہ رہ سکے۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے تیز سیٹی کی آواز ابھری تو وہ سب چونک پڑے۔

''ڈی فون پر کال ہے''...... صدیقی نے کہا اور پھر اس نے اپنی پشت پر بندھا ہوا بیگ اتار کر نیچے رکھا اور اسے کھول کر اس میں سے جدید ساخت کا فون سیٹ نکال لیا۔ فون سیٹ پر سبز رنگ کا بلب جل بجھ رہا تھا اور سیٹی کی آواز اسی میں سے آ رہی تھی۔

''اس پر ٹرانسمیٹر کال آ رہی ہے''...... صدیقی نے فون سیٹ کی اسکرین پر ڈسپلے دیکھتے ہوئے کہا جس پر ایک مخصوص فریکوئنسی ڈسپلے ہو رہی تھی۔

''شاید عمران صاحب کال کر رہے ہیں''...... چوہان نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی فون سیٹ سے سیٹی کی آواز نکلنا بند ہو گئی اور سبز بلب بھی بجھ گیا۔ صدیقی نے ایک بٹن پریس کیا تو فون سیٹ

سے عمران کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... عمران دوسری طرف سے مسلسل کال دے رہا تھا۔

''یس۔ صدیقی اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''صدیقی نہ کہا کرو۔ تم فور سٹارز کے چیف ہو اس لئے چیف صدیقی کہا کرو تاکہ سب پر تمہارا رعب پڑ سکے۔ اوور''...... دوسری طرف سے عمران کی مخصوص آواز سنائی دی تو صدیقی اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''تو آپ چاہتے ہیں کہ میں چیف جیسا بن جاؤں جس سے بات کرتے ہوئے ہم سب کا خون خشک ہو جاتا ہے۔ اوور''۔ صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں بالکل۔ چیف کو ایسا ہی ہونا چاہئے جس کے حکم کے سامنے کوئی پر بھی نہ مار سکے بلکہ چوں بھی نہ کر سکے۔ اوور''۔ عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''تو پھر آپ میرے گروپ میں شامل ہو جائیں۔ چیف بن کر سب سے پہلے میں رعب آپ پر ہی ڈالوں گا اور مجھے یقین ہے کہ آپ میرے رعب میں آ بھی جائیں گے۔ اوور''...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ارے۔ وہ کیسے۔ اوور''...... عمران کی حیرت بھری آواز سنائی

دی۔

''وہ اس لئے کہ آپ سے بڑھ کر کوئی اداکار نہیں ہو سکتا۔ حقیقت میں نہ سہی اداکاری کر کے تو آپ میرے رعب میں آ ہی جائیں گے۔ اوور''...... صدیقی نے کہا تو دوسری طرف سے عمران کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

''میری اداکاری کی باتیں نہ کرو پیارے۔ یہاں پہلے ہی مجھ سمیت سب کے منہ سوجے ہوئے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ سب میرا سوجا ہوا منہ دیکھ کر اسے میری اداکاری سمجھ لیں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ اوور''...... صدیقی نے چونک کر کہا۔

''ہمارا مشن ناکام ہو گیا ہے اور میں نے بڑی غلطی کی جو مشن ناکام ہونے کی رپورٹ چیف کو دے دی۔ چیف مشن کی ناکامی پر سخت برہم ہے اور اس نے ہمیں فوری طور پر واپس پاکیشیا آنے کا حکم دے دیا ہے اور تم جانتے کہ چیف کے سامنے ہماری حالت حکم حاکم مرگ مفاجات والی ہوتی ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر نہ صرف صدیقی بلکہ چوہان، خاور اور نعمانی کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات پھیل گئے۔

''مشن ناکام ہو گیا ہے۔ وہ کیسے۔ اوور''...... صدیقی نے کہا۔

''یہ ساری باتیں ٹرانسمیٹر پر نہیں بتا سکتا۔ جب ملو گے تو سارا حالِ دل اور حالِ ناکامی سنا دوں گا۔ تم اپنا بتاؤ۔ کہاں پہنچے ہو۔ تم

چاروں کو دلہنیں ملی ہیں یا نہیں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ہم نے وکٹری حاصل کر لی ہے اور ہاتار جنگل میں موجود میزائل اسٹیشن تباہ کر دیا ہے۔ اوور''...... صدیقی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مبارک ہو۔ مبارک ہو۔ کم از کم تم چاروں تو یہاں سے کنوارے نہیں جا رہے۔ کنوارا رہنا تو شاید میری ہی قسمت میں لکھا ہوا ہے۔ اوور''...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا تو صدیقی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''اب ہمارے لئے کیا حکم ہے۔ اوور''...... صدیقی نے کہا۔

''حکم کیا ہونا ہے۔ تم ایس پوائنٹ پر پہنچ جاؤ جس کے بارے میں تمہیں میں نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ ہم وہیں تمہارا انتظار کریں گے اور پھر ایک ساتھ ہی واپس جائیں گے۔ اوور''...... عمران نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم کل رات تک ایس پوائنٹ تک پہنچ جائیں گے۔ اوور''...... صدیقی نے کہا تو دوسری طرف سے عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''حیرت ہے۔ یہ شاید پہلی بار ہوا ہے کہ عمران صاحب اپنا مشن مکمل کرنے میں ناکام رہے ہیں اور چیف نے غصے میں آ کر انہیں واپس آنے کا کہہ دیا ہے''...... چوہان نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن میرا دل اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے

کہ عمران صاحب ناکام ہوئے ہوں یا وہ چیف کے کہنے پر اپنا مشن ادھورا چھوڑ کر واپس چلے جائیں''...... خاور نے کہا۔

''آخر ان کا مشن ناکام ہوا کیسے ہو گا''...... نعمانی نے کہا۔

''پتہ نہیں۔ یہ تو تب ہی پتہ چلے گا جب ہم ان سے جا کر ملیں گے''...... صدیقی نے کہا۔

''ایسا ہونا تو نہیں چاہئے لیکن بہرحال اب کیا کہا جا سکتا ہے''۔ خاور نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ کے ڈی ان کے پاس خاموش کھڑا تھا۔ اس نے صدیقی اور اس کے ساتھیوں کی اور پھر عمران کی ساری باتیں سنی تھیں لیکن اس نے اس معاملے میں کوئی مداخلت نہ کی تھی۔ صدیقی کے کہنے پر کے ڈی نے لانچ کے پائلٹ کو کال کر کے اسے لانچ کی رفتار بڑھانے کے لئے کہا تو پائلٹ نے لانچ کی رفتار ایک بار پھر بڑھا دی اور لانچ جنگل کے کنارے سے ہٹ کر بیچ سمندر کی طرف تیزی سے دوڑتی چلی گئی۔

کافرستان کے پرائم منسٹر ہاؤس کے سپیشل میٹنگ روم میں شاگل کے ساتھ گپتا اور ریڈ گارڈ کا چیف کرنل آکاش موجود تھا۔ کرنل آکاش کے جسم پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور اس کے چہرے پر افسردگی اور ناکامی کے تاثرات نمایاں تھے جبکہ شاگل کے چہرے پر فتح مندی کی چمک دکھائی دے رہی تھی۔ وہ اپنے آفس میں تھا جب پرائم منسٹر نے اسے خصوصی کال کر کے میٹنگ ہال میں بلایا تھا۔ شاگل اپنے ساتھ گپتا کو بھی لے آیا تھا جبکہ ہال میں کرنل آکاش اور مختلف ایجنسیوں کے چیفس پہلے سے ہی موجود تھے۔ سپیشل میٹنگ ہال میں ایک بڑی اسکرین سامنے دیوار میں نصب تھی اور آف تھی۔ شاگل اس اسکرین کو دیکھ کر حیران ہو رہا تھا کیونکہ وہ اکثر پرائم منسٹر کے ساتھ اس سپیشل میٹنگ ہال میں آتا رہتا تھا لیکن یہاں پہلے یہ اسکرین نصب نہ تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے یہ اسکرین آج ہی وہاں نصب کرائی گئی ہو۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ

کھلا تو پرائم منسٹر میٹنگ روم میں داخل ہوئے اور وہ سب ان کے احترام میں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ اسی لمحے پریذیڈنٹ صاحب بھی اندر داخل ہوئے تو شاگل کے ساتھ وہاں موجود تمام افراد بھی چونک پڑے جو پہلے سے ہی میٹنگ ہال میں موجود تھے۔ ان دونوں کے چہرے مسرت سے دمک رہے تھے جیسے انہیں کوئی بہت بڑا خزانہ مل گیا ہو۔ عام طور پر صدر صاحب نے کوئی میٹنگ کرنی ہوتو وہ پرائم منسٹر سمیت سب کو صدارتی محل یا پریذیڈنٹ سرکل میں بلاتے تھے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ وہ پرائم منسٹر ہاؤس میں ان کے سپیشل میٹنگ روم میں آئے تھے شاید اسی لئے سب انہیں دیکھ کر حیران ہو رہے تھے۔ وہ دونوں اپنی مخصوص کرسیوں کے پاس آ گئے۔

”بیٹھیں“...... پرائم منسٹر نے کہا اور پھر صدر صاحب کے بیٹھتے ہی وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے اور ان کے بیٹھتے ہی باقی سب بھی اپنی کرسیوں پر بیٹھتے چلے گئے۔

”آپ سب کو اس بات پر یقیناً حیرت ہو رہی ہو گی کہ اتنے شارٹ نوٹس پر جناب صدر اور میں نے آپ کی میٹنگ کال کیوں کی ہے اور یہاں کافرستان کی تمام ایجنسیوں کے چیفس کو خصوصی طور پر کیوں بلایا گیا ہے“...... پرائم منسٹر نے چند لمحے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے سامنے پڑا ہوا مائیک آن کرتے ہوئے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''ایسی میٹنگز ہمیشہ اس وقت بلائی جاتی ہیں جب کافرستان کسی بڑی کامیابی سے ہمکنار ہو یا کافرستان کسی بڑی اور خوفناک مشکل کا شکار ہو۔ تمام سرکاری ایجنسیوں بشمول کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف کو ایک جگہ بلانا کسی بڑی پریشانی کا بھی پیش خیمہ ہو سکتا ہے''...... ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل جگدیش نے کھڑے ہو کر نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ضروری نہیں ہے کہ ایسی میٹنگ کسی خطرے یا کافرستان کو نقصان پہنچنے کے پیش نظر بلائی جائے''...... وزیر اعظم نے کہا۔

''آپ کے ساتھ جناب پریذیڈنٹ صاحب کے چہرے پر بھی فتح مندی کے تاثرات نمایاں ہیں جناب۔ جنہیں دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کے پاس کافرستانی ایجنسیوں کے لئے کوئی بڑی خوشخبری ہے۔ ایسی خوشخبری جو سول اور ملٹری ایجنسیوں کے لئے یکساں خوشی کا باعث ہو سکتی ہے''...... ریڈ پاور ایجنسی کے چیف نے کہا۔

''ہاں۔ آپ نے ٹھیک کہا ہے۔ یہ میٹنگ کافرستان کو درپیش کسی بڑی پریشانی یا شر انگیزی کے ذریعے کافرستان کو پہنچنے والے کسی نقصان کے باعث نہیں بلائی گئی ہے۔ بلکہ اس میٹنگ کا مقصد پاکیشیا کے خلاف کافرستان کی پہلی اور یقینی کامیابی کی ہے۔ ایک ایسی نوید جس سے نہ صرف آپ سب کا بلکہ تمام کافرستانیوں کا سر فخر سے بلند ہو جائے گا اور کافرستان کی اس کامیابی کے بعد پاکیشیا

کو کبھی کافرستان کے سامنے سر اٹھانے کی جرأت نہ ہو سکے گی''...... وزیر اعظم نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اگر ایسا ہو جائے تو کافرستان کے لئے اس سے بڑی خوشخبری کیا ہو سکتی ہے جناب''...... کرنل ملہوترا نے کہا جو ملٹری انٹیلی جنس کا چیف تھا۔

''سب سے پہلے تو میں آپ کو یہ بتا دوں کہ کافرستان کے پاس ایک ایسی خلائی ٹیکنالوجی ہے جو کافرستان نے روسیاہ کی مدد سے تیار کی ہے۔ اس ٹیکنالوجی کے تحت ایک اسپائی سیٹلائٹ خلاء میں کافرستان اور روسیاہ نے مشترکہ طور پر بھیجا تھا جس کا کنٹرول سسٹم کافرستان کے شمار پہاڑی علاقے میں بنایا گیا تھا۔ اس سسٹم کے تحت اسپائی سیٹلائٹ سے نہ صرف پاکیشیا کی کسی بھی تنصیب کا پتہ لگایا جا سکتا ہے بلکہ اس سیٹلائٹ کے ذریعے پاکیشیا کی کسی بھی تنصیب کو ٹارگٹ بھی بنایا جا سکتا ہے۔ ایک مخصوص ریز کے ذریعے تنصیب کو نشانے پر لیا جاتا ہے اور پھر بلیک برڈ میزائل اسٹیشن سے بلیک برڈ میزائل فائر کر کے آسانی سے اس ٹارگٹ کو ہٹ کیا جا سکتا ہے۔ کافرستان نے اس سلسلے میں سیٹلائٹ چیکنگ کی تو پتہ چلا کہ پاکیشیا پہاڑی علاقے میں ایک ایسا ایٹمی میزائل پلانٹ تیار کر رہا ہے جہاں انتہائی طاقتور اور خوفناک میزائل تیار کئے جائیں گے اور ان میزائلوں سے کسی بھی ٹارگٹ کو آسانی سے ہٹ کیا جا سکتا ہے۔ اس میزائل کو پاکیشیا نے ڈی میزائل کا نام دیا ہے۔ یہ پلانٹ

نہایت تیزی سے تیار کیا جا رہا ہے اور اگر یہ میزائل پلانٹ تیار ہو جاتا ہے تو اس سے کافرستان انتہائی دباؤ کا شکار ہو کر پاکیشیا کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو سکتا تھا اس لئے اسپائی سیٹلائٹ سسٹم سے کافرستان نے فوری طور پر اس میزائل پلانٹ کو تلاش کرنے کا کام شروع کر دیا اور مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ کافرستانی اسپائی سیٹلائٹ نے بہت کم وقت میں نہ صرف اس میزائل پلانٹ کو تلاش کر لیا بلکہ اسے اپنے ٹارگٹ میں بھی لے لیا۔ چونکہ کافرستان کے پاس بلیک برڈ میزائل فائر کرنے والا کوئی میزائل اسٹیشن نہ تھا اس لئے سب سے پہلے ہاتار جنگل میں میزائل اسٹیشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ کام چونکہ جنگی بنیادوں پر کیا جا رہا تھا اس لئے جلد ہی نہ صرف میزائل اسٹیشن تیار کر لیا گیا بلکہ میزائل اسٹیشن کے لانچنگ پیڈز میں بلیک برڈ میزائل بھی تنصیب کر دیئے گئے۔ اس سے پہلے کہ ہم بلیک برڈ میزائل سے پاکیشیا کے ڈی میزائل پلانٹ کو نشانہ بناتے اچانک ہمارے سیٹلائٹ سسٹم میں کوئی تکنیکی فالٹ آ گیا اور اسپیس سنٹر میں ڈی میزائل پلانٹ کا ٹارگٹ غائب ہو گیا۔ بغیر ٹارگٹ کے ہم بلیک برڈ میزائلوں سے پاکیشیا کے ڈی میزائل پلانٹ کو نشانہ نہیں بنا سکتے تھے اس لئے کافرستانی اسپیس سنٹر سے ایک بار پھر پاکیشیا کے ڈی میزائل پلانٹ کی تلاش شروع کر دی گئی۔ جلد ہی پاکیشیا کے ڈی میزائل پلانٹ کا پتہ چل گیا لیکن اس سے پہلے کہ اسپائی سیٹلائٹ سے ہم اس پلانٹ کو

ٹارگٹ کرتے اسپیس سنٹر سے ڈی میزائل پلانٹ ایک بار پھر غائب ہو گیا اور پھر یہ سلسلہ چل نکلا کہ ہم اسپیس سنٹر میں بار بار ڈی میزائل پلانٹ کا پتہ چلتا لیکن ہر بار وہ پاکیشیا کے مختلف علاقے میں مارک ہوتا تھا۔ اس میزائل پلانٹ کو جتنی بار بھی ٹارگٹ میں لانے کی کوشش کی جاتی اتنی بار ہی اس کی لوکیشن بدل جاتی تھی۔ اور یہ لوکیشن ہر بار کئی کلو میٹر کی دوری تک محیط ہوتی تھی۔ اسپیس سنٹر میں تسلسل کے ساتھ کام کیا جا رہا تھا کہ پاکیشیا کے ڈی میزائل پلانٹ کو ٹارگٹ کیا جائے اور پھر اسے فوری طور پر بلیک برڈ میزائلوں سے نشانہ بنا کر تباہ کر دیا جائے لیکن ہماری ہر کوشش بے کار جا رہی تھی۔ اسپیس سنٹر سے ڈی میزائل پلانٹ کی اصل لوکیشن کا پتہ ہی نہ چل رہا تھا۔ وقت گزر رہا تھا جس سے ہمیں یہ خطرات لاحق ہونا شروع ہو گئے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بات کا علم ہو گیا کہ ہم کافرستان سے پاکیشیا کے ڈی میزائل پلانٹ کو نشانہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں تو ان سے کوئی بعید نہ تھا کہ وہ کب کافرستان آ دھمکیں اور آتے ہی یا تو اسپیس سنٹر یا پھر ہاتار جنگل میں موجود بلیک برڈ میزائل اسٹیشن کے خلاف کارروائیاں کرنا شروع کر دیں۔ ہمارا خدشہ درست ثابت ہوا۔ عمران اپنے پوری ٹیم کے ساتھ کافرستان پہنچ گیا اور اس نے دو گروپ بنا کر کام کرنا شروع کر دیا۔ اس کا ایک گروپ ہاتار جنگل کے میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے نکل کھڑا ہوا تھا جبکہ عمران اور اس کے دوسرے ساتھی

اسپیس سنٹر کو تباہ کرنے کے لئے پہنچ گئے۔ میں نے اس بار
کافرستان سیکرٹ سروس کے ساتھ کافرستان کی دو نئی ایجنسیوں جن
میں ایک ریڈ گارڈ ایجنسی ہے اور دوسری سپیشل سروس کو ٹاسک دیا کہ
یہ ہر صورت میں میزائل اسٹیشن کی حفاظت یقینی بنائیں اور عمران اور
اس کے ساتھیوں کو کسی بھی حال میں کافرستان نہ گھسنے دیں۔ انہوں
نے اپنے اپنے مورچے سنبھال لئے اور عمران اور اس کے ساتھیوں
کو کافرستان داخل ہونے سے روکنے کے انتظامات کرنے شروع کر
دیئے لیکن ان کے تمام تر انتظامات کے باوجود عمران اور اس کے
ساتھی کافرستان میں داخل ہو گئے اور ان کے دو گروپ اپنا اپنا مشن
مکمل کرنے کے لئے سرگرم ہو گئے۔ شاگل کی رپورٹ کے مطابق
عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہ جان بوجھ کر ایک خفیہ راستے سے
اسپیس سنٹر لے گیا تھا تاکہ یہ دیکھ سکیں کہ عمران اسپیس سنٹر کو تباہ
کرنے کے کیا اقدامات کرتا ہے اور جب عمران نے اسپیس سنٹر
میں داخل ہو کر مشینوں میں چار میگا بلاسٹر نصب کیے تو شاگل نے
نہ صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف بھرپور کارروائی کر
کے انہیں زندہ پکڑ لیا بلکہ ان کے اسپیس سنٹر میں چھپائے ہوئے
میگا بلاسٹر کو بھی برآمد کر لیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو انہوں
نے اسپیس سنٹر سے نکال کر دارالحکومت کے ویران علاقے میں
موجود اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا۔ ان کا ارادہ تھا کہ یہ اس بار
مجھے بلا کر اور میرے سامنے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک

کرائیں گے لیکن ہمیشہ کی طرح ان کا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا
اور عمران اور اس کے ساتھی انہیں بے ہوش کر کے وہاں سے نکل
جانے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ درست ہے کہ عمران اور اس کے
ساتھیوں کے مقابلے پر شاگل ناکام رہے ہیں اور انہیں زندہ بچ کر
نکل جانے کا موقع مل گیا لیکن شاگل نے جو کامیابی حاصل کی ہے
اور اسپیس سنٹر کو یقینی طور پر تباہ ہونے سے بچایا ہے اس کے لئے
یہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اگر یہ اسپیس سنٹر سے میگا بلاسٹر برآمد
کر کے انہیں ڈی فیوز نہ کر دیتے تو اب تک عمران اپنے مقصد میں
کامیاب ہو چکا ہوتا اور ہمارا اربوں ڈالرز کا تعمیر کردہ اسپیس
کنٹرول سنٹر مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہوتا۔ بہرحال یہ کامیابی تو شاگل
کے حصے میں آئی ہے۔ ہماری دوسری کامیابی ہاتار جنگل میں موجود
بلیک برڈ میزائل اسٹیشن کی تباہی سے بچ جانے کی بھی ہے۔ ہاتار
جنگل میں عمران کا دوسرا گروپ پہنچ گیا تھا لیکن انہیں ہمارے ایک
آدمی نے جان بوجھ کر ایسے راستوں پر بھٹکایا تھا کہ وہ اصل
میزائل اسٹیشن کی بجائے عارضی طور پر اور خاص طور پاکیشیائی
ایجنٹوں کو ڈاج دینے کے لئے تیار کئے گئے میزائل اسٹیشن پر پہنچ
گئے۔ ان راستوں پر ریڈ گارڈ کے کرنل آکاش نے پہرے ضرور لگا
رکھے تھے اور اس عارضی میزائل اسٹیشن کی نگرانی اور حفاظت بالکل
اس انداز میں کی جا رہی تھی جیسے وہ اصل میزائل اسٹیشن ہو۔
بہرحال اس میزائل اسٹیشن تک ہمارے ایک ایجنٹ نے پاکیشیائی

ایجنٹوں کو پہنچایا اور ان کی میزائل اسٹیشن تباہ کرنے میں بھرپور انداز
میں معاونت کی اور پھر وہ انہیں لے کر وہاں سے نکل گیا۔ یہ
سارے اقدام اس لئے کئے گئے تھے کہ پاکیشیائی ایجنٹ اس بات
سے مطمئن ہو کر واپس چلے جائیں کہ انہوں نے اصل میزائل
اسٹیشن تباہ کر دیا ہے کیونکہ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو ہاتار جنگل میں
پاکیشیائی ایجنٹوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہتا۔ اس لئے ریڈ گارڈ کے
چیف کرنل آکاش نے جان بوجھ کر ایسا ڈاجنگ سیٹ اپ بنایا کہ
پاکیشیائی ایجنٹ اپنا مشن کامیاب کر کے کافرستان سے نکل جائیں
اور ایسا ہی ہوا۔ کافرستانی ایجنٹوں کے ساتھ ریڈ گارڈ کا ہی ایک
ایجنٹ تھا جس کا نام میجر شرما تھا۔ میجر شرما نے کے ڈی نام کے
ایک آدمی کا روپ دھار رکھا تھا جس پر پاکیشیائی ایجنٹوں کو معمولی
سا بھی شک نہ ہوا تھا۔ میجر شرما اصل میں کافرستان کے ایک بگ
ڈان منگل سنگھ کے خلاف پہلے سے ہی کام کر رہا تھا جو منشیات کے
ساتھ اسلحہ اور ہر قسم کے غیر قانونی دھندے کرتا تھا اور اس کی جڑیں
پورے کافرستان میں پھیلی ہوئی تھیں۔ میجر شرما اس منگل سنگھ کے
بارے میں مکمل معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے
منگل سنگھ کے رائٹ ہینڈ کے ڈی کو ہلاک کر کے اس کی جگہ لے
لی تھی اور یہ اتفاق ہے کہ عمران کے ساتھی منگل سنگھ کے ذریعے
ہاتار جنگل میں جانے کا پروگرام بنا رہے تھے اور منگل سنگھ نے اپنے
طور پر اپنے انتہائی معتبر اور قابل اعتماد آدمی کے ڈی کو ان کے

ساتھ لگا لیا۔ کے ڈی یعنی ریڈ گارڈ کے میجر شرما کو جیسے ہی پتہ چلا
کہ یہ چاروں پاکیشیائی ایجنٹ ہیں تو اس نے کرنل آکاش کو ساری
صورتحال سے آگاہ کر دیا جس پر کرنل آکاش نے ان پاکیشیائی
ایجنٹوں کے ذریعے عارضی میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کی منصوبہ
بندی کی اور انہوں نے میجر شرما کو ان چاروں کو ہاتار جنگل میں
لانے کی اجازت دے دی اور پھر وہ سب کچھ ہوا جو کرنل آکاش
اور میجر شرما چاہتے تھے۔ پاکیشیائی ایجنٹ جو فور سٹارز کہلاتے ہیں
ان کے ذریعے اس ڈاجنگ پوائنٹ کو تباہ کرا دیا گیا تا کہ وہ مطمئن
ہو کر اپنی کامیابی کے شادیانے بجاتے ہوئے واپس چلے جائیں۔
اس طرح ایک طرف شاگل نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے
اسپیس سنٹر کو تباہ ہونے سے بچایا تو دوسری طرف ریڈ گارڈ کے
چیف کرنل آکاش نے بھی ہاتار جنگل کے دوسرے سرے پر موجود
بلیک برڈ میزائل اسٹیشن کو تباہ ہونے سے بچا لیا اور ان دونوں کی
بہترین حکمت عملی سے پاکیشیائی ایجنٹوں کے دونوں گروپس کو ناکامی
کا سامنا کرنا پڑا''...... پرائم منسٹر نے مسلسل اور رکے بغیر باقاعدہ
تقریر کرنے والے انداز میں کہا اور خاموش ہو گئے۔ ان کے
خاموش ہونے پر وہاں موجود تمام افراد نے شاگل اور کرنل آکاش
کی اس کامیابی پر بے اختیار تالیاں بجانا شروع کر دیں۔ ان سب
کو تالیاں بجاتے دیکھ کر شاگل اور کرنل آکاش کے سینے فخر سے کئی
انچ پھول گئے۔

''اب میں آتا ہوں اس خوشخبری کی طرف جو کافرستان نے پاکیشیا کے خلاف حاصل کی ہے اور کافرستان، پاکیشیا کو ایسی مات دینے میں کامیاب ہو جائے گا کہ پاکیشیا سائنسی ترقی میں سینکڑوں سال پیچھے چلا جائے گا اور اسے آئندہ کافرستان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی بھی ہمت نہ ہو گی''...... اس بار صدر مملکت نے کہا۔

''ہم اس خوشخبری کو سننے کے لئے بے چین ہیں جناب صدر''۔ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے کہا۔

''وہ خوشخبری یہ ہے کہ شامار اسپیس سنٹر نے نہ صرف پاکیشیا کے ڈی میزائل پلانٹ کو ایک بار پھر ٹریس کر لیا ہے بلکہ اسے اپنے ٹارگٹ میں لے کر حتمی طور پر مارکڈ بھی کر لیا ہے۔ اب ہم کسی بھی وقت ہاتار میزائل اسٹیشن سے چار بلیک برڈ میزائل فائر کریں گے جو سیدھے پاکیشیا کے ڈی میزائل پلانٹ کو ہٹ کر کے اسے مکمل طور پر تباہ کر دیں گے''...... وزیر اعظم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو وہ سب خوشی سے اچھل پڑے۔ ان سب کے چہرے حیرت اور مسرت سے گلنار ہو گئے تھے جیسے پاکیشیا کو کاری ضرب لگانے کے خیال سے ہی ان کا رواں رواں جھوم اٹھا ہو۔

''کسی بھی وقت کیوں جناب۔ یہ نیک کام ابھی اور اسی وقت کیوں نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اگر اسپیس سنٹر سے پاکیشیا کے ڈی میزائل اسٹیشن کو ٹارگٹ کر کے مارکڈ کر لیا گیا ہے تو پھر اسے ابھی اور اسی وقت نشانہ بنایا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ اسپیس سنٹر میں پھر کوئی

فالٹ آ جائے اور پاکیشیائی ڈی میزائل پلانٹ کی لوکیشن پھر غائب ہو جائے''...... چیف آف آرمی اسٹاف نے کہا۔

''یہی کرنے اور یہ سارا منظر دکھانے کے لئے تو آپ سب کو یہاں دعوت دی گئی ہے''...... پریذیڈنٹ نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔

''اوہ اوہ۔ تو کیا ابھی پاکیشیا کے ڈی میزائل پلانٹ کو تباہ کیا جائے گا ہمارے سامنے''...... ایک اور ایجنسی کے چیف کرنل کامدار نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یقیناً۔ اب آپ سب اس اسکرین کی طرف دیکھیں''...... وزیر اعظم نے کہا۔ انہوں نے میز پر پڑا ہوا ایک ریموٹ کنٹرول اٹھایا اور اس کا رخ دیوار پر نصب اسکرین کی طرف کرتے ہوئے ایک بٹن پریس کر دیا۔ اسی لمحے اسکرین روشن ہوئی اور اس پر ایک پہاڑی علاقہ دکھائی دیا۔ یہ ایک طویل پہاڑی سلسلہ تھا جہاں چاروں طرف چھوٹی بڑی پہاڑیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ ان پہاڑیوں کے درمیان ایک وادی تھی جہاں بہت بڑی عمارت دکھائی دے رہی تھی اور اس عمارت کے گرد بے شمار سرخ رنگ کے نقطے سے حرکت کرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ یہ سرخ نقطے نہ صرف عمارت کے ارد گرد پھیلے ہوئے تھے بلکہ پہاڑیوں پر بھی دکھائی دے رہے تھے۔ اسکرین پر سرخ رنگ کا ایک کراس بھی بنا ہوا دکھائی دے رہا تھا جو اس عمارت پر ٹارگٹ تھا۔

''یہ ہے پاکیشیا کا وہ مقام جہاں یہ ڈی میزائل پلانٹ بنایا جا رہا ہے اور یہ جو آپ ریڈ ڈاٹ دیکھ رہے ہیں یہ پاکیشیا کی مسلح فورس ہے جو اس پلانٹ کی حفاظت پر مامور ہیں اور یہ ریڈ کراس کا نشان ہمارے اسپیس سنٹر سے اس ڈی میزائل پلانٹ کو ٹارگٹ میں لینے کا ہے۔ اب جیسے ہی ہاتار جنگل کے میزائل اسٹیشن سے بلیک برڈ میزائل فائر ہوں گے وہ ٹھیک اس عمارت پر گریں گے جن سے نہ صرف یہ ساری عمارت تباہ ہو جائے گی بلکہ یہاں موجود تمام مسلح افراد بھی لقمہ اجل بن جائیں گے۔ پاکیشیا کی اس تنصیب کی تباہی سے پاکیشیا کی کمر ٹوٹ جائے گی اور پاکیشیا پر ہماری طاقت کی دھاک بیٹھ جائے گی۔ ہم اس پلانٹ کی تباہی پر ہی قناعت نہیں کریں گے بلکہ اسپائی سیٹلائٹ سے پاکیشیا کی ہر تنصیب کو نہ صرف سرچ کریں گے بلکہ اسے ٹارگٹ کر کے بلیک برڈ میزائلوں سے تباہ کر دیں گے تاکہ پاکیشیا دفاعی لحاظ سے یکسر کمزور ہو جائے اور ہماری طاقت کے سامنے اپنا سر جھکانے پر مجبور ہو جائے''...... وزیر اعظم نے کہا تو ان سب نے ایک بار پھر تالیاں بجانی شروع کر دیں۔

''ویل ڈن۔ رئیلی ویل ڈن۔ اس بار ہم پاکیشیا کو واقعی اچھا سبق سکھائیں گے۔ پاکیشیا کو اب کافرستان کے سامنے سر اٹھانے کی جرأت نہ ہو گی''...... کرنل آکاش نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اسکرین کے ایک حصے میں ایک چھوٹی سی ونڈو بن

گئی اور اس میں ایک بوڑھا آدمی دکھائی دیا جس کے بال برف کی طرف سفید تھے اور اس نے ڈاکٹروں والا سفید اوور آل پہنا ہوا تھا۔

''یہ ڈاکٹر پرکاش ہیں۔ شامار اسپیس سنٹر کے انچارج۔ انہوں نے ہی پاکیشیا کے ڈی میزائل پلانٹ کو سرچنگ کر کے ٹریس کیا تھا''...... وزیر اعظم نے کہا تو سب ایک بار پھر تالیاں بجانے لگے۔ اسکرین پر موجود ڈاکٹر پرکاش نے انہیں تالیاں بجاتے دیکھ کر سینے پر ہاتھ رکھا اور قدرے جھک گیا جیسے وہ ان سب کا تالیاں بجانے پر شکریہ ادا کر رہا ہو۔

''یہ آن لائن ہیں اور اس میٹنگ میں ہمارے ساتھ رہیں گے''...... وزیر اعظم نے کہا۔ اسی لمحے اسکرین پر ایک اور ونڈو کھلی اور اس پر ایک اور بوڑھا آدمی دکھائی دیا۔ اس آدمی نے بھی سفید رنگ کا اوور آل پہنا ہوا تھا۔ وہ آدمی ایک چھوٹے سے کنٹرول روم میں بیٹھا ہوا دکھائی دے رہا تھا جس کے ارد گرد کئی مشینوں پر بے شمار ڈائل، بٹن اور جلتے بجھتے بلب دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے سامنے چھوٹی میز پر ایک کنٹرولنگ سسٹم تھا جس پر مختلف بٹنوں کے ساتھ ایک لیور بھی لگا ہوا تھا۔

''یہ ڈاکٹر سلہوترا ہیں۔ بلیک برڈ میزائلوں کے خالق اور یہ اس وقت بلیک برڈ میزائل فیکٹری میں موجود ہیں جہاں سے یہ ہاتار جنگل میں موجود میزائل اسٹیشن کے لانچنگ پیڈ میں نصب بلیک برڈ

میزائلوں کو فائر کر سکتے ہیں''...... وزیر اعظم نے اس بوڑھے کا تعارف کرایا تو اسکرین پر ڈاکٹر سلہوترا اٹھ کر کھڑا ہوا اور اس نے سینے پر ہاتھ رکھ کر سر جھکا دیا۔ یہ سب ایک بار پھر تالیاں بجانا شروع ہو گئے۔

''اب ڈاکٹر سلہوترا اور ڈاکٹر پرکاش اس کام کو انجام دیں گے جسے دیکھنے کے لئے ہم سب یہاں اکٹھے ہوئے ہیں''...... وزیر اعظم نے کہا تو وہ سب بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ بھی کھڑے ہو گئے تھے اور ان سب کی نظریں اسکرین پر جم گئی تھیں۔

''جناب پریذیڈنٹ صاحب۔ آپ ڈاکٹر سلہوترا اور ڈاکٹر پرکاش کو پروگرام شروع کرنے کی اجازت دیں''...... وزیر اعظم نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں صدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ڈاکٹر سلہوترا اور ڈاکٹر پرکاش۔ اپنا کام شروع کریں''۔ صدر نے بڑے دبنگ اور کرخت لہجے میں کہا۔

''جو حکم جناب''...... دونوں ڈاکٹروں نے یک زبان ہو کر کہا اور پھر ڈاکٹر سلہوترا نے اپنے سامنے موجود کنٹرول سسٹم کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

''ڈاکٹر پرکاش۔ میں نے لانچنگ پیڈز اوپن کر دیئے ہیں۔ کیا ٹارگٹ ہنڈرڈ پرسنٹ فکسڈ ہے''...... اسکرین پر موجود ڈاکٹر سلہوترا نے ڈاکٹر پرکاش سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس ڈاکٹر سلہوترا۔ ٹارگٹ فکسڈ ہے۔ آپ میزائل فائر کریں''...... ڈاکٹر پرکاش نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ میں ایک کے بعد ایک میزائل فائر کرنے جا رہا ہوں''...... ڈاکٹر سلہوترا نے کہا اور پھر اس نے ایک بٹن پریس کیا اور ساتھ ہی لیور کو زور سے اپنی طرف کھینچا۔ اسی لمحے اس کے سامنے چار بجھے ہوئے بلبوں میں سے سرخ رنگ کا ایک بلب جل اٹھا۔

''فرسٹ میزائل فائر کر دیا گیا ہے''...... ڈاکٹر سلہوترا نے چیخ کر اعلان کرنے والے انداز میں کہا۔

''میزائل کو میں نے مارک کر لیا ہے اور یہ صحیح لائن آف لینتھ کی طرف بڑھ رہا ہے''...... ڈاکٹر پرکاش نے جواب دیا جیسے وہ کسی اسکرین پر یہ سب دیکھ رہا ہو۔ اس کی بات سن کر ڈاکٹر سلہوترا نے ایک اور بٹن پریس کیا اور ایک بار پھر لیور کھینچا۔ دوسرے لمحے دوسرا سرخ بلب روشن ہو گیا۔

''سیکنڈ میزائل فائر ہو چکا ہے''...... ڈاکٹر سلہوترا نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''سیکنڈ میزائل بھی صحیح ڈائریکشن میں جا رہا ہے''...... چند لمحے توقف کے بعد ڈاکٹر پرکاش نے جواب دیا۔ ڈاکٹر سلہوترا نے اسی طرح تھرڈ اور فورتھ میزائل فائر ہونے کا اعلان کیا تو ڈاکٹر پرکاش نے ان دو میزائلوں کے بھی صحیح ڈائریکشن میں جانے کا اعلان کر

دیا۔ چار میزائلوں کے صحیح ڈائریکشن اور ٹارگٹ کی طرف جانے کا
سن کر کافرستانی پریذیڈنٹ، پرائم منسٹر اور وہاں موجود تمام اعلیٰ
عہدے داروں کے چہروں پر چمک ابھر آئی۔ اسی لمحے اسکرین
سے ڈاکٹر سلہوترا اور ڈاکٹر پرکاش غائب ہو گئے۔ اب پوری
اسکرین پر پاکیشیا کے ڈی میزائل پلانٹ کا منظر دکھائی دے رہا تھا۔
اسی لمحے اسکرین کے ایک کونے میں ٹائمر نمودار ہوا جس پر ساٹھ
سیکنڈ دکھائی دے رہے تھے۔ سیکنڈ تیزی سے کم ہونا شروع ہو گئے
اور پھر انہوں نے اسکرین پر پاکیشیائی پہاڑی علاقے میں موجود
ڈی میزائل پلانٹ کے آسمان پر آگے پیچھے آتے ہوئے دو میزائل
دیکھے جو تیزی سے نیچے آ رہے تھے۔ دوسرے لمحے دونوں میزائل
ایک ساتھ پوری قوت سے عمارت پر گرتے دکھائی دیئے۔ آگ کا
ایک طوفان سا اسکرین پر نمودار ہوا اور پھر یکلخت اسکرین تاریک
ہوتی چلی گئی۔ جیسے ہی اسکرین تاریک ہوئی اسی لمحے کمرہ ان سب
کی فاتحانہ اور تیز تالیوں کی گونج کے ساتھ ’ہرا ہرا‘ کامیابی کے زور
دار نعروں سے گونج اٹھا اور پھر وہ سب ایک دوسرے سے نہایت
گرم جوشی سے گلے ملنے اور ہاتھ ملانا شروع ہو گئے جیسے اس
شاندار کامیابی پر انہیں دلی مسرت ہو رہی ہو۔

”آخر کار ہم پاکیشیا کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے میں
کامیاب ہو گئے اور پاکیشیا کا عظیم الشان منصوبہ ڈی میزائل پلانٹ
ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔ ہرا ہرا“۔ شاگل نے مسرت بھرے انداز

میں زور دار نعرہ لگاتے کہا۔ اس کے چہرے پر کامیابی اور فتح مندی
کی بے پناہ چمک تھی۔ ابھی وہ یہ نعرے لگا ہی رہا تھا کہ اسی لمحے
کمرے کا دروازہ کھلا اور وزیر اعظم کا ملٹری سیکرٹری اندر داخل ہوا۔
اسے اندر آتے دیکھ کر وہ سب چونک پڑے۔

”جناب۔ آپ کے لئے علی عمران کی کال ہے“...... ملٹری
سیکرٹری نے آگے آ کر وزیر اعظم سے مخاطب ہو کر نہایت مؤدبانہ
لہجے میں کہا اور علی عمران کا نام سن کر وہ سب یوں ساکت ہو گئے
جیسے ان سب کو ایک ساتھ سانپ سونگھ گیا ہو۔ ملٹری سیکرٹری کے
ہاتھ میں کارڈ لیس فون تھا۔

”اوہ۔ لاؤ۔ آج میں اس علی عمران سے ضرور بات کروں
گا۔ میں اسے اس کی ناکامی اور اپنی کامیابیوں سے آگاہ کر کے
اس کے ہوش اُڑا دوں گا“...... وزیر اعظم نے اچانک مسرت
بھرے لہجے میں کہا اور ہاتھ بڑھا کر ملٹری سیکرٹری سے کارڈ لیس
فون لے لیا۔

”پرائم منسٹر آف کافرستان بول رہا ہوں“...... وزیر اعظم نے
انتہائی فاتحانہ اور مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود
بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے عمران کی دھیمی
اور شکست خوردہ سی آواز سنائی دی اور عمران کے لہجے میں شکست
خوردگی اور اس کی دھیمی آواز سن کر وزیر اعظم کا سینہ کئی انچ پھول

گیا۔

"تو تم نے آخر کار مجھے میری کامیابیوں پر مبارک باد دینے کے لئے فون کیا ہے عمران"...... پرائم منسٹر نے انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں جناب وزیراعظم صاحب۔ آپ نے اتنا بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اس کے لئے آپ یقینی طور پر مبارک باد کے مستحق ہیں۔ میری طرف سے میری ٹیم بلکہ پورے پاکیشیا کی طرف سے آپ کو دلی مبارک باد ہو"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا تو پرائم منسٹر کی گردن یوں اکڑ گئی جیسے اس کی گردن میں یکلخت سریا فٹ ہو گیا ہو۔

"تھینک یو مسٹر عمران۔ تمہاری یہ مبارک باد میرے لئے اعزاز ہے اور تم اس دنیا کے پہلے ایسے انسان ہو گے جو اپنے ملک میں ہونے والی تباہی کے ذمہ داروں کے خلاف ایکشن لینے یا ان کے خلاف بولنے کی بجائے انہیں مبارک باد دے رہے ہو"۔ وزیراعظم نے بڑے کروفر بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا کی تباہی۔ کیا مطلب۔ کون سی پاکیشیا کی تباہی جناب۔ میں سمجھا نہیں"......عمران کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہم نے تمہیں ڈاج دیا تھا عمران۔ تم اسپیس سنٹر کو تباہ کرنے میں ناکام ہو گئے اور تمہارے ساتھی ہاتار جنگل میں موجود میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے میں ناکام ہو گئے۔ انہوں نے جس میزائل

اسٹیشن کو تباہ کیا تھا وہ ایک عام اور خالی عمارت تھی جسے میزائل اسٹیشن کے طرز پر بنایا گیا تھا۔ اس خالی عمارت کو تباہ کر کے تمہارے ساتھیوں نے یقین کر لیا کہ انہوں نے بلیک برڈ میزائل اسٹیشن تباہ کر دیا ہے جبکہ ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ ان کے ساتھ جو ان کا معاون کے ڈبی تھا وہ ان کا مخلص اور ہمدرد نہیں بلکہ ریڈ گارڈ کا آدمی تھا"...... پرائم منسٹر نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"میں جانتا ہوں جناب۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے اس میٹنگ ہال میں ہونے والی آپ کی ساری باتیں بھی سنی ہیں اور یہاں جو کارروائی عمل میں لائی گئی ہے اسے بھی بغور دیکھا ہے"۔ دوسری طرف سے عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی تو وزیراعظم یکلخت اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ تم اس سیکرٹ میٹنگ ہال میں ہونے والی کارروائی کیسے مانیٹر کر سکتے ہو"...... پرائم منسٹر نے تیز لہجے میں کہا تو وہاں موجود تمام افراد چونک پڑے۔

"اس کے لئے مجھے چیف آف سیکرٹ سروس جناب شاگل صاحب کا شکریہ ادا کرنا پڑے گا جناب۔ جس کی جیب میں ایک ڈیجیٹل قلم ہے۔ اس قلم میں نہ صرف طاقتور بگ نصب ہے بلکہ انتہائی حساس کیمرہ بھی۔ بگ سے یہاں ہونے والی ایک ایک بات سنی جا سکتی ہے اور کیمرے سے یہاں جو کچھ کیا اور دکھایا گیا ہے ہم نے بھی ایسے ہی دیکھا ہے جیسے آپ سب نے اسکرین پر دیکھا

تھا“...... عمران نے کہا تو وزیر اعظم چونک کر شاگل کی طرف دیکھنے لگے۔

”شاگل“...... وزیر اعظم نے کان سے سیل فون ہٹا کر چیختے ہوئے کہا۔

”یس۔ یس سر“...... شاگل نے وزیر اعظم کو اس طرح غصے سے بولتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”آپ کے کوٹ کی اوپر والی جیب میں جو پین ہے اسے فوراً نکال کر پھینک دیں۔ اس میں عمران نے بگ اور کیمرہ لگا رکھا ہے جس کی مدد سے وہ اور اس کے ساتھی یہاں ہونے والی ہر کارروائی سے آگاہ ہیں“...... وزیر اعظم نے چیختے ہوئے کہا تو شاگل نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کوٹ کی اوپر والی جیب سے جدید پین نکالا اور پھر وہ اسے غور سے دیکھنے لگا اور پھر اس نے بڑے بوکھلائے ہوئے انداز میں پین زمین پر پھینکا اور اس پر زور زور سے بوٹ مار کر اسے توڑنا شروع ہو گیا۔

”یہ قلم آپ کی جیب میں کہاں سے آیا مسٹر شاگل“...... وزیر اعظم نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

”میری جیب میں ایک قلم ہمیشہ ایسے ہی رہتا ہے جناب لیکن شاید اس قلم کو میرے قلم سے بدل دیا گیا تھا“...... شاگل نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہونہہ“...... وزیر اعظم نے غصیلے لہجے میں کہا اور انہوں نے

ایک بار پھر فون کان سے لگا لیا۔ فون میں عمران ہنس رہا تھا۔

”ہنس کیوں رہے ہو نانسنس۔ تمہارے ملک میں ہم نے تباہی مچائی ہے۔ بلیک برڈ میزائل فائر کر کے تمہارا ڈی میزائل پلانٹ تباہ کر دیا گیا ہے اور تم پاگلوں کی طرح ہنس رہے ہو“...... وزیر اعظم نے عمران کی ہنسی سن کر غصیلے لہجے میں کہا۔

”مجھے ہنسی آ رہی تھی اس لئے ہنس پڑا۔ آپ کی ہنسی کیوں گم ہو گئی ہے جناب۔ اوہ اچھا تو آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ مسٹر شاگل کی جیب سے قلم نکال کر اسے تڑوا کر آپ کامیاب ہو گئے ہیں اور مجھے ہال میں ہونے والی کارروائی کا پتہ نہیں چل رہا“...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو اور فون کیوں کیا ہے یہ بتاؤ“...... وزیر اعظم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”آپ کا شکریہ ادا کرنے کے لئے“...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”شکریہ۔ کیا مطلب۔ کس بات کا شکریہ“...... وزیر اعظم نے چونکتے ہوئے کہا۔

”جس مشن کو ہم پورا کرنے آئے تھے اس مشن کو ہمارے لئے آپ نے پورا کر دیا ہے اس کے لئے میں پورے پاکیشیا کی طرف سے میں آپ کا بے حد شکریہ ادا کرتا ہوں جناب“...... عمران نے جواب دیا تو وزیر اعظم کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر

آئے۔

"یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ میں نے تمہارا کون سا مشن مکمل کیا ہے"...... وزیراعظم نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"ارے ابھی تو آپ نے بلیک برڈ میزائل اسٹیشن سے چار میزائل فائر کرائے تھے۔ ان چار میزائلوں نے جن دو ٹارگٹس کو ہٹ کیا ہے وہی ہمارے ہدف تھے"...... عمران نے جواب دیا تو وزیراعظم کے چہرے پر حیرت کے سائے گہرے ہو گئے۔

"کک۔ کک۔ کون سے دو ٹارگٹ"...... وزیراعظم نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"اگر آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ شاگل نے اسپیس سنٹر سے میگا بلاسٹر ہٹا کر اسپیس سنٹر کو بچا لیا تھا تو یہ شاگل کا حقیقت میں پاگل پن ہے جس کے آپ بھی حصہ دار بن رہے ہیں۔ خیر میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ اسپیس سنٹر میں جا کر میں نے تمام سائنس دانوں اور انجینئرز کو گیس کیپسول سے بے ہوش کر دیا تھا اور پھر میں نے سیٹلائٹ سسٹم کو کنٹرول کرنے والی مشین سنبھال لی تھی۔ میں اس مشین پر تھوڑی دیر کے لئے بیٹھا تھا لیکن اس تھوڑی دیر میں ہی میں نے اپنا کام مکمل کر لیا تھا۔ میں نے اس مشین کے ڈیٹا سسٹم میں ایسی تبدیلی کر دی تھی کہ جب بھی بلیک برڈ میزائلوں سے پاکیشیا کے ڈی میزائل پلانٹ کو نشانہ بنانے کے لئے میزائل فائر کئے جاتے تو وہ میزائل بجائے پاکیشیا جانے کے سیدھے اس

اسپیس سنٹر کو آ کر ہٹ کرتے۔ آپ کے عظیم سائنس دانوں کو اس عظیم قسم کی گڑ بڑ کا احساس ہی نہیں ہوا تھا جس کے نتیجے میں آپ کا اسپیس سنٹر تباہ ہو گیا۔ اسپیس سنٹر پر دو میزائل فائر ہوئے تھے۔ شاگل میری گرفت میں تھا۔ میں نے اس کے میک اپ میں بلیک برڈ کی فیکٹری میں جا کر ڈاکٹر سلہوترا سے ملاقات کی تھی اور پھر میں نے ڈاکٹر سلہوترا سے نظر بچا کر فیکٹری میں ایک چھوٹی سی مشین چھپا دی تھی جو دوسرے دو برڈ میزائلوں کو اپنی طرف آنے کا سگنل دیتی تھی اور ایسا ہی ہوا۔ دو میزائل اسپیس سنٹر کی تباہی کا باعث بنے اور دو ڈاکٹر سلہوترا کے بلیک برڈ میزائلوں کی تباہی کے کام آئے۔ اس طرح آپ نے ہماری مدد کرتے ہوئے نہ صرف اپنا اسپیس سنٹر تباہ کر دیا بلکہ اس کے ساتھ بونس میں بلیک برڈ میزائلوں کی فیکٹری تباہ کرانے میں بھی ہماری بے حد مدد کی۔ اب یہ سب کیسے ہوا کیوں ہوا اس کے بارے میں آپ کو جلد ہی پتہ چل جائے گا لیکن آپ نے ہمارے مشن مکمل کئے ہیں اس کے لئے میری طرف سے میری ٹیم اور میرے ملک کی عوام کی طرف سے آپ کا بہت بہت شکریہ۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے عمران کہتا چلا گیا اور اس کی باتیں سن کر وزیراعظم یوں ساکت ہو گئے جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر انہیں پتھر کا بت بنا دیا ہو۔

ان کا رنگ حیرت، خوف اور پریشانی سے یکلخت سیاہ پڑ گیا۔

"کیا ہوا۔ آپ خاموش کیوں ہیں۔ کیا کہہ رہا ہے یہ

آئے۔

”یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ میں نے تمہارا کون سا مشن مکمل کیا ہے“...... وزیراعظم نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”ارے ابھی تو آپ نے بلیک برڈ میزائل اسٹیشن سے چار میزائل فائر کرائے تھے۔ ان چار میزائلوں نے جن دو ٹارگٹس کو ہٹ کیا ہے وہی ہمارے ہدف تھے“...... عمران نے جواب دیا تو وزیراعظم کے چہرے پر حیرت کے سائے گہرے ہو گئے۔

”کک۔ کک۔ کون سے دو ٹارگٹ“...... وزیراعظم نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

”اگر آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ شاگل نے اسپیس سنٹر سے میگا بلاسٹر ہٹا کر اسپیس سنٹر کو بچا لیا تھا تو یہ شاگل کا حقیقت میں پاگل پن ہے جس کے آپ بھی حصہ دار بن رہے ہیں۔ خیر میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ اسپیس سنٹر میں جا کر میں نے تمام سائنس دانوں اور انجینئرز کو گیس کیپسول سے بے ہوش کر دیا تھا اور پھر میں نے سیٹلائٹ سسٹم کو کنٹرول کرنے والی مشین سنبھال لی تھی۔ میں اس مشین پر تھوڑی دیر کے لئے بیٹھا تھا لیکن اس تھوڑی دیر میں ہی میں نے اپنا کام مکمل کر لیا تھا۔ میں نے اس مشین کے ڈیٹا سسٹم میں ایسی تبدیلی کر دی تھی کہ جب بھی بلیک برڈ میزائلوں سے پاکیشیا کے ڈی میزائل پلانٹ کو نشانہ بنانے کے لئے میزائل فائر کئے جاتے تو وہ میزائل بجائے پاکیشیا جانے کے سیدھے اس

اسپیس سنٹر کو آ کر ہٹ کرتے۔ آپ کے عظیم سائنس دانوں کو اس عظیم قسم کی گڑبڑ کا احساس ہی نہیں ہوا تھا جس کے نتیجے میں آپ کا اسپیس سنٹر تباہ ہو گیا۔ اسپیس سنٹر پر دو میزائل فائر ہوئے تھے۔ شاگل میری گرفت میں تھا۔ میں نے اس کے میک اپ میں بلیک برڈ کی فیکٹری میں جا کر ڈاکٹر سلہوترا سے ملاقات کی تھی اور پھر میں نے ڈاکٹر سلہوترا سے نظر بچا کر فیکٹری میں ایک چھوٹی سی مشین چھپا دی تھی جو دوسرے دو برڈ میزائلوں کو اپنی طرف آنے کا سگنل دیتی تھی اور ایسا ہی ہوا۔ دو میزائل اسپیس سنٹر کی تباہی کا باعث بنے اور دو ڈاکٹر سلہوترا کے بلیک برڈ میزائلوں کی تباہی کے کام آئے۔ اس طرح آپ نے ہماری مدد کرتے ہوئے نہ صرف اپنا اسپیس سنٹر تباہ کر دیا بلکہ اس کے ساتھ بونس میں بلیک برڈ میزائلوں کی فیکٹری تباہ کرانے میں بھی ہماری بے حد مدد کی۔ اب یہ سب کیسے ہوا کیوں ہوا اس کے بارے میں آپ کو جلد ہی پتہ چل جائے گا لیکن آپ نے ہمارے مشن مکمل کئے ہیں اس کے لئے میری طرف سے میری ٹیم اور میرے ملک کی عوام کی طرف سے آپ کا بہت بہت شکریہ۔ گڈ بائی“...... دوسری طرف سے عمران کہتا چلا گیا اور اس کی باتیں سن کر وزیراعظم یوں ساکت ہو گئے جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر انہیں پتھر کا بت بنا دیا ہو۔ ان کا رنگ حیرت، خوف اور پریشانی سے یکلخت سیاہ پڑ گیا۔

”کیا ہوا۔ آپ خاموش کیوں ہیں۔ کیا کہہ رہا ہے یہ

عمران“...... صدر مملکت نے وزیر اعظم کا رنگ سیاہ پڑتے دیکھ کر تیز لہجے میں کہا۔

”ج۔ ج۔ ختم ہو گیا۔ سب کچھ ختم ہو گیا۔ ڈاج ہم نے عمران کو نہیں بلکہ عمران نے ہمیں دیا ہے“...... وزیر اعظم نے جیسے کھوئے کھوئے سے لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے وہ لہرائے اور پھر کسی خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح گرتے چلے گئے۔ انہیں گرتا دیکھ کر وہاں موجود سب بری طرح بوکھلا گئے اور تیزی سے ان کی طرف جھپٹے لیکن وزیر اعظم پاکیشیا کی بجائے اپنے ملک میں ہونے والی تباہی کا سن کر حقیقتاً اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے تھے اور بے ہوش ہو چکے تھے۔

دانش منزل کے میٹنگ روم میں اس وقت عمران کے سوا سیکرٹ سروس کی ساری ٹیم موجود تھی۔ وہ سب چیف کی کال پر یہاں پہنچے تھے۔ وہ سب کافرستان میں مشن مکمل کر کے واپس آئے تھے اور اپنے کامیاب مشن پر بے حد خوش تھے۔ کافرستانی پرائم منسٹر ہاؤس کے سپیشل روم میں صدر اور تمام سول اور ملٹری ایجنسیوں کی جو میٹنگ ہوئی تھی۔ وہاں ہونے والی ساری کارروائی انہوں نے ناٹران کے ایک خفیہ ٹھکانے پر ایک بڑی اسکرین پر دیکھی تھی۔

کارروائی کے وقت ان سب کے چہرے مرجھائے ہوئے تھے۔ یہ سن کر فور سٹارز کے بھی چہرے اتر گئے تھے کہ انہوں نے جس آدمی کے ڈی پر اعتماد کیا تھا وہ اصل میں ریڈ گارڈ کا ایجنٹ تھا جس نے کے ڈی کے روپ میں ان کی بھرپور انداز میں مدد کرتے ہوئے نقلی میزائل اسٹیشن تباہ کرایا تھا اور پھر انہیں وہاں سے واپس نکال لایا تھا۔ پھر وہاں جب پاکیشیا کے ڈی میزائل اسٹیشن کو تباہ

کرنے کی کارروائی کی گئی اسے دیکھ کر ان سب کے دل بیٹھے جا رہے تھے لیکن جب ساری کارروائی ختم ہو گئی تو عمران نے ان کے سامنے کافرستانی پرائم منسٹر کو فون کال کیا اور پھر اس نے جو کچھ کافرستانی پرائم منسٹر کو بتایا اسے سن کر نہ صرف وہ حیران رہ گئے بلکہ یہ سن کر مسرت سے ان کے چہرے دمک اٹھے تھے کہ کافرستان نے بلیک برڈ فائر کر کے پاکیشیا کو کوئی نقصان نہ پہنچایا تھا بلکہ ان میزائلوں سے اپنے ہی ملک میں اسپیس سنٹر اور بلیک برڈ بنانے والی فیکٹری تباہ کی تھی اور یہ سب کچھ عمران نے کیا تھا یہ ان کے لئے انتہائی مسرت کی بات تھی اور وہ سب عمران کی اس پلاننگ پر اسے داد تحسین دیئے بغیر نہ رہے تھے۔ اگلے دن ٹیلی ویژن پر اسپیس سنٹر اور بلیک برڈ میزائل بنانے والی فیکٹری کی تباہی کا سن کر کافرستان ہل کر رہ گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی دو روز تک ناٹران کے ساتھ رہے پھر ماہی گیروں کے روپ میں وہ واپس پاکیشیا آ گئے تھے۔

"یہ عمران صاحب کہاں رہ گئے ہیں۔ حالانکہ ایسی میٹنگ میں وہ لازماً موجود رہتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"شاید چیف نے انہیں کال نہیں کیا ہے۔ اس لئے وہ نہیں آئے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ چیف نے انہیں کال نہ کیا ہو۔ یہ ڈاج عمران صاحب نے ہی ترتیب دیا تھا جس کے نتیجے میں

کافرستان کو ایک بار پھر منہ کی کھانی پڑی ہے ورنہ ہم تو اس بار مایوس ہو گئے تھے کہ ہم واقعی مشن مکمل کرنے میں ناکام رہے ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی اس بار ہمارا یہ مشن عجیب و غریب ثابت ہوا ہے۔ ہم اپنے طور پر کامیاب ہو کر بھی ناکام رہے تھے اور عمران صاحب نے ہماری اس ناکامی کو بھی کافرستان کو ڈاج دے کر کامیابی میں بدل دیا تھا۔ واقعی عمران صاحب اس صدی کے جینئس انسان ہیں"...... چوہان نے کہا۔

"لیکن وہ ہے کہاں اب تک آیا کیوں نہیں ہے"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے میٹنگ روم کا دروازہ کھلا اور عمران کا چہرہ دکھائی دیا۔

"ارے واہ۔ پوری بارات مع دلہن کے موجود ہے۔ ویری گڈ"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا تو ان سب کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"جی ہاں۔ مشن کو کامیاب کرنے والے دولہے کا ہی انتظار تھا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دلہن کو تو تیار کر لو تو دولہا سر کے بل دوڑ کر آ سکتا ہے اور دیکھ لو ابھی تم نے دلہن تیار بھی نہیں کی اور دولہا پہنچ گیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ عمران آ کر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تم نے ہمارے ساتھ اچھا نہیں کیا تھا۔ میٹنگ کی کارروائی دکھانے سے پہلے ہی تم ہمیں بتا دیتے کہ تم نے مشن کی کامیابی کے انتظامات کر دیئے ہیں''...... جولیا نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

''تو سارا سسپنس ہی ختم ہو جاتا اور کیا ہونا تھا''...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''یہ سن کر تو ہماری بھی جان نکل گئی تھی عمران صاحب کہ ہم نے ہاتار جنگل میں جس میزائل اسٹیشن کو تباہ کیا تھا وہ اصل میزائل اسٹیشن نہیں تھا لیکن جب وہاں سے میزائل فائر کئے گئے اور آپ کے کہنے کے مطابق ان میزائلوں نے کافرستانی تنصیبات کو تباہ کیا تو ہمارے دل خوشی سے اچھل پڑے کہ اچھا ہوا ہم نے اصل میزائل اسٹیشن کو تباہ نہیں کیا ورنہ آپ کا پلان فیل ہو جاتا اور نہ بلیک برڈ میزائلوں کی فیکٹری تباہ ہوتی اور نہ ہی اسپیس سنٹر''...... صدیقی نے عمران کی جانب تحسین بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''آخر تمہارے دماغ میں ایسے آئیڈیئے آتے کہاں سے ہیں''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شیطانی دماغ میں ہی شیطانی آئیڈیئے آتے ہیں''...... تنویر نے مسکرا کر کہا۔

''اچھا تو تمہارا دماغ شیطانی ہے۔ وری گڈ''...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے جبکہ تنویر جھینپ کر رہ گیا۔

''میں اپنے نہیں تمہارے دماغ کی بات کر رہا ہوں''...... تنویر نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے پاس سرے سے دماغ ہی نہیں ہے۔ سنا ہے جس کے سر میں دماغ نہیں ہوتا وہ دوسری دنیا کے باسی ہوتے ہیں۔ اگر تم دوسری دنیا کے باسی ہو تو یہاں کیا کر رہے ہو''...... عمران نے کہا۔

''دوسری دنیا۔ کیا مطلب۔ یہ دوسری دنیا کیا ہے''...... تنویر نے چونک کر کہا۔

''پاگلوں کی دنیا کو دوسری دنیا کہا جاتا ہے''...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''تو کیا میں تمہیں پاگل دکھائی دیتا ہوں''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''پاگلوں کے سر پر سینگ نہیں ہوتے۔ چیک کرو اگر تمہارے سر پر سینگ ہیں تو پھر تم پاگل نہیں ہو سکتے''...... عمران نے کہا تو ان کی ہنسی تیز ہوگئی۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے جولیا کے سامنے میز پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا تو جولیا نے فوراً ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ اس مخصوص ٹرانسمیٹر میں بار بار اوور کہنے کی ضرورت نہیں تھی۔

''ہیلو ممبرز۔ کیا عمران پہنچ گیا ہے''...... دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''نہیں جناب۔ ماتم کناں علی عمران کافرستان سے ڈبل ڈاج
کھانے کے بعد ماؤنٹ ایورسٹ کی چوٹی پر گیا ہوا ہے اور اب
وہاں بیٹھا آہ بکاہ کر رہا ہے''...... عمران نے کہا تو ان سب کے
ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''شٹ اپ۔ یو نانسنس۔ جب بھی بولو گے فضول ہی بولو
گے''...... چیف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کنوارا انسان فضول باتیں ہی کرتا ہے چیف۔ آپ کو یقین
نہیں آتا تو بے شک تنویر سے پوچھ لیں''...... عمران بھلا کہاں
آسانی سے باز آنے والا تھا۔

''اچھا خاموش ہو جاؤ۔ اور ممبرز میں تمہیں اس مشن کے بارے
میں تفصیلات بتانا چاہتا ہوں''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف''...... جولیا نے کہا تو چیف اس مشن کی تفصیل بتانا
شروع ہو گیا۔

''جب عمران اسپیس سنٹر پہنچا تو اس نے مجھے وہاں سے کال کیا
تھا۔ اس کے کہنے کے مطابق اسپیس سنٹر میں جہاں بھی بلاسٹر
چھپائے جاتے وہاں سے آسانی سے ٹریس کئے جا سکتے تھے کیونکہ
اس اسپیس سنٹر میں موکونم ریز پھیلی ہوئی تھی جو اس اسپیس سنٹر کے
تمام آلات اور تمام پرزوں پر مرکوز رہتی تھی اور اگر وہاں ایک
معمولی سی سوئی بھی لے جائی جاتی تو اسے ریز فوراً ٹریس کر سکتی
تھی۔ اس لئے میں نے عمران سے کہا کہ وہ سیٹلائٹ مشین کو

آپریٹ کرے اور اس سارے سیٹ اپ کو بدل دے جس سے
پاکیشیا کے ڈی میزائل پلانٹ کو ٹارگٹ کیا جانا تھا۔ اس نے میری
ہدایات پر عمل کیا اور سیٹلائٹ مشین کی ساری پروگرامنگ بدل دی۔
جب تک تم سب کافرستان میں موجود رہے میرا شوگران کے
سیٹلائٹ اسٹیشن سے مسلسل رابطہ رہا تاکہ وہ اپنے سیٹلائٹ سسٹم
سے کافرستانی اسپائی سیٹلائٹ کو مسلسل ڈاج دیتے رہیں۔ اگر
شوگرانی سیٹلائٹ سسٹم سے معمولی سی بھی چوک ہو جاتی تو
کافرستان ایک لمحے میں ہاتار جنگل میں موجود میزائل اسٹیشن سے
بلیک برڈ فائر کر دیتے اور پاکیشیا ایک ہولناک تباہی سے دوچار ہو
جاتا۔ جب عمران نے کام مکمل کر لیا اور اس نے شاگل کے روپ
میں ناٹران کے ساتھ جا کر بلیک برڈ میزائل بنانے والی فیکٹری میں
بھی ٹارگٹ مشین لگا دی تو اس نے ایک بار پھر مجھ سے رابطہ کیا
اور میں نے فوراً شوگران سیٹلائٹ سنٹر سے رابطہ کیا کہ وہ اب
کافرستان اسپائی سیٹلائٹ سے رابطہ ختم کر دیں اور انہیں ڈاج دینا
بند کر دیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جیسے ہی شوگران نے کافرستانی
اسپائی سیٹلائٹ سے لنک ختم کیا ان کے سیٹلائٹ نے فوراً ٹارگٹ کو
مارکڈ کر لیا جو عمران نے اسپیس سنٹر کی مشین میں فیڈ کئے تھے۔
عمران نے سیٹلائٹ سسٹم میں ٹارگٹ تو بدل دیا تھا لیکن مشین میں
وہ ساری تصویریں رہنے دی تھیں تاکہ کافرستان یہی سمجھتا رہے کہ
وہ جس ٹارگٹ کو ہٹ کرنا چاہتے ہیں وہ پاکیشیا کا ڈی میزائل

پلانٹ ہی ہے اور پھر انہوں نے جیسے ہی میزائل فائر کئے تو دو میزائلوں نے ان کے اسپیس سنٹر کو تباہ کر دیا اور دو میزائلوں نے اس میزائل فیکٹری کو جا کر ہٹ کیا جہاں بلیک برڈ میزائل تیار کئے جاتے تھے اور جہاں پر ان میزائلوں کا موجد ڈاکٹر سلہوترا بھی موجود تھا۔ اس طرح عمران نے کافرستان کو ڈبل ڈاج دے کر یہ مشن مکمل کر لیا''...... چیف نے انہیں ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ یہ ساری کارروئی ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی لیکن عمران نے ہمیں اس سارے چکر سے لاعلم رکھا تھا۔ جس کا ہمیں اب تک افسوس ہے۔ عمران کو ہم پر اعتماد کرنا چاہئے تھا اسے ہمیں بتا دینا چاہئے تھا کہ ڈاج ہمیں کافرستانیوں نے نہیں بلکہ ہم نے انہیں دیا ہے''...... جولیا نے عمران کی جانب شکایتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''عمران کو یہ سب تمہیں بتانے سے میں نے ہی منع کیا تھا تاکہ کسی وجہ سے تم باتوں میں یہ راز لیک آؤٹ نہ کر سکو کیونکہ شاگل اور دوسری ایجنسیوں کے افراد تم سب پر نظر رکھے ہوئے تھے اور مشینی آلات سے نہ صرف تم سب کو مانیٹر کر رہے تھے بلکہ تمہاری آوازیں بھی سن رہے تھے۔ تمہارے چہروں پر مایوسی دیکھ کر اور تمہیں مایوسانہ باتیں کرتے دیکھ کر ہی انہیں یقین ہوگیا تھا کہ وہ اس بار واقعی وہ تم سب کو ڈاج دینے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

جب انہوں نے تمہاری مانیٹرنگ ختم کی تو پھر انہوں نے پاکیشیا کے ڈی میزائل پلانٹ کو تباہ کرنے کا پروگرام بنا لیا اور پھر وہی سب کچھ ہوا جو آپ سب جانتے ہیں''...... چیف نے جواب دیا۔

''اوہ۔ تو یہ بات تھی''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے ساری تفصیل بتا دی ہے۔ اب آپ کو کچھ اور پوچھنا ہو تو آپ عمران سے پوچھ سکتے ہیں۔ اللہ حافظ''...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر خاموش ہوگیا۔ یہ دیکھ کر وہ سب چونک پڑے کہ عمران بڑے اطمینان سے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے اور آنکھیں بند کئے سو رہا ہے۔

''عمران''...... جولیا نے عمران کو سوتا دیکھ کر تیز آواز میں کہا تو عمران بوکھلا کر اٹھ بیٹھا۔

''کک کک۔ کیا ہوا۔ کیا زلزلہ آ گیا ہے''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تو یہ ڈاج تم نے نہیں بلکہ چیف نے دیا تھا''...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''کک کک۔ کون سا ڈاج۔ کیسا ڈاج''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''وہی ڈاج جس کی وجہ سے کافرستانی پاکیشیا میں تباہی لانے کا خواب شرمندہ تعبیر نہ کر سکے اور اپنے ہی ہاتھوں انہوں نے اپنی ہی تباہی کر ڈالی''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ یہ کب کی بات ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے وہ یہ بھی نہ جانتا ہو۔

''یہ کام واقعی چیف ہی کر سکتے تھے۔ وہ انتہائی عظیم انسان ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''چیف عظیم انسان ہیں تو میں کون سا انسان ہوں''...... عمران نے کہا۔

''تم سرے سے انسان ہی نہیں ہو بلکہ انسان کہلانے کے بھی قابل نہیں ہو''...... جولیا نے کہا تو کمرہ بے اختیار تیز قہقہوں سے گونج اٹھا اور عمران احمقانہ انداز میں انہیں دیکھنے لگا جیسے یہ سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو کہ وہ آخر کس بات پر ہنس رہے ہیں۔

ختم شد